Mirror of Oceans

تحریر :رشک فلک

"تم نے مجھے بہت تکلیف دی ، تمہیں ایسے نہیں جانا چاہیے تھا کیا تم نہیں جانتے کہ تم ہمیں کتنے عزیز تھے تم دونوں کی محبت ،تم دونوں کا عشق سچا تھا لیکن پیچھے رہ جانے والوں کے غموں کو ہی دیکھ لیتے ان کی محبتوں کو تم نے کیوں خیال نہ آیا"۔

35 سالہ کو کھوبرو شخص اپنی آنکھوں کی نمی کو صاف کرتے ہوئے تصویر کو دیکھ کے بولا:

جہاں ایک لڑکا ،ایک لڑکی اور ایک چھوٹا سا بچہ یہ کھکھلاتے تصویر تھی۔۔۔

" بابا ،بابا یہ دیکھیں میں نے کیا بنایا ہے "ابھی وہ اپنی سوچو ں میں گم تھے کہ انہیں ایک بچے کی آواز ائی انہوں نے جلدی سے اپنی آنکھوں کو صاف کیا اور پلٹ کر دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔

جہاں آٹھ سالہ بچہ شہد رنگ چمکتی آنکھوں سے مسکراتے ہوئے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

"جی میرا بچہ کیا بات ہے" فورا ہی مسکراہٹ چہرے پہ سجاتے بچے کی طرف دیکھا۔۔۔

"یہ دیکھیں میں نے جہاز بنایا ہے، اب یہ پانی میں چلے گا ،دیکھنا ایک دن میں بھی اسی طرح جہاز چلاؤں گا دور دور تک پانی ہو گا اور اتنا ہو گا کہ میرا جہاز ایسے تیرے گا جیسے مچھلی تیرتی ہے" بچہ اپنی نادانی میں پرجوش انداز میں بتا رہا تھا جبکہ اس کی بات سن کر وہ شخص ایک لمحے کے لیے ساکت ہوا اور اگلے ہی لمحے غصے سے بولا:

"خبردار ،خبردار جو تم نے اسی کوئی بات کی ،تم کوئی جہاز نہیں اڑاؤ گے ،نہ ہی چلاؤ گے تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر تم نے ایسی کوئی بات کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے کبھی بات مت کرنا "وہ غصے سے دھاڑے جبکہ بچے سے سہم کر پیچھے ہوا اس کی شہد کانچ انکھیں فورا سے پانی سے بھر گی۔۔۔

"بابا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں میں تو بریو بوائے ہوں پھر آپ کیسے کہہ سکتے ہیں "بچہ اونچی آواز پر رونے لگا جب کہ اسے اس طرح دیکھ کر ہر شخص نے فورا اپنے غصے پر قابو پا یا اور فورا سے اس بچے کی طرف بڑھا۔۔۔

"آہل رضا تم جانتے ہو ،مجھے تم سے کتنی محبت ہے مجھے تکلیف ہوتی ہے میں نہیں چاہتا کہ تم کسی مشکل میں پڑو "

"نہیں بابا آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے آپ ہر وقت مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں میں جا رہا ہوں "بچہ روتے ہوئے باہر ہو گیا جبکہ پیچھے کھڑے شخص نے اپنی آنکھوں کو صاف کیا۔۔۔

"مجھے تم سے زیادہ کس سے محبت ہو گی میرے عزیز ٹکڑے کی اولاد ہیں جن کا عشق بلندیوں کو چھو رہا تھا، وہ عشق جس کی خاطر اس نے اپنی جان دے دی میں یہ کیسے بھول جاؤ"وہ اپنے دل ہی دل میں بولے:

"آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا وہ بچہ ہے یہ اس کی رگوں میں یہ عشق خون کی طر ح بہ رہا ہے آپ اس کو الگ نہیں کر سکتے ہیں "ایک خوبصورت عورت جو کہ اس شخص کی بیوی تھی اپنی آنکھوں کی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولی:

"ہاں میں جانتا ہوں لیکن میں اسے بچانا چاہتا ہوں وہ یہ بات نہیں سمجھتا ہے"

"وہ بچہ ہے وہ کیسے سمجھے گا اور جو عشق انسان کی خون کی طرح رگوں میں دوڑے اس کو آپ خون سے الگ نہیں کر سکتے ،آپ اسے پیار سے سمجھائیں گے وہ سمجھ جائے گا آپ فکر نہ کریں ضروری تو نہیں کہ ہر کہانی ایسی ہی ہو "وہ سمجھاتے ہوئے بولی:

"ہاں بالکل صحیح کہہ رہی ہوں مجھے لگتا ہے مجھے زیادہ ہی غصہ کر دیا ہے" وہ افسوس سے سر جھٹک کر بولے اور باہر کی طرف چل دیے جبکہ وہ عورت بچوں کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے کیا ہوا ہے کیوں رو رہے ہو "دو پونیوں والی پیاری سی بچی کالی چمکتی آنکھوں سے گھٹنوں کے بل بچے کے پاس بیٹھ کر بولی:

"میں نے آج جہاز بنایا تھا میں بابا کو دکھانے گیا لیکن بابا نے مجھے آج پھر غصے سے ڈانٹا اور بولے کہ میں ایسا کچھ نہیں کروں گا جب کہ تم جانتی ہو مجھے کتنا پسند ہے مجھے خود نہیں پتہ یہ مجھے کس طرح پسند ہے لیکن مجھے یہ پسند ہے ،محبت ہے اس سے اور مجھ سے بابا مجھ سے محبت نہیں کرتے وہ مجھے سمجھنا ہی نہیں چاہتے "وہ بچہ گھٹنوں میں سر دے کر رونے لگا۔۔

"ایسی بات نہیں ہے بابا تم سے بہت محبت کرتے ہیں تم ہی تو ہو جن سے وہ سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں تم میرے کیپٹن بنو گے" بچی خوبصورتی سے اس کے سر پر ایک کیپ دیتے ہوئے بولی :

"میں چاہتی ہوں تم کیپٹن بنو صرف میرے "اس کی بات سن کر بچے نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔۔۔۔۔

" کیا تم سچ کہہ رہی ہو اگر میں کیپٹن بنا تو تم میرے پاس آؤ گی کیا میں کیپٹن بن سکتا ہوں" بچا چمکتی ہوئی آنکھوں سے بچی کی طرف دیکھ کر بولا:

"ہاں بالکل میرے کیپٹن بنو گے اور یونیفارم پہن کے میرے پاس آؤ گے اور مجھے بتاؤ گے کہ تم نے جہاز کو چلا لیا "بچی سمجھداری سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ پیچھے سے آواز آئی:

"عفہ یہ کیا کہہ رہی ہو تم ،دماغ ٹھیک ہے تمہارا "عفہ نے ایک نظر اپنے بابا کو اور ایک کو نظر آہل کو دیکھا۔۔۔

"جی بابا میں ٹھیک کہہ رہی ہوں میں چاہتی ہوں کہ آہل رضا سے کیپٹن اہل رضا کے نام سے جانا جائے "

جبکہ بات سن کر لمحے کے لیے ساکت ہوا اور پھر باہر کی طرف چل دیا نائشہ اپنی آنکھوں سے نمی صاف کرتے بچوں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج عفہ کے الفاظ نے انہیں پھر سے ماضی کی تکلیف میں بھیج دیا تھا کیا کچھ یاد نہ آیا تھا۔۔۔

ماضی:

ایک پیاری سی بچی پنک شرٹ اور بلو جینز پہ ہیں بالوں کی دو پونیا کیے تیزی سے ایک لڑکے کی طرف بھاگ رہی تھی اور ہاتھ میں کیپ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آج میں نے ایک مووی دیکھی ہے جس میں لڑکا کیپٹن تھا میں چاہتی ہوں جو تم کیپٹن بنوں اور جہاز اڑاؤ میں چاہتی ہوں کہ تم خوبصورت یونیفورم پہن کر میرے پاس آو"کالی چمکتی آنکھوں والی بچی نے اپنی آنکھوں میں چمک لے کر اس بچے کی طرف دیکھ کر بولی:

"کیا تم میرے کیپٹن بنو گے" اس کے سر پر ٹوپی دے کر سوالیوں نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر بولی :

بچے نے بہت محبت سے اس کے خوبصورت کالی آنکھوں میں دیکھا اور پھر اس کی بات پر اپنا سر ہلا کر ٹوپی کو صحیح کیا:

"ضرور میں کیپٹن بنوں گا تمہارے لیے اتنی محنت کروں گا کہ میں کیپٹن بنو اور ان ہواؤں میں پنکھ پھیلا یاکروں گا تم میرے ساتھ ہو تم مجھے کسی کا غم نہ ہو گا "وہ بچہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر محبت سے بولا:

"ضرور کیوں نہیں میں تمہارا عکس پانی میں دیکھا کرو گی اور تم جہاز اڑایا کرناتو میں دیکھوں گی کہ تم کتنے خوبصورت لگتے ہو آسمان اور پانی جب ملتے ہیں تو کیسے لگتے ہیں"

"اوکے "اس کی بات سن کر بچے نے فقط سر ہلا دی

ماضی کی یادوں میں ہوں میں گم کیا کچھ یاد نہ آیا تھا-----------------

----

"سوری بابا میں نے آپ کو ہرٹ کیا میرا مقصد آپ کو تکلیف دینا نہیں تھا، پتہ نہیں کیوں میں ایسا کر جاتا ہوں میں جانتا ہوں آپ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں آپ فکر نہ کریں میں ایسی بات نہیں کروں گا "آہل علی رضا کے گلے لگتے ہوئے بولا :

نائشہ نے بہت محبت سے ان کا یہ سین دیکھا

"میں بھی ہوں مجھے بھی دیکھ لو کوئی دیکھو "عفہ جھٹ سے بولی:

"ہم تمہیں کیسے بھول سکتے ہیں آجاؤ تم بھی" علی رضا نے فورا ہی عفہ کو اپنی دوسری بازو میں لیا۔۔

"ہاں بھائی آپ سب ساتھ ہیں ایک میں ہی ہوں جو آپ سب سے لوگوں میں سے الگ ہوں " نائشہ نے ناراض نظر ان تینوں پر ڈالی:

"ارے مما آجائیں آپ ہم آپ کو کیسے بھول سکتے ہیں اگر ہم آپ کو بھول گئے تو بابا ہمیں چھوڑیں گے نہیں "آہل شرارتی نظروں سے علی رضا کی طرف دیکھ کر بولا جبکہ اس کی سن کر علی رضا کا قہقہ بلند ہوا جبکہ نائشہ جھینب گئی۔۔۔۔

"چلو بدتمیزوں جلدی سے ناشتہ کرو جب دیکھو تنگ کرتے رہتے ہو"نائشہ بیگم آہل کو ڈپٹ کر بولی:

"ارے ماما آہل نے کہاں غلط کہا ہے بابا کا واقع ہی آپ کے بغیر دل نہیں لگتا "عفہ نے اپنی کالی آنکھوں کو ادھر ادھر گھماتے ہوئے بولی؛

"لو جی تمہاری ہی کسر رہ گئی تھی تم بھی تنگ کر لو تمہارے بابا ،اہل کم ہیں جو تم بھی تنگ کر رہی ہو"

"ارے بیگم یہ تو الزام ہے میں نے آپ کو کب تنگ کیا میں نے تو آپ کو بلایا تک نہیں " نائشہ کی طرف شرارتی نظروں سے دیکھ کر بولاجب کہ ان کی نظروں کو سمجھتے ہوئے نائشہ نے ایک ناراض نظر علی رضا پر ڈالیں۔۔

"شرم کرلیں بچے بیٹھے ہیں آپ کو ہروقت مذاق سوجتا رہتا ہے چلیں ناشتہ کریں "انہیں ڈپٹ کر فورا سے ناشتے میں مگن ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ ان کی بات پر سب کا قہقہ بلند ہوا:

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کو اس طرح سے کھکھلاتے دیکھ نائشہ نے ان کی نظر اتاری۔۔۔۔

"مما بھائی کب آئیں گے"عفہ نے ایک دم سے سنجیدہ ہوتے نائشہ کی طرف دیکھا۔۔۔

"میں نے کال کی تھی آجائیں گے ،ویسے بھی تم تو جانتی ہو اس کا وہاں کتنا دل لگتا ہے، لگا ہو گا اپنی شرارتوں میں "نائشہ میں ناراضگی سے عفہ کی طرف دیکھ کر بولی جبکہ عفہ نے اپنے ہنسی ضبط کی جانتی تھی کہ مما کافی دن سے بلا رہی تھی جو کہ انا ہی نہیں چاہ رہا تھا اور کچھ نانو بھی نہیں آنے دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"ناشتہ کرو اور مجھے کوئی بات نہیں کرتا نظر نہ آئے "نائشہ نے سب پر ایک نظر ڈال کر انہیں خاموشی سے ناشتے کی طرف متوجہ کیا تو سب ناشتہ کرنے لگ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سنڈے کا دن تھا اسی لیے آہل اور عفہ دونوں یہ فری تھے۔۔۔

"چلو چھپن چھپائی کھیلتے ہیں مزہ آئے گا "عفہ نے کالی چمکتی آنکھوں سے اس کی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھ کر بولی:

"ہاں چلو ویسے بھی میں بور ہو رہا ہوں اس سے اچھا ہے ہم کچھ کھیل لیں"

"چلو ٹھیک ہے میں باری دیتا ہوں تم چھپو "آہل عفہ کو چھپنے کے لیے بول کر خود باری دینے چلا گیا۔۔۔۔۔

عفہ نے پہلے ادھر ادھر جگہ ڈھونڈی چھپنے کے لیے لیکن اس کو کوئی ایسی جگہ نہ دیکھی جہاں آہل اسے نہ پکڑ سکے اسی لیے آہستہ سے چلتی چلتی سٹور روم کی طرف بڑھی جس کا دروازہ کھلا رہ گیا تھا اندر جا کر چھپ کر بیٹھ گی اور ہلکے سے دروازہ بند کر دیا۔۔۔

"میں آرہا ہوں تم چھپ گئی ہو"

"ہاں میں چھپ گئی ہوں تم آجاؤ "اونچی آواز چلائی۔۔۔

آہل اسے باہر ڈھونڈ رہا تھا اس نے دو بار جھانک کر دیکھا اور پھر سٹور روم میں دیکھنے لگی جہاں ایک بک پڑی تھی وہ آگے بڑھ کر اس بک کی طرف بڑھی ،جیسے ہی اس نے وہ بک کھولی تو اس کے اندر ایک لڑکا اور ایک لڑکی کی تصویر تھی جنہوں نے آرمی کے یونیفارم پہن لی تھی وہ اتنی خوبصورت لگ رہے تھے انہیں دیکھتے ہی عفہ کے چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔

"ارے یہ کتنے پیارے ہیں میں نے انہیں کبھی دیکھا ہی نہیں ،یونیفارم کتنی پیاری ہے ان کی اور سر پر کیپ بھی ،اہل کو دکھاؤں گی وہ بھی خوش ہو جائے گا ،اب پہلے وہ مجھے ڈھونڈ لے پھر دکھاؤں گی "عفہ پر جوش انداز میں بولی:

بہت سی خوبصورت تصویریں تھی کہیں وہ بحری جہاز کے ہاتھ کھڑے تھے تو کہیں ہیلی کاپٹر کے آگےاپنی اپنی یونیفارم پہنیں وہ انتہا کا خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

"یہ کون ہیں" اس بچی کے ذہن میں یہ سوال کر آرہا تھا

"کہاں ہو نکل آؤ باہر میں تھک گیا ہوں تو میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر "ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اسے آہل کی اواز آئی۔۔۔۔۔

"میں یہاں ہوں اہل یہاں آجاؤ یہ دیکھو مجھے کیا ملا ہے" عفہ کی آواز سٹور روم سے سن کر آہل جلدی سے سٹوری کی طرف بڑھا۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو تمہیں نہیں پتا بابا یہاں کسی کو نہیں آنے دیتے"

"ارے تم چپ تو کرو یہ دیکھو مجھے کیا ملا ہے "عفا فورا سے آہل کو ڈپٹ کر بولی اور جلدی سے اس کے آگے البم کر دیا جہاں لڑکا اور لڑکی نے خوبصورت یو نیفورم پہنی تھی۔۔۔۔۔۔

"ارے واؤ یہ کتنی پیاری ہیں یہ کون ہیں اور ان کی یو نیفورم کتنی پیاری ہے مجھے لگتا ہے یہ کیپٹن ہیں یقینا ان کا نام یہی لکھا ہو گا رکو میں تمہیں اس کا نام پڑھ کے بتاتا ہوں "آہل تصویر پر جھک گیا اور یونیفارم سے دھیان سے نام پڑنے لگا۔۔۔۔۔۔

"کیپٹن سہیل رضا ،ان کا نام" سہیل رضا "ہے اور اس لڑکی کا نام "مسکان سہیل رضا "ہے ان دونوں کی تصویر دیکھ کر آہل کے چہرے پر مسکراہٹ آگئ۔۔۔۔

بہت پیار سے اور گہری مسکراہٹ کے ساتھ ان کی تصویر دیکھنے گئ۔

"ارے دیکھو آہل تمہیں نہیں لگتا اس لڑکے کی آنکھیں تم سے ملتی ہیں دیکھو غور سے سے "ان کی آنکھوں کو دیکھ کرعفہ فورا سے آہل کی آنکھوں کی طرف دیکھ کر بولی:

"اچھا تو تمہیں میں ایسے لگتا ہے تو ہو گا میں بھی ایک دن سہیل رضا کی طرح کیپٹن بنوں گا "ابھی وہ یہ بول ہی رہا تھا کہ پیچھے سے دھاڑ کی اواز آئی۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو" انہوں نے جیسے ہی پلٹ کر دکھا دی علی رضا سرخ چہرہ لیے ان کی طرف دیکھ رہا تھا ان کے ہاتھ سے البم چھوٹ کر نیچے گرا انہوں نے سہم کر فورا سے علی رضا کی طرف دیکھا۔۔۔

"با،،،باب،،،بابا ہم کچھ نہیں کر رہے تھے ہم نے یہاں سے کچھ نہیں لیا" عفہ علی رضا کی طرف دیکھ کر بولی:

"تم دونوں کو یہاں آنے کی اجازت کس نے دی تم دونوں کو پتہ ہے نا یہاں نہیں آنا پھر بھی تم لوگوں آئے"

"سوری بابا ہمیں معاف کر دیں ادھر دروازہ کھلا تھا تو صرف چھپن چھپائی کھیل رہے تھے"

"بکواس بند کرو تم دونوں اور اپنے کمروں میں جاؤ "علی رضا فورا سے غصے سے دیکھ کر بولے جبکہ دونوں بچے جلدی سے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے علی رضا فورا سے آگے بڑھے اور البم کو اٹھا کر سینے سے لگایا۔۔

"پتہ نہیں کیوں جانے انجانے میں یہ بچے ان کو ماضی کی یادوں میں دھکیل دیا کرتے تھے۔

انہیں نے کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا یہ تصویریں دیکھ کر جسے وہ کئی سال پہلے چھپا چکے تھے تاکہ وہ کبھی نہ دیکھ سکیں وہ لمحے کو بھی یاد نہ کر سکیں جبکہ انہیں وہ انہیں کبھی بھولے ہی نہ تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا لگتا ہے وہ کون ہے اس بک میں کتنی پیاری تصویر یں تھی میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا کیا تم نے دیکھا ہے "عفہ آہل کی طرف دیکھ کر بولی :

"میں نے کبھی نہیں دیکھا پتہ نہیں وہ کون ہے کیونکہ یہ ساتھ بہت پیارے لگتے ہیں مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ بابا ہم پر اتنا غصہ کیوں کر رہے تھے "آہل الجھے ہوئے لہجے ہوئے بولا :

"مجھے لگتا ہے ہمیں زمائر سے پوچھنا چاہیے وہ زیادہ بہتر جانتا ہے وہ سب جانتا ہو گا وہ ہم سے بڑا ہے "عفہ سمجھداری سے بولی:

"جاو جا کر زمائر کو بلا کر لاؤ"

"ابھی جاتی ہوں "یہ کہتے ہیں جلدی سے زمائر کے کمرے کیطرف بھاگ گئی۔۔۔۔۔

"بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے""

"ہاں کر لو میں کون سا بھاگا جا رہا ہوں" عفہ کی آواز سن کر دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا:

"آہستہ بولا کرو لڑکی پاس ہی تو بیٹھا ہوں شور تو ایسے کر رہی ہو کہ پورے محلے کو بتا دیا "زمیر کا تنگ کرتے ہوئے بولا:

"ارے بھائی ان باتوں کا وقت نہیں ہے آپ کو تو جب دیکھو مذاق سوجتا رہتا ہے چلیں آپ کو آہل بلا رہا ہے"

"لو جی میں سمجھا پتہ نہیں کتنی بڑی بات ہے کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا،شور تو ایسے تھا جیسے قارون کا خزانہ مل گیا ہو اور کہا کیا جی آہل بلا رہا ہے ویسے وہ پہلی بار آیا ہے کیا"وہ اپنی ہی باتوں میں مگن بولے جا رہا تھا جبکہ عفہ نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا

"ہو گیا آپ کا اب چل لے"

"اچھا بھائی آرہا ہوں غصے سے کیوں ہو رہی ہو"

"ہاں بھائی اہل کیا کام ہے تمہیں جو عفہ مجھے اتنی زیادہ غصے میں مجھے دیکھ رہی ہے

"زمائر آنکھوں میں شرارت اور چہرے پہ سنجیدگی لائے اہل کی طرف دیکھ کر بولا:

جبکہ آہل نے ایک نظر زمائر کی طرف دیکھا اور ایک نظر عفہ کی طرف دیکھا اور زمائر کی طرف منہ کر کے بولا:

"کبھی سیریس بھی ہو جایا کریں بھائی ہر وقت مذاق کرتے رہتے ہیں بالکل ٹھیک طرح سے دیکھ رہی ہے آپ کو "آہل نے جلدی سے عفہ کی سائیڈ لیتے ہوئے بولا جبکہ اس کے اس طرح بولنے پر زمائر نے اسے آنکھیں دکھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کوئی کام ہے بھی یا نہیں مجھے بلاوجہ ہی بلایا ہے"

"ارے بھائی بہت ضروری کام ہے ہمیں آپ سے کچھ پوچھنا ہے آپ ہم سے بڑے ہیں نا تو آپ نے انہیں دیکھا ہو گا" 11 سالہ ضمائر سنجیدگی سے آہل اور عفہ کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

"وہ سٹور روم میں کچھ تصویریں ہیں اور آرمی کی یونیفارم میں آپ انہیں جانتے ہیں وہ کون ہیں"

"تم دونوں کو یہ بات کس نے کہی ہے میں نہیں جانتا ان کے بارے میں بس اتنا پتہ ہے کہ وہ بابا کے عزیز ہیں اور وہ بچپن میں آیا کرتے تھے "اہل کی طرف دیکھ کر بولا :

"لو کیافائدہ آپ کے بڑے ہونے کا جب آپ کوکسی چیز کا پتہ ہی نہیں ہے "آہل نے ماتھے پر ہاتھ مار کر زمائر کی عقل پر افسوس کیا جبکہ زمائر نےاس کا یہ انداز دیکھ کر کھینچ کر اہل کے کمر میں تھپڑ مارا:

"میں کوئی ی 50 سال کا بڑھا نظر آتا ہوں جو مجھے ساری ہسٹری یاد ہو گئی میں بھی تمہاری طرح بچہ ہی ہوں "زمائر آہل کو ڈپٹتے ہوئے بولا:

"ارے بس کر دے بھائی آپ کہاں سے بچے ہیں اگر آپ بچے ہیں تو پھر ہم تو کاکے ہیں" عفہ کی بات سن کر آہل کا قہقہ بلند ہوا جبکہ زمائراپنی بے عزتی پر منہ پہ بسور کر رہ گیا۔۔۔

"ویسے تم دونوں مجھے یہ بتاؤ تم دونوں نےوہ تصویریں دیکھی کیسی ہیں ،میں نے تو بچپن میں دیکھی تھی اب تو یاد بھی نہیں کیا وہ بہت زیادہ پیارے ہیں "زمائر تجسس سے ان کی طرف دیکھ کر بولا:

"وہ بہت پیارے ہیں ان کی تصویر دیکھ کر مجھے ایسے لگا جیسے ان سے زیادہ خوبصورت میں نے کہیں نہیں دیکھا وہ انفارم میں اتنے پیارے لگ رہے تھے کہ دل کر رہا تھا دیکھتے ہی جائیں" آہل بہت محبت سے بولا جبکہ اس کی بات پر عفہ نے اثبات میں سر ہلا یا۔۔۔۔

سچ میں ،پر تم لوگ پہنچے کیسے سٹورروم کا دروازہ تو بند ہوتا ہے"

"ہاں وہ سکینہ سٹوروم کی صفائی کر رہی تھی ان سے غلطی سے کھلا رہ گیا تھا اور پھر جو بابا سے ڈانٹ پڑی وہ نہ پوچھے " عفہ گھبرا کر بولی:

"او اچھا تو یہ بات ہے تبھی میں کہوں تم لوگوں کے پیٹ میں کوئی بات کیوں نہیں ٹکتی اور پھر بتا ہی دی خیر مجھے نہیں پتہ"

"چلیں پتہ نہیں ہے تو ہم بتا دیں گے ہم ڈھونڈیں گے وہ کون ہیں آپ بھی اس میں ہمارا ساتھ دیں گے" عفہ زمائر کی طرف دیکھ کر بولی:

"کوئی نہیں میں کوئی ساتھ نہیں دے رہا مجھے مار کھانے کا کوئی شوق نہیں ہے تم لوگوں کو تو اپنی بے عزتی کروانے کا شوق ہے عادت پڑ گئی ہے جبکہ میں تو بالکل نہیں کرواؤں گا "زمائر نے سفاچٹ جواب دیا۔

"جیسے ہم آپ کو جانتے ہی نہیں ہیں یہ آپ صرف منہ پر کہہ رہے ہیں جب کہ آپ جانتے ہیں کہ آپ ہمارا ساتھ دیں گے اور ہم جانتے ہیں آپ کے دل کی بات کو سمجھتے ہے آپ کو ہم سے زیادہ کون جانتا ہو گا آپ کی کوئی منتے نہیں کریں گے "آہل نے فوراہی ناک سے مکھی کی طرح مکھی اڑاتے ہوئے زمائر کی طرف دیکھ کے بولا جبکہ زمائر اس کا یہ انداز دیکھ کر بگڑے تاثرات بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا پیچھے وہ دونوں اور پھر سے تصویریں دیکھ لیں پلان بنا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" یہ کیا کر دیا آپ نے ،آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا کیاآپ نہیں جانتے اپنی اولاد کو کس طرح بال سے کھال نکالتی ہے اب وہ اپنے دماغ میں سازش سوچ رہے ہوں گے تاکہ وہ ان کے بارے میں جان سکیں" نائشہ پریشانی سے علی رضا کی طرف دیکھ کر بولی:

"توہم نے کیا کرتے،میرے پاس اور کوئی حل ہی نہیں تھا میں انہیں تصویروں کے پاس دیکھ کر اتنا گھبرا گیا تھا اسلیے میں نے ڈانٹ دیا "نائشہ کی طرف دیکھ کر بولے :

اب کیا کیا جائے کس طرح ان کا دھیان بھٹکایا جائے"

"جس دن یہ کہانی کھلی صرف اور صرف دکھ ہی ہاتھ آئیں گی تم جانتی ہوں یہ وقت مجھے کتنا تکلیف اور اذیت دیتا ہے۔پتہ نہیں ایسا کیوں ہوتا ہے کہ جس بات کو ہم بھولانا چاہیں وہ صدیوں تک یاد رہ جاتے ہے اور جن خوشگوار لمحوں کو یاد کرنا چاہیں وہ ایسے مخمل ہو جاتے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں "

علی رضاانتہائی افسوس سے نائشہ کی طرف دیکھ کر بولے:

نائشہ کی آنکھوں میں نمی ابھری۔۔۔۔۔۔۔

"بالکل صحیح کہہ رہے ہیں بہت ہی خوبصورت وقت تھاجب ہم سب ساتھ تھے میں وہ وقت کبھی نہیں بھلا سکتی تکلیف توہماری رگوں میں ہوتی ہے اور کیسے اپنی عزیز کے جان کے ٹکڑوں کو اس طرح سے یاد کرنا چھوڑ دیں۔ان کا عشق تو امر تھا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں چاہتا ہوں کہ آہل اور زمائر کو ہاسٹل بھیج دیا جائے تاکہ وہ دونوں ان سب باتوں سے دور رہیں اور کسی بھی طرح اس بات تک پہنچنے کی کوشش نہ کریں میں نہیں چاہتا یہ برسوں پرانی کہانی دہرائی جائے " علی رضا انتہائی دکھ سے نائشہ کی طرف دیکھ کر بولے:

"میں کیسے رہوں گی اپنے بچوں کے بغیر وہ خود کبھی میرے بغیر نہیں رہے ہم کیسے انہیں خود سے جدا کر سکتے ہیں ہم نے وعدہ کیا تھا ہم انہیں اپنے ساتھ رکھیں گے "نائشہ نے انتہائی دکھ سے علی رضا کی طرف دیکھ کر بولی:

"تم جانتی ہو میری مجبوری ہے ورنہ میں اسے کبھی خود سے دور نہ کرتا ،تم تو میری مجبوری کو سمجھو میں اکیلے اہل کو تو نہیں بھیج رہا ساتھ ضمائر بھی تو جائے گا اور ویسے بھی عفہ بڑی ہو رہی ہے وہ باتوں کو سوچنے لگی ہے میں نہیں چاہتا کہ آہل اور عفہ مل کر کوئی گڑ بڑ کریں، اسی لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے ،اہل اور زمائر کو ہاسٹل بھیج دوں گا تاکہ وہ دونوں وہاں سکون سے پڑھیں اور اس طرح سے ان کا دھیان بھٹکے گااور عفہ کو بھی میں سمجھا دوں گا "نائشہ کا ہاتھ تھام کر علی رضا بہت پیار سے انہیں سمجھاتے ہوئے بولے:

نائشہ نے ان کی بات کو سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور اپنی آنکھوں کی نمی کو صاف کرنے لگی

"مجھے بہت دکھ ہے انہیں اس بات تک نہیں پہنچنا چاہیے تھا لیکن کیا جا سکتا ہے وقت صدا ایک سا نہیں رہتا ہے جس کو ہم بھلا نہیں پا رہے میں نہیں چاہتی کہ وہ غم میرے بچوں کے سینے میں اتر جائے" نائشہ نے انتہائی دکھ سے علی رضا کے سینے پر سر رکھتی ہوئی بولی:

"ہاں بالکل جو اذیت اور جو کہانی ہم جانتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ وہ بچے اتنی چھوٹی سی عمر میں اپنا دماغوں میں حفظ کر لیں"

"اپ صحیح کہہ رہے ہیں چلیں میں باہر جا کر کھانے کو دیکھتی ہوں اور آپ بھی فریش ہو کر آجائیں" نائشہ بیگم علی رضا کو نصیحت کرتے ہی باہر کی طرف بڑھ گئی

جبکہ وہ دکھ سے اس تصویر کو دیکھ کر رہ گئے "جہاں کبھی ان کا ایک ہی کھکھلاتا خاندان تھا کبھی کوئی غم پاس سے نہ گزرا تھا لیکن آج وہ سب بکھر گیا تھا جس گھر کو انہوں نے بہت خوابوں اور محبتوں سے سجایا تھا آج وہاں ویرانیاں ہی ویرانیاں تھی انسانوں کی

اذیتیں کبھی کم نہیں ہوتی کہیں نہ کہیں دل میں ان کی قبریں دفن ہو جاتی ہیں "وہ انتہائی دکھ سے اپنے آنسو صاف کر کے واش روم کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔

"السلام علیکم" تینوں بچے سلام کرتے ہوئے اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔۔۔

"مما جلدی سے کھانا دے دیں بہت بھوک لگی ہے"عفہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر چلائی جبکہ اسے اس طرح سے دیکھ کر نائشہ بیگم مسکراتے ہوئے انہیں کھانا سروکرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

" بچوں میں نے آج ایک فیصلہ کیا ہے تم سب کی بھلائی کے لیے مجھے یقین ہے ہم سب میرا فیصلہ مانو گے میں نہیں چاہتا کہ آنے والا وقت میں پھر سے اپنا ماضی دہرایا اسی لیے میں نے ابھی سے یہ فیصلہ لیا ہے کہ زمائرٗاور آہل دونوں ہاسٹل میں جائیں گے پڑھنے کے لیے اور وہیں پہ اپنی تعلیم حاصل کریں گے "علی رضا آہل اور زمائر کی طرف دیکھ کر بولے:

"ارے یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بابا ایسے کیسے ہو سکتا ہے اہل اور زمائر بھائی کیسے جا سکتے ہیں، میرا دل کیسے لگے گا میں کھیلوں گی کس کے ساتھ "عفہ فورا ہی رونے جیسا منہ بنا کر بولی:

"بیٹا میں نے یہ تم لوگوں کی بھلائی کے لیے فیصلہ کیا ہے جس بات سے میں واقف ہوں اس بات سے تم لوگ واقف نہیں ہو تو میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ میرا حکم مانو" انتہائی اطمینان سے علی رضا بولے:

"لیکن بابا اچانک اتنا بڑا فیصلہ اگر آپ کو کوئی ہماری بات بری لگی ہے تو ہم سوری کر لیتں ہیں آپ ہمیں ایسے تو خود سے دور نہ کریں "زمائر علی رضا کی طرف بڑھتے ہوئے بولا:

"ارے نہیں بیٹا ناراضگی کیسی ،ماں باپ بھی کبھی اپنے بچوں سے ناراض ہو سکتے ہیں تم لوگ جانتے ہو میں کس دل سے میں تم لوگوں کو خود سے دور کر رہا ہوں میں خود نہیں چاہتا کہ تم مجھ سے دور جاؤ لیکن حالات کا تقاضا یہ ہے کہ تم لوگوں کو دور کر دیا جائے "

اہل کافی دیر تک ان کی طرف دیکھتا رہا جب کہ علی رضا بھی اسی کی طرف دیکھ رہے تھے"

اوکے پاپا جیسی آپ کی مرضی "آہل نے اپنی سرخ انکھوں کو اٹھا کر علی رضا کو دیکھا اور چیئر کو پیچھے کھسکا کر فورا سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

جب کہ اسے اس طرح جاتے دیکھ کر نائشہ نے بہت دکھ سے علی رضا کی طرف دیکھا

علی رضا انہیں اطمینان رکھنے اشارہ کر کر اہل کے کمرے کی طرف بڑھے ----

"آہل میرے بچے ہیں تم جانتے ہو میں کبھی بھی تمہیں خود سے دور نہ کروں لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم پڑھو اوراس کے بعد تم نے ایک وعدہ پورا کرنا ہے جو کئی سال پہلے میں نے اور تم نے مل کے کیا تھا وہ وقت آنے پر تمہیں بتاؤں گا لیکن جیسا کہ تم وقت سے پہلے ہر چیز جاننا چاہتے ہو یہ بات مجھے خوفزدہ کر رہی ہے۔میں یہ چاہتا ہوں کہ تم جاؤ اور اپنی تعلیم حاصل کرو ،جب تم اس قابل ہو گئے کہ تم وہ وعدہ پورا کر سکو تو میں

خود اپنے تمام سچائی بتاؤں گا اور ان آرمی والوں کا بھی بتاؤں گا کہ وہ کون ہیں وہ تمہارا ان سے کیا رشتہ ہے لیکن اس کے لیے تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا کہ تم ضمائر کے ساتھ ہاسٹل جاؤ گے اور اس کے ساتھ وہاں پہ بہت اچھی تعلیم حاصل کرو گے اور بہت اچھے نمبر لے کر پاس ہو گئے اور عفہ سے بات کرو گے تا کہ وہ روئے نہ" علی رضا آہل کو سمجھاتے ہوئے بولے:

"ایسا کون سا سچ ہے بابا جو آپ مجھے ابھی نہیں بتا رہے"

"بیٹا ابھی وقت نہیں ہے جب وقت آئے گا تو میں تمہیں ضرور بتاؤں گا میں خود یہ اذیت اٹھا کر تھک گیا ہوں میں خود چاہتا ہوں کسی کا کندھا ہو اور میں اپنا تمام آنسو اس کے کندھے پہ بہا لو لیکن ابھی یہ وقت صحیح نہیں ہے اسی لیے میں نہیں چاہتا کہ تم وہ درد سہو اس لیے وعدہ کرو کہ تم بہت اچھی ڈگری حاصل کر کر اس وعدے کو پوری کرنے کی کوشش کرو گے "علی رضا آہل سے وعدہ لیتے ہوئے بولے:

"اوکے بابا میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اور زمائر بھائی بہت اچھی پڑھائی کریں گے اور پھر ہم آپ کا وعدہ مل کر پورا کریں گے تا کہ آپ کو کبھی کسی کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے "ان کی بات سمجھتے ہوئے وعدے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا علی رضا نے اس

کے ننھا سا اپنے ہاتھ کے آگے دیکھ کر جلدی سے اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیسے انہوں نے دور بھیجنے کا فیصلہ کیا تھا یہ وہی جانتے تھے یا ان کا خدا ،وہ اپنے دل کا عزیز ٹکڑا کس طرح سے اس راہ میں بھیج رہے تھے یہ بھی وہی جانتے تھے لیکن انہوں نے وعدہ پورا کرنا تھا انہوں نے وعدہ کیا تھا سالوں پہلے اور آج اس وعدے کو نبھانے کے لیے انہیں کچھ فیصلے لینے تھے جو کہ وقت کے ساتھ ضروری تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کب سے اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹی رو رہی تھی اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اس کے بابا اس کے بھائی اور اہل کو اس سے دور کر سکتے ہیں اس کے آنسو ہی نہیں خشک ہو رہے تھے وہ رونے میں اتنی مگن تھی کہ اسے کمرے میں آہل کے داخل ہونے کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عفہ اس طرح کیوں رو رہی ہو اگر تم اس طرح روگی تو میں کیسے جاؤں گا" آہل اپنی شہد رنگ کانچ سی آنکھوں میں بے انتہا فکر بھرے عفہ کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے

بولا جو رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا، آنکھیں سوجھی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"پھر تم کیسے جا سکتے ہو میں کیسے رہوں گی میں مر جاؤں گی ،میں کس سے کھیلا کروں گی پھر عفہ روتے ہوئے بولی:

"خبردار جو ایسی بات کی ایک تو میں تمہاری بات مان کر کیپٹن بننے جا رہا ہوں اور تمہیں دیکھ لو تمہیں رونے کی پڑی ہے حد ہو گئی یہ بھی کوئی بات ہے کرنے کی ،تم چاہتی ہو کہ میں کیپٹن نہ بنوں تو میں تمہارے پاس ہی رہ جاتا ہوں" آہل مصنوعی غصے سے بولا جبکہ اس کی بات سن کر عفہ نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔۔۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو "

"ہاں بابا ،بابا نے ابھی یہی بات کی ہے وہ کہہ رہے تھے کہ وہ مجھے کیپٹن بنائیں گے اگر میں ہاسٹل میں بہت اچھا پڑھوں گا تو تم کیا چاہتی ہو میں کیپٹن نہ بنو"۔۔۔۔۔۔

"نہیں نہیں میں ایسا میں نے ایسا کب کہا تم ضرور کیپٹن بنو بلکہ رکو" عفہ پر جوش انداز میں فوراً سے اپنی الماری کی طرف بڑھی اور اس میں سے ایک وائٹ کلر کی کیپ لاکر جلدی سے اس کے سر پہ پہنائی۔۔۔۔

"تم میرے کیپٹن بنو گے میں تمہارا انتظار کروں گی تمہارا تم آنا "اس کی شہد رنگ آنکھوں میں اپنی چمکتی ہوئی نم کالی آنکھوں سے دیکھتی ہوئی بولی:

"ہاں کیوں نہیں ضرور میں ہی آؤں گا "آہل فورا سے اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر بولا

"چلو کھانا کھالو مجھے بھوک لگی ہے میں نے بھی کھانا نہیں کھایا ایک تم ہو کے ہر بات پر رونا شروع کر دیتی ہو اور اپنی آنکھوں کا حال خراب کر لیتی ہوں" اہل فکر مندی سے اس کا چہرہ دیکھ کر بولا

ہا ہا اور کیا کروں میں مجھے رونا ہی آسان لگتا ہے ابھی جا کر منہ دھو گی تو ٹھیک ہو جائے گا" اور فورا سے واش روم کی طرف بڑھ گئی جبکہ پیچھے پریشانی سے سر جھٹک کر رہ گیا۔-----

جیسے ہی عفہ باہر آئی وہ دونوں کھانے کے لیے بڑھ گئے۔-----------

----

"زمائر بھائی میں چاہتا ہوں کہ ہم دونوں بہت اچھا پڑے اور بابا کا وعدہ پورا کریں بابا نے مجھ سے یہ بات کہی ہے کہ انہوں نے کسی سے وعدہ لیا تھا اسی لیے وہ ہمیں حالات کو دیکھتے ہوئے دور بھیج رہے ہیں آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے "آہل فکر مندی سے زمائر کی طرف دیکھ کر بولا:

"ہاں بالکل تم ٹھیک کہہ رہے ہو مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے لیکن ہم کبھی دور نہیں رہے ہم کیسے رہے گے اور بابا کا وعدہ بھی تو پورا کرنا ہے ہمیں بابا کو شرمندہ نہیں کرنا ہم آتے جاتے رہیں گے" زمائر سر ہلا کر بولا

"ہاں بالکل تم ٹھیک کہہ رہے ہو ہمیں اس طرح سے دل چھوٹا نہیں کرنا چاہیے اگر ہم اس طرح سے کریں گے تو عفہ کو کون سنبھالے گا اور مما کو بھی وہ بھی بہت زیادہ دکھی ہیں اب ہم بڑے ہو رہے ہیں ہمیں اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہیے" اہل نے اپنی سمجھداری سے مائر کی طرف دیکھ کر بولا:

"بالکل صحیح کہہ رہے ہو تم چلو باہر کی طرف چلتے ہیں تاکہ باہر کے حالات کا جائزہ لیا جا سکے اور مما کو دیکھیں کہ وہ کیا کر رہی ہیں" یہ کہہ کر زمائر اور آہل باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔

ان کے جانے میں ابھی ایک ہفتہ تھا اور اس ایک ہفتے میں ہر طرح سے وہ عفہ اور مما کا دل لگانے کی کوشش کر رہے تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ اداس دل سے یہاں سے جائیں وہ اچھی یادیں سمیٹ کر رکھنا چاہتے تھے، پتہ نہیں انہیں کتنا ٹائم لگتا لیکن وہ چاہتے تھے کہ وہ اچھا وقت گزارے ہر دن وہ کہیں نہ کہیں گھومنے جاتے تھے

"کیا خیال ہے آج پارک چلیں "آہل عفہ کے پاس آکر بولا:

"نہیں میرا دل نہیں ہے میرا کہیں بھی جانے کو دل نہیں کرتا "وہ اداسی سے سر جھکا کر بولی:

"ارے کیوں دل نہیں کرتا تم کوئی چھوٹی سی بچی ہو جو اس طرح سے اداس بیٹھی ہو اور اب بڑی ہو گئی ہو چلو باہر چلیں اگر تم اس طرح کرو گی تو ضمائر کو کون دیکھے گا "آہل اس کا دھیان ضمائر کی طرف کر کے بولا:

"ارے ہاں یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں چلو ماما کو بھی ساتھ لے چلتے ہیں ان کا بھی موڈ اچھا ہو جائے گا " عفہ فکر مندی سے بولیں:

"ہاں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو مما کو بھی لے چلتے ہیں اور بعد میں آئس کریم بھی کھائیں گے تا کہ سب کا موڈ فریش رہے "آہل اثبات میں سر ہلا کر عفہ طرف دیکھ کر بولا:

"چلو پھر چلیں آج میں نے تمہارے سارے پیسے لگوا دینے ہیں"عفہ شرارت سے آہل کی طرف دیکھ کر بولی جبکہ اس کی چمکتی آنکھوں پر آہل سو بار فدا ہوا۔۔۔۔۔

"ہاں بالکل کیوں نہیں تم ہی تو ہو جو میرے پیسے لگوا سکتی ہو "آہل محبت سے عفا کی طرف دیکھ کر بولا جبکہ عفہ اس کی بات سن کر سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی اور بولی:

"جھوٹ کم بولا کرو ابھی پچھلی بار کی بات تھی میں نے صرف تین آئس کریم کھائی تھی اور چوتھی لینے ہی لگی تھی کہ تمہیں اپنے پیسوں کی فکر لگ گئی تھی آئے بڑے مجھ پر پیسے لگانے والے انسان "عفہ ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں آہل کی طرف دیکھ کر بولی:

"ارے تو اب تو میرا والٹ گھر رہ گیا تھا اور جیب میں جتنے پیسے تھے اس کی تم نے آئس کریم کھا لی تھی تمیں یاد نہیں میں پہلے کبھی ایسا کیا ہے "آہل سمجھاتے ہوئے بولا
:

"ارے بس بس مجھے یاد ہے اس سے پچھلی بار جب ہم گول گپے کھانے گئے تھے تب تم نے صرف مجھے پانچ پلیٹ گول گپے کھانے دیے تھے اور پھر ایسا چہرہ بنایا جیسے تم ہی مجھے کھلاتے رہے ہو اور گھر آکر بابا کو شکایت لگائی وہ الگ تب تمہیں یاد نہیں تھا "عفہ اسے ایک اور بار کا واقعہ یاد کرآتے ہوئے بولی جب کہ اہل اس کی یادداشت پر ماتم کرتا رہ گیا۔--------------------------

آج کا دن بہت اچھا رہا تھا پہلے وہ پارک گئے پھر آئس کریم کھائی اور اسی طرح سے باتیں کرتے اچھلتے کودتے گھر آئے تھے جس سے سب کا موڈ اچھا تھا نائشہ بیگم اپنے بچوں کو اس طرح سے خوش دیکھ کر بار بار نظر اتا رہی تھی۔------------------

عفہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی جبکہ زمائر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا وہ بہت تھک چکے تھے آہل نائشہ کی طرف بڑھ گیا۔

"ماما مجھے آپ سے بات کرنی ہے" اہل ہمیشہ کی طرح پیچھے سے نائشہ کا دوپٹہ پکڑتے ہوئے بولا جبکہ اسے اس طرح سے دیکھ کر نائشہ کی آنکھوں میں فوراً سے نمی آئی تھی

"ہاں بیٹا بولو کیا بات ہے کیا بات کرنی ہے میرے بچے نے"

نائشہ نے انتہائی محبت سے اپنے ساتھ بٹھاتے ہوئے بولی:

"مما اگر آپ اس طرح سے اداس رہیں گی تو میں کیسے جا پاؤں گا اور ویسے بھی میں نہیں چاہتا کہ ہمارے جانے سے کوئی بھی اداس ہو آپ جانتی ہیں جو بھی وعدہ ہے میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اگر بابا ہمیں دور بھیج رہے ہیں تو اس میں ہماری بہت بڑی بھلائی ہوگی یقیناً انہوں نے وہ دیکھا ہوگا جو بھی ہمیں نظر نہیں آرہا تو میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ یا بابا سے ناراض نہ ہو ہم آپ سے دور جانا نہیں چاہتے "آہل نے فوراً ان کی بہت سے سر اٹھا کر نم آنکھوں سے نائشہ کی طرف دیکھا اس کی شہد رنگ آنکھوں میں نمی دیکھ کر ہمیشہ بیگم تڑپ اٹھی اور فوراً سے اس کی دونوں آنکھوں پر بوسہ لیا۔۔۔

"نہ میرا بچہ ناراض نہیں ہوں ہر ماں کو دکھ ہوتا ہے مجھے بھی دکھ ہے اپنی اولاد کے دور جانے کا لیکن میں جانتی ہوں کہ علی رضا نے بالکل صحیح فیصلہ لیا ہے اگر آج تم لوگ مجھ سے دور جا رہے ہو تو یقینا اس میں کوئی بھلائی ہوگی نہ میں تم سے ناراض ہوں نہ تمہارے بابا سے وہ تم لوگوں کی بہتری چاہتے ہے یہ میں جانتی ہوں "فورا سے کہہ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی جب کہ آہل اپنی ماں کا پیار بھرا انداز دیکھ کر پرسکون ہو گیا اور ان کی گود میں لیٹ ان کی انگلیوں کو محسوس کرنے لگا جب کہ نائشہ بیگم ماضی کی یادوں سے سر جھٹک کر اپنے دماغ سے غائب کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج سوموار کا دن تھا آج آہل اور زمائر نے ہاسٹل جانے تھا۔تمام پیکنگ نائشہ بیگم نے کر دی تھی پورے گھر میں سوگوار ماحول تھا،فضا بھی اداس معلوم ہو رہی تھی

۔۔۔۔

آہل اور زمائر دونوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے علی رضا بھی اداس ہی تھے۔۔وہ فیصلہ تو لے چکے تھے لیکن اب انہیں نبھانا مشکل لگ رہا تھا اجو بھی تھا وہ آج پہلی بار گھر سے دور رہنے کے لیے جا رہے تھے عفہ کے آنسو ہی نہیں رک رہے تھے جب کہ نائشہ بھی اپنے آنسو چھپائے ادھر ادھر کام میں خود کو مصروف ظاہر کر رہی تھی جبکہ زمائر اور آہل دونوں ہی خود بہت اداس تھے۔۔۔۔۔

"چلو ٹائم ہو گیا ہے تم دونوں کے جانے کا آؤ میں تم کو چھوڑ آؤں "علی رضا آہل اور زمائر کی طرف دیکھ کر بولے جبکہ ان کی بات سن کر آہل اور زمائر نےایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر فورا سے علی رضا کی طرف دیکھا ان کی سرخ آنکھیں ان کے دکھ اور غم کا بتا رہی تھی

"جی بابا"

"چلو سب سے ملو " جیسے ہی انہوں نے کہا آہل اور زمائر نائشہ کی طرف بڑھے

ان کے لپٹتے ہی نائشہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے وہ ان کی ماں تھی نائشہ ان کے سر کے بوسے لیتے ہوئے محبت سے بولی:

"اپنا خیال رکھنا ہے آہل زمائرا اپنے بھائی کا خیال رکھنا بہت اچھا پڑھنا اور اچھی تعلیم حاصل کرنا، جس مقصد کے لیے تم لوگ جا رہے ہو اس مقصد کو پورا کرنا ہے" دونوں کے ماتھے پر پیار کرتے ہیں دونوں کو الگ کرتے ہوئے بولی:

نائشہ کی بات سن کر زمائرا اور آہل نے اثبات میں اپنا سر ہلایا اورعفہ کی طرف بڑھیں جس کے آنسو آنکھوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گر رہے تھے۔۔۔

آہل تڑپ کر آگے بڑھا اور اپنے شہد میں آنکھوں سے فکر مندی سے اس کی کالی آنکھوں کی طرف دیکھنے لگا۔۔

"اس میں رونے کی کیا بات ہے کیا تم نہیں چاہتی میں جاؤ،یہ جو تم ہمیشہ کہا کرتی ہوں مجھے کہ تمہارا کیپٹن بننا ہے اور آج ایسے روگی تو میں کیسے جاؤں گا "آہل اسے بہلاتے ہوئے بولا اوراسے فورا سے گلے لگایا جبکہ ایک طرف زمائرا اوردوسری طرف اہل تھا یہ تینوں ہی گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔۔

"چلو بس کرو سیلاب لانے کا ارادہ ہے "انہیں اس طرح سے دیکھ کر علی رضا نے فورا ہی اپنی آنکھوں کی نمی کے صاف کیا اور شرارت سے بولے:

"میرے بابا ہم کہاں لا رہے ہیں سیلاب تو ماما لائیں گی اور ہمارے جانے کے بعد آپ کی خیر نہیں "ماحول کو خوشگوار کرتے ہوئے شرارت سے بولا جبکہ اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہیں علی رضا کا قہقہ بلند ہوا۔۔

"نہ بھائی ہماری کیا مجال ہم ایسا کہہ دیں ہمیں تو آپ کی ماما سے بہت ڈر لگتا ہے "وہ فورا ہی ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولیں۔۔

"بس آپ ڈر ہی نہ جائیں مجھ سے "نائشہ فورا سے اپنے آنسو صاف کرتی ہوئے علی کو گھور پر بولی:

"چلو وہ ٹائم ہو گیا ہے جلدی نکلیں گے تو جلدی واپس آئیں گے "سب سے ملنے کے بعد گاڑی میں بیٹھے جبکہ نظریں آئینہ سے نظر آتے ہیں نہ نائشہ اور عفہ کے عکس پہ تھی دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی نظروں سے دور ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

8سال بعد:

"یہ لڑکی کبھی نہیں سدھر سکتی 10 بج رہے ہیں اور یہ ابھی تک سو رہی ہے مجھے تو سمجھ نہیں آتی اس کا بنے گا کیا" نائشہ بیگم غصے سے بربڑاتے ہوئے بولی:

"اٹھ بھی جاؤ اب کب سے اٹھا رہی ہوں تمہیں "اور ساتھ ساتھ عفہ کو اٹھا رہی تھی۔۔

"اٹھ رہی ہو یا اتاروں جوتا "آخر وہ غصے سے بولی جب کہ ان کے غصے سے آواز سن کر عفہ جو کب سے انہیں تنگ کر رہی تھی فورا سے بلینکٹ چہرے سے ہٹا کر بولی:

"جی مما اٹھ گئی "جبکہ نائشہ بیگم جو جلدی جلدی اس کے کمرے کو سمیٹ رہی تھی فورا سے عفہ کی طرف مڑی لمبے سیاہ بال کمر تک آتے جو چہرے پر بکھرے ہوئے تھے خوبصورت چہرہ ،سفید رنگت جو سونے کی وجہ سے گلابی ہو رہی تھی کالی آنکھیں نیند کے خمار میں اس حالت میں نائشہ بیگم کو کہیں سے بھی پیاری نہ لگی۔۔۔

"کیا مجھے دیکھ رہی ہو اب اٹھ بھی جاؤ ،جا کر تیار ہو جاؤ تمہیں نہیں پتا آج کتنا بڑا دن ہے اور تمہاری سستی ہی ختم نہیں ہو رہی "نائشہ بیگم ڈپٹ کر عفہ کو بولی جبکہ ان کی بات سن کر اسنے منہ بنایا

"بس مما آپ کو تو صرف اسی سے محبت ہے مجھے تو اپ نے کوڑے سے اٹھایا تھا مجھے سمجھ نہیں آتی آخر اس میں ایسا کیا ہے کہ آپ اس کے لیے اتنی بے چین ہو رہی ہیں

حتی کہ وہ آئے سال آتا ہے پھر بھی آپ ایسے کر رہی ہیں جیسے وہ پہلی بار آرہا ہو "عفہ اہل کے لیے نائشہ بیگم کی محبت پر جھنجھلا کر بولی:

"ہاں مجھے پتہ ہے وہ ہر سال آتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم ایسے کرو اور تمہیں کیا ہو رہا ہے یہ گھر اس بچے کا ہے وہ آئے گا ہی تم کھڑے ہو کر جلدی سے تیار ہو جاؤ جب دیکھو سستو کی طرح لیٹی رہتی ہوں" غصے سے بول کر اس کو کمرے سے نکل گئی جبکہ ان کے جاتے ہیں۔عفہ کھکھلائی

"آج وہ کتنی خوش تھی کاش وہ کسی کو بتا سکتی تھی آج اہل اور زمائر آخر کار گھر آرہے تھے اسے کچھ بھی نہ بھولا تھا اپنا پارٹنر ،اپنا کیپٹن اور اپنی ہر شرارت جو اس کے ساتھ کیا کرتی تھی اس کا دل اتنا خوش تھا کہ اس کا دل کر رہا تھا وہ ساری دنیا کو چیخ کر بتائے آہل اور زمائر آرہے ان کے گھر میں ویرانیاں ختم ہو جائے گااور خوشیاں ہو گی "یہی سب سوچتے جلدی سے واش روم کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے اہل اور زمائر آنے والے ہوں گے آپ پر تو ہر وقت سستی کی چھائی رہتی ہے ایک آپ کی بیٹی اور ایک آپ تنگ کر کے رکھ دیا ہے

مجھے سمجھ نہیں آتی اور پھر ایسے ہی کون سی سستی ہے کہ آپ لوگوں کا بیڈ سے اترنے کو دل ہی نہیں کرتا "عفہ کے کمرے سے نکل کر جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔۔جہاں علی رضا کو بستر پر دیکھ کر انہیں تک تپ چڑھ گئی وہ اپنی تیاریاں ختم کرنے کے چکروں میں تھی جبکہ یہ باپ بیٹی ہمیشہ کی طرح انہیں استانے کے چکر میں۔۔

"ارے بیگم پھر کیا ہو گیا آپ کا بیٹا کون سا پہلی بار آرہا ہے جو اس طرح سے تیاریاں کر رہی ہیں ہم کون سا اس کی بارات لے کر جا رہے ہیں "علی رضا تنگ کرتے ہوئے بولے:

"آپ کو تو میں بعد میں پوچھتی ہوں جلدی سے اٹھ کر تیار ہو جائیں گے، پکڑے اپنے کپڑے میں نے سب کچھ رکھ دیا ہے میں نیچے جا رہی ہوں اگر پانچ منٹ میں آپ نیچے نہ ہوئے تو پھر میں اوپر آوگی" نائشہ بیگم سختی سے انہیں دھمکاتے ہوئے بولی بلکہ علی رضا فورا سے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔جبکہ نائشہ مسکرا کر رہ گئی۔۔

" یہ کبھی نہیں سدھر سکتے" سر جھٹک کر اپنے کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوئے تو سامنے سب کو انتظار کرتے پایا۔۔

نائشہ بیگم انہیں دیکھ کر فورا سے آگے بڑھی آہل اور ضمائر کو دونوں بازوں میں لے کر گلے لگایا،کتنا انتظار کیا تھا انہوں نے اس وقت کا اور جلدی سے ان کے ماتھے چومے۔

"کتنا انتظار کروایا ہے تم دونوں نے"وہ روتے ہوئے بولی:

"ارے بس کر دے بیگم ہم بھی پیچھے کھڑے ہیں آپ تو مجھے ہمیں بھول ہی گئی ہیں"

علی رضا اپنی بیگم کو روتے ہوئے دیکھ کر فورا سے بولے:

"ارے ہاں مما ہمیں بھی مل لینے دیں ہم جانتے ہیں وہ آپ کے پیارے بیٹے ہیں لیکن ہمارے بھی تو بھائی ہیں ایسے تو نہ کریں"عفہ جلدی سے آگے بڑھ کر نائشہ بیگم کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی:

اس کی بات سن کر ضمائر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی اور فورا سے عفہ کی طرف بڑھا جبکہ آہل علی رضا کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

"السلام علیکم بابا "بہت محبت سے اور پرجوش انداز میں علی رضا کے گلے لگتے ہوئے بولا:

"وعلیکم السلام میرے جگر کے ٹکڑے آج میں بہت خوش ہوں کہ تم اپنی زندگی کی کامیابیوں کی طرف یہ قدم بڑھا رہے ہو" علی رضا نے فورا ہی اس کا ماتھے چومتے محبت سے الگ کرتے بولے جیسے ہی آہل الگ ہوا زمایر بھی علی رضا کی گلے لگا علی رضا نے زمائر پیار کرتے ہوئے دونوں کو گلے لگائے۔۔۔

"بس بھی کر دی چلیں اندر چلتے ہیں بچے کب سے کھڑے ہیں باہر "نائشہ بیگم فکر مندی سے بولی دیکھ کر جب کہ نائشہ بیگم کی فکر دیکھ کر زمائر اور آہل ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا دیے پھر اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"چلو بھائی جلدی سے فریش ہو جاؤ پھر میں کھانا لگاتی ہوں" جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے نائشہ بیگم ان سب کی طرف دیکھ کر بولی:

"جی مما کو ابھی آئے "آہل اور زمائرا اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے ہیں جبکہ عفہ کچن میں نائشہ بیگم کی مدد کروانے لگی اور علی رضا اس کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔

جس کمرے کی ماضی سے خوبصورت یادیں جڑی تھی جو ان کی اذیت بڑھا دیتی تھی آج وہ کہانی کھلنی تھی اسی لیے اس کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔

جیسے ہی انہوں نے دروازہ کھولا کمرے میں بے انتہا خوبصورت تصویریں تھی یادیں تھیں وہ ان دونوں کو بھی نہ بھول سکتے تھے یا شاید کبھی بھلا پاتے ،ان کے عزیز ، ان کی جان کے ٹکڑے تھے۔۔۔

ان تصویروں کو دیکھ کر وہ دھیمے قدموں سے ایک تصویر کی طرف بڑھے جہاں ایک لڑکا اور ایک لڑکی خوبصورت یونیفارم پہنے مسکرا رہے تھے اور آنکھوں میں چمک کے تھی۔۔۔

"آج میں تمہارا وعدہ پورا کرنے آیا ہوں جبکہ میں بالکل ماضی کو دہرانا نہیں چاہتا ،میں نہیں چاہتا کہ وہ اذیت جو میں برداشت کر رہا ہوں ان کو ہماری اولادیں برداشت کریں لیکن تمہارے وعدے پر مجبور ہوں میں نہیں چاہتا تو تمہاری کوئی خواہش ادھوری رہے میں دل پر پتھر رکھ کر یہ فیصلہ کر رہا ہوں ،تمہارے بیٹے کی رگوں میں تمہارا ہی

خون دوڑتا ہے اس کی آنکھوں میں وہی چمک ہے جو تمہاری آنکھوں میں تھی اس کے رگوں میں وہی عشق بولتا ہے جو تمہاری رگوں میں تھا کبھی کبھی مجھے ایسے لگتا ہے جیسے تم آگئے ہو مجھے یقین نہیں آتا کہ تم ہمیں اس طرح سے چھوڑ کر چلے گئے مجھے تمہارے بیٹے کی آنکھوں کی چمک سے کبھی کبھی بہت خوف آتا ہے "اپنی سرخ آنکھوں کو اٹھا کر اس تصویر کی طرف دیکھ کر بولے:

"تمہارا عشق امر تھا اور امر ہے "اپنی باتوں میں اس قدر گھم تھے کہ انہیں نائشہ بیگم کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی ان کی سوچوں کو ایک اونچی آواز نے توڑا:

"آ بھی جائیں کھانا کھانے لگ چکا ہے "عفہ کی اونچی آواز سن کر علی رضا باہر کی طرف بڑھے اور اپنی آنکھوں کی صاف کرتے ہوئے دروازہ بند کیا۔۔۔۔

آج انہیں صدیوں کا سفر طے کرنا تھا ماضی کی ہر بات کو بتانا تھا یہی سب سوچتے وہ کھانے کی ٹیبل کی طرف بڑھ گئے، کھانے کے بعد سب لوگ آرام کی نیت سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ کہانی ہے ایک لڑکا اور لڑکی کی ہے جنہیں عشق تھا جن کا عشق کا مر تھا بے شک یہ مجھے ماضی کی یادوں میں دھکیل دے گا لیکن آج بہت سال پہلے کیا ہوا وعدہ میں نے پورا کرنا ہے اب میں اس ماضی کا بوجھ اٹھاتے اٹھاتے ہیں تھک گیا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم لوگ سچائی جانواور ان خوابوں کو پورا کرو جو تمہیں لے کر سجائے گئے ہیں"

علی رضا اس تصویر کو دیکھ کر دیکھتے ہوئے پلٹ کر ضمائر اور آہل رضا کی طرف دیکھ کر بولے:

"ہمارا خاندان بہت پیار ااور بڑا تھا اب تو ہم چندہی لوگ ہیں لیکن پہلے یہ بہت بڑا تھا جہاں ہم سب مل کر اسی خوشی رہا کرتے تھے۔۔۔۔

ماضی۔۔۔۔

خوبصورت گھر جس کے صحن میں دو بڑے بڑے نیم کے درخت تھے جہاں کئی سارے جھولے باندھے ہوئے تھے جس پر بچے جھولے لے رہے تھے اور سائیڈ پہ کمرے ہی

کمرے تھے خوبصورت نیلا گیٹ ،اور گھر سفید رنگ کا تھا اگر گیٹ سے داخل ہوں تو سامنے چارپائی پر سلمہ خاتون جو کہ بی جان کے نام سے جانے جاتی تھی ان کی بائیں طرف شہرین اور دائیں طرف نور بیگم بیٹھی تھی شہرین پان کے پتے پر چونا لگاتے ہوئےبی جان سے باتیں کرہی تھی جب کہ میرب کچن میں کھانا بنا رہی تھی۔۔۔

سلمہ خاتون اور خلیفہ صاحب کے چار بچے تھے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہو گئے بیٹوں میں امان، حنان جب کہ بیٹیوں میں زینب اور شہرین تھیں تمام بچے شادی شدہ تھے۔امان صاحب کی بیگم کا نام نور تھا حنان صاحب کی بیگم کا نام میرب جب کہ زینب کے شوہر کا نام خلیل تھا اور شہری شوہر کا نام زین تھا۔۔

امان صاحب کے چار بچے تھے دو بیٹیاں اور دو بیٹے زائشہ نائشہ اور بیٹے حسن اور عمر تھے۔۔۔

خنان صاحب کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا جس کا نام مسکان اور میر تھا۔۔

زینب جو دو بیٹے تھے ہارون اور شاہ زیب جبکہ شہرین کے دو بیٹے اور دو بیٹاں تھی علی رضا اور سہیل رضا ،انمول اور انم یہ ان کاخوبصورت خاندان تھا جس میں سب مل کر رہتے تھے اور سب میں بے انتہا محبت تھی بی جان ااور خلیفہ صاحب کا یہ چھوٹا سا خاندان اپنی محبت کی مثال آپ تھا۔۔۔

شہرین ہر ہفتہ ،اتوار اپنے بچوں کے ساتھ اپنے مائکے کا چکر ضرور لگاتی تھی کیونکے ان کے بچوں کا یہاں بہت زیادہ دل لگتا تھا۔۔

انہوں نے سب بچوں کے لیے جھولے دونوں درختوں کی چاروں اور باندھے ہوئے تھے جس پر وہ بچے جھولے لیا کرتے تھے اور ہر وقت رونق لگی رہا کرتی تھی۔۔۔

ابھی بھی وہ پان کے پتے پر چونا لگاتے ہوئے سلمہ خاتون سے بات کر رہی تھی کہ تمام بچے انہیں دیکھ کر بھاگتے ہوئے آئے

"ہمیں بھی پان دو پھپھو ،ہمیں بھی پان دو "جیسے ہی بچوں نے یہ شور ڈالا تو شہرین بیگم بولی:

"ارے چپ کر جاؤ دے رہی ہوں شور کیوں کر رہے ہو ،میں نے منگوا لیے ہیں تمہارے انکل "وہ بہت محبت سے ان کی طرف دیکھ کر بولی انہیں اپنے بھتیجی بھتیجے بہت عزیز تھی جبکہ ان کی محبت دیکھ کر تمام خواتین کے چہرے پر بڑی سی مسکر اہٹ آگئی۔۔۔۔

تمام بچے اپنا اپنا پان لینے کے بعد درخت کی طرف بڑھ گے۔۔۔۔۔

"اوہو یہ کیا کر رہی ہوں تم "علی رضا نائشہ کی طرف دیکھ کر بولا

"ارے میں گھوم رہی ہوں تمہیں پتہ ہے جب اس میں زیادہ سارے بل آجائیں تو یہ خود ہی گھومنے لگ جاتی ہے "جھول ے کو اچھی طرح سے گھما کر بل دیتے ہوئے نائشہ بولی:

"نہیں کرو گر جاؤ گی "علی فورا سے اس کی طرف بڑھ کر بولا جبکہ نائشہ جس کے بل پورے ہو گئے تھے جیسے ہی اس نے چھوڑا جھولا خود ہی گول گول گھومتے ہوئے تیزی

سے گھومنے لگا جس کے گھومنے کے بعد ہمیشہ کو اپنا سر بھی اسی جھولے کی طرح گھومتے ہوئے محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

"دیکھا کہا تھا نا جب چکر آجائیں گے تم سنتی کب ہو میری "فورا سے آگے بڑھ کر اس کے جھولے کو تھام کر بولا:

"مجھے زور زور سے جھولے دو اتنی زور سے کہ میرے پاؤں اس درخت کے پتوں پر لگے" نائشہ جلدی سے پتوں کی طرف اشارہ کر کے بولی:

"کوئی نہیں تم گر جاؤ گی اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا"۔۔۔۔

"ارے نہیں ایسی بات نہیں مجھے جھولے دو میں نہیں گروں گی" نائشہ مضبوطی سے رسی کو تھام کر بولی:

"ہاں، ہاں تم کہاں گرو گی تم تو خود کو سپائڈر مین سمجھتی ہو" نائشہ کی طرف دیکھ کر تنزیہ نظروں سے بولا:

"نہیں دینے تو نہ دو میں بھی پھپھو کو جا کر بتاتی ہوں " نائشہ اسے دھمکی دیتے ہوئے بولی:

" دینے لگا ہوں ایک تو تمہیں ہر وقت پھپھو یاد رہتی ہے آئی بڑی پھپھو کی چمچی " اور اسے جھولے دینے لگا جب کہ اس کی بائیں طرف زائشہ کو شاہ زیب جھولے دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

" چل نائشہ ریس لگاتے ہیں دیکھتے ہیں کون زیادہ اونچا جھولالیتا ہے" زائشہ نے شاہ کو دیکھ کر بولی:

"ارے جا، جا مجھے پتہ ہے علی ہی مجھے زیادہ اونچا جھولا دے گا اور تم لوگ ہار جاؤ گے" نائشہ زائشہ کو دیکھ کر بولی:

جبکہ انہیں اس طرح سے بات کر کے دیکھ کر شاہزیب اور علی نے ایک نظر ان کو دیکھا اور پھر دوسرے کو دیکھا اور پھر فل اونچا جھولا دینے کی کوشش کی جس میں زائشہ جیت گئی زائشہ کا جھولا زیادہ اونچا تھا زائشہ نے فوراً سے شاہ زیب کی طرف دیکھا اور نائشہ کی طرف مڑ کر بولی:

"کہا تھا نا ہار جاؤ گے" نائشہ نے فوراً ہی پیر پٹک کر جھولے سے اتری اور علی رضا کی طرف چہرہ کر بولی:

" تم بہت بدتمیز ہو جاو میں تم سے بات نہیں کروں گی" وہ خفگی سے بول کے چلی گئی جبکہ علی رضا سے جاتے ہوئے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

اس ویک اینڈ تمام بچے پھر سے جمع تھے جیسے ہی وہ سنڈے کی صبح کو جاگے تو سلمہ خاتون نے سب کو املی کا پانی دیا جو انہوں نے صبح ہی بنا کر رکھ دیا تھا تاکہ بچے فریش ہو فورا سے املی کا پانی پی کر وہ سب سپارہ پڑھنے چل دیے۔۔۔۔۔

جیسے ہی واپس آئے تو سب ناشتے پر ان کا انتظار کر رہے تھے تو جلدی سے ناشتے کے لیے بڑھ گئے جس میں جس میں دیسی گھی کی روٹی اور سویاں اور مختلف چیزیں پڑی تھیں اور زمیں پر کار پیٹ بچھائی اس پر تمام بڑے چھوٹے بیٹھے ہیں وہ سب ساتھ ناشتہ کرتے ہوئے بہت اچھی لگ رہے تھے وہاں خوشیاں تھیں۔۔۔۔۔۔

سہیل، سہیل۔۔۔

"ارے دیکھیں علی بھائی سہیل میری بات نہیں سن رہا" مسکان جھٹ سے علی کی طرف مڑ کر بولی:

"ارے بھائی کیوں بات نہیں سن رہے سن لو" علی سہیل کو ڈپٹ کر بولا

"ہاں بولو کیا بات ہے" سہیل مسکان کی طرف موڑ کر بولا مسکان نے اس کی طرف دیکھا شہد رنگ چمکتی آنکھیں، بالوں کو پف کی سٹائل میں کھڑے کیے ،بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ پہنے بہت ہی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ جھٹ سے آگے بڑھی اور ایک بلیک کلر کی کیپ جلدی سے اس کے سر پہ ٹکا دی اور دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کے اس کا جائزہ لینے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم "میرے کیپٹن بنو گے، اسی طرح سے سر پر کیپٹن کی کیپ سجائے میرے پاس آؤ گے" اپنی خوبصورت کالی آنکھوں سے اس کی چمکتی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھ کر بولی:

"میں کیپٹن کیسے بنوں گا اور ویسے بھی مجھے کوئی شوق نہیں ہے "سہیل چہرے کے تاثرات بگاڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا:

"تم جہاز اڑاؤ گے تم ہواؤں میں اڑو گے اور مجھے دنیا گھماؤ گے "اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں کو وہ گھما کر بولی:

"لیکن وہ مجھے اپنا جہاز کیوں دیں گے اڑانے کے لیے مجھے تو اڑانا بھی نہیں آتا "وہ انتہائی معصومیت چہرے پہ سجائے اپنی شرارتی شہد رنگ آنکھوں سے اس کی کالی آنکھوں میں دیکھ کر بولا:

"او ہو تو تمہیں تو کچھ بھی نہیں پتا اس کا "مسکان ماتھے پر مار کر بولی:

"میں نے مووی دیکھی تھی اس میں لڑکا بہت زیادہ پڑتا ہے تو پھر وہ آرمی میں جاتا ہے پھر آرمی والے اس کو جہاز دیتے ہیں "مسکان سہیل کو سمجھاتے ہوئے بولی جب کہ اس کی بات کو سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور بولا:

"ٹھیک ہے میں کیپٹن بنوں گا"وہ اپنی ٹوپی کو صحیح کرتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو کر بولا:

"نہیں تم میری بات کو نہیں سمجھے "فورا سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

اس کی بات سن کر سہیل نے سوالیہ نظروں سے مسکان کی طرف دیکھااور بولا:

"کیا مطلب ہے ابھی تو تم کہہ رہی تھی مجھے کیپٹن بننا ہے"

"ہاں وہ تو میں کہہ رہی تھی لیکن میرا کیپٹن بننے کے لیے تم نے صرف کیپٹن لفظ استعمال کیا ہے تم مجھے بھول گئے کیا تم میرے پاس نہیں آؤ گے "مسکان اپنے خوبصورت کالی آنکھوں سے شہد رنگ چمکتی آنکھوں میں دیکھ کر بولی:

"کیپٹن تو کیپٹن ہوتا ہے تمہارا کیا ،میرا کیا "سہیل پرواہی سے بولا:

"نہیں ایسی بات نہیں ہے تم میرے کیپٹن بنو گے میں نے صرف تمہیں اپنا کیپٹن بننے کے لیے کہا ہے میرے لیے جہاز اڑاؤ گے" مسکان اپنی بات پر زور دیتے

ہوئے بولی:

"ہو تو ایسی بات ہے پھر تو میں بھی تمہیں کہہ سکتا ہوں کہ میں چاہتا ہوں کہ تم پانی میں جہاز چلاؤاور اس کی کیپٹن بنو "سہیل اسی کے انداز میں اس کی طرف دیکھ کر بولا اور اپنی ٹوپی اتار کر اس کے سر پر دی:

" "لو آج سے تم پانی والا جہاز چلانے والی کیپٹن بننا "اس کی بات سن کر مسکان نے فورا سے اپنی کیپ ٹھیک کی اور آرمی والوں کی طرح ہاتھ اٹھا کر ماتھے پر رکھ کر سہیل کی طرف مڑ کر بولی:

"یس سر "جبکہ اس کا یہ انداز دیکھ سہیل کھکھلا کر ہنس دیا اس بات کے گواہ زائشہ ،علی رضا ،عائشہ اور شاہ زیب تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہ جانے وہ بچے کیوں ایک دوسرے پر اپنی ملکیت سمجھتے تھے ایک دوسرے کو حکم دینا ایک دوسرے کی بات کو ماننا خود پر فرض سمجھ لیتے تھے جیسے زائشہ اور شاہ زیب ایک دوسرے کا حق جماتے ہیں علی رضا اور نائشہ ، سہیل اور مسکان ان سب کو لگتا تھا ان کی جوڑی بنی ہوئی ہیں یا شاید کہیں ان کے دماغوں میں ان کے بڑوں کی بات تھی جو کبھی ان کو اکٹھے دیکھ کر وہ مذاق میں کہ دیا کرتے تھے کہ ہم ان کی شادی کر دیں گے یہ بات بچوں نے اپنے ذہن میں کہیں فٹ کر لی تھی۔اسی لیے وہ ایک دوسرے پر خود کا حق سمجھتے تھے اور شاید مانتے بھی تھے، وہ اپنے بڑوں سے بات کرنے کا طریقہ، احساس اور محبت کرنے کا طریقہ دیکھتے اور سیکھتے تھے اور خود بھی اسی طرح سے پیش آنے کی کوشش کرتے تھے ننھے سے ذہنوں میں کہیں ایک دوسرے کی محبت پروان چڑھ رہی تھی جس کا بیج بیجا جا چکا تھا جس نے وقت کے ساتھ ساتھ اپنی جڑوں کو مضبوط کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پانچ سال بعد:

دیکھتے ہی دیکھتے بچے بڑے ہو گئے لیکن ان میں جو محبت تھی وہ کہیں زیادہ مضبوط ہو گئی تھی اب بھی وہ اسی طرح آتے تھے لیکن تھوڑا کم ہو گئے تھے کہ شاید وقت میں اور حالات میں ان میں دوریاں پیدا کر دی تھی ان سب میں خلیفہ صاحب سے جا چکے تھے وہ مائیں جو جوان تھی وہ اب تھوڑی تھوڑی عورتیں دکھنے لگی تھی ان کے سروں پر کہیں کہیں سفید بال تھا جبکہ سلمہ بیگم کے تمام بال سفید ہو چکے تھے بڑھاپا ان پہ چھا چکا تھا کچھ شوہر کے غم نے بڑھا کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج مسکان کی برتھ ڈے تھی اسی لیے سب اکٹھے جمع تھے۔تمام بچے ہیں اپنے کھیلوں میں مگن تھے جبکہ برتھ ڈے گرل ابھی نہیں آئی تھی۔۔۔۔

پورا گھر لائٹوں اور غباروں سے جگ مگا رہا تھا تمام بڑے مہمانوں کو ویلکم کر رہے تھے جبکہ بچہ پارٹی اپنے گفٹس کرنے سے پر نظر جمائی بیٹھی تھی جبکہ سہیل کی نظر بار بار سیڑھیوں کی طرف اور پھر ادھر ادھر کسی کو تلاش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

لڑکیاں تیار ہو کر آچکی تھی زائشہ نائشہ کے ساتھ تھی جو کہ شاہ زیب کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے میری بات سنو" شاہ زیب جو ان میں سب سے بڑا تھا فورا سے ان سب کو اکٹھے کرتے ہوئے بولا

"جی بولے بھائی"۔۔

"تم سب کو یاد ہے نا ہمیں کیا کرنا ہے اپنی اپنی تیاری کر لو مسکان آنے والی ہے" شازیب سب کو ریڈی رہنے کو بول کر جلدی سے ڈی جے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

سہیل فروزی پینٹ کوٹ کے نیچے وائٹ ٹی شرٹ پہنے انتہائی ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سہیل اور علی کا سیم ہی تھا۔۔۔۔۔۔

علی رضا کا بس کلر گرے تھا جبکہ شاہزیب بلو جیز اور اوپر وائٹ شرٹ اور شہد جیکٹ پہ انتہائی ہینڈ سم تھا جبکہ لڑکیوں میں زائشہ اور نشہ بھی بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی زائشہ اس کا کلر کے سبز کلر کی خوبصورت سی فراک پہنیں انتہائی پیاری لگ رہی تھی جبکہ نائشہ گرے کلر کی بلوں والی فراک ڈالیں بہت ہی خوبصورت اور پیاری لگ رہی تھی۔کھلے بال دونوں نے کمروں کو چھوڑے ہوئے تھے کانوں میں پیارے سے ٹاپس پہنے ہلکے سے پارٹی میں میک آپ میں وہ انتہا کی پیاری لگ رہی تھی

جبکہ بڑے بھی کچھ کم نہ تھے تمام مرد سفید شلوار قمیض پہنے بہت ہینڈسم جب لگ رہے تھے جبکہ تمام خواتین سروں پر دوپٹے مختلف رنگوں کی کوئی شلوار پہنی انتہائی پیاری لگ رہی تھی فنکشن کے لحاظ سے ان سب کی ڈریسنگ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سپورٹ لائٹ سیڑھیوں کی طرف پڑی ہے اور تمام لائٹس ڈیم ہو گئ جہاں نور بیگم مسکان کے ساتھ آرہی تھی جبکہ مسکان وائٹ باربی فراک پہنے بالوں کا چھوٹا سا جوڑا بنائے اور کچھ بال کھلے چھوڑے ،آگے سے بالوں کی تھوڑے سے بال چہرے پہ گرائے خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کو آتے دیکھ کر سب کے چہروں پر گہری مسکراہٹ شامل جبکہ سہیل ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ اتنی خوبصورت لگ سکتی تھی وہ اپنی شہد رنگ آنکھوں محبت لیے اسے محبت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مسکان کی نظریں کسی کو ڈھونڈ رہے تھے کہ اچانک ایک جگہ اس کی نظر رک گئ اور اس کے چہرے کے اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئ آنکھوں کی چمک بڑھ گئ اور مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جیسے نیچے اترتے امان صاحب نے جلدی سے اس کو گلے لگایا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر اسے پانچ ہزار کا نوٹ تھامایاآج وہ پورے 16 سال کی ہو چکی تھی۔۔۔

سہیل نائشہ اور مسکان ہم عمر تھے جبکہ زائشہ ،شاہ زیب اور علی رضا ان سے بڑے تھے اس کے باوجود سب میں بہت گہری دوستی تھی اور وہ سب ایک دوسرے کو ہم عمر ہی سمجھتے تھے۔۔۔

امان صاحب سے ملنے کے بعد وہ جلدی سے تمام بڑوں سے ملی اور ان سے سب سے گفٹ لینے کے بعد یہ فوراسے سہیل کی بڑھی اور اپنا ہاتھ آگے کر کے بولی:

"لا دوں میرا گفٹ تم نے کہا تھا کہ تم مجھے گفٹ دو گے" جبکہ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر سہیل چہرے پر گہری مسکراہٹ اورآنکھوں میں چمک لیے وہ دو قدم اس کی طرف بڑھا:

"دے دوں گا اتنی بھی کیا جلدی ہیں اور ویسے بھی آج تمہارا برتھ ڈے ہے یہ تو مجھے یاد نہیں تھا "وہ شرارتی نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"جبکہ اس کی بات سن کر مسکان نے خفگی سے اسے دیکھا اوربولی:

"تمہیں میں جانتی ہوں کہ تم سب بھول سکتے ہو لیکن یہ نہیں بھول سکتے مجھے پتہ ہے" مسکان یہ بول کر جلدی سے تھوڑی آگے بڑھ گئی۔۔۔

جب کہ اس کا یقین دیکھ کر سہیل کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔۔

وہ علی اور شاہ زیب کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"چلے میرا گفٹ دیں جلدی سے" مسکان آگے ہاتھ کر کے بولی:

"بھائی ہم پہلے کیوں دے پہلے تم سہیل سے لو وہ کبھی بھی گفٹ نہیں دیتا اور تو ہم سے لے کر ہمیں ہی دکھا دیتی ہوں ہم سب جانتے ہیں" شازیب علی کو آنکھ مار کر بولا جبکہ ابھی اس کی شرارت سمجھتے ہوئے جلدی سے بولا:

"تم خود گفٹ لے کر ہمیں دکھا دیتی ہو اور کہتی ہوں سہیل نے دیا ہے اس لیے پہلے تو سہیل کا دکھاؤ تاکہ ہمیں بھی پتہ چلے اس نے اس میں کیا گفٹ دیا ہے" شاہ زیب کی طرف شرارتی نظر سے دیکھ کر بولا:

مسکان نے ایک نظر سہیل کو دیکھا اور پھر نائشہ اور زائشہ کی طرف دیکھ کر انگلی اٹھا کر بولی:

"روک لو ان کو میں نے کو کچھ بولا تو بہت دکھ ہو گا تم دونوں کو "جب کہ اس کی بات سن کر زئشہ اور نائشہ نے فورا سے شاہ زیب اور علی کی طر ف دیکھا اور ایک سا تھ بولی:

"باز آجاؤ ہمیں تو تم جانتے ہی ہو" ان کی بات سن کر علی اور شازیب نے فورا سے گفٹ مسکان کے آگے بڑھا دیے جبکہ ان کو انداز دیکھ کر سہیل کا قہقہ لگاتے ہوئے بولا:

"ہا ہا تم لوگ اسے میرے خلاف نہیں بڑکا سکتے مجھے تم لوگوں سے زیادہ جانتی ہے اور ویسے بھی جو بھی اس کا گفٹ ہو گا میں اسے اکیلے میں دوں گا تم لوگوں کے سامنے بالکل نہیں دوں گا"جب کہ اس کی بات سن کر شاہزیب اور علی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر میں نے تیزی سے سہیل کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھاجبکہ ان کی نظر دیکھ کر سٹپٹا گیا جبکہ لڑکی کا بھی یہی حال تھاایسے ہی نظروں سے دیکھ رہی تھی

"ارے تم لوگ ہمیشہ الٹی باتیں ہی سمجھتے رہا کرو دفعہ ہو میں جا رہا ہوں یہاں سے "وہ غصے سے بول کر جلدی سے نکل گیا جبکہ پیچھے سے ان پانچوں کا اپنا قہقہ بلند ہوا۔۔

"شرم تو نہیں آتی میرے پیارے سے دوست تم لوگوں نے ایسے بھگا دیا "مسکان ان دونوں کو دیکھ کر بولی:

ارے شرم کیسی اس نے خود ہی بولا تھا ہم نے کچھ کہا ہے کیا وہ خود ہی غلط سمجھ گیا ہم نے تو صحیح بات کی تھی "سارا الزام سہیل پر ڈال کر علی معصومیت سے بولا:

"ارے بھائی جیسے میں آپ کو جانتی ہی نہیں ،سب جانتی ہوں میں آپ کی باتیں بھی"وہ یہ کہہ کر جلدی سے ایک طرف بڑھ گی۔-----------------

مسکان کو جیسے ہی کیک کاٹنے کے لیےبلایاتو سب اس کی طرف بڑھ گے تو سب بچے گول دائرہ بناکر اس کے اس پاس کھڑے ہو گئے اور ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ لیے اور اس کو روک لیا

"ارے یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو "ان سب کو سمجھاتے ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ ڈی جے کا گانا چلایا۔-------------------------------------

Tu meri duniya, tu mera apna

Tere bina kya hai, mera yaar

Tu meri duniya, tu mera apna

Tere bina kya hai, mera yaar

Tu mera jeevan, tu mera sapna

Tujhpe lutaa doon saara pyaar

Chaahe din ho, chaahe raat rahe

Har dhadkan yehi baat kahe

نائشہ انتہائی محبت سے مسکان کی طرف دیکھ کر یہ لائنیں گنگنائی اوراس کا ہاتھ تھام کر اسے گھومایا جیسے ہی وہ گھومی تو اس کی بازو میر نے پکڑی۔۔۔۔۔

Mujhko pataa hai tu mera kya hai

Kaise main bataaoon yeh tujhe

Jab chot koi lagti hai tujhko

Yahan dard hota hai mujhe

Tu hameshaa mere paas rahe

Har dhadkan yehi baat kahe

میرنے انتہائی محبت سے مسکان کا ماتھا چوما اور اس کا بازو سے گھما کر زائشہ کی طرف کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Tu hi meri duniya jahaan ve

Tere baajon kaun hai mera haaye..

Vekha tenu nitt subah-o-sham ve

Taan hi khidh da ae mera chehra..

زائشہ نےاس کے سر پر پیار کرتے ہوئے اس کو اپنی بازو بھر کے انتہائی پیار سے گلے سے لگا یا اور پھر علی رضا کی طرف گھوما کر کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Tu jo rootha toh kaun hansega

Tu jo chhoota toh kaun rahega

Tu chup hai toh yeh darr lagta hai

Apna mujhko ko ab kaun kahega

Tu hi wajah...

Tere bina bewajah bekar hoon main

Tera yaar hoon main

علی اور شازیب دونوں بازو مسکان کی بازو ڈال کر ایک ساتھ گنگناتے ہوئے بولے جبکہ انہیں اس طرح دیکھ کر مسکان کھکھلا کر ہنسی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Tenu koi pehnda na farak sohnea

Roz mere kinne tutde aa khaab ve

Dassan ki main beetdi aa mere dil te

Tu jhat dine de dina ae jawaab ve

اگلی لائنیں مسکان نے سہیل کی طرف دیکھ کر گائی تھی جب کہ اسے اس طرح سے دیکھ کر تمام بچہ پارٹی میں اپنی ہنسی ضبط کی کیونکے اب سہیل پھنسا تھا یہ بات اس نے سہیل کی طرف دیکھ کر کی تھی یہ بات اسے گفٹ نہ دینے اور سب اسے اس بات کے لیے تنگ کر رہے تھے اس لیے وہ سہیل کی طرف خفگی سے دیکھ کر گنگنائی۔۔۔۔۔۔۔

جب کہ اس کا یہ انداز دیکھ اگلی لائینں سہیل نے گا کر یہ ثابت کیا کہ اس سے زیادہ مسکان کو کوئی نہیں جان سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Haye o meri jaan na ho pareshan

Bina tere mera sarna nahi

Ve mahiya teri khair hove charo pehar

Shala hor kuj mangda nahi...

یہ اس بات کا اطمینان تھا کہ اس کا گفٹ سب سے زیادہ پیارا ہو گا اور بعد میں سب اس کی تعریف کریں گے اس نے آنکھوں سے اسے اس بات کا یقین دلایا جبکہ اسے اس طرح دے کر تمام بچہ منہ بسور کر رہ گئی وہ چاہتے تھے کہ کبھی تو ان کی ناراضگی ہو لیکن وہ کبھی دوسروں کو موقع ہی نہیں دیتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد سب نے مل کر کے کیک کاٹا اور پارٹی کا اختتام کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔

سردیوں کی رات تو ویسے ہی جلدی ہو جاتی ہے کچھ نو بج رہے تھے مسکان ابھی لیٹی ہی تھی کہ اس کا دروازہ نائشہ نے نوک کیا اور اندر آئی۔۔۔۔

ایک خوبصورت اسے دی اور تیار ہونے کو بولا:

"جلدی سے جا کر تیار ہو جاؤ ہم کہیں جا رہے ہیں " نائشہ جلدی جلدی اس کی چیزیں نکالتے ہوئے بولی:

"ارے کیا ہو گیا ہے ابھی تو پارٹی ختم ہوئی ہے میں تھک گئ ہوں میں نہیں جا رہی ایک کو تم لوگوں کو پتہ نہیں کیوں ہمیشہ غلط وقت پر سب سوجتا ہے "اس کو انکھیں دیکھاتے ہوئے بولی:

"ہمارا یہ پلان نہیں ہے بلکہ تمہارے سہیل کا ہے جو ہمیں اس طرح سے لے کر جا رہے ہیں ورنہ ہم کبھی نہ جاتے ہم بھی تھکے ہوئے ہیں تم اکیلی نے پارٹی نہیں انجوائے کی "نائشہ خفگی سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

جبکہ سہیل کا سن کر اسے نے جھٹکے سے نائشہ کی طرف دیکھا اور جلدی سے واشروم کی طرف بڑھ گئی اور جلدی سے فریش ہو کر باہر آئی تو نائشہ نے اس کا ہلکا سا پارٹی میک آپ میں کر دیا اور اس کے بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑ دیا اور دوپٹے کو اس طرح سے پن آپ کیا کہ اس کے کھلے بال زیادہ نظر نہیں آرہے تھے اور نہ ہی کوئی چیز واضح ہو رہی تھی وہ اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی آئنہ میں دیکھ کر اسے خود یقینا ہے نہ آیا۔۔۔۔۔۔

"مما سے تو پوچھ لیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں ہم پٹ رہے ہوں" مسکان جلدی سے نائشہ کی طرف دیکھ کر بولی:

"بتا دیا ہے میں نے ماما کو تم فکر نہ کرو ہم سب جا رہے ہیں "نائشہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولی:

"چلو ٹھیک ہے تم لوگ نیچے چلو میں بی جان کو بتا کر آتی ہوں "اور جلدی سے سلمہ خاتون کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

"بی جان میں آجاؤں"

" آ جاؤ باہر کیوں کھڑی ہو"

"بی جان ہم سہیل کے ساتھ باہر جا رہیں ہیں میں آپ سے پوچھنے آئی ہوں"

"مجھے نائشہ بتا گئی ہے خیر سے جاؤ اور خیر سے آنا "وہ جلدی سے گاڑی کی طرف بڑگئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی کے پاس کھڑا سہیل کب سے اسکا انتظار کر رہا تھا 20 منٹ گزر چکے تھے اسے کھڑے ہوئے ابھی اندر جانے کا سوچ ہی رہا تھا کہ ہیل کی ٹک ٹک کی اسے اپنی طرف

متوجہ کیا جیسے ہی اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا وہ ساکت رہ گیا اس کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی خوبصورت پاؤں کو چھوتی مہرون فراک جس کے دامن پر انتہائی خوبصورت گولڈن ٹائم تھا اپنے سیاہ بالوں کی چند چہرے پر بکھری لٹوں کو ہاتھوں سے ہٹاتی ہوئی باہر آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی اس نے یہ چہرے سے بال ہٹا کر سامنے دیکھا تو وہ دم رہ گئ کوئی اتنا خوبصورت کیسے لگ سکتا ہے کو ئی اتنا ہینڈسم کیسے ہو سکتا ہے اسے دنیا میں سب سے زیادہ حسین مرد صرف یہی لگتا تھا کبھی کبھی اسے لگتا تھا کہ اس سے زیادہ حسین مرداس نے کبھی نہیں دیکھا۔۔۔۔۔۔

بلیک پینٹ کوٹ اوروائٹ ٹی شرٹ پہنے بالوں کو پف کی شیپ میں کھڑا کیا گیا تھا ہمیشہ کی طرح اپنی خوبصورت شہد رنگ چمکتی اور محبت بھرے انداز سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

نزاکت لے کے انکھوں میں اس کا دیکھنا توبہ

الہی ہم انہیں دیکھیں یا ان کا دیکھنا دیکھیں

مسکان کا دل زور سے دھڑکا اسے اپنے دل کی آواز اپنے کانوں میں گونجتی محسوس ہوئی وہ اپنے دل کی دھڑکنوں سے گھبرا کر جلدی سے گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

جیسے ہی وہ اس کے سامنے آئی تووہ اب بھی ویسے ہی کھڑا تھا تو اس نے اس کے سامنے ہاتھ ہلا کر اسے اپنی طرف متوجہ کیاجبکہ اس کا ہاتھ دیکھ کر چونک کراس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

اسے اتنے نزدیک سے دیکھ کر اس کے دل نے ایک بٹ مس کی اورجلدی سے دروازے کی طرف بڑھا اس کو کھول کر مسکان کو بٹھایا اور گھوم کر دوسری طرف سے آکر بیٹھا۔۔۔۔۔۔

"السلام علیکم" سہیل اس کی طرف دیکھ کر بولا :

"وعلیکم السلام !کہاں جا رہے ہیں ہم "اسی کے انداز میں پوچھا :

"یہ ایک سرپرائز ہے جو صرف تمہارے لیے ہے "ایک نظر اسے دیکھ کر سامنے کی طرف دیکھ کر بولا:

جبکہ اس کی بات سن کر جھٹکے سے امیں اپنا سر اس کی طرف مڑا

"اکیا مطلب ہے ہم سب نہیں جا رہے "مسکان نے حیرانی سے سہیل کی طرف دیکھا

کبھی ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی اس لیے وہ اس قدر حیران ہوئی تھی۔۔۔

"سب سے کیا مطلب ہے تمہارا اور ہم سے مراد صرف میں اور تم ہو" اسے جھٹکے کا جھٹکا دے کر بولا اس کے بات سن کر مسکان حیران نظروں اسے دیکھا

لیکن نائشہ نے مجھے بولا تھا کہ ہم سب جائیں گے اور دادو کو بھی ہم نے یہی بتایا ہے اگر اگر صرف ہم نے جانا تھا تو مجھے پہلے بتا دیتے ہیں"

"اور میرے بتانے سے جیسے تو فورا سے جیسے آجاتی "سہیل بھی اسی کے انداز میں بولا:

جبکہ اس کی بات سن کر مسکان نے سر جھٹک کر گاڑی کی شیشے کی طرف دیکھنے لگی۔۔

"یہ اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لو میں نہیں چاہتا کہ تم سرپرائز دیکھنے سے پہلے ہی بے ہوش ہو جاؤ "سہیل شرارت سے اس کی طرف لے کر بولا جبکہ اس کی بات سن کر مسکان نے حیران نظروں سے سہیل کی طرف دیکھا اور اس کے ہاتھ سے پٹی پکڑی۔۔۔۔

"اتنا تو اسے یقین تھا تو کبھی کچھ غلط اس کے ساتھ نہیں کرے گا "کچھ دور جانے کے بعد گاڑی رکی اور مسکان گاڑی سے باہر آئیں آنکھوں پر پٹی ہونے کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آرہا تھا اسے ابھی قدم رکھ رہی تھی کہ سہیل نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ قدم سے قدم ملاتا ہے چلنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی اند داخل ہوئے سہیل نے اس کی آنکھوں سے پٹی اتاری اندھیرے کی وجہ سے چندھیاگئی اور ہلکی سے انڈے آنکھیں کھولی تو دنگ رہ گئی ایسا گفٹ صرف سہیل ہی اسے دے سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو منظر اس نے دیکھا وہ اسے حیران کرنے کے لیے کافی تھا وہ اسے ایکوریم میں لایا تھا جہاں ہر طرف پانی ہی پانی تھا اور اس میں ہر رنگ کی خوبصورت مچھلی یہ اس کا برتھ ڈے گفٹ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے سمندر سے عشق تھا وہ اسے ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ جب تم کراچی جاؤ گے تو مجھے سمندر پر ضرور لے کر جانا آج اس نے جانے انجانے میں اس کی خواہش پوری کر دی تھی نم نظروں سے پانی میں مچھلیاں دیکھ رہی تھی اور پھر یکدم پلٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور سہیل کی طرف دیکھنے لگی کافی دیر دیکھنے کے بعد جب وہ بولی تو اس کی آواز بھیگی ہوئی تھی

"تم اتنے اچھے کیسے ہو سکتے ہو ،تم کیسے سمجھ جاتے ہو مجھے کیا چاہیے تمہارا گفٹ ہمیشہ سب سے سپیشل ہوتا ہے تم ہمیشہ مجھے حیران کرتے ہو مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا بولوں میں کیسے اپنے جذبات کو بیان کروں ،میں اتنی خوش ہوں ،اتنی خوش ہوں کہ مجھے یقین ہی نہیں آرہا "اپنی کالی آنکھیں سے اس کی شہد رنگ آنکھوں دیکھ کر بولی:

جبکہ اس کی نم آنکھیں سہیل کا دل دھڑکا۔۔۔۔

"اپنی آنکھوں کو سنبھال لیا صاحب

یہ دل کی باتیں بتا رہی ہیں "

یہ دل ہی دل میں یہ بڑبڑایا۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیوں تم اپنی آنکھوں پہ اتنا ظلم کر رہی ہو" اور جلدی سے اس کی آنکھوں کو صاف کر کے بولا اور اس کا ہاتھ تھام کر جلدی سے ایک وریم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

کافی وقت وہاں گزار کر اور تصویریں بنانے کے بعد سہیل نے جلدی سے اسے لیا گاڑی کی طرف بڑھ گیا اس کی انکھوں پر پٹی باندھ دے وہ اسے لیے منزل کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی گاڑی رکی وہ فورا سے اتر کر اس کو مسکان کی طرف بڑھ گیا اور دروازہ کھول کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر نکالا اور اس کا ہاتھ تھام کر اندر کی طرف بڑھ گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئے تو اس نے فورا سے مسکان کی انکھوں سے پٹی ہٹائی جیسے ہی پٹی ہٹی مسکان ساکت رہ گئی اس قدر خوبصورت منظر تھا ہر چیز انتہائی خوبصورت تھی وہ کافی دیری یہ منظر دیکھتی رہی پھر مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

سہیل محبت کہ کئی رنگ سے سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے دیکھنے پر اس نے اپنی نظروں کو گھما کر ایک نظر بلو کلر کے سیٹ آپ پر ڈالی جس میں ہر چیز میں بلو کلر

استعمال ہوا تھا سکائے بلو کلر کے پردے چاروں طرف لگے ہوئے تھے درمیان کی ٹیبل اس کو کئی کھانے پڑے تھے اور کینڈل اور گلاب سجی ٹیبل جبکہ لائٹس کی روشنی بہت ہی خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا اور کچھ چاند کی روشنی۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسکان کی طرف دیکھنے لگا وہ بھی اسی کی طرف دیکھ رہی تھی اس کے ہاتھ تھام کر ٹیبل کی طرف بڑھ گیا اور انتہائی لائٹ میوزک اون کیا جیسے ہی میوزک بجا۔۔

سہیل آرام سے دھیمے دھیمے قدموں سے اس کی طرف آیا جبکہ اس کی بڑھتے قدموں کے ساتھ اس کی دھڑکن بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Main jaan ye vaar doon

Har jeet bhi haar doon

Keemat ho koi tujhe

beinteha pyaar doon

Main jaan ye vaar doon

Har jeet bhi haar doon

Keemat ho koi tujh

beinteha pyaar doon

اس طرح سے چلتا ہوا اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اس کے سامنے ایک آنگھوٹھی پیش کی اورساتھ گانا گنگنایا اس طرح اسے قدموں میں دیکھ کر مسکان کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Saari hadein maine meri,

ab maine tod di

Dekar mujhe pataa

awaargi ban gaye

انتہائی محبت سے اس کا تھام کر اور سہیل نے اگلی لائنز اس کی آنکھوں میں دیکھ کر گائی جب کہ اس کی شہد آنکھوں میں محبت کے رنگ دیکھ کر نہ جانے کیوں مسکان کو خود پر رشک ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Haan hasi ban gaye

Haan nami ban gaye

Tum mere aasmaan

Meri zameen ban gaye

آنگھوٹھی پہنانے کے بعد سہیل کھڑا ہوا اور مسکان کی ماتھے سے ماتھا ٹکا کر انتہائی محبت سے اپنے پیار کا اظہار کیا،کافی دیر اس طرح کھڑے رہیں پھر سہیل اس کاہاتھ تھام کر ٹیبل کی طرف بڑھ گیا اور کئی حسین پل وہاں گزار کر گھر کے لیے نکل گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان بہت خوشی سے صبح اترتے ہوئے نیچے آئی اس کو دیکھ کر تمام بچہ پارٹی کھڑی ہو گئی جبکہ نائشہ اور شیشہ نے فوراسے لال دوپٹا اس کے سر پر اڑایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکواس طرح کرتے دیکھ مسکان نے انتہائی حیرت سے ان کی طرف دیکھا اور ان سے پوچھا:

"یہ تم لوگ کیا کریں گے رہے ہو"

"ہماری نئ نئ بھابھی بنی ہو تو اس لیے ہم ویلکم کر رہے ہیں تمہیں نہیں پتا بھابھی جی"

ان کے بات سن کرمسکان کا چہرہ سے سرخ ہوا اور سوالیوں سے ان سے پوچھا:

"تمہیں کس نے بتائی یہ بات "

""ارے وہ سب ہم نے ہی تو کیا تھا" زائشہ اچانک سے بولی جب کہ سب نے اسے گھور کر دیکھا یہ بات اسے نہیں بتانی تھی لیکن اس نے بتا دی تھی

"تو یہ تم سب کا پلان تھا میں بھی کہو میرا پیارا سا دوست کب سے اتنا اچھا ہو گیا" ان کو گھورتے ہوئے بولی:

"ارے نہیں یہ سب اسی کا پلان تھا ہم نے تو صرف اس کی مدد کی تھی۔ہمارا یقین کرو"

" بس بہت ہوا یہ تم لوگوں کا سرپرائز تھا اب میرا سرپرائز دیکھو گے "کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گی جبکہ سب نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا زائشہ کو گھور کر دیکھا جس کی وجہ سے اچھا بھلا پلان خراب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔م

پلان اسکا ہی تھا یہ سچ تھا لیکن انہوں نے صرف مدد کی تھی اور وہ بیٹھے ہوئے سوچ رہے تھے کہ مسکان ان کو کون سی سرپرائز ہو دے گی ایک تو ان کا دل چا ہا سہیل کو سب سچ بتا دیں لیکن پھر اس کی طرف سے سب نے یہ بات چھپا لی اور بیٹھ کر سوچ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان بیٹھی یہ سوچ رہی تھی کہ کس طرح سے وہ ان سب کو حیران کر دے کہ اچانک اس کے دماغ میں ایک آئیڈیا ہے وہ جلدی سے بھی بی جان کے کمرے کی طرف بڑی

"بی جان مجھے آپ سے بات کرنی ہے وہ بہت ضروری ہے میں چاہتی ہوں آپ یہ بات راز رکھیں "انتہائی تجسس پیدا کرتے ہوئے ان کی طرف دیکھ کر اس کو معصومیت سے بولی:

جبکہ اس کا انداز دیکھ کر سلمہ خاتون فورا سے اس کی طرف متوجہ ہوئی

" ہاں بیٹا بولو کیا بات ہے یہ تمہارے اور میرے درمیان راز کی بات رہے گی میں یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گی"

"آپ کو پتہ ہے کل میرے ساتھ کیا ہوا"۔۔۔۔

"اللہ خیر کرے کیا ہوا"

"ارے آپ کو کیا پتہ آپ کے نواسے نے کیا کیا "انتہائی تجسس پیدا کرتے ہوئے بولی:

اس کے بات سن کر سلمہ جلدی سے سیدھی ہوئی اور اس کی طرف دیکھ کر بولی

"بیٹا بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے میرا دل گھبرا رہا ہے"

"ارے دا دی اب ایسا بھی کچھ نہیں ہے اپ تو ہمیشہ ہی غلط سمجھ لیتی ہیں"

" چل دفع ہو جاؤ یہاں سے میں ہی زیادہ کیا سوچ رہی تھی" سلمہ خاتون غصے سے بولی:

جب کہ ان کو غصہ ہوتے دیکھ مسکان جلدی سے شرارت کو ختم کر کے ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

"ارے میں تجھے بات بتانے کا کہہ رہی ہوں اور تو میری گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی ہے میں پہلے ہی بتا رہی ہوں کہ اگر سونا ہے تو اپنے کمرے میں جا کر سو لیکن جانے سے پہلے مجھے بات بتا دینا نہیں تو مجھے پریشانی رہے گی" ان کی بات سن کر مسکان نے فورا اپنا سر اٹھا لیا۔۔۔۔۔۔

"آپ کو پتہ ہے اپ کے نواسے "

ہاں میرے نواسے"؟

آپ کے نواسے نے کیا کیا ہے" انتہائی تجسس میں اٹھ کر بیٹھ کر ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی

"ہاں میرے نواسے نے کیا کیا؟"

"آپ کے نواسے"-------------

"ارے بول بھی چکو کب سے آپ کے نواسے آپ کے نوا سے ہی کیے جا رہی ہو"

"ارے ہاں بول تو رہی ہوں دادی اپ تو چپ کر جائیں وہ بھی ان کے انداز میں بو لی:

"ہاں تو میں کہہ رہی تھی آپ کے نواسے"-------

"میں اگر اب تو نے اسے میرا نواسہ کہا تو میں نے تمہارا سر پھوڑ دینا ہے اگلی بات بتا دے جلدی سے "انتہائی اجلت میں بولی:

"ارے ہاں بتا تو رہی ہوں ہاں تو میں کہہ رہی تھی کہ آپ کے نواسے ہیں آپ کی پوتی کو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ رکی جب کہ اب کی بار سلما خاتون کا ہاتھ جوتے کی طرف بڑ گیا تھا۔۔۔

"ارے دادی اب سچ میں بتا رہی تھی میں آپ کے نواسے نے آپ کی پوتی کو محبت کا اظہار کر دیا "آخری بات مسکان شرماتے ہوئے بولی جب کہ ان کی بات سن کر سلمہ ساکت نظروں سے اسے دیکھتی رہی اور پھر تھپڑ مار کر بولی:

"کیا بکواس کر رہی ہو"

"دادی سچ کہہ رہی ہوں آپ کو نہیں پتا "

"پوری بات بتا"

مسکان نے جلدی سے پوری بات بتا دی۔۔۔۔

"اچھا تو یہ ہوا تھا میں تو ڈر ہی گئی تھی کہ جانے کیا ہو گیا"

"یہ آپ کو چھوٹی سی بات لگتی ہے"

"ہاں تو اور کیا کروں لڑیاں ڈالوں یا اس کے چھتر لگاؤں مجھے تو سمجھ نہیں آتی آج کل کی نسل کی" وہ جھنجھلاتے ہوئے بڑبڑا کر بولی:

"ارے دادی آپ کو کوئی فیصلہ لینا چاہیے آپ کو نہیں لگتا"

"ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے چلو اچھا میں کچھ سوچوں گی اب تم اپنے کمرے میں دفع ہو جاؤ اور اج کے بعد یہ بات کسی کو مت کہنا میں نہیں چاہتی کہ کوئی تمہاری یہ بات سنے میں تمہارے منہ سے کبھی یہ بات نہ سنو"سلمہ بیگم مسکان کو سمجھاتے ہوئے بولی :

"اوکے جیسا آپ کو حکم "اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو ایک شرارتی مسکراہٹ اس کے چہرے پہ تھی پلان سکسیس فل اور ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس دی۔۔۔۔۔

جبکہ سلمہ بیگم سوچو میں گم ہو گئی آج انہیں سمجھ آگئی تھی ان کی اولاد اب بڑی ہو گئی ہے اسی لیے انہیں اب فکر لگ گئی تھی ،جانے انجانے میں بچوں نے اس بات کا احساس دلایا تھا کہ وہ اس عمر کو پہنچ چکے ہو جہاں محبت یا اس جیسے احساسات ان کے دل میں جنم دینے لگے تھے اسی لیے گہری سوچ میں کھو گئی اور کسی بڑے فیصلہ لینے کا سوچنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم نے کیا چال چلی ہے صاف صاف بتا دو "نائشہ زائشہ مسکان کے سر پر سوار صورتحال پوچھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ مسکان کوئی سازش کے بنا ان سے بالکل نارمل طریقے سے بات کر رہی تھی ضرور کہیں گڑبڑ تھی اسی لیے کو جلدی سے اس کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"ارے میں نے تم لوگوں کو معاف کر دیا میں نے سوچا کیا بہنوں سے بدلا لواور ویسے بھی تم لوگوں نے تو صرف اس کی مدد کی تھی نا اور مدد کرنے والے کی اتنی بڑی سزا نہیں ہوتی"

"ہاں بھائی تم صحیح کہہ رہی ہو مجھے لگتا ہے میں زیادہ سوچ رہی ہوں" زائشہ مسکان کی طرف دیکھ کر بولی جب کہ ان کی بات سن کر مسکان نے دل ہی دل میں سوچا پہلے تواس نے سزا صرف سہیل کو دی تھی اب ان کی باری تھی اب وہ پھر اپنے شیطانی دماغ میں ایک نئ سازش سوچ رہی تھی جبکہ وہ دونوں عائشہ اور عائشہ اپنی باتوں میں مصروف تھی کہ اچانک مسکان نے دونوں کی طرف سے بہت پیاری مسکراہٹ سے دیکھا ان دونوں کے کندھے پہ ہاتھ رکھا ان دونوں کو گلے لگا دیا جبکہ اس کا انداز دیکھ کر نا ئشہ اور زائشہ نے خوف سے ایک دوسرے کو دیکھا کیونکہ جب بھی مسکان نے کوئی سازش کرنی ہوتی تھی تو اسی طرح سے کیاکرتی تھی۔۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہے"

"کچھ نہیں تم لوگوں کو لگتا ہے میں تمہارے لیے کچھ غلط سوچ سکتی ہوں تم تو میری بہنیں ہو" اپنے شیطانی دماغ اورچہرے پر سنجیدگی لائے وہ معصومیت سے بولی جب کہ اس کا انداز دیکھ کر عائشہ اور زائشہ نے ایک دوسرے کو طرف دیکھا اور ایک نظر اسے گھور کر ایسے دیکھا جیسے وہ اسے جانتی ہی نہ ہو :

"اور جیسے ہم جانتے نہیں تمہیں زندگی اتنے سال تمہارے ساتھ ہی گزرے ہیں میں بتا رہی ہوں اگر تم نے اس نے کوئی شرارت کی تو پھر دیکھ لینا" یہ کہہ کر وہ دونوں اپنی باتوں مگن ہو گئی جبکہ مسکان باہر کی طرف بڑھ گئی اسے اور بہت سے کام تھے جیسے کہ ایک نیا پلان اس کے ذہن میں آیا تھا۔-----------

----

"دادی میں نے سوچا کہاں آپ اپنے بڑھے اور ننھے سے دماغ پر زور ڈالیں گی میں خود ہی آپ کے پاس آجاؤں "مسکان شرارت سے بی جان کی طرف دیکھ کر بولی

"نہ تم نے یہ ننھا اور بوڑھا دماغ کسے بولا ہے بڑھا دماغ ہو گا تمہاری ماں کا" دادی غصے سے مسکان کی طرف دیکھ کر بولی لیکن ان کے بات سن کر مسکان کا قہقہ بلند ہوا:

"پہلے سے جانتی ہوں ہوں میری اماں کا دماغ انتہائی چھوٹا اور نازک ہے جنہیں وہ کبھی استعمال میں نہیں لاتی مجھے لگتا ہے انہیں اپنا دماغ نیا رکھنے کا شوق ہے "وہ بھی شرارت سے بی جان کو تنگ کرتے ہوئے بولی:

چل دفع ہو جا یہاں سے آنے دے تیرے باپ کو بتاتی ہوں اپنی ماں کے بارے میں کیسی باتیں کر رہی ہے بتاؤں گی تیری ماں کو بھی کس طرح کی باتیں اپنی ماں کے بارے میں کر رہی ہے---------

"ارے پیاری دادی آپ کو کیا لگا میں اتنی معصوم ہوں کہ آپ کی بات ماما کو نہیں بتاؤں گی ،میں انہیں بتا ؤ گی کہ دادی کہ رہی تھی کہ آپ کا د ماغ ننھا اور چھوٹا ہےاور وہ کہہ رہی تھی کہ آپ کبھی دماغ کو استعمال نہیں کرتی آپ سے بڑا پاگل میں نے آج تک نہیں دیکھا "وہ ایک کی چار لگاتے ہوئے دادی کی طرف دیکھ کر بولی اور دادی کا اس کی بات سن کر منہ کھلا رہ گیا-----------

ہائے اللہ کیسی فسادن لڑکی ہے میں نے کب ایسا بولا تو ہمیشہ ہی مجھے پھنساتی ہے شرم کر اتنا فساد پھیلائے گی تو کالی ہو جائے گی "اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولی:

"ارے دادی آپ تو آج تک کالی نہیں ہوئی میں کہاں سے کالی ہو گی "جبکہ اس کی بات سن کر دادی کا ایک بار پھر میٹر گھوما۔۔۔۔۔۔

"یہاں سے دفع ہو جائے گی جلدی سے بتا کے کیا بات ہے ایسی کون سی بات ہے جس نے تجھے دادی تک لانے کے لیے مجبور کر دیا ورنہ تو اور دادی کے پاس آجائے ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا"

دادی میں نے بات کرنی تھی بہت ضروری آپ ہی ہے جو غلط باتیں سوچتی رہتی ہیں بے شک میں آپ کے پاس بات کرنے کے لیے ہی آتی ہوں لیکن آپ یہ بھی تو دیکھیں کہ وہ باتیں بہت ضروری ہوتی ہیں جو صرف میں آپ سے ہی کر سکتی ہیں آپ پریشان ہیں کہ میں نے سوچا کہ میں آپ کی پریشانی کو کم کر دوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی انکھوں کو ٹمٹماتے ہوئے انتہائی معصومیت سے بولی:

"بہت پریشان تو نہیں لیکن اب اس میں کیا مدد کر سکتی ہیں یہ بتاؤ ذرا "

"میں ہی تو آپ کو بتاؤں گی کہ کس کا رشتہ کس سے کرنا ہے کون کس کو پسند کرتا ہے اور کس سے محبت کرتا ہے جس کی عاشقی کی داستان چل رہی ہے "انتہائی تجسس پھیلا کر بولی:

جب کہ اس کی بات سن کر دادی جھٹکے سے اٹھیں۔۔

"ارے کیا بکواس کر رہی ہے کس کی عشق داستان اللہ کا واسطہ ہے تجھے کس غریب کا تیرے ہاتھ کو بیڑا غرق ہونے لگا ہے تو نہ کر میں نہیں چاہتی کہ تو کسی کا بیڑا غرق کریں دادی ہاتھ جوڑ کر بولی:

جب کہ ان کے ہاتھ دیکھ کر مسکان نے تڑپ کر دادی کے ہاتھ پکڑے اور بولی:

" دادی جاتجھے معاف کیا جی اپنی زندگی" دادی جو اس کی طرف سے احساس اور محبت بھرے جملے سے لے کر اس کے بات سن کر اپنی سوچ پر لعنت بھیج کر رہ گئی جس میں اس کے بارے میں اچھا سوچا"

"چل پھوٹ بھی دے کے کون سے راز ہے" لیکن کیا چاہیے یہ بتا ایسے تو نہیں آئی ہوگی تم"

ارے کچھ نہیں چاہیے میں آپ کو آج راز بتانے آئی ہوں"

"اتنی اچھی تم کب سے ہو گئی کہ تم مجھے اپنے راز بتانے لگی "

ارے دادی بتاناتو نہیں چاہتی تھی لیکن کچھ لوگوں نے مجھے بہت ستارکھا ہے ان کے عشق داستان سن کر میری آنکھوں سے آنسو نکل آئےتو میں نے سوچا ان کا بھلا کر دو"

تم اور کسی کا بھلا سوچ لے بیڑا غرق تو کر سکتی ہے بھلا نہیں شرافت سے بتا دے کس کا بیڑا غرق کر رہی ہے"

اور کس کا کرنا ہے آپ کی پوتیوں اور نواسوں کااور کس کا"

"شرم کر لے میرے پوتے اور نواسے ہی ملے بیڑا غرق کرنے کے لیے خبردار جب تک ان کی نانی اور دادی زندہ ہے تو کبھی ان کا بیڑا غرق نہیں کر سکتی"

"ارے دادی ان کا بیڑا غرق نہیں کر رہی ان کا بیڑا پار لگا رہی ہے اپ کو کیا پتا"

"بہن بتا دو جو مجھے نہیں پتہ اس طرح سے مت بتاؤ"

"ارے دادی بتا رہی ہوں آپ تو مجھ سے بھی زیادہ جلدی میں ہیں"

"ہاں تو تو جلدی سے بتا دیں تا کہ میری بھی پریشانی دور ہو میں بھی تو دیکھوں تو کون سا میرے پوتوں اور نواسوں کے لیے بھلا کام کرنا چاہتی ہے دادی بھی اس کی طرف تنزیہ نظروں سے دیکھ کر بولی:

جبکہ ان کی اس طرح نظریں دیکھ کر باتیں مسکان کھکھلا کر ہنس دی

"اتنے پیار سے نہ دیکھیں آپ کو مجھ سے پیار ہو جائے گا اور آپ تو جانتی ہیں نا اگر آپ کو مجھ سے پیار ہو گیا تو پھر میرا بندہ کیا کرے گا بیچارہ "اس کی بات سن کر دادی نے کھینچ کر تھپڑ اس کی کمر پہ مارا۔۔۔

"شرم تو نہیں آتی دادی کے ساتھ ایسی باتیں کرتے ہوئے مجھ کو باتیں سنا کر بہلا رہی ہے سب جانتی ہوں میں تجھے چل جلدی سے بات بتا"

"آپ کو پتہ ہے آپ کے نواسے شاہ زیب سے اور علی رضا صاحب کسی کو پسند کرتے ہیں" دادی بھی فورا سے آگے ہو کر جلدی سے اس کی طرف دیکھ کر بولا:

جبکہ ان کا انداز دیکھ کر مسکان نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔

"ارے آپ کو نہیں پتہ اس گھر میں اور بھی تو لڑکیاں ہیں زرا سوچیں کیا انہیں اس سے محبت نہیں ہوئی ہوگی اور کیا پتہ لڑکیاں بھی کرتی ہو جیسے سہیل کو مجھ سے ہو گیا سوچیں" خود آہستہ سے اٹھ کر کہتی کی کھڑکی طرف چہرہ کر کے کھڑی ہو گئ جبکے دادی گہری سوچ میں چلی گئ۔۔۔۔۔

"تو بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں میں نے یہ بات کیوں نہیں سوچی اب تو کچھ کرنا ہی پڑے گا اب بتاؤ میں کیا کروں "دادی نے مسکان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا ---

"ارے دادی وہی جو ہر دادی اور ہر مرتا ہوا انسان کرتا ہے" دادی نے کھینچ کر چوتا اس کی کمر میں مارا۔۔۔

"کیا بکواس کر رہی ہے چل دفع ہو جائے"

"میرا مطلب تھا کہ موویز میں ایسا ہوتا ہے آپ تو خود کو ہی لے لیا کریں اللہ آپ کو زندگی صحت دے آپ ایسا کیوں سوچتی ہیں"۔۔۔

"ٹھیک ہے ہاں اب بتا کیا کہہ رہی تھی"

"اب نہیں میں بتا رہی میں آپ کو تو ہر وقت میں ہی دیکھتی ہوں جوتے مارنے کے لیے"

"ارے جیسی تیری حرکتیں ہیں نا مجھے تو لگتا ہے تیری ساس بھی تجھے جوتے ہی مارے گی" جبکہ اسکی بات سن کر مسکان کھکھلا کر ہنسی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کو دو تین دن گزر گئے تھے دادی نے ابھی تک کوئی بات نہیں کی تھی جب کہ اس کا کو اپنے پلان کی بہت زیادہ فکر دیا اسی لیے اپنے کمرے میں بیٹھی دادی کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ انمول اور انم اس کی کمرے میں داخل ہوئی:

" ارے بھائی مصروف سے لوگ ہیں ہم سے کہاں ملتے ہیں "تنزیاں نظروں سے اسے دیکھ کر بولی:

"ہاں جیسے لوگ تو بہت فری ہیں جو بار بار پاس آکر بیٹھتے ہیں "مسکان اسی کے انداز میں بولی:

"کیسی ہو تم دونوں"

"میں بالکل ٹھیک ٹھاک"

"آپ سنائیں کیسی ہیں"

"ارے میں بھی بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں"

" بڑے دنوں بعد تم نے چکر لگایا میں اتنے دنوں سے تمہارا انتظار کر رہی تھی"

" ہاں اسی لیے ہم خود آگئے ہم نے سوچا آپ انتظار کیوں کریں "

اس کے بات سن کر مسکان کی کھکھلائی۔۔

"ارے نہیں یار تم جانتی ہو مجھے کس نے لے کر آنا تھا اس لیے میں نہیں آئی لیکن میں جانتی تھی تم ضرور آجاؤ گی مجھ سے ملنا ہے "

"ہم آپ سے ملنے نہیں آئے نانو سے ملنے آئے ہے" انم جھٹ سے بولیں

"ہاں جی میں تو جانتی نہیں کہ م میری کزنز کا ہمارے بغیر کتنا دل لگتا ہے" مسکان ان کو چڑھا کر بولی:

"ہاں یہ تو ہے لیکن پھر بھی آپ بھی کبھی چکر لگا لیا کریں "

"لگاؤں گی ،ضرور لگاؤں گی کیوں نہیں نائشہ زائشہ اور میں پلان بنا لیں گے چلو میں تم لوگوں کے لیے کیک بیک کر کے لاتی ہوں اپنی نانو سے مل لو"

"جی ٹھیک ہے اور ساتھ میں چائے بھی لے آیئے گا"

"ہاں تم چلو تو سہی میں بنا لاتی ہوں "جلدی سے کچن کی طرف بڑھ گئی اور کیک کا سامان تیار کرنے لگی تا کہ جلدی سے کیک بیک کر سکیں جلدی سے کیک کا سامان تیار کر کے اون میں رکھ کر باہر نکل گئی کیونکہ ابھی 15 منٹ لگنے تھے تو وہ آخری پانچ منٹ میں چائے بنانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" السلام علیکم کیسی ہیں "انمول اور انم داخل ہوتی بولی

"ارے وعلیکم السلام میں بالکل ٹھیک آؤ آؤ "سلمہ خاتون نے جلدی سے ان دونوں کو اپنے اس پاس بٹھایا ان دونوں کے ماتھا کو چوما

" بس یہی فرق ہے پوتی اور نواسی میں آپ کو تو ہمیشہ ہی نواسیاں پیاری رہیں" مسکان سلمہ خاتون کو چڑھاتے ہوئے بولی:

جبکہ اس کی بات سن کر سلمہ کے چہرے کے تاثرات بگڑے

"بس تمہیں تو ایک میں ہی دکھتی ہوں تم نے تو مجھے اپنی سہیلی سمجھا ہوا ہے جس کے ساتھ جب دیکھو مذاق کرتی رہتی ہو"

"تو اور کس سے کروں اور کوئی ہے ہی نہیں جو مجھ سے لڑے اور آپ سے لڑے بغیر میرا گزارا نہیں "

انہیں کے انداز میں وہ بولی جب کہ اس کی بات سن کر انم اور انمول کھکھلا کر ہنس دی رنانو آپ اور آپی ہمیشہ اسی طرح سے کرتے ہیں آپی آپ تو کیک کا کہہ رہی تھی "

"ہاں اون میں رکھ کر آئی ہوں"

دیکھ لینا رکھ کر تو آگئی ہو اب جلا مت دینا ایک تو وہ پہلے ہی کھانے لائق نہیں ہوتا اوپر سے تمہاری نالائق حرکتیں ،ہمارے گلے سے مشکل سے اترے گا" دادی مسکان کو جلاتے ہوئے بولی:

"جیسے میں تو جانتی نہیں کہ وہ آپ چھوڑتی بھی نہیں ہے اور اپنی شوگر کی فکر بھی نہیں کرتی" کہ کر باہر کی طرف بڑھ گئی جبکہ اس کے بات پر انمول اور انم کا قہقہ گونجا جبکہ دادی کے تاثرات بگڑ گئے تھے۔-------------

----

ابھی وہ کیک لے کر باہر نکلنے ہی لگی تھی تو اسے سہیل نظر آیا جس کا منہ انتہائی خراب تھا

"کیا تم نے انمول اور انم کو دیکھا ہے" سیدھا اس کے پاس آکر بولا

"ایسا بھی کیا ہو گیا کہ تم اس طرح سے بات کر رہے ہزار بار دیکھا ہے میری کزنیں ہیں"

مسکان شرارت سے بولی جبکہ سہیل کے تاثرات سنجیدہ ہی تھے

"ہا ہا ہا ہنسنا تھا تھینکس بتانے کے لیے "ابھی وہ مڑ کر جانے ہی لگا تھا کہ مسکان جلدی سے اپنا ہاتھ اس کے آگے کیا

"مجھے تم سے کچھ کہنا ہے" اور گانا گنگنایا تو سہیل سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا بولا:

"کیا"جبکہ اس کو اس طرح ناراض دیکھ کر اس کا دل دکھا تھا۔۔۔۔۔۔

مسکان نے اس کی شہد آنکھوں میں دیکھا اور بولی:

"ہمیں تم سے ہوا ہے پیار

ہم کیا کریں آپ ہی بتائیں ہم کیا کریں"

جب کہ اس کے الفاظ سن کر سہیل جہاں کا تھا وہیں رہ گیا یقین ہی نہیں آیا کہ اس نے اس طرح کہا ہے جب کہ آج سے دو دن پہلے اس طرح سے دادی سے یہ بات کہہ رہی تھی اسے اس کے نواسے سے محبت نہیں کرتی۔ہوا کچھ یوں تھا کے۔۔۔۔۔۔۔

ماضی

مسکان جیسے ہی کھڑکی کی طرف بڑھیں تو اس سہیل آتا ہوا نظر ایا تو اس کی آنکھیں شرارت سے چمکی بدلا تو اس سے بھی نہیں لیا تھا اسی لیے فورا سے دادی کی طرف مڑی اور بولی :

"آپ کو نہیں لگتا کہ آپ کے نواسے آپ کی پوتیوں سے محبت کرتیں ہے اور آپ کی پوتیاں بھی آپ کے نواسوں سے محبت کرتی ہوں گی "جبکہ اس کی بات سن کر سلمہ حیران ہوئی اس کی طرف دیکھا

"کیا تم بھی میرے نواسے سے محبت کرتی ہو"

"ارے کہاں میں کوئی آپ کے نواسے سے محبت نہیں کرتی "مسکان نے کہتے ہوئے سہیل کی طرف چور نظروں سے دیکھا اس کی آنکھیں یہ بات سن کر بجھ گئی تھی اور وہ فورا سے باہر کی طرف نکل گیا اسے کھڑکی سے جاتا دیکھ کر اور جلدی سے دادی کی طرح مڑی جو گہری سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"دادی آپ کے تینوں نواسے محبت کرتے ہیں میں چاہتی ہوں آپ اپنے نواسوں کو اپنی پوتیوں کو سونپ دیں "مسکان کہتے ہی وہ جلدی سے باہر کی طرف ہو گئی جب کہ ابھی وہ ان کو سوچ ہی رہی تھی کہ پیچھے سے جوتا زور سے اس کی کمر میں لگا مسکان نے جھٹکے سے پیچھے کی طرف مڑ دادی کو دیکھا جبکہ دادی کو کھڑا دیکھ کر اس کے ہوش گم ہوئے کیا اس کی بات سن لی تھی یہ بات اسے شرمندہ کرنے کے لیے کافی تھی۔۔۔

"میں نے تجھے کیا کہا تھا کہ یہ بات کسی کو نہیں بتانی اور تو کس طرح سے بے شرموں کی طرح کہہ رہی ہے" دادی سچائی نہیں جانتی تھی لیکن جو ہوا تھا وہ بھی صحیح نہیں تھا جب کہ سہیل دادی کو دیکھ جلدی سے باہر کی طرف نکل گیا جبکہ مسکان کیک لے کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

دادی نے ایک نظر باہر جاتے ہیں اس اپنے نواسے پر ڈالیں اور ایک نظر پوتی پر ڈال کر افسوس سے سر ہلا گئی ان کی پوتی کبھی نہیں سدھر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

وقت تیزی سے گزر رہا تھا جبکہ نائشہ ،مسکان اور سہیل اپنی ایف ایس سی کمپلیٹ کر چکے تھے اب وہ آگے اپنی سٹڈیز کو لے کر یہ فیچر کا سوچ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

کافی دنوں بعد تمام بچہ پارٹی اکٹھے بیٹھے تھے کہ سہیل کا فون بلنک ہوا جیسے ہی اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو اس ساکت رہ گیا فورا سے کھڑا ہوا اور جلدی سے اچھلتے ہوئے بولا

"میں ایئر فورس کے لیے سلیکٹ ہو گیا ہوں میں سلیکٹ ہو گیا ہوں "کہ اس کی بات سن کر سب لڑکے اس کے ساتھ کھڑے ہوئے وہ سب جانتے تھے کہ یہ اس کا بہت

بڑا خواب ہے سو خوشی سے سب اس کی طرف بڑھے ،سب سے مبارکباد لینے کے بعد جلدی سے مسکان کی طرف بڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں کپٹن بننے جا رہا ہوں میں کیپٹن بننے جا رہا ہوں تمہاری خواہش پوری ہو جائے گی "وہ اپنی خوبصورت آنکھوں میں محبت کے رنگ بھرے اس کی طرف دیکھ کر بولا جبکہ مسکان نے اسے دیکھا اور پھر باقی سب کی طرف دیکھا۔۔۔

"میں نے کیا کہا تھا "اور اس کی طرف دیکھا

سب نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا وہ دو قدم آگے بڑھی اپنی آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی:

"میں نے کہا تھا کہ تم میرے کیپٹن بننا لیکن تم ہمیشہ کپٹن کا نام لیتے ہیں کیا تم میرے کیپٹن نہیں بننا چاہتے" اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی جب کہ اس کی آنکھوں میں یقین کو دیکھ کر سہیل جلدی سے بولا:

"نہیں میں نے یہ کب کہا میں تمہارا ہی کیپٹن بنوں گا"

"ہاں اب تم نے صحیح بولا میں تمہارا انتظار کروں گی "یہ کہ کر اندر کی طرف بڑھ گئی وہ جبکہ سہیل کی نظروں نے اس کا اندر جانے تک پیچھا کیا وہ جانتا تھا کہ وہ اداس ہے لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ آنے والا وقت بہت خوبصورت ہو گا یہ انتظار لا حاصل نہیں رہے گا جب کہ قسمت دور کھڑی انہیں دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے جانے کی خبر سب کو ہو چکی تھی اسی لیے سب سے بیسٹ وشز دینے اور ملنے آ رہے تھے جب کہ ان میں ایک انسان تھا جو بہت کچھ سوچ رہا تھا وہ آنے والے وقت میں بہت سے فیصلے والا تھا اسی لیے اپنی سوچوں میں گم وہ تمام بڑوں کو بلانے کا ارادہ رکھتا تھا آج سب بڑے اور بچے اکٹھے بیٹھے تھے جبکہ تمام بچے اپنی اپنی باتوں میں مگن تھے اور تمام بڑے اپنی باتوں میں مگن تھے کل ویک اینڈ تھا اس لیے سب آئے ہوئے تھے جیسے ہی رات ہوئی تو مسکان اپنے پلان کے مطابق جلدی سے دادی کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

"السلام علیکم دادی کیسی ہیں آپ"

"وعلیکم السلام تمہیں میرے کمرے کی یاد کیسے آگئی"

"ارے دادی میں تو آپ کو یاد کرتی رہتی ہوں"

"ہاں جیسے میں تو جانتی ہی نہیں کہ کام کے علاوہ تو تمہیں کبھی میری یاد ہی نہیں آئی"

"تو یہ بھی تو سوچے نا کہ میرا کام بہت ضروری ہوتا ہے آپ تو ہمیشہ ہی غلط سمجھتی ہیں آپ کو چاہیے کہ آپ میری بات کو سمجھیں میں آج آپ کو ایک بہت ضروری بات بتانے آئی ہوں جو مجھے ابھی ابھی پتہ چلی ہے"۔۔۔۔۔

"اچھا اور ایسی کون سی بات ہے جو تمہیں ابھی ابھی پتہ چلی ہے"

"ارے دادی اس کو سن کر آپ کے ہوش اڑ جائیں گے"

"وہ تو تم ویسے بھی میرے اڑاتی ہی رہتی ہو اور پھر بتا ہی دو ایسے ہوش اڑانے والی خبریں کہاں سے لاتی ہو "دادی تنزیاں نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"ارے دادی آپ کو پتہ ہے میں سب سے پہلے آپ سے ہی بات کرتی ہوں میں جانتی ہوں کہ سب لوگوں سے بات کریں بیکار ہے لیکن آپ ہی ہیں جو میری بات کو سمجھ سکتی ہیں "وہ جلدی سے ان کے قدموں میں بیٹھ کر بولی جب کہ دادی مسکان کو اپنے قدموں میں دیکھ کر حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"ایسی کون سی بات تھی جو اس کو ان کے قدموں میں بیٹھ کرنی تھی۔۔۔

انتہائی محبت سے ان کے ہاتھ تھام سے بولی:

"دادی "

بس بیٹا اس سے پہلے مجھے ہارٹ اٹیک آجائے جلدی سے اپنی بات بتا دو میرے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی ہے میں مرنے تو نہیں موالی جو تم اتنی محبت سمیت پیش آرہی ہو" دادی شرارت سے اس کی طرف دیکھ کر بولی جبکہ ان کی بات سن کر مسکان نے نم انکھوں سے دادی کی طرف دیکھا اور بولی

"دادی "دادی اس کی آنکھوں میں نمی کو دیکھ کر فورا سے اس کی انکھوں کو چوما-------

"ہاں بولو میرا بیٹا کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ کہ تمہاری آنکھیں نم ہیں کسی نے کچھ کہا ہے کیا" دادی فکر مندی سے ان کی طرف دیکھ کر بولی

"ارے نہیں دادی میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ میں پیرس جا رہی ہوں پڑھنے کے لیے میں نے اپنا پاسپورٹ بنوایا تھا پڑھائی کے لیے اپلائی کیا تھا مجھے یونیورسٹی میں سکالرشپ پہ بلا لیا ہے میری فلائٹ اس دن کی ہے جس دن سہیل کی ہے میں آپ کو یہ سب سے پہلے بتانا چاہتی تھی اسی لیے آئی ہوں " جب کہ اس کی بات سن کر دادی کے واقع ہی ہوش اڑ گئے اور آخر اسے دادی ہی کیوں ملتی تھی جھٹکے دینے کے لیے ، دادی اپنا سر تھام کر بیٹھ گئی---

"نہ تو مجھے یہ بتا کہ تجھے میں ہی ملتی ہوں جھٹکے دینے کے لیے کسی دن تیری انہیں خبروں کی وجہ سے تیری دادی مر گئی نا تو تجھے پتہ چل جائے گا "انتہائی غصے سے بولی:

"ارے دادی کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ نے ہی تو آگے سب کچھ سنبھالنا ہے آپ ابھی اس مرنے کی باتیں کرنے لگ گئی" مسکان پریشانی سے بولی جبکہ اس کی بات سن کر دادی جھٹکے سے سر اٹھایا اور کھینچ کر اس کی کمر میں تھپڑ مارا۔۔۔

"شرم تو نہیں آتی صرف اپنے کام کے لیے تجھے دادی یاد آتی ہے ایک میں ہوں جو تیری انکھوں میں نہیں دیکھ کر پریشان ہو جاتی ہیں ایک تو ہے وہ مجھے مار کر اپنی پریشانی حل کروانا چاہتی ہے"

"اللہ نہ کرے دادی کیسی باتیں کر رہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو بس آپ کو یہ بتانا چاہ رہی تھی کہ سوچیں آج تو آپ کے نواسا میرے لیے آگیا اور پھر اگر مجھے پیرس میں کوئی لڑکا پسند آگیااور میں نے اس سے شادی کرنے کے لیے ہاں بھر دی پھر ،آپ کو تو یہ بات سوچنی چاہیے اور ویسے ہی آپ تو ایسے ڈھیلی بیٹھی ہیں جیسے کوئی فکر

ہی نہ ہو آپ کو نہیں لگتا آپ کی نواسوں کو اگر کوئی اور لڑکیاں پسند آگئی تو آپ کی بیچاری پوتیوں کا کیا ہو گا جو ان سے محبت کے سپنے اور محل سے سجا بیٹھے ہیں" انتہائی دکھی انداز دادی اموشنل کرتے ہوئے بولی:

جب کہ اس کی بات سن کر دادی واقعی ہی سوچ میں پڑ گئی باقی باتیں تو صحیح تھی لیکن یہ لڑکے والی بات پر تپ گئی

"نہ بہن ہم تجھے بھیجیں گے ہی نہیں یہ تو لڑکے پھنسائے کوئی ضرورت نہیں ہے تجھے جانے کی"

"ارے دادی" مسکان کو اپنا پلان خراب ہوتے نظر آیا تو فورا سے دادی کے گھٹنوں کو پکڑ کے بولی:

"دادی یہ کیا کہہ رہی ہیں میں جانتی ہوں کہ آپ کا نواسا بہت اچھا ہے لیکن یہ بھی تو جانتی ہوں نا کہ میرا دل بھی تو کسی کو چاہا اور اس کا بھی تو چاہ سکتا ہے تو آپ کو فیصلہ لینا چاہیے اگر مجھے یہ نہیں کہ پسند آگیا پھر کیا کر لیں گے آپ"

"میں تمہارے جوتے لگاؤں گی اور کیا کروں گی تمہیں گھر لے کر اآں گی اور تمہارے ننھے سے دل کو جوتیوں سے بتاؤں گی کہ کس طرح سے کسی کو پسند کیا جاتا ہے "دادی غصے سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

ان کی بات سن کر مسکان کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔

"ارے دادی آپ سمجھ نہیں رہی میں کہنا کیا چاہ رہی ہوں"

"مجھے سب سمجھ آرہی ہے شرم تو نہیں آتی دادی سے اس طرح کی باتیں کرتے ہیں ایسی بھی کون سی آگ لگی ہے تمہیں کہ تمہاری شادی کر دی جائے "دادی نے غصے والی نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر بولی جب کہ اپنی بات سمجھ آجانے پر مسکان نے

ہوا میں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر کیا جبکہ اس کا یہ انداز دیکھ کر دادی یہ جوتے کو اس کی کمر پر مارا اور بولی:

" ہاں کر لے خدا کا شکر ہاں جی کر دیتی ہوں تیری شادی "

"ارے نہیں دادی میں یہ نہیں چاہتی میں چاہتی ہوں آپ کے نواسوں کا دل ٹوٹے اور ویسے بھی وہ کتنے ٹائم کے لیے جا رہا ہے اگر اسے وہاں پہ کوئی آرمی والی لڑکی پسند آگئی پھر اپ کی پوتی رل جائے گی آخر دل کی بات ان کو مسکان نے بول ہی دی جبکہ اس کی بات سن کر ہی وہ سوچ میں پڑ گئی یہ تو انہوں نے سوچا ہی نہیں تھا یہ رائتہ انہی ہی سمٹنا تھا جو ان سب بچوں نے پھیلایا تھا۔۔۔۔۔۔

مسکان انہیں سوچ میں یہ ڈال کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی تو شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ فون کو دیکھا اور فون اٹھا کر کسی کو کال ملائی:

"پلان سکسیس فل رہا اب آگے بتاؤ کیا کرنا ہے میں نے اپنا کام بہت اچھی طریقے سے کیا ہے مجھے یقین ہے ان کو بالکل بھی شک نہیں ہوگا اور ہمارا بھنڈا ابھی نہیں کھلے گا اسے کہتے ہیں سانپ بھی نہیں مرا اور لاٹھی بھی ٹوٹ گئی"

"ارے ایسے نہیں بولتے اصل کہاوت یہ ہے سانپ پہ مر گیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے"

"ہاں ہاں وہی تم ہر بات پہ میری غلطیاں ہی نکالتے رہا کرو" مسکان اسے ڈپٹ کر بولی:

"اچھا بھائی میں تمہاری غلطیاں نہیں نکالتا چلو میں سونے لگا ہوں گڈ نائٹ"

"اوکے گڈ نائٹ" وہ بیڈ پر گری ہے اور اپنی سوچوں میں گم ہو گئی یہ وقت نہیں بتانا تھا کہ کون تھا جس نے یہ سازش چلی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خوب سوچ بچار کے بعد آج بھی بی جان سب کو اکٹھا کر لیا تمام بڑے کمرے میں تھے جبکہ تمام چھوٹے باہر بیٹھے تھے کمرے کی خاموشی کو دیکھتے ہوئے بی جان نے گلا صاف کر کے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

"میں یہ چاہتی ہوں کہ آج میں ایک فیصلہ لوں میں جانتی ہوں یہ تم لوگوں کا فیصلہ ہے اور تم لوگ ہی لینا چاہو گے لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ تم لوگ میرے فیصلے کا احترام کرو میں جانتی ہوں تم ان کے ماں باپ کو لیکن میں یہ بھی جانتی ہوں کہ تم لوگ مجھے انکار نہیں کرو گے اسی لیے میں نے کچھ فیصلے لیے ہیں اور اپنے فیصلوں سے تم لوگوں کو آگاہ کرنا چاہتی ہوں اگر تمہارا دل مانے تو تم ان فیصلوں پر ہاں کر دینا اور اگر نہیں تو پھر انکار کر دینا یہ فیصلہ تم لوگوں کا ہے "بی جان سب کی طرف دیکھ کر بولی:

جب کہ انہیں اس طرح سے بات کرتے دیکھ سب نے حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر شہرین بی جان سے بولی:

"ارے امی یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ ہماری بڑی ہیں آپ کا حق بنتا ہے کہ آپ ہمارے بچوں کے لیے فیصلہ لے آپ ہمارے بچوں کو بہتر ہی سوچیں گے یقینا آپ وہ دیکھ رہی ہیں جو ہم نہیں دیکھ رہے آپ نے کچھ سوچ کر یہ فیصلہ دیا ہو گا "شہری بہت محبت سے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے بولی

"جی جی بالکل بی جان آپ ہمارے بچوں کا بہت بہتر فیصلہ کریں گی آپ نے یہ سوچ بھی کیسے لیا ہم آپ کے فیصلے کا احترام نہیں کریں گے "زین فورا سے ان کا ہاتھ تھام کر بولے:

"میں جانتی ہوں شہرین اور زین کہ تم دونوں میاں بیوی ہمیشہ میرا احترام کرتے ہو لیکن میں یہاں سب سے مخاطب ہوں میں یہ چاہتی ہوں کہ تم لوگ کل کو بچوں کو یا

مجھے برا بھلا کہنے کی بجائے آج ہی صحیح فیصلہ لے لو پھر مجھے صحیح لگ رہا ہے کیا پتہ وہ تمہیں نہ لگے"

بی جان اطمینان سے بولی:

جبکہ ان کی بات سن کر سب نے بی جان کی طرف دیکھا اور بولے:

"بی جان آپ کا حکم سر آنکھوں پر ہم کیسے آپ کو انکار کی جرات کر سکتے ہیں آپ حکم کریں "امان صاحب انتہائی عاجزی سے بولے:

"ہاں تو میں چاہتی ہوں شہرین کے بیٹے سہیل رضا سے امان کی بیٹی مسکان کا نکاح کر دیا جائے"

ان کی بات سن کر سب نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر بی جان کو

"بی جان یہ آپ کیسی باتیں پہ رہی ہیں ابھی وہ بچے ہیں "شہرین اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے بولی:

"میں جانتی ہوں کہ وہ بچے ہیں لیکن وہ اتنے بچے نہیں ہیں کہ وہ اپنے جذبات اپنے خیالات سمجھ سکوں کل کو کچھ بھی برا یا اچھا ہونے سے ہم نہیں روک سکتے لیکن ہم احتیاط کر سکتے ہیں اور ویسے بھی تمہارا بیٹا پانچ سال کے لیے جا رہا ہے میرا نہیں خیال کہ اس عرصے میں اس کا دل کسی پر نہ آئے یہ کیسے ہو سکتا ہے بچے جوان ہو رہے ہیں اور جوانیوں میں بچے غلطیاں کرتے ہیں اس سے پہلے کہ بچے غلطیاں کریں ہم بڑوں کو صحیح فیصلے لے لینے چاہیے" بی جان مصلحت ہے انہیں سمجھاتی ہوئی بولی جبکہ ان کی بات سن کر سب نے اتفاق سے سر ہلایا

"بی جان صحیح کہہ رہی ہیں میرا بھی یہی خیال ہے اس سے پہلے کہ ہمارے بچے باہر کہیں دیکھیں ہمیں اپنے بچوں کو پہلے ہی صحیح راہ دکھا دینی چاہیے ہم ایک دوسرے کے بچوں کو جانتے ہیں ساری زندگی پہلے بڑے ہیں اکٹھے رہی ہیں ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں اور ویسے بھی کون جانتا ہے کہ آنے والا بچہ یا بچی کیسا ہو پتہ نہیں ہمارے گھر کو چھوڑ

کر رکھے یا نہیں تو اس سے اچھا ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اکٹھا رکھیں اپنی رشتوں میں دراڑیں نہ ڈالیں "زینب شہرین کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر سمجھاتے وہ بولی

"ہاں باجی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ ہمیں وقت کے ساتھ ساتھ فیصلے لے لینی چاہیے "میرب بیگم بی جان کی طرف دیکھ کر بولی:

"مجھے یقین ہے تمہیں میرا فیصلہ پسند آئے گا اور میں یہ چاہتی ہوں کہ یہاں صرف ایک فیصلہ نہ ہو میں اور بھی بہت اچھے فیصلے لینا چاہتی ہوں اسی لیے تم سب کو بلایا ہے ورنہ میں صرف شہرین اور نور سے دونوں سے بات کر سکتی تھی لیکن تم سب کو بلانے کا مقصد ہے کہ میں آج ایک سے کہیں زیادہ فیصلے لینا چاہتی ہوں اور اپنے فیصلوں سے آگاہ کرنا چاہتی ہوں"

"جی جی بولیے آپ ہچکچا کے رہی ہیں آپ حکم کریں "میرب بہت محبت ہاتھ تھام کر بولی:

"میں چاہتی ہوں کہ خنان کی دونوں بیٹیاں نائشہ اور زائشہ اپنے دونوں نواسوں کو دے دوں جو کہ بڑے ہیں" جبکہ ان کی بات سن کر سب کا حیرت کھڑے ہو گئے چلو ایک تو ٹھیک تھا اب تینوں کی ہی بات کر دی تھی اب وہ حیرت سےبی جان کی طرف دیکھ رہے تھے جبکہ بی جان انتہائی اطمینان اور سکون سے ان کا اطمینان اور سکون برباد کرتے ہوئے بولی:

"لیکن بی جان ایسا کیسے ہو سکتا ہے میرا بڑا بیٹا ہارون وہ بھی پڑا ہے میں چھوٹےبیٹے کی کیسی شادی کر دوں" زینب بی جان کی طرف دیکھتی ہوں بولی:

"تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو بیٹی لیکن میں یہ چاہتی ہوں کہ ایک رشتہ تم بچوں کا نانکے میں کرو اور ایک داد کے میں وہ اس لیے کیوں نہ کہ تمہارے جیٹھ اور ان کے بچے بڑے ہیں جبکہ شہرین کا شوہر زین سب سے بڑا ہے دو جو ان کے اس سے چھوٹے ہیں ان کے بچے چھوٹے ہیں میں یہ چاہتی ہوں کہ وقت پر فیصلے لے لیے جائیں اگر کوئی

شہرین کا دیور کے بچے بڑے ہوتے ہیں تو میں ضرور یہی رائے دیتی کہ ان کے بچوں کا رشتہ وہ ایک داد کے میں کریں مجھے میری پوتیاں اور نواسے دونوں ہی عزیز ہیں اور آنے والے وقت کے لیے میں پریشان ہوں میں جانتی ہوں تم لوگ میری بات سن کر حیران ہو لیکن میں یہ بھی جانتی ہوں کہ یہ فیصلہ ہمارے آنے والی نسلوں کے لیے بہت اچھا ثابت ہو گا ہمارے خاندان جڑے رہیں گے"

"یہ جی بی جان اپ ٹھیک کہہ رہی ہیں لیکن ابھی میں نے ہارون کی بات نہیں کی" زینب پھر سے فکر مندی سے بولی:

"بیٹا میں کوئی شادی یا رخصتی کی بات نہیں کر رہی میں تو صرف نکاح کی بات کر رہی ہوں بچے ابھی چھوٹے ہیں انہیں صرف صحیح راہ دکھانے کی ضرورت ہے بڑوں کا فرض ہے کہ انہیں راہ دکھائی جائے ہارون بے شک بڑا ہے لیکن میں تم لوگوں کو ایک ہفتہ دیتی ہوں ان تمام تیاریوں کو پورا کرو اور ان میں میں رہتی ہوں کہ بچوں کو ایک دوسرے سے الگ رکھا جائے" جبکہ ان کی بات سن کر تمام بڑوں نے سر ہلایا اور

آہستہ آہستہ باہر نکل گئے ہفتے میں بہت ہی تیاریاں کرنی تھی انہوں نے نور اور امان کو روک لیا۔۔۔

"نور اور امان شہری اور زین رک جائیں مجھے ان سے بات کرنی ہے"

"بی جان اب کیا بات ہے "زین بی جان کی بائیں طرف بیٹھ کر بولا

"میں تم دونوں کو ایک بات بتانا چاہتی ہوں جو کہ تم میں سے کسی کو نہیں پتہ میں یہ چاہتی ہوں کہ تم لوگ اس پہ ٹھنڈے دماغ سے سوچو "جبکہ ان کی اس طرح کی بات سن کر سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر پریشانی سے اب کون سا بم وہ ان کا پھوڑنے والی تھی پہلے ہی ایک جھٹکا دے دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب بیچاری بی جان بھی کیا کرتی ہے انہی کی اولاد میں جھٹکے پہ جھٹکا دیتی رہتی تھی انہوں نے بھی تو کسی کو جھٹکا دینا تھا تو پھر انہیں اپنی اولاد بھی نظر آتی تھی ۔۔۔

"بات یہ ہے کہ مسکان بیٹی پیرس جانا چاہتی ہے پڑھائی کے لیے" انہوں نے جلدی سے اپنی بات کو آخر کار مکمل کر دیا جبکہ ان کی بات سن کر سب جھٹکے سے کھڑے ہوئے

"کیا"

"بیٹھ جاؤ میں نے کہا تھا نا آرام سے سننا" بی جان اپنی ہنسی کو مشکل ضبط کرتے ہوئے ان کو جھٹکے پہ جھٹکا دیتے ہوئے بولی:

"ہاں یہی وہ بات ہے جو میں تم سے کرنا چاہتی تھی میں جانتی ہوں یہ بات مجھے صرف امان اور نور سے کرنی چاہیے لیکن اب وہ تمہارے ہونے والی بہو ہے تو میں نے سوچا تمہیں پہلے ہی بتا دوں یہ بات کسی کو نہیں پتہ اور میں نہیں چاہتی کہ کسی کو بھی پتہ چلے تو اس لیے تم لوگ چپ رہو گے اور جس دن سہیل کی فلائٹ ہے اس کے ساتھ بھی فلائٹ ہے وہ دونوں ساتھ جائیں گے میں نے تم دونوں کو بتا دیا ہے جو کہ میرا کام تھا اب تم لوگ اپنے کام کا دھیان دو" بی جان انتہائی نرمی سے اپنا پہلو بچاتے ہوئے یہ دیکھ کر بولی:

جب کہ وہ وہ چاروں بی جان کو دیکھ کر رہ گئے کہ بی جان انہیں جھٹکا دینے کے بعد کس قدر پرسکون انداز میں بیٹھی تھی

"لیکن بی جان آپ نے اسے اجازت کیسے دے دی وہ بچی ہے اتنی دور کیسے رہے گی"

اب بی جان انہیں کیسے بتاتی تھی انہیں بھی ایسا ہی جھٹکا لگا تھا لیکن اب انہوں نے سارا الزام خود کے لے لیا تھا اور وہ کر بھی کیا سکتی تھی بچوں نے انہیں کسی قابل چھوڑا ہی نہ تھا۔۔۔۔۔

"دیکھیں بی جان آپ نے اس سے ایسی بات ہی کیوں کی "امان صاحب ابھی تک صدمے میں تھے۔۔۔

"کیا مطلب ہے میں چاہتی ہوں کہ ہمارے خاندان میں کوئی بچہ باہر پڑھنے جائے تو کیا یہ غلط ہے میں تم لوگوں کے بچوں کو اچھا سوچ رہی ہوں اور تم لوگ مجھے ہی غلط کہہ رہی ہوں " بی جان خفگی سے بولی:

جبکہ ان کی بات سن کر شہریوں نے فورا ان کا ہاتھ تھاما

"ارے نہیں بی جان ایسی بات نہیں ہے دراصل مسکان وہ شرارتی ہے اور آپ جانتی ہیں کیسے وہاں رہے گی"

یہ بات تو بی جان بھی جانتی تھی لیکن کسی طرح تو بات سنبھالنی تھی اسی لیے مصنوعی خفگی کا ناٹک کرتے ہوئے چہرہ موڑ کر بولی:

"وہ اس کا اور میرا مسئلہ ہے تم لوگوں کا نہیں تم لوگ اپنی تیاریاں شروع کرو "جبکہ سب ان کی پیٹھ دیکھ کر ایسے رہ گئے اب وہ انہیں کیسے بتاتے کہ وہ ان کے فیصلے سے بالکل بھی راضی نہیں ہوئے لیکن اب کیا ہو سکتا تھا جب چڑیاں چھپ گئی کھیت اسی کہاوت پر عمل کرتے ہوئے وہ تینوں وہ چاروں باہر نکل گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہفتہ کس طرح سے تیاریوں میں گزر گیا پتہ ہی نہیں چلا آج ان کا نکاح تھا ہر کوئی اپنی تیاریوں میں مگر نظر آرہا تھا لڑکی اور لڑکوں کا پورے ہفتے پہرہ رہا رہا تھا کوئی بھی کسی سے نہ مل سکا تھا لیکن دادی ان سب سے خوب واقف تھی جنہوں نے یہ ہفتہ بہت مشکلوں سے گزارا تھا آئے دن اپنے پوتے اور نواسوں کی خواہش سے وہ واقف تھی

اسی لیے اپنی اولاد کو نئے جھٹکے دینے کے لیے انہوں نے نکاح سے ایک رات پہلے سب کو اکٹھا کیا اور پھر اسی اطمینان سے بات شروع کی ہوا:

"آج پھر میں کچھ فیصلے لینا چاہتی ہوں میں یہ چاہتی ہوں کہ تم لوگ میری بات کا احترام کرو "ابھی بی جان یہ بول ہی رہی تھی کہ شہرین ہاتھ جوڑ کر بولی :

"اماں جو بھی بات ہے جو بھی جھٹکا صدمہ ہمیں دینا ہے ایک ساتھ ہی دے دیں پلیز اس طرح مت کیا کریں میرے دل کی دھڑکن دیکھیں کس قدر تیز ہے آپ جب بھی ہمیں ایسے بلاتی ہیں آپ کی جو فیصلے ہوتے ہیں وہ صرف ہمیں صدمے میں مبتلا کرتی

ہوں "وہ انتہائی عاجزی سے بولی جبکہ اس کی روحاشنی صورت دیکھ کر بھی جان کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب انہیں کیا بتاتی کہ ان سب کے اولادوں نے ان کی ناک میں کتنا دم کر رکھا تھا

"ٹھیک ہے میری جان تم آکر میرے پاس بیٹھو میں تمہیں اپنا فیصلہ سنا دیتی ہوں میں نہیں چاہتی مرنے سے پہلے میری کوئی خواہش ادھوری رہی" جبکہ ان کی بات سن کر سب نے تڑپ کر سلمہ خاتون کی طرف دیکھا:

"یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں "سب فورن سے اٹھ کر ان کے آس پاس بیٹھ گئے۔۔۔

"آپ جو بھی کریں حکم کریں" خلیل صاحب انتہائی محبت سے ان کا ہاتھ تھام کر بولے :

جبکہ بی جان نے اپنی اداکاری پر شاباش تھی دل میں خود کو بوبل پرائس سے نوازا ان کی اس قدر اچھی اداکاری پھر ان کی اولاد کی آنکھوں میں لوگوں نے آگئی تھی اور اب انہیں یہ پتا تھا کہ ان کی اولادوں کے بات ضرور مانیں گی وہ جو ہمشہ اپنی اولاد پر روب جمع کر رکھتی تھی آج اپنی اولاد کی اولاد کے آگے بے بس ہو جاتی تھی وہ بات ہی ایسے کرتے تھے وہ لوجک ہی ایسے پیش کرتے تھے کہ انہیں لگتا تھا کہ وہ غلط ہے جبکہ وہ بچے ٹھیک ہیں انہیں سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ ایسی باتیں لاتے کہاں سے ہیں ایسی سوچ اور ایسی مثالیں جسے سن کر وہ حق دق رہ جاتی تھی۔۔۔۔۔۔

"ہاں تو میں یہ چاہتی ہوں کہ بچوں کا نکاح فیصل مسجد میں ہو اور ان کے نکاح کو انتہائی خوبصورت طریقے سے منایا جائے" جبکہ ان کی بات سن کر سب جھٹکے سے کھڑے ہوئے اور بولے

"کیا بی جان ہم اتنی دور کیسے جائیں گے صبح نکاح ہے تمام مہمان آجائیں گے "امان صاحب انتہائی پریشانی سے بولے جبکہ ان کو پریشان دیکھ کر بی جان جو خود پریشان تھی

اب ان کی کیا بتاتی ہے کہ ان کی اولادوں نے تھوڑی دیر پہلے ہی انہیں اپنا فیصلہ سنایا ہے اور ایسے لوجک پیش کیے کہ وہ خود حق رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

" میں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں میں تمام مہمانوں کو کال کر بتا دیا ہے فیصل مسجد میں نکاح ہو گا "جبکہ ان کی بات سن کر سب بے بسی سے ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے یقینا آج کی رات سفر کرنا تھا اور کل یہ نکاح تھا کہ تمام سامان انہیں اپنے ساتھ لے کر جانا تھا ابھی تو انہیں وہاں پہ جا کر حالات کا جائزہ بھی لینا تھا جبکہ وہ تمام حالات سوچ کر انتہائی پریشان تھے جبکہ بی جان اپنی تمام پریشانیاں اپنی اولاد کو سونپ کر اور پرسکون ہو گی

"تم لوگ جا کر دیکھ رہے ہو تم لوگوں کو یہ کام کیسے کرنا ہے میں تھوڑی دیر ارام کرنا چاہتی ہوں" انہیں اس طرح سے پرسکون دیکھ کر چاروں پیر پٹکتے ہوئے باہر نکل گئے آخر ان کے ہی حصے میں سارے جھٹکے کیوں لکھے تھے جبکہ بی جان انہیں غصہ ہوتے دیکھ اپنی سوچوں میں گم ہو گئی انہیں وہ وقت یاد آآ جب وہ بھی ان کی طرح جھٹکے کی ضد میں تھی۔۔۔۔۔۔

"السلام علیکم بی جان کیسی ہیں آپ "مسکان انتہائی اطمینان سے ان کی دائیں طرف آکر بولیں جب کہ اسے اس طرح محبت سے بات کرتے دیکھ بھی جان کی مائیں انکھ پھڑ کی وہ اپنی پوتیوں کے تمام انداز جانتی تھی اسی لیے انہیں اب یہ پریشانی کی تھی کہ یہ کون سا ان پر بم پھوڑے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

"وعلیکم السلام تم سب یہاں" بی جان حیرانی سے نائشہ زائشہ اور مسکان کو دیکھ کر بولی:

"ارے بی جان ہم نے تو آنا ہی تھا آپ تو جانتی ہیں ہمیں آپ سے کتنی محبت ہے" زائشہ اور نائشہ دونوں طرف سے آکر انتہائی محبت سے بی جان کے ساتھ بیٹھی جبکہ بی جا ن اپنی پوتیوں کے انداز سے دیکھ کر انتہائی پریشانی سے اپنی پو تیوں کی طرف دیکھاجو کام کے وقت ہی دادی یاد آتی تھی آج وہ خود پر کلمہ پڑھ چکی تھی یقینا آج ان کو ہارٹ اٹیک ضرور آجانا تھا اس لیے انہوں نے گہرا سانس لیا اور اپنی پوتیوں کی طرف دیکھ کر بولی:

"پھوٹو کیا پھوٹنا ہے میں پہلے ہی بتا رہی ہوں میں تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گی تم لوگ کبھی میری بات نہیں مانتی اور اپنی بات کے بار آجاتی ہو"

"ارے بھائی جان جب آپ کی بات صحیح ہو تو ہم ضرور آپ کی بات مانتے ہیں جب آپ صحیح لوجک دیتی ہیں مسکان انتہائی مٹھاس لیے بی جان کی طرف دیکھ کر بولی ی جب کہ اس کے لہجے کی مٹھاس دیکھ بی جان کا دل اور زور سے ڈھکنے لگا

"جی جان ہم آج آپ سے خواہش کرنے آئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ مرنے سے پہلے ہماری خواہش پوری کر دیں "مسکان انتہائی محبت بھرے لفظوں کا استعمال کرتی بولی :

جبکہ اس کے آخری بات سن کر بی جانے انتہائی غصے سے اس کی طرف دیکھا جب کہ نائشہ اور زائشہ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا

"یہ لڑکی کی کبھی نہیں سدھر سکتی یہ ہمارا کام بگاڑ دے گی "اسی لیے وہ دونوں فورا سے بی جان کی طرف دیکھ کر بولی:

بی جان مسکان کا مطلب یہ نہیں تھا اس کی کہنے کا مطلب تھا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہماری خواہش پوری کریں محبت کا اظہار اس طرح بھی کر سکتے ہیں ہم جانتے ہیں آپ کو آپ ہم سے بہت محبت کرتی ہے اور اپنے نواسوں سے بھی تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ اپنے نواسوں کو سرپرائز دیں اور اپنی پوتیوں کی خواہش کو پورا کریں" جبکہ بی جان نے حیرانی سے اپنی پوتیوں کو دیکھا۔۔۔

وہ نواسوں کا بھلا چاہ رہی تھی ویسے وہ بھلا کرتی تو نہ تھی بیڑا غرق ضرور کرتی تھی لیکن اب وہ بے بسی سے ان تینوں کو دیکھ رہی تھی جو اسے ایک سے بڑھ کر ایک لوجک پیش کر رہی تھی۔۔۔۔

"سیدھی بات کی طرف آؤ مجھے ہارٹ اٹیک مت دو ،صاف سیدھی سی بات ہے"

بی جان جھنجھلا کر بولی ان کے لوجک سن کر ان کے کان پک چکے تھے۔۔۔۔۔

" اب سیدھی بات یہ ہے بی جان کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا نکاح فیصل مسجد میں ہوانتہائی خوبصورت سفید روش ہو جس میں لائٹنگ اور خوبصورت منظر ہے اور جس میں ہم تینوں شہزادی شہزادیوں کی طرح چلتے ہوئے آئی اور اپنے شہزادوں کے ہاتھ تھام لیں" مسکان انتہائی میریٹنیشن میں جاتے ہوئے بولی جبکہ ان کی بات سن کر کو ہارٹ اٹیک آتے آتے بچا اورپھر کل نکاح تھا اور آج کا ہی دن بچا تھا اب انہیں کیا بتاتی یہ کتنا دور ہے اب وہ حیرانی پریشان یہ سوچ رہی تھی کہ کس طرح سے اپنی اولاد سے بات کرے گی آخر انہوں نے محبت کی بات کی تھی اب وہ کیا کرتی۔۔۔۔۔۔

"دیکھو میں تم لوگوں کی کوئی بات نہیں مان رہی تم لوگ انتہائی بدتمیز ہو کل نکاح ہے اور تم لوگوں کو فیصل مسجد میں نکاح کا سوج رہا ہے نکاح انتہائی سادگی سے کرنا چاہیے تم لوگوں کو نہیں پتا"

"ارے بھی جان آپ نہیں جانتی کہ نکاح مسجد میں کرنا چاہیے دیکھیں کتنا ثواب ملے گا آپ کو آپ کیا کر لیں گے یہاں ان کو وہ کھانا کھلائیں گی جو پہلے سے ہی امیر ہیں مسجد میں آپ غریب بچوں کو بلائیں اور ہمارا نکاح کرا کر ان غریبوں کو کھانا کھلائیں تا کہ آپ کو ثواب ملے اور قبر میں جا کر آپ کی روح خود سکون ہو" جبکہ اس کی بات سن کر بی جان نے زور سے جوتا اس کی کمر میں مارا وہ ہمیشہ کی طرح انہیں قبر تک پہنچانا چاہتی تھی پھر اس کی بات سن کر نائشہ اور زائشہ نے گھور کر اسے دیکھا جو اپنی اداکاری میں زیادہ ہی بڑھ رہی تھی نائشہ نے اسے کہنی ماری۔۔۔۔۔۔

"چپ کر جا مسکان ایسا نہ ہو کہ بی جان ہم تینوں کو اٹھاکر باہر مار دے" جب کہ جی جان بھی بچاری سوچ میں پڑ گئی تھی کہ آخر کس کی بات مانے:

"دفع ہو جاؤ تم تینوں کی تینوں میں ابھی سوچ کر بتاتی ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے" ان تینوں کو باہر نکال کر دی جان اپنی سوچوں میں گم ہو گئی کہ آخر کون سے گناہ کی سزا تھی جو انہیں ان کی اولاد سے ایسی اولاد ملی یقینا کوئی بہت بڑا گناہ تھا ویسے بھی انہیں اپنی پوتیوں اور نواسوں سے بہت محبت تھی وہ ان کی کوئی خواہش ٹال نہیں سکتی تھی

لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اس سے تھوڑی دیر پہلے ہی ان کے نواسے ہو کر گئے تھے انہوں نے بھی اپنی خواہشات کا اظہار کیا تھا اور وہ یہ سوچ رہی تھی کہ نواسوں کی مانے یا پوتیوں کی پریشانی میں اس مسئلے کا حل سوچ رہی ہوں اس لیے انہوں نے اپنی دوست رقیہ بیگم جو کہ شہرین کے ساس تھی انہیں کال ملائی جب بھی کوئی پریشانی یا کوئی حل انہیں نہیں ملتا تھا وہ اپنے دوست کو کال کر لیا کرتی تھی تاکہ وہ اس سے بہتر حل دے سکے کر کے انہیں تھوڑا اطمینان ہوا اب وہ سکون سے اپنی اولاد کا سکون برباد کرنے کے لیے دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔-----------------

----

اب ہوا کچھ یوں تھا کہ ان کے تینوں نواسوں نے کال کی

"السلام علیکم " جیسے ہی بی جان نے کال اٹھائی تینوں کی ایک ساتھ اواز سپیکر سے آئی

"وعلیکم السلام کیسے یاد کر لیا آج اپنی جان کو "

"بس بی جان ہم نے سوچا کہ آپ ہم سے اتنی محبت کرتی ہیں ہمیں بھی اپ کو یاد رکھنا چاہیے "یہ انتہائی محبت سے بھی جان کر دیکھ کر بولا جبکہ ان کو محبت بڑا انداز دیکھ کر یہ بی جان کو گڑبڑ کا احساس ہوا یہ تینوں اکٹھے اور اتنی محبت یقینا کوئی گڑبڑ تھی وہ اپنی نواسوں کے انداز بھی جانتی تھی ایسا نہیں تھا کہ ان کے نوازوں کو ان سے محبت نہ تھی لیکن پھر بھی جب بھی وہ ایسی مٹھاس بھرے بعد استعمال کرتے تھے انہیں پتہ چل جاتا تھا کہ یقینا انہیں کچھ چاہیے مٹھا س کو اگنور کیے بی جان محبت سے بولی:

"اچھی بات ہے بیٹا یاد کرتے رہنا چاہیے اور سناؤ تم لوگ کیسے ہو"

"الحمدللہ بی جان ہم بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں آپ سنائیں" علی رضا بی جان کی طرف دیکھ کر بولا:

"بالکل ٹھیک ٹھاک بچوں باقی بڑھی ہو رہی ہوں بیماریاں تو وقت کے ساتھ ساتھ ہیں" بی جان بھی اموشنل ہوتے بولی:

جب کہ انہیں اموشنل ہوتے دیکھ ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور جلدی سے اپنی بات کہی:

"جی جان آپ ہم سے بہت محبت کرتی ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری خواہش پوری کریں "شاہ زیب انتہائی محبت سے ان کی طرف دیکھ کر بولا:

"کیسی خواہش بیٹا کیا چاہتے ہو مجھے بتاؤ ایسی کون سی خواہش ہے جو مجھ سے تم لوگ پوری کروانا چاہتے ہو" بی جان چہرے پر سنجیدہ تاثرات سجائے اور اپنے زور سے دھڑ کتنے دل پر ہاتھ رکھ کر بولی جبکہ ان کی گڑبڑ کا احساس تو پہلے ہی تھا ان کی چھٹی ہی انہیں بتا رہی تھی کہ یہ اولاد نے صرف انہیں پریشانی ہی دے سکتی ہے خوشی کی بات نہیں ہے اس لیے وہ بھی انہی کی طرح اطمینان سے بولی تا کہ ان کے نواسے کو یہ نہ لگے ان کی بات سن کر بی جان کو گڑبڑ کا ااحساس ہو چکا ہے:

"جی جان ہماری خواہش ہے کہ ہمارا نکاح بادشاہی مسجد میں ہوں اور انتہائی خوبصورت انداز میں ہم شہزادوں میں ان کے شہزادیاں مل جائیں" اور پھر کہا سہیل نے اپنی جلدی سے بات کہ دی جبکہ ان کی بات سن کر بی جان ہکی بکی رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے تھے کل نکاح ہے اور تمہیں یہ سب سوج رہا ہے "بی جان تو انتہائی تپ چڑھی اور آخر انہوں نے بی جان کو علادین کا چراغ سمجھ رکھا تھا جسے جن نکالا اور معاملات صحیح کر دیتی۔۔۔۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم لوگ ان لوگوں نے مجھے جن سمجھاہوا ہے جو میں تم لوگوں کے معاملات حل کر دوں گی خواہشات کو تو ایسے اظہار کرتے ہوئے جیسے میں علادین کا چراغ میں جن ہوں کل نکاح ہے شرافت سے اپنے نکاح کی تیاریاں کرو اگر چاہتے ہو تو ورنہ اس نکاح کو رکوانے کے لیے مجھے زیادہ ٹائم نہیں لگے گا "بی جان ان انتہائی غصے سے بولی:

"ارے بی جان غصہ نہ کریں آپ ہی تو ہیں جو ہماری خواہشات کو پورا کر سکتی ہیں آپ ہی ایسا نہیں کریں گی تو کون کرے گا "سہیل انتہائی چہرے پر دکھی انداز لیے بولا:

جبکہ اس کی اداکاری پر بی جان نے دل ہی دل میں اس کو نوبل پرائس دینے کا سوچا اور پھر تپ کر بولی:

"تمہاری خواہشات پورے کرنے کے چکر میں بتاؤں میں کیا کروں ابھی نہیں رخصتی تمہاری بادشاہی مسجد سے کر دو گی چلو جاؤ یہاں سے"

"ارےبی جان یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں رخصتی تو ہم تاج سے چاہتے ہیں "ابھی بی جان بول ہی رہی تھی کہ شاہ زیب کے منہ سے یہ نکل گیا۔۔۔۔۔

"تم سب دفع ہو جاؤ یہاں سے آئے بڑے عاشق کی اولاد ، نہ تاج محل تمہارا باپ تمہیں لے کر جائے گا آئے بڑے رخصتی والے نکاح بھی رکوا دوں گی تم لوگوں کا "یہ کہہ کر انہوں نے جھٹ سکون کٹ کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب وہ یہ سوچ رہی تھی کہ کس طرح ان کی خواہش کو پورا کریں تو انہوں نے رقیہ بیگم کو کال ملا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمام تیاریاں جلدی ہی پوری کی گئی تھی نواسوں اور پوتیوں کو لے کر فیصل مسجد پہنچ چکی تھی تقریبا 10 سے 12 گاڑیاں ان کی گھر کی ہی تھی جس میں سامان اور سب آئے تھے خوبصورتی سے تینوں دلہنیں انہوں نے تیار فیصل مسجد کی کہ کمرے کی طرف بیٹھی تھی جبکہ دولہے اپنی تیاریاں کر کے فیصل مسجد میں گھوم رہے تھے۔۔۔

"بی جانے واقعی ہم اس کے لیے بہتر سوچا تھا" یہ وہ دل ہی دل میں سوچ رہے تھے جب کہ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ یہ پلان بی جان کا نہیں ان کی عظیم پوتیوں کا ہے خیر جو بھی تھا وہ بہت خوش تھے ان کا نکاح پہاڑوں میں خوبصورت جگہ پر ہو رہا تھا جیسے ہی نکاح کا وقت ہوا تمام لڑکوں میں اپنی اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئے اور قاضی صاحب اور ان کے والدین ان کی طرف بڑے

"سہیل ولد زین رضا آپ کا نکاح مسکان ولد امان سے 10 لاکھ شکای راج الوقت دیا جاتا ہے آپ کو نکاح قبول ہے "

"جی قبول ہے" تینوں بار قبول ہے بولنے کے بعد اس نے سائن کر دیے جبکہ ہر قبول ہے آپ کے ساتھ ایک عہد کیا تھا اس کے خوابوں کو پورا کرنے کا اور ہر وہ لمحہ سے یادآرہا تھا جب جب اس کے ساتھ مسکرایا تھا اس سے وعدے کیے تھے مسکان سے عہد کچھ بھی نہ کیا بلکہ اس نے خود سے وعدہ کیا تھا۔۔۔۔

قاضی صاحب عورتوں کی طرف بڑھ گئے جہاں مسکان سفید پاؤں کو چھوتی فراق ہاتھوں میں گجرے پہنے انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی تمام لڑکیاں ہلکے رنگوں کی صورت میں بھی نائشہ اور زائشہ بےبی پنک کلر اور پستہ کلر کی فراک میں تھی دلہن سے قبول ہے

کروانے کے بعد قاضی صاحب دوسرے لڑکوں کی طرف بڑھ گئے تینوں کا نکاح ہونے کے بعد دلہن کو ساتھ بٹھا کہا گیا۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی نائشہ اس کے ساتھ بیٹھنے کے لیے اور حنان صاحب لے کر آئے اسے دیکھتے ہی علی رضا کھڑا ہو گیا ساکت رہ گیا اس کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔۔۔۔

"کوئی اتنا خوبصورت کیسے لگ سکتا ہے جتنی وہ لگ رہی تھی" بی بی پنک کلر کی فراک پاؤنڈ کو چھوٹی گجرے پہنے وہ خود ایک گلاب لگ رہی تھی زور سے دھڑکا رہی تھی دل تو آج ہی رخصتی کے لیے مان گیا لیکن افسوس یہ خواب پورا نہیں ہوتا تھا وہ اآستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہیں اس کی طرف آرہی تھی۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا جیسے ہی نائشہ کی سیاہ آنکھوں سے جب سے آنکھیں ٹکرائی دونوں کے دل کی دھڑکنیں بڑھ گئی کس قدر خوبصورت لمحہ تھا اس لمحے کو دیکھتے ہیں میر نے جلدی سے ان کی تصویریں بنائی وہ ہر اس مومنٹ کی تصویر بنا رہا تھا جو یہاں گزرا تھا جبکہ ویڈیو میکر بھی ویڈیو بنا رہا تھا لیکن پھر بھی وہ اپنی تصویریں بنا کر مومنٹس بھی قید کرنا چاہتا تھا نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر اس کی بیٹھنے مدد کر کے اس کے ساتھ بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زائشہ پستہ کلر کی زینب اور خلیل صاحب کے ساتھ چلتی ہوئی شاہ زیب کی طرف آئی جبکہ اسے دیکھ کر شاہ زیب دنگ رہ گیا پستہ کلر کی خوبصورت پاؤں کو چھوتی فراق پہنے ہاتھوں میں گزرے اور آگے اس طرح ہی رنگ کا گوگھٹ کیے انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی اور اس کا دل دھڑکا رہی تھی دونوں ہاتھوں پر بھر بھر کے مہندی لگائے

"کوئی اتناخوبصورت کیسے لگ سکتا ہے"---

مسکان اپنی خوبصورت سفید رنگی فراق بھر بھر مہندی لگائے ہاتھوں میں گزرے پہ اور سفید رنگ کا گھونگٹ کی ہے چہرے پر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے نور بیگم اور امان کے ساتھ آرہی تھی اسے دیکھتے ہیں سہیل اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور اپنی خوبصورت شہد رنگ انکھوں میں محبت کے بھرے اسے چلتے چلتے اپنی طرف آتا دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے بڑتے قدم کے ساتھ اس کے ساتھ عہد کر رہا تھا انتہائی خوبصورت عہد کرتے اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور بہت نرمی سے مسکان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اس کی ایک ہاتھ سے اس کی فراق کو پکڑ کر اسے بیٹھتے ہوئے مدد دی اور ساتھ بیٹھ گیا جبکہ

ان تینوں کو دیکھ کر دادی نے اپنا ماتھے کا پسینہ صاف کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے خدا کا شکر ادا کیا چلو یہ بلائی تو ٹیلی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ابھی بلائی ٹیلی نہیں ابھی تو ان سب کو شروعات ہوئی ہیں ابھی تو انہیں بہت کچھ دیکھنا تھا وہ بہت سے جھٹکے برداشت کرنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی ہمیشہ نائشہ علی رضا کے ساتھ بیٹھی رضا نے نرمی عائشہ کو ہاتھ تھام لیا

"بہت خوبصورت لگ رہی ہوں" اور اس کے کان کی طرف جھکا کر بولا بلکہ اس کی بات سن کر نائشہ ہیں اپنا سر جھکا لیا پھر نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

زنک کلر کے سوٹ اور اس کے اوپر زنک ہی واسکوٹ پہنے جس کے اوپر انتہائی خوبصورت سے ایک چھوٹی سی چین اور اس کے اوپر تین خوبصورت ڈائمنڈ کی طرح چمکتے ہوئے نگ لگے ہوئے تھے جبکہ اس کی ویسٹ کوٹ سے جھانکتے ہیں اس کی شرٹ پر ایک تاج اور اس کے نیچے خوبصورتی سے "اے" لکھا ہوا تھا جو کے جو کہ شاید کنگ علی رضا کو واضح کر رہا تھا اور اس رنگ میں وہ اتنا خوبصورت لگ رہا تھا اور اس کی

آنکھیں جو سیاہ رنگ اور محبت سے بھری تھی اس میں اپنا عکس دیکھ کر نائشہ کا دن زور سے دھڑکا فورا سے نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زائشہ کو جیسے ہی شاہزیب کے ساتھ بٹھایا گیا شاہزیب اسے ہی دیکھ رہا تھا جبکہ اس کی نظر محسوس کر کر زائشہ نے اسے سامنے دیکھنے کو کہا اور ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا گئی۔۔۔

سفید شلوار قمیض پر گرے کلر کی اوسکوٹ پہنےاور خوبصورت پرفیوم جس کی خوشبو اس کے حواسوں پر چھا رہی تھی انتہائی ہینڈسم لگ رہا تھا جب کہ اس کی خوشبو محسوس کر کے اس کا دل یہ دھڑکن تیز ہو رہی تھی اس نے نظر اٹھا کر اپنی آنکھوں ہیزل براؤن سے اسے اس کی طرف دیکھا جیسے ہی اس نے دیکھا اسی وقت شاہ زیب نے اپنی سیاہ آنکھوں سے اس کی ہیزل براون آنکھوں میں دیکھا دونوں کا زور سے پل بھر میں دھڑکا تھا اپنے دل کی دھڑکنوں سے پریشان ہو کر دونوں نے جلدی سے چہرے سامنے کے۔۔۔۔۔

جیسے ہی مسکان کو سہیل کے ساتھ بٹھایا سہیل پہلے ہی سے اس کا ہاتھ تھاماہوا تھا اس کے ہاتھ کی اوپر والی سائیڈ پر اپنا انگوٹھا پھیرتے ہوئے اسے پر سکون رہنے کا کرنے کا نامعلوم سی کوشش کر رہا تھا وہ جانتا تھا وہ نروس ہو گی جبکہ اس کی یہ حرکت زور سے دیکھ مسکان کا دل سے دھڑکا اس نے فورا سے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔

اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھ کر چہرے پر گہری مسکراہٹ سجائے بولا:

"بہت پیاری لگ رہی ہو" اس کی بات سن کر اس نے جھٹ سے چہرہ جھکا دیا جبکہ اس کا چہرہ سرخ ہوئے دیکھ سہیل نے چہرہ جھکا کر اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد تینوں جوڑیاں نے ایک دوسرے کی شرارت سے دیکھا اور ایک دوسرے کو اشارہ دیا اور پھر تینوں نے دادی کو دیکھا جو اطمینان سے کھانا کھا رہی تھی جیسے ہی انہوں نے دیکھا کہ ان کے نواسے اور پوتیاں انہیں دیکھ رہے ہیں ان کے گلے میں نوالا پھنستے پھنستے بچا اور فورا سے ان کی طرف دیکھا جو انہیں آنکھ مار کر شرارت سے انگوٹھا دکھا رہے تھے جس کا مطلب تھا دادی ایک بار پھر بیوقوف ہو چکی ہیں یہ

سب ان کا پلان تھا ان کو اس طرح سے دیکھ کر دادی نے اپنے چہرے کے تاثرات بھی بگاڑے اور اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر خود ہی خود کو کوسہ اور چہرے پر ہاتھ مار کر انگلی دکھا کر انہیں بولی:

" اگر جو آج کے بعد تم میں سے کسی کی بات مان لی تو میرا نام بھی سلمہ نہیں "جبکہ ان کا انداز دیکھ کر تینوں جوڑیوں کو قہقہ کر بلند ہوا جیسے ہی ان کا قہقہ بلند ہوا تو سب لوگوں نے نظریں اٹھا کر ان کی طرف دیکھا جو ہنستے ہوئے انتہائی پیارے لگ رہے تھے اور کچھ نکاح کی وجہ سے ان کے چہرے پر رونق اور چمک تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نظریں رشک اور حسد کی تھی اب یہ تو قسمت نے ہی بتا نا تھا کہ ان کی نصیب میں ان کے لیے جدائی لکھی تھی یہ ملن لیکن یہ تو طے تھا کہ انہیں نظر لگ چکی تھی۔۔۔

انہیں اس طرح دیکھ کر بی جان میں دل ہی دل میں ان کی نظر اتاری بے شک انہیں وہ ہر بات بتاتے تھے لیکن جو بھی تھا انہیں اپنے پوتے اور نواسے دونوں ہی بہت عزیز تھے وہ دونوں کو ہی خوش کر سکتی تھی بہت پہلے سے جانتی تھی کہ یہ سب ایک دوسرے کے لیے جذبات رکھتے ہیں ہاں وہ کوئی فیصلہ نہیں لینا چاہتی تھی لیکن اب ان

بچوں نے انہیں فیصلہ لینے کے لیے مجبور کر دیا تھا سر جھٹک کر اپنے کھانے میں مصروف ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ سب اسلام آبا د میں ہی تھے اور سب گھوم پھر رہے تھے سب کپل الگ الگ تھے اور اپنے اپنے خوبصورت لمحات گزار رہے تھے کہ اچانک سلمہ خاتون کا پیغام سب کو ملاوہ سب کو بلا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب کہ ان کا پیغام سن کر سب کے دل زور سے دھڑکے کیونکہ بی جان کا بلا نا ہمشہ ان کے لیے خطرے سے خالی نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسی لیے سب اپنے دھڑکتے دلوں کے بی جان کی طر ف بڑھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"زین صاحب آپ کو کیا لگتا ہے بی جان نے کیوں بلا یا ہے "شہرین تیز قدموں اور تیز دھڑکنوں کے ساتھ چلتے ہوئے زین سے بولی:

"بیگم میں غیب کا علم نہیں جانتا مجھے کیا پتا بی جان نے کیوں بلایا ہے" زین صاحب پر یشانی اور جھنجھلاتے ہوئے بولے:

غیب کا علم تو کوئی بھی نہیں جانتا جب دیکھوں غصہ کرتے رہتے ہیں اب بات مت کیجیے گا" شہرین بیگم ناراض ہوتی آگے کی بڑھ گئی جہاں خلیل، زینب ،امان اور نور آرہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

"اب تمہیں کیا ہو گیا" امان نے شہرین کا موڈ خراب دیکھ کر پوچھا:

"کچھ نہیں مجھے کیا ہونا ہے یہ اماں کی سمجھ نہیں آتی کیا چاہتی ہے جب بھی ایسے اکٹھا کرتی ہے ہمیشہ جھٹکے ہی دیتی ہے پتہ نہیں انہیں ایسے نئے نئے طریقے کون بتاتا ہے" شہرین پریشانی سے بولی:

"مجھے تو خود سمجھ نہیں آتی اماں کو اچانک کیا ہوتا ہے" امان صاحب فکر مندی سے بولے:

اسی طرح باتیں کرتے وہ سلمہ خاتون کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ سب بی جان کے پاس پہنچے تو وہاں پہلے سے ہی خنان اور میرب بیٹھے تھے تو سب نے آنکھوں ہی آنکھوں میں جمع ہونے کی وجہ جاننی چاہی تو سب نے ایک دوسرے کو دیکھ کر نفی میں سر ہلا یاجبکہ بی جان سب کے اشارے دیکھ رہی تھی لیکن وہ بھی مجبور تھی اب آپ سب تو جانتے ہی ہونگے کس کے آگے بی جان مجبور ہوتی ہے------

"میں جانتی ہوں تم لوگ پریشان ہو کیونکہ میں جب بھی تم سب کو بلاتی ہوں جھٹکے ہی دیتی ہوں لیکن اب تم لوگ پریشان نہ ہو"بی جان انتہائی اطمنان سے بولی جبکہ ان اطمنان دیکھ سب کو گڑبڑ کا احساس ہو چکا تھا----

"میں جانتی ہوں فیصلہ کا حق میرے پاس نہیں"------ابھی بی جان بولتی کہ زینب نے بیچ میں ہی ٹوک دیا---

"بی جان خدا کا واسطہ ہے یہ اموشنل اکٹنگ بعد میں کر لیجیے گا ہمیں وہ بات بتا دے جو اصل ہے" زینب انتہائی جھنجھلاتے ہوئے بولی:

"جی بی جان ہم پریشان ہے آب کو ہری ہری سو جھتی رہتی ہے" امان صاحب پر شانی سے بولے جبکہ ان کی بات سن بی جان نے مشکل سے ہنسی کنٹرول کی۔۔۔۔

"بی جان آپ یہ بتائے یہ اچانک آپ کو ہم پر بم پھوڑنے کا کون سا شوق چڑھا ہے"شہرین بی جان کی طرف دیکھ کر بولی:

"بی جان یہ سب چھوڑے یہ بتائیں یہ نت نئے طریقے آپ کے دماغ میں آتے کیسے ہے"خنان صاحب بھی بولے :

جبکہ بی جان نے سب کی جھنجھلاہٹ اور پریشانی کو دیکھتے ہوئے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی اب وہ انہیں کیسے بتاتی ان کی گندی اولاد نے انہیں کتنا تنگ کر رکھا تھا ہر بار وہ ان پر اپنا بم پھوڑتے تھے اور بی جان اپنی اولاد پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ آخر بی جان کا قہقہ بلند ہوا کیونکہ بچوں کی بات سن کر ان کی حالت بھی ان جیسی ہی تھی جبکہ انہیں اس طرح ہستے دیکھ سب نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر بی جان کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب کو اپنی طرف دیکھ پا کر بی جان نے ہنسی روک کر گلا صاف کیا اور بولی:

"بات یہ ہے کہ میں نے سب بچوں کو گھومنے کے لیے بھیج دیا ہے میں چاہتی ہوں جانے سے پہلے سب ایک دوسرے سے مل لیں بات کر لیں "بی جان بول کر روکی اور ایک محتاط نظر سب پر ڈالی وہ جانتی تھی جو بھی ہوں لیکن اس طرح سے بچوں کو بھیجنا انہیں پسند نہیں آئے گا۔۔۔۔۔۔

"بی جان یہ آپ کیا کہ رہی ہے لوگ کیا کہے گے ابھی صرف ان کا نکاح ہوا ہے" امان صاحب ضبط سے بولے جبکہ چہرے کی سرخی غصے کا پتہ دے ہی تھی۔۔۔

"لوگ کیا مطلب اب بچوں کا نکاح ہو گیا ہے وہ محرم ہے اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"بی جان اسے ٹھنڈا کرنے کے لیے بولی جبکہ وہ خود بھی جانتی تھی جو بھی ہو لیکن اس بات کو اچھا وہ بھی نہیں سمجھتے تھے اور وہ بھی نکاح کے فورا بعد لیکن مجبور تھی وہ بچوں کا اتنا اچھا وقت برباد نہیں کرنا چاہتی تھی اب کیسے بتاتی کہ ان سب کی اولاد نے انہیں کیسے مجبور کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہوا کچھ یوں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماضی:

دادی ابھی تیار ہو رہی تھی کہ اچانک ان کے تینوں شیطان پوتیاں اندر داخل ہوئیں جبکہ ان کو آتے دیکھ دادی کا دن زور سے دھڑکا تھا انہیں کسی گڑ بڑ کا احساس ہو چکا تھا لیکن اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کرتے ہوئے وہ اپنی پوتیوں کی طرف مڑی اور سوالیا نظر سے انہیں دیکھا۔۔۔

"تم سب یہاں کیا کر رہی ہو تمہیں نہیں پتا تھوڑی دیر میں ہمیں نکلنا ہے اسلام اباد کے لیے اور تم لوگوں کو ابھی تیار نہیں ہوئی" دادی کے بات سن کر ان تینوں نے ایک نظر دوسرے کو دیکھا اور پھر انتہائی معصومیت سے دادی کو دیکھ کے دادی کی طرف بڑی جبکہ ان کے انداز دیکھ اور دادی ٹکے ماتھے پر پسینا چمکا یقینا پھر کوئی جھٹکا دینے آئی تھی ایک تو وہ اپنے نواسوں اور پوتوں سے بڑی تنگ تھی۔۔

"دادی میری پیاری دادی" زائشہ انتہائی محبت دادی کے گلے میں بانہیں ڈال کر بولی:

"جی میری شیطان بچی جلدی سے بول دو کون سا جھٹکا ہے جو تم لوگوں نے مجھے دینا ہے" دادی اسی کے انداز میں پیار سے بولی:

جبکہ دادی کا اندازہے ان کے انہوں نے اپنی ہنسی چھپائی:

"اودا دی ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے آپ ہمارے لیے اتنا کچھ کرتی ہیں ہم آپ سے محبت کا اظہار بھی نہیں کر سکتے "نائشہ بھی انتہائی محبت سے دادی کا ہاتھ چوم کر بولی:

جب کہ اس کا انداز دادی کا دل اور زور سے دھڑکا۔۔

"جی جی میں جانتی ہوں میرے بچوں تم لوگ بہت ہی اچھے ہو مجھ سے بہت محبت کرتے ہو اب تیار ہو جاؤ"

"دادی ابھی تو کوئی بات ہی نہیں کی آپ پہلے ہی جانے کا کہہ رہی ہیں "مسکان انتہائی معصومیت ان کی طرح دیکھ کر بولی:

دادی نے فورا سے ماتھے پر سے پسینہ صاف کیا اور غور سے ان کو دیکھا

"ہاں بولو کیا بات کرنی ہے" دادی سنجیدگی سے بولی:

"وہ دادی اصل میں بات یہ ہے کہ"۔۔

"ہاں بولو ،بولو دادی حوصلہ دیتے ہوئے بولی:

"میں نہیں تم بولو "زائشہ نظروں ہی نظروں میں میں نائشہ اور مسکان کی طرف دیکھ کر بولی:

جب کہ دادی ان تینوں کے انداز دیکھ رہی تھی اب وہ انہیں تجسس ہوا یہ کون سا جھٹکا دینے والی تھی۔۔۔۔۔

"دادی دراصل بات یہ ہے کہ " نائشہ کو شرم آئی یہ بات کہتے ہوئے وہ رکی۔۔

"بول بھی چکو کہ کیا بات ہے اس طرح سے تجسس کیوں پھیلا رہی ہو" دادی جھنجلاتے ہوئے بولی: جبکہ دادی کے تاثرات مسکان نے ان دونوں کو کوہنی ماری۔۔

"دادی دراصل بات یہ ہے کہ ہم تینوں نے گھومنے کا پلین بنایا ہے اور ہم نے ٹکٹ بک کروا لی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے نواسوں کو سرپرائز دیں ہم آپ سے اجازت لینے آئے ہے" مسکرا کر اور آنکھیں بند کر کے جلدی سے بولی:

پہلے تو دادی کو ان کی بات سمجھ ہی نہیں آئی لیکن جب سمجھ آئی وادی کا ہاتھ دل پر گیا

"یہ کیا بکواس کر رہی تھی گھر والے کبھی اجازت نہیں دیتے اس بات کی" دادی حیران پریشاناپنی پوتیوں کو دیکھ رہی تھی جو ہمیشہ سے ایسا مسئلہ ان کے پاس لے کے آتی تھی جو صرف وہی حل کر سکتی تھی دادی نے گہری سانس لی اور پھر اپنی پوتیوں سے بولی :

"مجھ سے تم لوگ کیا چاہتے ہو میں تمہاری مدد ہرگز نہیں کروں گی میں بتا رہی ہوں تم جانتی ہو تمہارے باپ اور تمہارے ہونے والے شوہروں کے باپ بالکل نہیں مانیں گے میں پہلے ہی بتا رہی ہوں"

"دادی اگر یہ بات ہمیں نہ پتہ ہوتی تو ہم آپ کے پاس آتے ہیں ظاہری سی بات ہے ہمیں پتہ ہے تبھی تو ہم آپ کے پاس مسئلہ لے کر آئے ہیں "دادی کی بات سن کر زائشہ جھنجھلاتے ہوئے بولی :جب پھر زائشہ کا جواب سن کر دادی نے کھینچ کر تھپڑ اس کی کمر میں مارا۔۔

"شرم تو نہیں آتی میں تم لوگوں کو علادین کا چراغ دکھتی ہوں جب دیکھو اس پہ ہاتھ پھیر کر نکالتی رہتی ہو بس یہی کسر رہ گئی ہے تم لوگوں کی باتیں سننے کی میں پہلے ہی بتا رہی ہوں کوئی کہیں نہیں جائے گا سیدھا نکاح ہو گااور واپس آؤ گی"

"دادی ہم نے فیصلہ کر لیا ہے ہم انہیں سرپرائز دیں گے اور ویسے بھی پرسوں ہماری فلائٹ ہے آپ نہیں چاہتی ہم بہت اچھا وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزارے ہمارے پاس دن ہی کتنے رہ گئے ہیں "مسکان انتہائی معصومیت اور آنکھوں میں نمی لے

کر بولی جبکہ اس کی آنکھوں میں نمی آتی دیکھ دادی فوراً سے تڑپ کر اسے گلے لگا
یا۔۔۔

"نہ میری بچی لیکن تو جانتی ہے اصولوں کو پھر تم کیوں مجھے پھنساتی ہو "جب کہ اسے اس طرح سے ایکٹنگ کرتے تھے زائشہ اور عائشہ نے دل پر ہاتھ رکھا اور کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ توبہ کی جب کہ دادی بھی اس کی کرتوں جانتی تھی لیکن پھر بھی تھی تو دادی ہی جسے بہت محبت تھی وہ کہتے ہیں نا اپنی اولاد کی اولاد بہت پیاری ہوتی ہے یہی حال دادی کا تھا جنہوں نے کبھی اپنی اولاد کا کہانہ مانا تھا اپنی اولاد کی اولاد بے بس تھی
۔

"دادی یہ رسم و رواج یہ اصول ہم کب کہہ رہے ہیں کہ یہ نہیں ہیں لیکن ہم بھی تو چاہتے ہیں کہ ہمیں خوبصورت وقت گزارے"۔۔۔۔

"میں جانتی ہوں تم لوگ چاہتی ہو تم لوگ میرے نواسوں کو خوش کرو لیکن مجھے دنیا کو بھی تو دیکھنا ہے میں جانتی ہوں یہ تم لوگوں کے لیے بہت اچھا وقت ہے لیکن میں کیسے سمجھاؤں کون سی بات یہ جو خوفزدہ کر رہی ہیں، مجھے معاشرے کے لوگوں کو دیکھنا ہے" انہیں سمجھاتے ہوئے بولی:

"دادی ہم جانتے ہیں لیکن ہم وقت سے پہلے واپس آ جائیں گے آپ نے بس بابا لوگوں کو دیکھ لینا ہے آپ ہم پر یقین رکھیں ہم کوئی ایسا کام نہیں کریں گے جس سے آپ کو شرمندگی ہو جتنا آپ ہم سے پیار کرتی ہیں اتنا ہی ہم آپ سے کرتے ہیں "نائشہ انتہائی محبت سے دادی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی:

"ٹھیک ہے میں تمہارے بابا وغیرہ سے بات کر رہی ہوں گی مجھے تم پر پورا یقین ہے لیکن واپسی پر تم خود دیکھو گی میں بتا رہی ہوں "دادی نے انہیں وارن کرتے ہوئے بولی:

"ادھر آؤ میرے پاس "دادی نے تینوں کو میں نزدیک بلایا اور پھر باری باری تینوں کو ماتھے پر پیار کیا۔۔۔

"اللہ تمہارے نصیب بہت اچھا کرے نہ جانے میں واپسی زندہ بھی ہو گی یا نہیں لیکن میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے میں تمہیں کبھی اپنی سے دور نہیں بھیجنا چاہتی میرے بچوں مجھے تم سے محبت ہے اللہ تمہارا حامی و ناصر ہے اپنا خیال رکھنا" دادی حکم میں نہیں لیا ان تینوں کی طرف دیکھ کر بولی:

مسکان جھٹ سے آگے بڑھ کر دادی کے گلے لگی جو بھی تھا اسے اپنی دادی سے بہت محبت تھی دور جانے سے تو وہ بھی اداس تھی لیکن انسان میں بہت کچھ پانے کے لیے بہت کچھ ہونے پڑتا ہے

"آپ فکر نہ کریں ہم آتے جاتے رہیں گے اور ویسے بھی زائشہ اور نائشہ آپ کے پاس ہی ہے"

بہت سی دعائیں لے کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ دادی پیچھے آآکھوں میں نمی لیے دور تک انہیں دیکھتی رہ گئی اور اپنی سوچوں سے سر جھٹک کر تیار ہونے لگی۔۔۔

حال:

ابھی سب کھانا کھا کر فری ہوئے تھے کہ تینوں لڑکیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اشارہ ہی اشاروں میں بہت بات کی۔۔

سب لوگ فیصل مسجد گھوم رہے تھے اپنے اپنے کپل کے ساتھ اسی طرح وہ بھی یوں الگ الگ راستے مڑ گئی پلٹ کے ایک دوسرے کو آنکھ ماری اور پھر شرارت سے آگے بڑھ گئی جب کہ تینوں لڑکے بیچارے انہیں دیکھ رہے تھے پھر اپنے ساتھ کھڑی کو

پھر ایک دوسرے پہ نظر ڈالتے

"کہ یہاں ہو کیا رہا ہے" سب سے پہلے زائشہ نے شاہزیب کا ہاتھ پکڑا اور دائیں طرف مڑ گئے پھر نائشہ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور بائیں طرف مڑ گئی جبکہ مسکان سیدھا چلنے لگی جب کہ پیچھے چلنے والے ان کے ساتھ چلتے ہی جا رہے تھے انہوں نے پلٹ کرے ایک دوسرے کو دیکھا پھر چلنے لگے۔۔۔

"بی جان کن سوچوں میں گم ہوں کب سے ہم آپ کو بلا رہے ہیں آپ ہیں کہ ہماری سن ہی نہیں رہی ہم لوگوں کو کیا بتائیں گے" شہرین بی جان کو ہلاتے ہوئے بولی :

بی جان نے خالی نظروں سے ان کی طرف دیکھا اور اپنے ماضی یادوں سے سر جھٹک کر بولی:

"ہاں بتاؤ کیا بات کرنی ہے" بی جان میں خالی دماغ سے بولی:

"بی جان بات آپ نے کرنے کے لیے بلایا تھا ہم نے آپ کو یاد ہو تو آپ نے بچوں کو گھومنے پھرنے کی اجازت دے دی ہے اور بلکہ اجازت ہی انہیں بھیج بھی دیا ہے خلیل صاحب حال انتہائی تپ کر بولے:

بی جان ایک نظر اس کی طرف اور پھر باقی سب کو دیکھا اور پھر بولی:

"وہ محرم ہے وہ جا سکتی ہیں کہ میرا اتنا بھی حق نہیں کہ میں بچوں کے لیے بہتر سوچ سکوں کسی نے بھی اس ٹاپک پہ بات کی تو میں سمجھ جاؤں گی کہ تم لوگوں کو مجھے اعتراض ہو "بی جان ناراض ہوتے ہوئے بولی جب کہ ان کی ناراضگی دیکھ سب نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر میرب اور شہرین بی جان کے پاس آکر بولی:

" بی جان ناراض کیوں ہوتی ہیں ہم تو لوگوں کی بات کر رہے ہیں وہ باتیں کریں گے" شہرین محبت سے بھی جان سمجھاتے ہوئے بولی:

"دیکھو بیٹا میں جانتی ہوں لیکن تم بھی تو سوچو بچوں کے پاس کتنا تھوڑا وقت رہ گیا ہے انہیں گھومنے کے لیے جانا چاہیے اگر بچے کی خود مطالبہ کرتے پھر تم لوگ کیا کر لیتے ہو زیادہ سے زیادہ منا کر دیتے انہیں اس لیے ہمارے بڑوں کا فرض ہے کہ ہم خود ان کی

خواہشات ،ان کی سوچوں اور ان کی تمام ضروریات کو پورا کریں تا کہ بچے کو گھر کو کوئی غلط راہ نہ اپنائیں جو بھی ہیں وہ ہیں تو بچے ہی نا" بی جان ان سب کو سمجھاتے ہوئے بولی: "بی جان آپ کا نظریہ بالکل ٹھیک ہے لیکن پھر بھی آپ ہمارا بھی تو دیکھیں"

"ہاں میں جانتی ہوں دنیا کے لوگوں کی زبان کبھی بند نہیں ہوگی لیکن کیا کیا جا سکتا ہے وقت کے ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا کل کو ہمارے بچے یہ تو نہیں کہہ سکیں گے نا کہ ہم نے ان کے لیے کچھ نہیں کیا "بی جان بہت محبت سے اپنے نواسوں کی حمایت میں بولی جب کہ ان کی محبت بھرانداز دی سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ان کی بات کو سمجھتے ہوئے اسبات میں سر ہلایا اور وہ کر بھی کہہ سکتے تھے

"جی بی جان بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں"

"چلو تم لوگ جاؤ میں نے مسجد کو دیکھنا ہے" بی جان ان سب کو جانے کا کہہ کر گھومنے کے لیے چلی گئی جب کہ ان کو انداز دے سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر گھور کر بی جان کو اور صبر کے گھونٹ بھر کر آگے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے انتہائی خوبصورت جگہ کا انتخاب کیا تھا زائشہ اور شاہزیب دامن کوہ گھومنے گئے تھے ،نائشہ اور علی شکر پڑی گھومنے گئے تھے جبکہ مسکان اور سہیل مارگلہ ہل گھومنے گئے تھے۔--------

فیصل مسجد سے وہ گاڑی میں بیٹھے مسکان نے سہیل کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی جیسے وہ سہیل اسے لے کے آیا تھا کافی دیر بعد جب وہ گاڑی سے اترے تو مسکان نے اس کی آنکھوں سے پٹی اتاری پہلے توپٹی اترنے کے بعد اسے اندھیرا نظر آیا لیکن جیسے ہی منظر صاف ہوا انتہائی خوبصورت منظر تھا ،دل باغ باغ ہو گیا ہر طرف پہاڑ ہی پہاڑ تھے۔

انتہائی خوبصورت پہاڑوں میں، ہر طرف گھرے اونچے اونچے پہاڑ بہت ہی خوبصورت مناظر پیش کر رہے تھےاوپر سے موسم نہ زیادہ ٹھنڈا تھا نہ گرم ہلکے ہلکی ہوائیں انتہائی خوبصورت نظارہ پیش کر رہی تھی مسکان کا اتنا کوئی ہیوی ڈیس نہیں تھا کہ اسے پہاڑیوں پر چلنے میں مشکل پیش آتی ان تینوں نے سرپرائز کے لحاظ سے بالکل سمپل ڈریسنگ کی تھی۔-----

مسکان کی سمپل سفید اور گولڈن کام والی فراک تھی ہاتھوں میں گجرے پہنے دونوں اس کے ساتھ قدم سے قدم ملاتی سہیل کو اپنے دل کی دھڑکن و قریب لگ رہی تھی۔۔۔۔

سہیل نے انتہائی خوبصورتی سے ہوا میں اڑتے اس کے بالوں کو دیکھا اور پھر اس ہاتھ کو پھر اس کے ہاتھ میں تھا اس لمحے اس کو اپنی قسمت پہ بے انتہا رشک آیا اس کا دل چاہا یہ منظر یہیں ٹھہر جائے اور وہ اسی طرح ان پہاڑیوں میں اور ان خوبصورت فضاؤں میں رہ جائیں قدم قدم چلتے وہ پہاڑی چڑھ رہے تھے۔۔

انتہائی خوبصورت مارگلہ کی پہاڑیوں پر جنہیں پہاڑیوں کی شان کہا جاتا ہے۔332 پہاڑیوں میں وہ پہاڑوں سے گھری وہ خوبصورت جگہ جنگل ہر طرف سے بہت ہی خوبصورت منظر پیش کریں گے۔۔۔

"تم کیسے اتنا خوبصورت سرپرائز پلان کر لیتی ہوں" انتہائی نرمی سے اس کے ہاتھ کی گرفت مضبوط کرتے سہیل نے اس کے اڑتے بالوں کو دیکھتے ہوئے کہا:

"ویسے ہی جیسے فیصل مسجد کے لیے دادی کو بنایا تھا "مسکان نے سہیل کی پلٹتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

سہیل کا دل اسے اس طرح کھکھلاتے دیکھ زور سے دھڑکا اور اسے یقین ہی نہیں آیا

اتنا خوبصورت پلان ان کا ہو سکتا ہے کہاں وہ لاہور کے لیے نہیں منا سکے تھے دادی کو یہاں ان سب نے فیصل مسجد کے لیے منا لیا تھا اس کا دل جیسے باغ باغ ہوا۔

مسکان نے بتاتے ہوئے چہرہ پھر سے سامنے کیا اور چلنے لگی

"پھر بھی کیسے تم نے یہ سوچا اور کب سوچا س" سہیل اپنی بات پر زور دیتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"یہ تو کچھ بھی نہیں اصل سرپرائز تو باقی ہیں تو بس چلتے جاؤ میرے ساتھ" مسکان تجسس پھیلاتے ہوئے سہیل کی طرف دیکھ کر بولی:

اس کی بات سن کر سہیل کو واقعی تجسس ہوا اس کا دن زور سے دھڑکا اور وہ قدم قدم اس کے ساتھ چلنے لگا کئی بار تو اس کے دل میں آیا کہ اڑتے والوں کو چھوئے اور ان کو محسوس کرے لیکن پھر خاموشی سے اس کے ساتھ قدم سے قدم ملانے لگا تھوڑی دور چلنے کے بعد اس کو اور مسکان سہیل کی طرف پلٹی۔۔۔

"میں چاہتی ہوں تم آنکھیں بند کر لوں جب وہ منظر دیکھو توآس پاس مجھے ہی پاؤ" مسکان نے سہیل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یہ بات بولی:

جب کہ اس کے بات سن کر اور اس کا انداز دیکھ سہیل کا دل دھڑکا اورفورا سے آنکھیں بند کر لیں مسکان کھکھلا کر ہنسی اور جلدی سے ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ گئ

شاہ زیب اور زائشہ جیسے ہی دامن کو ہ پہنچے سامنے انتہائی خوبصورت راہداری بنی ہوئی تھی جس راستے سے گزر کر جانا تھا اس کے آس پاس انتہائی خوبصورت جھاڑیوں اور پھول لگے ہوئے تھے جو کہ انتہائی خوبصورتی منظر پیش کر رہے تھے اور پہاڑوں ،درختوں اور جنگلوں میں گرا انتہائی خوبصورت لگ رہا تھاوہ خوبصورت جگہ اور ہلکی ہلکی ہوا میں درختوں سے گرتے خوبصورت پھول خوبصورت اورپر سکون منظر پیش کر رہے تھے جیسے ہی علی اور نائشہ داخل ہوئے بہت سے پھول ہوا کی وجہ سے ان پر گرے راستے پہ چلتے ہوئے عائشہ آگے جب کہ شاہزیب کبھی بڑھتے ہوئے قدموں کواور کبھی اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا جو اس کے خوبصورت گجروں کو بار بار چھو رہے تھے

ان پھولوں کی نرماہٹ محسوس کرتے ہوئے کے لیے اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا اور کچھ موسم بھئ خوبصورت ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی لڑکیاں جیت گئی تھی جب کی لڑکے حیران رہ گئےتھے۔۔۔

"آج تو بہت خوبصورت لگ رہی تھی آج میرا بس چلتا تو میں آج ہی رخصتی کروا لیتا"

بہت اچانک سے اس کے کندھے پر تھوڑی رکھتے ہوئے شازیب نے کہا:

جب کہ اس کی حرکت دیکھ زائشہ خود میں سمٹی چہرے پہ لالی بکھر گئی جو بھی تھا اسے اس طرح سے شاہ زیب سے بالکل بھی امید نہیں تھی۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پہ خوبصورت بکھرتے رنگ دیکھ شاہزیب کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوگئی ،اپنی ملکیت ہونے کا احساس بہت خوبصورت تھا۔۔۔

تھوڑی آگے جانے کے بعد ایک خوبصورت درخت جس پر پرپل کلر کے پھول لگے ہوئے تھے اور اس کے نیچے ایک بینچ رکھا تھا تاکہ کپل آئیں اور بیٹھے وہ خوبصورت تصاویر بنوائیں ،انہوں نے بھی بہت سی خوبصورت تصویر بنوائی اور بہت سے منظر اسی طرح یادوں میں رہ گئے تھوڑی سی آگے جانے کے بعد راہداری سے گزر کر انہوں نے

بہت سی خوبصورت جگہ دیکھی اور اس کے بعد وہ اس مقام پر آئے جو سب سے اونچائی پر تھی جہاں سے پورے شہر نظر آتا تھا ہلکی ہلکی شام اور ہوائیں جیسے ہی اوپر آئے اور اس جگہ کے آخر میں کھڑے ہوئے جہاں سے شہر نزدیک سے نظر آتا تھا آہستہ آہستہ سارے شہر کی لائٹ اون ہوناشروع ہو گئی کچھ پہاڑوں اور کچھ شام کی وجہ سے وہاں جلدی ہی اندھیرا ہو گیا تھا جو زیادہ محسوس ہو رہا تھا ایک نظر چمکتی ہوئی آنکھوں سے پورے شہر کو دیکھ کر شاہ زیب نے زائشہ کی طرف دیکھا اس کے لائٹ براون خوبصورت بال بہت خوبصورت لگ رہے تھےاور گجروں کی خوشبو اس کے حواس پر چھا رہی تھی جو بھی تھا ان میں خوبصورت رشتہ تھا وہ محرم تھے زائشہ کب سے شازیب کی نظر کو خود پر محسوس کر رہی تھی اس نے پلٹ کر شاہ زیب کی طرف دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا اسی پر کیمرہ میں یہ خوبصورت منظر کیا اور فورا میں تصویر نکال کر دی جو کہ بہت ہی خوبصورت آئی تھی اس تصویر کو دیکھ کر دونوں کی مسکراہٹ گہری ہو گئی دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور بہت خوبصورت تصویر اور بنائی تاکہ یہ خوبصورت یاد ان کے پاس رہ سکیں نہ صرف یہ بلکہ انہوں نے گھوڑ سواری اور اونٹ کی سواری بھی کی تھی بہت ہی خوبصورت پل اسی طرح گزر گئے اور وقت کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی اور نائشہ شکرپڑیاں آئے تھے جو کہ اسلام اباد کے خوبصورت جگھوں میں سے ایک جگہ ہے جہاں لوگ گھومتے ہیں بہترین وقت گزارنا پسند کرتے ہیں یہ اسلام اباد کی خوبصورت جگہ میں سے ایک ہے وہ بھی اپنی خوبصورت یادیں بنانے ہیں یہاں آئے تھے راہداری سے گزر کر علی اور نائشہ اس جگہ پر پہنچ جو کہ شکر پڑیاں کی پہچان ہے وہ ساری جگہ گھومنے اور تصویر بنانے کے بعد وہ لوگ اس پارک کی طرف بڑھ گئے جہاں خوبصورت پھول، پودے ،درخت لگے تھے جس کی راہداری سے گزرتے ہوئے ہر طرف گھاس کی گھاس تھی وہاں ان دونوں نے بیٹھ کر اسی تصاویر بنائی بہت سے پل انجوائے کیے---

"وہ دیکھو چھلی والا مجھے چھلی کھانی ہے "نائشہ نے مڑتے ہوئے علی کی طرف دیکھ کر بہت ہی معصومیت سے کہا:

"نہیں تمہارا گلا خراب ہو جائے گا دیکھو موسم بھی ٹھیک نہیں ہے"علی سمجھاتے ہوئے نائشہ کو بولا:

"نہیں مجھے نہیں پتہ مجھے کھانی ہے دیکھو پلیز نا "نائشہ علی کی منتے کرتے ہوئے بولی جب کہ اس اس طرح سے کرتے دیکھ علی فورا سے چھلی والے کو دو چھلیاں بنانے کو بولا:

"بھائی لیمو ذرا زیادہ لگانا "علی کے پیچھے سے سر نکال کر بھائی کو دیکھ کر بہت ہی معصومیت سے نائشہ بولی:

اس کا انداز دیکھ علی نے پہلے اسے گھورا اور پھر چھلی والے کو۔۔۔۔

"تم اپنا کام کرو اور مصالحہ کم لگانا اس کو ویسے ہی شوق چڑھا ہے اپنا گلا خراب کروانے کا"

"مجھے نہیں پتا میں نے بنا لیمو کے چھلی نہیں کھانی مصالحہ تیز ہو گا تو میں کھاؤں گی "نائشہ ضد کرتے ہوئے بولی اسے اس طرح ضد کرتے تھے جب کہ علی نے بے بسی سے چھلی والے بھائی کو دیکھا اور تیز مصالحہ لگانے کا اشارہ کیا جب کہ اپنی بات مانتے دیکھ نائشہ کھکھلا کر ہنستی اسے اس طرح سے ہنستے دیکھ علی کے چہرے پر گہری مسکراہٹ پھیل گئی جو بھی تھا وہ اسے ہمیشہ کھل کھلاتے ہوئے یہی پیاری لگتی تھی جب وہ اس طرح سے کھکھلاتی تھی اس کا دل دھڑکا دیتی تھی آج تو پھر پوری طرح تیار تھی جس کے ہاتھوں

پہ اس کے نام کے مہندی تھی اور خوبصورت گجرے پہنے ہوئے تھے گجروں کی خوشبو اور مہندی کی خوشبو مل جل کر اس کو مدہوش کرنے کے لیے کافی تھی آج تو اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس کے دل کی دھڑکن بن کر دھڑک رہی ہو۔۔۔۔۔

کچھ دیر چلنے کے بعد اس خوبصورت جگہ پہ پہنچے جبکہ اس کی خوبصورتی دیکھ سہیل دنگ رہ گیا اس سے زیادہ خوبصورت منظر اس نے آج تک نہ دیکھا تھا جبکہ مسکان اپنی باہیں پھیلائے اس کے بالکل کنارے پر کھڑی تھی ہوا سے اڑتے بال ،ہاتھوں میں گجرے پہنے اور خوبصورت مہندی سے سجے ہاتھوں کو پھیلائے وہ بے انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی بلکہ ایک پری محسوس ہو رہی تھی جو شاید آسمان سے اتر کر نیچے آگئی تھی وہ تو ویسے ہی اس کا دل دھڑکا دیتی تھی آج تو پھر تمام ہتھیاروں سے لیس ہو کر آئی تھی آج کیسے نا اس کا دل دھڑکتا اور کچھ اس کی پسندیدہ جگہ اور منظر۔۔۔۔۔

وہ بھی اپنے جوتے اتارتے ہوئے آہستہ سے چلتا چلتا قدم بڑھاتے ہوئے آگے آیا جیسے ہی وہ آگیا آیا اسی وقت مسکان نے اچانک نیچے دیکھا تو خود کے ساتھ اس کا عکس پایا جیسے ہی اس کا عکس اپنے ساتھ پایا تو اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی اسے پانی اسی لیے

پسند تھا کہ جو بھی اس کے کنارے کھڑا ہوتا ہے اس کا عکس نظر آتا ہے وہ تو پھر اس کی محبت تھا اس کا دل دھڑکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سہیل نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر تھوڑی ٹکائی اور اسے بہت ہی نرمی سے پیچھے سے گلے لگایا مسکان کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے مسکان کا کندا سہیل کے بالکل دل کے قریب اور اس کی دھڑکن محسوس کر رہا تھا جب کہ اس کے سر اس کے ہونٹوں کے لمس کو محسوس کر رہا تھا جو بالکل اس کے سر پر تھے وہ اس کا محرم تھا اور اس کی محبت بھی اس کی باہوں میں خود کو محسوس محفوظ محسوس کر رہی تھی پہلی بار اس کے اتنا قریب اآا تھا اس کو ان کا دل زور سے دھڑکا وہ بچپن سے کزن تھے اور شاید محبت بھی جس کی جڑیں بہت مضبوط تھی۔۔۔۔

سہیل نے کچھ دیر اس کے بالوں کی خوشبو محسوس کرنے کے بعد سامنے دیکھا جہاں سے خوبصورت بہتا جھرنا اور اس پر سے گرتا پانی وہ کوئی اتنا زیادہ اونچائی پر نہیں تھا وہ بنایا گیا تھا اوپر سے گرتے پانی کے نیچے گولڈن پتھر لگائے گئے تھے جن پہ پاؤں رکھتے ہی انسان کو اپنے پاؤں نظر آتے تھے وہ پانی اتنا شفاف تھا کہ وہ دونوں اس بہتے پانی میں کھڑے اپنے پاؤں دیکھ سکتے تھے اور اپنا عکس بھی۔۔۔

آس پاس پہاڑوں میں گھرا ہوا جھرنا انتہائی خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا اور اوپر سے کھلا آسمان۔۔

"تم اج اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ مجھے لگا میرے دل نے آج اپنے دل کی دھڑکن کو محسوس کیا ہے "سہیل کے ملتے ہونٹ اسے اپنے بالوں پر محسوس ہو رہے تھے جن کو محسوس کر کے اس کے چہرے پر ڈالی بکھری

"اور اوپر سے تمہارا سرپرائز وہ اتنا خوبصورت تھا کہ مجھے ابھی تک یقین ہی نہیں آیا کہ تم نے ہمارے اتنے خوبصورت موومنٹ کو اور خوبصورت بنا دیا میں تو شاید سوچ بھی نہیں سکتا تھا لیکن تم ہمیشہ مجھے حیران کر دیتی ہو مجھے خود سمجھ نہیں آتی کہ میں کیوں تمہارے آگے بھی بے بس ہو جاتا ہوں "وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا جبکہ مسکان کو اپنے بالوں پر اس کی مسکراہٹ تک محسوس ہوئی جس کو محسوس کر کے اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی یہی وہ بات سننا چاہتی تھی کچھ دیر خاموشی کے بعد سہیل نے آسمان کی طرف دیکھا اور پھر مسکان سے بولا:

"تم آج کچھ نہیں کہنا چاہو گی آج ہمارا نکاح کا دن تھا کیا تم اپنی فیلنگز کا اظہار نہیں کرنا چاہو گی میں میں نے اتنا کچھ کہا ہے تم کچھ نہیں کہو گی"

سہیل کی بات سن کر مسکان کا دل زور سے دھڑکا وہ کیسے خود سے اظہار کر سکتی تھی جو بھی تھا یہ تو ایک لڑکی ہی اسے بہت شرم آتی تھی سہیل نے یکدم سے پلٹ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔۔۔

اس کے چہرے پر پھیلتی اپنی محبت کے رنگوں کو دیکھ کر اس کی چہرے پر گہری مسکراہٹ پھیل گئی مسکان اس سے کبھی شرما سکتی تھئ وہ لڑکی جو ہر بات میں ہمیشہ منہ پر کہہ دیا کرتی تھی آج وہ اس طرح کے سامنے کھڑی شرما رہی تھی اس کے چہرے پر پھیلتے رنگوں کو دیکھ اس کو دل زور سے دھڑکا اس نے فورا سے نظر ہٹائی کہیں اسے کی نظر نہ لگ جائے اور اس کے خوبصورت گجرے والے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور اس کی نرماہٹ کو محسوس کرنے لگا اسے اس طرح لگا کہ جیسے ان پھولوں کی نرمی اور اس کے ہاتھوں میں کوئی فرق نہیں ہے اس کے ہاتھ اس قدر نرم تھے۔۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھوں میں قید خوبصورت اس کے سفید اور لال ہاتھوں کو دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر اس کی ماتھے پر بہت ہی محبت سے بوسہ دیا اور اس کے ماتھے سے ماتھے ٹکا کر خاموشی سے کھڑا ہو گیا یہ اس کی محبت کا انداز تھا اس سے زیادہ بڑھ کر نہیں کر سکتا تھا یہ حق اس کے پاس نہ تھا ابھی۔۔۔۔۔

"مجھے بہت دکھ ہے کہ میں تم سے دور جا رہا ہوں لیکن ایک وقت آئے گا جب تمہیں مجھ پہ فخر ہو گا جب میں کیپٹن بن جاؤں گا" سہیل رکا جبکہ اس کی بات سن مسکان کو دیکھا اس کی آنکھوں میں پھیلتی نمی کو دیکھ کر سہیل کو بھی غلطی کا احساس ہوا فورا سے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر بولا:

"میں تمہارا کیپٹن بن گیا ہوں گا ،صرف تمہارا "اس کے بات سن کر مسکان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ پھیل گئی جبکہ نمی لیے چمکتی آنکھیں اور چہرے پر مسکراہٹ سہیل کو اس جھرنے کو منظر ہی لگی جو اس کے آس پاس تھا وہ کس قدر معصوم تھی ایک شادی شدہ کپل کے لیے اس نے ایسی جگہ کو چنا تھا سہیل کو پہلے تو ہنسی بھی آئی لیکن پھر اسے اس کی معصومیت پر پیار بھی آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر کھڑے رہنے کے بعد وہ ٹانگیں نیچے کی طرف لٹکا کر جھرنے کے پاس بیٹھ گئے

"تمہیں اونچائی سے ڈر نہیں لگتا "مسکان نے سہیل کی طرف دیکھ کر پوچھا:

"نہیں مجھے اس سے ڈر نہیں لگتا میرے دل کرتا ہے میں اس پہ پنگ پھیلاؤں اور اڑ جاؤں اور تمہیں بھی پنکھ لگا دوں" سہیل نے اپنے شہد رنگ آنکھوں میں محبت کے رنگ بھرے اس کی کالی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا:

اس کی آنکھوں محبت کے رنگ دیکھ مسکان نے فوراًسے پلکیں جھکا لی اس کی پلکوں کا رقص دیکھ سہیل کا دل زور سے دھڑکا اس نے اپنا دھیان بھٹکانے کے لیے مسکان سے سوال کیا۔۔

"تمہیں پانی سے ڈر نہیں لگتا"

"نہیں مجھے ڈر نہیں لگتا میں چاہتی ہوں کہ تم جب کبھی آسمان میں اڑو اور نیچے جھانکو تو ہمیشہ اپنا ہی عکس پاؤ تم اوپر سے اپنا عکس دیکھ سکتے ہو لیکن اس کی گہرائی کو بھی معاپ نہیں سکتے اور نہ کبھی جان پاؤ گے کہ اس کے اندر اس کی گہرائی کس قدر ہے میں ایسی ہوں پر مجھے تم سے ایسی ہی محبت ہے اب میں چاہتی ہوں کہ ہمیشہ مجھ میں تم اپنا عکس دیکھو اپنی محبت دیکھو "اپنی کالی خوبصورت آنکھوں کو سہیل کی شہد رنگوں آنکھوں میں گاڑتے ہوئے بولی جب کہ اس کی کالی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ سہیل کے دل نے اپنی دھڑکن کے تیز ہونے جائزہ واقعی حیرانی ہوئی اسے ایسا لگا جیسے آج ہی دھڑ دل دھڑکا ہو وہ کس طرح سے اسے محبت کا اظہار کر رہی تھی اور کس جگہ جس کا اسے احساس تک نہ تھا اسی طرح بہت سا خوبصورت گزار کر وہ لوگ پھر سے ایک ہونے کے لیے اکٹھے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تینوں کو اکٹھے ہوتے ہوتے چار بج چکے تھے جیسے ہی وہ ایک جگہ پہ اکٹھے ہوئے ہیں تینوں لڑکیاں بے انتہا خوش تھیں کیوں نہ کہ ان کے سرپرائز لڑکوں کو اچھے لگے تھے اب لڑکے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور پھر شرارت سے مسکرائے۔۔۔۔

شازیب نے زائشہ کا ہاتھ پکڑا اور دائیں طرف مڑ گیا زائشہ نے پیچھے مڑ کے باقیوں کو دیکھا اور ایک نظر شاہ زیب کو پھر اسی طرعلی نا ئشہ کا ہاتھ پکڑ کر بائیں طرف مڑ گیا جبکہ سہیل مسکان کے ہاتھ پکڑ کے پیچھے کی طرف مڑ گیا اب تینوں لڑکیاں پیچھے موڑ کر پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ایک ایک نظر اپنے ہاتھ کو جو ان تینوں کے ہاتھوں میں تھا جو بھی تھا یہ بڑھتے قدم ان کے دلوں کی دھڑکنوں کو تیز کر رہے تھے

شازیب زائشہ کو لے کر انتہائی خوبصورت ریسٹورنٹ میں لایا تھا جس کی بکنگ اس نے کی ہوئی تھی جیسے ہی وہ اپنے ٹیبل پہ پہنچے ٹیبل انتہائی خوبصورت سجا ہوا تھا اور بہت ہی رومانوی منظر پیش کر رہا تھا وہ بلڈنگ کے تھرڈ فلور پہ تھے اس کی ونڈو سے سارا اسلام

آباد نظر آرہا تھا اور اس کے ساتھ گلابوں سے سجا اور خوبصورت پردے لگائے گئے تھے ہر طرف پھول ہی پھول تھے اور ان میں رکھا ایک خوبصورت کیک جو انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا جس پر زائشہ شاہ زیب کا نام لکھاتھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زائشہ نے اپنی فراک اور اٹھاتے انتہائی نرمی سے ان پھولوں پہ قدم جماتے ہوئے اپنی بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کے ساتھ آگے بڑھ رہی اس کے گجروں سے بھرے خوبصورت ہاتھ شاہ زیب کے ہاتھ میں قید تھے اس پر اس کی یہ مضبوط ہو رہی تھی اوپر کا پورا حصہ سجا گیا تھا جیسے پورا گراؤنڈر فلور بک کروایا گیا ہو وہاں کوئی نہیں تھا سوائے ان دونوں کے اور خوبصورت ہوائیں جو ان پردوں کو ہلا رہی تھی شاہ زیب اسے لے کر بالکنی کی طرف بڑھاجہاں خوبصورت پردوں کو ہوا اڑانے کے ساتھ ساتھ زائشہ کے خوبصورت بال بھی ہوا سے اٹھ رہے تھے گجرے اور مہندی بھرے ہاتھ شازیب کے ہا تھ میں تھے شاہزیب نے اس کے ہاتھوں کو آہستہ سے اپنے لبوں کو قریب کیا بہت آہستہ سے ان پر بوسہ دیا پھر نظر اٹھا کرزائشہ کی آنکھوں میں دیکھا جب کہ اس کا یہ انداز دیکھ زائشہ کا دل زور سے دھڑکا فورا سے اس نے اپنی پلکوں کو جھکایا اس کی پلکوں کا رقص دیکھ شا زیب کا دل دھڑکا۔۔۔۔

زائشہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے فورا قریب کیا بہت ہی نرمی سے اس کے ماتھے پر بوسہ لیا اور اس کے ماتھےسے ماتھا ٹکاکر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

"بہت انتظار کیا ہے تمہارا پتہ نہیں چلا کب لڑتے جھگڑتے ہم اس خوبصورت بندھن میں بندھ گئے"شازیب نے انتہائی محبت سے زایشہ کی آنکھوں میں دیکھا اس کی باتوں پر زائشہ نے نظروں کو اٹھا کر شاہ زیب کی آنکھوں میں جھانکا جہاں اس نے اپنا ہی عکس پایاجبکہ اس کے آنکھوں میں محبت رنگ دیکھ زایشہ نے فورا نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔

"میں یہ نہیں کہوں گا کہ مجھے تم سے بہت محبت ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ ایک دن اس دل کی دھڑکن بن کر دھڑکوں گئ بلکہ ابھی اس جگہ سے محسوس ہو رہی ہوں تم اس قدر خوبصورت لگ رہی ہو کہ مجھے خود کو سنبھلنامشکل ہو رہا ہے اور کچھ تمہاری مہندی جو میرے نام کی اور یہ خوبصورت گجرے ان کی خوشبو پہ چھا رہی ہے اس کے بات سن زائشہ کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔۔

"آپ کو نہیں لگتا ہمیں کیک کاٹنا چاہیے " اس کا دھیان بھٹکانے کے لیے زائشہ نے ادھرادھر دیکھ کر کہا :شاہزیب کی مسکراہٹ گہری ہو گئ کیونکہ اس کے چہرے پر

خوبصورت محبت کے رنگ پھیلے تھےاور وہ اس سے شرما رہی تھی اس کی بات سن شا زیب نے مسکراتے ہوئے زائشہ کا ہاتھ تھامااور اپنے قدم ٹیبل کی طرف بڑھائیں

اسے اپنی بات مانتے دیکھ زائشہ کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہو گئی اور اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے لگی انتہائی محبت سے کیک کاٹا اور پھر کھانا کھایا۔۔۔۔۔۔

"کیا تم میرے ساتھ ڈانس کرنا پسند کرو گی "شازیب نے گھٹنے کے بل بیٹھے کر زائشہ سے کہا جب کہ اس کے بڑے ہوے ہاتھ کو دیکھ کر زاشہ نے اپنے گھبر اکراپنے دل پہ ہاتھ رکھا اورنظروں کو جھکا کر اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ دیا جو بھی تھا اس کا محرم تھا وہ منا نہیں کر سکتی تھی وہ کوئی غیر تھوڑی تھا گا نا شروع ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Dil teri deewangi mein khhon gaya hain

Dil teri deewangi mein khhon gaya hain

Khhon gaya hain

شاہزیب نے دل پر ہاتھ رکھ کر زائشہ کی طر ف جھک کر گایا۔۔۔۔۔

Ho gaya hain Ishq tum se ho gaya hain

Ho gaya hain Ishq tum se ho gaya hain

انتہائی محبت سے زاشہ کا ہاتھ تھام کر اسے قریب کیا اور اس کے ماتھے پہ بوسے دے کر یہ لائنیں گائی۔-----------------

Ishq ne aakhir karam ham pe kiye hain

Yaar ki aaghsh se lipte hue hain

اسے گھوماتے ہوئے ہوئے یہ لائنیں آئی جبکہ زائشہ کی پستہ فراق اور گجروں سے کہی کہی گرتا پھول جو کبھی شازیب پر گر جاتا تھا انتہائی پیارا منظر پیش کر رہا تھا۔-----------

Khwaab jo dekha tha pura ho gaya hain

Khwaab jo dekha tha pura ho gaya hain

Dil teri deewangi mein khhon gaya hain

شازیب نے انتہائی محبت سے زائشہ کو قریب کیا پھر اسے کرسی پر بیٹھایا اور خود اس کے قدموں میں بیٹھااورانتہائی محبت سے اس کے پاؤں پا ئیل پہنائی جبکہ اسے اپنے قدموں میں دیکھ زائشہ کا دل زور سے دھڑکا اور اسے خود کی قسمت پر رشک ہوا اگلی لائنیں زائشہ نے شازیب کے ماتھے پہ بوسا دے کر گائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Tum milein tou ye Khudai mil gayi

Har khushi jo thi paraii mil gayi

Mil gayi

اس کی نم آنکھیں دیکھ شازیب نے اس کی آنکھوں کو محبت سے چوماور اس کے ہاتھوں کو ہونٹوں سے لگا کر گائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Meherban mujh pe mera Rab ho gaya hain

Meherban mujh pe mera Rab ho gaya hain

Dil teri deewangi mein khhon gaya hain

khhon gaya hain

Ho gaya hain Ishq tum se ho gaya hain......

سہیل نے بہت نرمی سے مسکان کا ہاتھ پکڑا اور آگے بڑھا چونکے مسکان کی آنکھوں کے اوپر پٹی بندھی ہوئی تھی اسی لیے سہیل کے ساتھ ہی آگے بڑھ رہی تھی کچھ قدم چلنے کے بعد سہیل نے انتہائی نرمی اس کی آنکھوں سے پٹی ہٹائی پہلے تم مسکان کو کچھ نظر نہیں آیا دو تین بار پلکیں جھپکنے کے بعد منظر واضح ہوا تو منظر اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔بہت خوبصورت منظر تھاایک بہت بڑا درخت تھا جھیل کے کنارے جس کے اوپر گلابی رنگ کے پھول لگے ہوئے تھے اس پر انتہائی خوبصورت جھولا بندھا ہوا تھا ڈوبتے سورج کا عکس جھیل میں نظر آرہا تھا اور کچھ ڈوبتےسورجکی روشنی سے درخت کے پھولوں کے گلابی رنگ اور واضح کر رہی تھی یہ تمام رنگ مل کر بہت ہی خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے سہیل نے محبت سے اس کے ماتھے کو چوما اور اس کے پیچھے جا کھڑا ہو گیا۔---------

بہت آہستہ سے جھولا جھلایا جیسے ہی جھولا ہلا درخت سے بہت سے پھول مسکان کی گود میں آ کے گرے جیسے ہی اس نے سر اٹھا کر دیکھا پھول گر رہے تھے پہلے اس نے گرتے پھولوں کو دیکھا اور پھر سہیل کو دیکھ کر کھکھلا کر ہنسی اسے اس طرح گلابی گرتے پھولوں میں وہ فراک پہنیں کھکھلاتی ہوئی اپنی دل کی جگہ دھڑکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اسے ایسے لگا جیسے پری زمین پر اتر ائی ہو وہ گود میں گرے ہوئے پھولوں کو دوبارہ سے اوپر پھینک رہی تھی تو پھر سے اس پر ہی آرہے تھے اور اس کی چہرے کی خوبصورت مسکراہٹ دیکھ کر سہیل کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہو گئ وہ کتنی چھوٹی سی چیزوں پہ خوش ہو جایا کرتی تھی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کو انجوائے کرتی تھی اس سے بڑی خوشیاں ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی

"تم بہت اچھے ہو میرا اتنا خیال رکھتے ہو مجھے یقین ہی نہیں آرہا ہمارا نکاح ہو چکا ہے" اس کی طرف پلٹ کر معصومیت سے بولی جب کہ اس کا انداز دیکھ پہلے سہیل نے گہری نظر سے اسے دیکھا اور پھر ادھر کو بھٹکانے کے لیے دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔

"اب تمہیں یقین دلانے کے لیے میں اس پبلک پلیس میں کیا کر سکتا ہوں "سہیل نے معنی خیزی سے کہا جب کہ اس کی گہری ہوتی نظریں دیکھ سے مسکان نے جھٹ سے چہرہ آگے کی طرف کیا۔۔۔

" زیادہ فری ہونے کی کوشش مت کرو "گڑبڑا کر جلدی سے بولی

"تم سے فری نہ ہو تو کیا پڑوسی سے ہوا کروں "انتہائی مزے سے اس کو جواب دیا جب کہ اس کا جواب سن کر مسکان کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوا اور پلٹ کر غصے سے سہیل کو دیکھا۔۔۔۔۔

"شرم کیا کریں شرم بھی کسی چیز کا نام ہے جو آپ نے نہیں ہے "اور اٹھ کر آگے کی طرف بڑھ گئی جب کہ اس کی بات سن سہیل کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔۔

"اب یہ بھی میں ہی شروع کروں اب تمہارے دن شروع ہوئے ہیں" ایک بار پھر اسے زچ کرنے کے لیے سہیل بولا جب کہ اس کی بات سن مسکان نے تیزی سے ادھر ادھر دیکھا کہیں کوئی سن تو نہیں رہا اور پھر گھور کر سہیل کو دیکھا پہلے تو اس کا دل کیا کہ ایک لگا ہی دے لیکن پھر آگے بڑگئی اس کا اتنا بڑا دن جو خراب کرنے پر تلا تھا

مسکان آگے آگے چل رہی تھی جبکہ سہیل اس کے پیچھے پیچھے ہی قدم پہ قدم رکھ رہا تھا اور اس کی نظریں زمین پر تھی جہاں کہیں اس کو ان کے گجرے کا پھول گرتا وہیں سے ابھا کر جیب میں ڈال لیتا جہاں جہاں مسکان قدم رکھ رہی تھی وہیں اس کے

پیچھے قدم رکھ رہا تھا اس کا دھیان زمین پر ہی تھا اسے پتہ ہی نہیں چلا مسکان رک چکی ہے وہ سیدھا جا کر مسکان سے ٹکرایا جب کہ مسکان کا سر زور سے اس کے سینے پر لگا تھا وہی ماتھا پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بس یہی قصر رہ گئی تھی مجال ہے جو تم کبھی دیکھ کر چل لو مجھے تو سمجھ نہیں آتی کن خیالوں میں گم ہوتے ہو" اس کو گھورتے ہوئے بولی جبکہ سہیل نے پہلے مسکان کو دیکھا پھر اس کی ماتھے کو جو ذرا ذرا سا سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔

"ارے سوچ تو تمہارے ہی بارے میں رہا تھا اسی لیے تو پتہ ہی نہیں چلا" اسے ایک بار پھر پتانے کے لیے بولا جبکہ اس کی بات سن کر مسکان سچی میں تپ گئی۔۔۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم میرے ہی بارے میں سوچ رہے ہو اتنی جنرل نالج کی بات تو مجھے پتہ ہی نہیں چلی تھی تھینک یو بتانے کے لیے" اور غصے سے آگے بڑھ گئی جبکہ سہیل کی مسکراہٹ پھر سے گہری ہو گئی اور سر جھٹکا جیسے کہنا چاہتا ہوں کہ "یہ کبھی نہیں سدھر سکتی "کچھ قدم آگے بڑھنے کے بعد وہ پھر رک گئی شکر تھا اب ٹکرانے سے بچ گیا تھا۔۔

" اب تمہیں کیا ہوا ہے "وہ پھر سے جھنجھلا کر بولا جبکہ اس کی جھنجلاہٹ کو دیکھ مسکان نے ایک نظر اسے گھور کر دیکھا۔۔

"نہیں تم مجھے لائے ہو یا میں تمہیں لائی ہوں جب سے چل رہی ہوں چلی ہی جا رہی ہوں اور تم پیچھے پیچھے آرہے ہو اور تو کوئی کام نہیں ہے مجھے بھوک لگ رہی ہے اور تمہیں اور کوئی کام نہیں ہے" آخر مسکان کا صبر لبریز ہوا جو بھی تھا وہ چاہتی تھی کہ سہیل اسے منائے اگر وہ ناراض ہے لیکن نہیں سہیل کو تو ہری ہری سوج رہی تھی۔۔

"او تو تمہیں ہی بھوک لگتی ہے یعنی کہ تم انسان ہو اتنی جنرل نالج کے بات مجھے نہیں پتہ تھی تھینک یو سوچ بتانے کے لیے"اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر انتھائی معصومیت سے بولا:

جبکہ مسکان نے پہلے اس کی چہرے کی معصومیت دیکھی اور پھر کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر اسے گھورا

"میرا اج کا دن خراب مت کرو میں نہیں چاہتی کہ تمہاری اور میری لڑائی ہو جائے اس لیے بہتر ہے کہ تم چپ کر کے رہو جیسے میں چپ کر کے تمہارے ساتھ رہی تھی" مسکان اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی:

پھر سہیل نے ایک نظر اسے دیکھا اور قدم آگے بڑھا لیے جب کہ خود کو نظر انداز ہوتا دیکھ جلدی سے اس کے پیچھے آئی اور ہاتھ اگے کر کر کھڑی ہو گئ۔۔

سہیل نے بازو کو دیکھا اور پھر بولا۔۔

"اسے اب کیا ہے "ویسے بولا جیسے ساری غلطی مسکان کی ہو جب کہ مسکان نے خود پر قابو پاتے ہوئے محبت سے اس کی طرف دیکھا اور بولی:

"دیکھو میں نہیں چاہتی میں تھوڑے سر پھاڑ دوں اس لیے بہتر ہے کہ تم مجھے کھانے کے لیے لے جاؤ یہ بھی مجھے ہی کہنا پڑ رہا کتنی شرم کی بات ہے لیکن میں کہہ رہی ہوں" اس نے انتہائی محبت سے اس کے گردن بازی ڈال کر ایسے بولا جیسے میں ناجانے کتنی زیادہ محبت بھری بات ہو کچھ لوگوں نے دور سے مسکرا کر دیکھا جب کہ سہیل نے پہلے اس کی گھورتے نظروں کو دیکھا اور پھر اس کے الفاظ پر غور کیا اور پھر ادھر ادھر دیکھا کہ یہاں ہو کیا رہا ہے اور پھر تھوک نگل کر اس کے بازو بھی جلدی سے ہٹائیں اور اسے ہوش دلائی کہ ہم پبلک پلیس میں ہیں جبکہ وہ جانتا تھا اب اس سے صبر نہیں ہو گا اس لیے اس کا ہاتھ تھام کر جب اسے فاسٹ فوڈ کی طرف بڑھ گیا مسکان نے اپنی

ہنسی کو بمشکل قابو کیا کھانے سے فری ہو کر وہ پھر سے گھومنے کے لیے نکل گئے۔۔۔۔۔۔۔

جہاں مسکان کی نظر گھوڑے پہ پڑی جس کا مالک ساتھ ہی کھڑا تھا ایک نظر گھوڑے کو دیکھا جب کہ سہیل پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ وہ کیا دیکھ رہی ہے اسی لیے دوسری طرف منہ کر کے سٹی بجانے شروع کر دی جیسے اس نے وہ دیکھا ہی نہ ہو بہت آہستہ سے قدم بڑھانے شروع کر دیا۔۔

"میں جانتی ہوں تم دیکھ چکے ہو شرافت میں مجھے گھوڑ سواری کرواؤں میرا اتنا بڑا دن ہے تم میرے لیے اتنا نہیں کر سکتے "مسکان نے معصومیت سے رونے والے انداز میں اسے بولا:

"ارے یہاں گھوڑا بھی کھڑا ہے میں نے تو دیکھا ہی نہیں تھا آؤ میں اپنی جان کو گھوڑ سواری کرواتا ہوں" بہت محبت سے اسے اپنی بازوں کے ہالے میں لے کر بولا:

جبکہ گھوڑے کے مالک کے سامنے اس کے انداز دیکھ مسکان نے گڑبڑا کر اس مالک کو دیکھا جو انہیں دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور پھر ایک نظر سہیل کو دیکھا جو صرف اور صرف ڈرامہ کر رہا تھا۔۔

"تم سدھر جاؤ میں تمہیں بتا رہی ہوں" مسکان وارن کرنے والے انداز میں بولی:

"ارے تم آؤ گی تو سدھر ہی جاؤں گا تمہارے لیے تو بگڑا ہوں "معصومیت آنکھوں میں شہد بھر کر بولا اس کے انداز سے مسکان نے گھور کر اسے دیکھا اور پھر گھوڑے کی طرف بڑھ گئی۔۔

"گھوڑے والے بھائی ہمیں گھوڑسواری کرنی ہے "مسکان انتہائی پرجوش انداز میں بولی جب کہ پیچھے مسکان کی بات سن کر سہیل نےایک نظر گھوڑے والے بھائی کو دیکھا اور مسکان کو اور پھر اپنی ہنسی کو بمشکل قابو پاتے بولا۔۔۔

"ارے بھائی گوسواری ہی کرنی ہے آپ بھینس تو نہیں لے کر کھڑے " اس کے بات سن کر گھوڑے والے بھائی نے انتہائی حیرانی سے اسے دیکھا جب کہ مسکان نے سہیل کو گھورا کبھی جو سیدھا سیدھی بات کر لے۔۔

"بھائی اب اس کے بات مت سنیں آپ یہ بتائیں کہ آپ کتنے لیں گے" سہیل کی بات کو نظر انداز کر کے بولی:

سہیل اپنی بات کو نظر انداز ہوتے دیکھ ایک بار پھر بولا:

"ارے ہاں بھائی بتا دیں اسی نے تو پیسے بھرنے ہیں "آنکھوں میں شرارت لیے چہرے پہ ایک ہاتھ رکھ کر ادھر ادھر دیکھ کر بولا جس سے صاف ظاہر تھا وہ اپنی ہنسی چھپا رہا ہے "میں تمہیں آخری پر بول رہی ہوں کہ سدھر جاؤ اور میں پیسے بالکل نہیں دوگی تمہارے ہوتے ہوئے مجھے دینے پڑے ہو تو فائدہ تمہارا"وہ کندھے اچکا کر اپنا حق اس پہ جتاتی ہوئی بولی جبکہ اسے ان دونوں کو اس طرح لڑتے دیکھ گھوڑے والا بھائی گہری مسکراہٹ کے ساتھ مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

"بھائی مسکراتے ہی رہیں گے یامیں گھوڑسواری بھی کرنے دیں گے"گھوڑے والے بھائی کو گھور کر بولی جبکہ گھوڑے والا اپنی بے عزتی ہوتے دیکھ نے جلدی سے گھوڑے کی رسی کے اس کے ہاتھ میں پکڑا دی۔۔۔۔۔۔۔۔

"لے بہن لے لیں گھوڑا"اس مالک کی بات سن سہیل نے اپنی ہنسی بہت مشکل سے کنٹرول کی اور جھٹکے سے گھوڑے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم بیٹھ گئے میں کیسے بیٹھوں گی مجھے تو بیٹھنا بھی نہیں آتا "مسکان نے ایک نظر گھوڑے کو دیکھا اور پھر ایک نظر سہیل کو دیکھ کر اس کو دیکھ کر بولی:

آؤ ہاتھ پکڑو میں تمہیں اوپر بٹھاؤں" وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے بولا:

مسکان نے ایک نظر اس کے ہاتھ کو دیکھا اور پھر چڑھنے کی کوشش کی لیکن وہ پھر ناکام ہوئی۔۔

"گھوڑسواری کا شوق ہے گھوڑے پر بیٹھنا نہیں آتا میڈم کو"

"ارے مجھے بیٹھنا آتا ہے یہ تو فراک کی وجہ سے بیٹھا نہیں جا رہا "مسکان اپنا بھرم رکھتے ہوئے بولی:

"اب کیسے چڑھاؤں تمہیں تمہارا کیا خیال ہے "

اس کی طرف دیکھ کر بولا جب کہ مسکان ایک نظر گھوڑے کو تو پھر اپنی فراک کو دیکھااور ایک گہری ٹھنڈی سانس بھر کر پلٹی۔۔

"تم گھوڑ سواری کر لو مجھے نہیں کرنی " جیسے ہی پلٹی اس سے پہلے کہ وہ پلٹتی اس کی کلائی اس نے پکڑ لی۔۔۔

"اب ایسا بھی نہیں ہے میں تمہاری کوئی خواہش پوری نہ کروں آومیں تمہیں بٹھانے میں مدد کرتا ہوں "وہ اس کی کالی آنکھوں میں اپنی شہد آنکھوں میں محبت کے رنگ بھرے دیکھتے ہوئے بولا اس کا دھیان تو صرف اپنی کلائی پر تھا اس کے بات کی طرف

اس کا دھیان کہاں تھا اسے ایسے لگا جیسے اس کی کلائی میں ہی دل دھڑکنا شروع ہو گیا ہو اس نے پلٹ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جو پہلے ہی اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کچھ کہہ رہا تھا اسے ایسے لگا جیسے تمام آوازیں بند ہو گئی ہوں وہ تو ویسے ہی اس کی آنکھوں کی دیوانی تھی اس کی کانچ سی شہد آنکھوں میں دیکھ کر اسے ایسے لگتا تھا جیسے جہان ہی بھول گیا ہو وہ ساکت سی اس کی آنکھوں میں دیکھنے مگن تھی مسکان کو اس طرح خود کو دیکھتے پا کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اسے جس نے اب تک پلک بھی جھپکی تھی اور پھر نیچے کی طرف منہ کر کے گہرا مسکرایا اور پھر اس کی طرف دیکھا اور ایک دم سے کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑا:

"کدھر ہے تمہارا دھیان کب سے بلا رہا ہوں "اپنی مسکراہٹ کو چھپاتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے بولا جبکہ مسکان ایک دم ہوش میں آئی۔۔

"ہاں کیا کہہ رہے تھے " اس کی طرف دیکھ کر چونک کر بولی:

"میں کہہ رہا تھا میں تمہیں گود میں اٹھا لوں یا تم مجھے اٹھا لو "آنکھوں میں شرارت بھرے اس کی طرف دیکھ کر بولا جبکہ اس کی بات سن کر مسکان حیرانی سے اسے دیکھا کہ یہ وہ کیا کہہ رہا تھا جب کہ اس کا چہرہ دیکھ سہیل کا قہقہ بلند ہوا۔۔

"ہا ہا تم کبھی نہیں سدھر سکتی مجھے سمجھ نہیں آتا کوئی اتنا معصوم کیسے ہو سکتا ہے جتنی تم ہو" بہت مشکل سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے وہ بولا

جبکہ اسے اس طرح سے دیکھتے پہلے تو مسکان کو سمجھ نہیں آئی پھر جیسے سمجھ آئی پھر اس نے سہیل کو گھور کر دیکھا۔۔

" پہلے خود تو سدھر جاؤ پھر مجھے بھی سدھار لینا ،میں جانتی ہوں تم سے میری خوشی برداشت نہیں ہو رہی آج کے دن "اور غصے سے پلٹ گئ اسے اس طرح جاتے دیکھ سہیل نے اردگرد دیکھا جہاں کوئی بھی نہیں تھا دور دور تک اسے کوئی نظر نہیں آیا یہاں تک کہ جو گھوڑے کا مالک تھا وہ بھی شاید کھانے کے لیے چلا گیا تھا اسے ایسے لگا جیسے قدرت اس پر مہربان ہو گئی ہو وہ جھٹ سے گھوڑے سے اترا اور ایک جھٹکے سے مسکان کو بازوں میں اٹھایا جبکہ اسے اس طرح گود میں اٹھاتے دیکھ مسکان نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے کوئی نظر نہ آیا پھراس نے گھور کر سہیل کو دیکھا جو اس کو ہی دیکھ رہا تھا اس کا انداز دیکھ مسکان کا دل زور سے دھڑکا اس نے فورا نظر کوجھکا دیا جبکہ اسے اس طرح دیکھ سہیل کے چہرے پر گہری مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔۔

"پہلے دیکھنا تھا کیسی شیر نی بن رہی تھی اب بھیگی بلی بن گئ" پھر سے اسے تپانے کے لیے بولا جبکہ مسکان جو شرما رہی تھی اور کسی رومینٹک بات کا تصور کر رہی تھی اس کے تصور کا میں محل اس کے تصور کا محل کانچ کے شیشے کی طرح ٹوٹا اور اس کا صبر لبریز ہوا ساری محبت کو بھاڑ میں جھونک کر اس نے گھور کر سہیل کو دیکھا اور پھر ایک دم آگے کو جھکی اور اس کی بازو پر نے دانت گارڈ دیےاور اتنی زور سے گاڑے سہیل کی کراہ نکل گئ۔۔۔

ہلکے ہلکے جھٹکے دے رہا تھا اب وہ اس کو جھٹک کر گرا بھی نہیں سکتا تھا تھوڑی دیر بعد مسکان نے اپنا چہرہ پیچھے کیا سہیل نے گھور کر دیکھا اور جھٹ سے اسے گھوڑے پر بٹھا دیا اور اپنا بازو سہلانے لگا۔۔

"جنگلی بلی کہیں کی میں ہی ملتا ہوں تمہیں اپنا وار کرنے کے لیے" وہ بھی بازو سہلاتے ہوئے بولا:

"ہاں تو میں تمہیں کب سے تو کہہ رہی ہوں مجھے مت تپاؤ تم میرا اتنا اچھا دن خراب کرنے پہ تلے ہو آخر کچھ نہ کچھ تو اس کا اثر ہونا ہی تھا "مسکان معصومت سے کندھے اچکا کر سارے الزام اس کے سر پر ڈال کے بولی:

جبکہ اسے اس طرح خود پر الزام لگاتے دیکھ سہیل تپ گیا۔۔

"تو میں جا رہا ہوں میں خود ہی گھوڑ سواری کر لوں آئی بڑی "اور اسے گھورتے ہوئے

پلٹ گیا۔۔۔

"کیا تم مجھے گھوڑے پر ہی چھوڑ کے چلے جاؤ گے پلیز نا تو میری یہ خواہش پوری نہیں

کرو گے "اس کی منت کرتے ہوئے بولی جبکہ اسے اس طرح سے منت کرتے دیکھ جھٹکے

سے گھوڑے پر بیٹھا اور گھوڑا بھگانا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی مسکان کی چیخیں

بلند ہوئی۔۔۔۔۔۔

" دیکھو اس کو آہستہ کر لو پلیز نا اب اتنا بھی تیز نہیں بھگانا تھا تم جانتے ہو مجھے ڈر لگتا

ہے" مسکان پلٹ کر اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"تمہیں شوق تھا گھوڑ سواری کا میں نے کہا تھا کر و اب انجوائے کرو "سہیل انتہائی

مزے سے بولا:

"دیکھو نا سواری بھی تو تمہارے ساتھ ہی کرنی تھی پلیز نا "اپنے اڑتے ہوئے بالوں کو

دونوں ہاتھوں سے سمیٹتے ہوئے پیچھے پلٹنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی جبکہ اس کے

اڑتے ہوئے بال اس کے ہاتھوں کی مہندی اس کے ہاتھوں کے گجرے اور ان سب کی

بھینی بھینی خوشبو اسے مدہوش کر رہی تھی پہلے تو اس کے دل میں آیا کہ خوبصورت ہاتھوں کو چھو کر محسوس کریں کچھ دیر اس کے اٹھتے ہوئے بالوں کو دیکھتے بہت نرمی سے اس کے بالوں پر لب رکھے اور محبت سے اسے پیچھے سے گلے لگایا مسکان کو سہیل کا دل اپنے کندھے پر دھڑکتے ہوئے محسوس ہوا یکدم اس کے تاثرات بدلے جہاں پہلے ڈر تھا اب وہاں سکون تھا وہ محفوظ باہوں میں تھی اب اسے یوں محسوس ہوا وہ دنیا کا سامنا کر سکتی تھی اگر وہ ساتھ تھا تو کیا غم تھا کیا ڈر مسکان نے نرمی سے پیچھے ہوتے اس کے کندھے سے سر ٹکا کر بیٹھ گئی جب کہ سہیل کو یوں محسوس ہوا جیسے ساری کائنات اس کی بازوں میں سما گئی ہوں اسے پر سکون دیکھ کر اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ پھیل رہی یہی وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ کس طرح ری ایکٹ کرتی ہے لیکن اس کی چہرے پر پھیلے اطمینان اور سکون کو دیکھ کر اس کا دل جیسے باغ باغ ہو گیا تھا۔۔۔۔

تیزی سے گھوڑا بھگاتے سہیل نے گراونڈ کا ایک چکر پورا کیا اس کا پورا دھیان گھوڑے پہ تھا جیسے ہی چکر پورا ہوا سہیل مڑنے کے لیے گھوڑے کی رسی کھینچ رہا تھا کہ اسی وقت مسکان پلٹی اور اس کے لب جو ہل رہے تھے وہ ایک دم ساکت ہوئے جبکہ سہیل جو رسی پر زور دینے کی وجہ سے بہت نزدیک تھا وہ بھی میں ساکت ہو گیا ایک لمحہ صرف ایک لمحہ ایسے آیا۔۔

جب انہیں لگا کہ ساری کائنات رک چکی ہے ہر آواز جیسے سنائی دینا بند ہو گئی ہو ہر حرکت بند ہو گئی ہو مسکان جس کے لب ہل رہے تھے وہ ایسے ساکت ہو گئے اور وہ جو کوئی بات کہنا چاہتی تھی جس کے لیے مڑی بیٹھی تھی چہرہ تھوڑا سا پیچھے کی طرف مڑا ہوا تھا کہ ایک جھٹکے سے اپنا چہرہ سیدھا کیا اور چہرہ جھکا کر بیٹھ گئی اور وہ جو اس کے بہت نزدیک تھی اس کے کان کی لو سے لے کر چہرہ پورا سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

اور وہ جو ساکت سا اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا اس کے جھٹکے سے چہرہ مڑنے پر ہوش میں آیا اور اس کے سر کو دیکھنے لگا ایک لمحے کے لیے تو اسے سمجھ نہیں آئی کہ ہوا کیا تھا لیکن دوسرے ہی پل تیزی سے اس کا ہاتھ اپنی گال پر گیا جہاں اسے اس کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا اور پھر تھوڑا سا نزدیک ہو کر اس کا چہرہ دیکھا سرخ پڑ چکا تھا اور وہ چہرہ جھکائے بیٹھی تھی پھر شاید شرمندہ تھی اسے کیسے شرمندہ دیکھ سکتا تھا اور پیچھے سے گلے لگایا، اس کے سر تھپتھپایا اور اسے اپنے بازو میں لے کر گھوڑے کی لگام کو کھینچ کر گھوڑے کی سپیڈ کو تیز کیا کچھ دور جا کر گھوڑا رک گیا اور سہیل چھلانگ لگا کر اترا اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اترنے میں اسے مدد دی جیسے اترے مسکان تیزی سے آگے کی طرف بڑھ گئی سہیل نے ایک نظر اس کی تیزی کو دیکھا گھوڑے کے مالک کو

گھوڑے کی لگام پکڑا کر جلدی سے اس کے پیچھے قدم بڑھائے بہت اچھا خوبصورت ہے

وہ پھر سے اکٹھے ہونے کے لیے چل دیے

علی نائشہ کو لے کر ایک بہت خوبصورت ریسٹورنٹ میں آیا تھا جو بہت ہی پیارا تھا گولڈن اور بلیک کمبینیشن میں تھا جس میں لال کلر اور زیادہ کھل رہا تھا خوبصورت پردے ان میں خوبصورت سی ٹیبل سجے ہر طرف گلاب ہی گلاب تھے خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے اور تھوڑی سی دور ایک پول سا بنایا گیا تھا جس کے آس پاس لائٹس تھی جبکہ ان لائٹوں کی روشنی اس پانی میں جگمگا رہی تھی اور مختلف رنگوں سا پانی خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی بہت آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہیں علی اور نائشہ اپنی ٹیبل کی طرف بڑھ گئے جیسے ہی ٹیبل کے نزدیک پہنچے علی نے انتہائی محبت سے اس کے لیے کرسی کھسکائی اور اسے اس پر بٹھا کر خود اپنے چیئر پر بیٹھ گیا جبکہ نائشہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی یا شاید وہ خود پر علی کی نظریں محسوس کر رہی تھی اسے ادھر ادھر دیکھتے دیکھ علی نے بہت نرمی سے نائشہ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیا جبکہ اسے اس طرح سے ہاتھ پکڑنے پر نائشہ نے پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا جب کہ وہ علی کے انداز بخوبی جان رہی تھی اس کے پلکیں اٹھانے پر علی رضا نے اپنی کالی آنکھوں کو اس کی سیاہ آنکھوں

میں دیکھا جہاں اپنا ہی عکس پایااور پھر بہت نرمی سے اس کے گجرے والے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے سہلایا اس کا انداز دیکھ عائشہ کا دل زور سے دھڑکا دل زور سے دھڑکااور تیزی سے چہرہ سرخ ہوا۔۔۔۔

"میں نہیں کہوں گا کہ مجھے تم سے بہت محبت ہے یا عشق ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ میں تمہاری دل سے عزت کرتا ہوں اور ہمیشہ تم مجھ سے عزت ہی پاؤ گی ادب پاؤ گی رسول کا فرمان ہے کہ "ہر شریف مرد اپنی بیوی سے دب کے چلتا ہے جبکہ بغیر دبا کر چلتا ہے" تو میں بھی ہماری شرافت کی رسم کاپاس رکھوں گا میں یہ نہیں کہتا کہ میں تمہاری ہر بات مانوں گا لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ جہاں مجھے لگے کہ تم ٹھیک ہو وہاں میں تمہاری مانوں گا جہاں کبھی تمہیں لگے کہ میں غلط ہوں تم مجھے ٹھیک کر دیناانسانوں سے ہی غلطیاں ہوتی ہیں میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہیں میں نہیں چاہتا ہم نے کبھی بھی کوئی تیسرا انسان بولے یا ہمیں غلط یا صحیح بتائے میں چاہتا ہوں کہ ہم خود ایک دوسرے کی خوبیاں اور خامیاں دیکھیں ایک دوسرے کو قبول کریں ایک دوسرے کی خوبی اور خامیوں کو دیکھیں اور انہیں صحیح کریں میں کبھی بھی ہمارے رشتے میں کسی تیسرے انسان کو نہیں چاہتا جو آکر ہمیں سمجھائے ،میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارے ماں باپ یا جو ہمارے بڑے ہیں وہ ہم میں نہ سمجھائیں لیکن یہ ان کا حق ضرور ہے کہ

اگر وہ ہمیں کبھی غلط کرتا دیکھے تو ہمیں سمجھائے لیکن پھر بھی میں یہی کہوں گا کہ ہر رشتے میں لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں جہاں محبت ہوتی ہے وہاں لڑائیاں بھی ہوتی ہیں تو میں یہ چاہوں گا کہ ہم ہمیشہ مل جل کر ہر بات کو سمجھیں اور ایک دوسرے کو سمجھائیں غلط کو غلط اور صحیح کو صحیح مانے، یہی ہمارے حق میں بہتر ہے" بہت محبت سے علی نائشہ کی طرف دیکھ کر بولا:

جبکہ اسے اس طرح سمجھاتے دیکھ نائشہ مسکرائی اس کی تمام باتیں اسے بہت پسند آئی تھی ہر رشتے اسی طرح ہونی چاہیے اگر انسان پہلے مل بیٹھ کر بات کر لے تو بہت سے مسئلوں کا حل نہیں کر آتا ہے۔۔

"آپ کی تمام باتیں ٹھیک ہیں لیکن میں اس میں کچھ باتیں اور کرنا چاہوں گی"

"ہاں کیوں نہیں تمہارا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا میرا ہے ہم دونوں کا رشتہ برابری کا ہے میں نہیں چاہتا کہ ہم دونوں میں سے کسی کو بھی بہت بڑا رتبہ دے دیا جائے اور کسی کو جانا ہی نہ جائے تو یہ غلط ہے "اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر اس کے بات سمجھتے ہوئے بولا:

"ہاں تو میں یہ کہنا چاہوں گی کہ کبھی ادھوری باتیں مت چھوڑنا کبھی وضاحت دینی پڑے تو دے دینا کیونکہ کبھی کبھی وضاحت سے بڑھ کر انا نہیں ہوا کرتی انا بڑی نہیں ہوتی کبھی کبھی انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور جو لائف پارٹنر ہوتا جو آپ کا سفر ہوتا ہے اس کے سامنے وضاحت دینے میں کوئی شرم نہیں یقین ایک الگ بات ہے لیکن اگر آپ غلط کر رہے ہیں یا آپ صحیح بھی ہیں تب بھی آپ وضاحت دیں کبھی کبھی آپ کی وضاحت آپ کے بہت سے معاملات کو حل کر دیتی ہے جبکہ آپ کی انا بہت سے معاملات خراب کروا دیتی ہے" دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ کر بولی:

اس کی بات کو سمجھتے ہوئے علی نے اسباب نے سر ہلایا اتنی دیر میں کھانا لگ چکا تھا وہ کھانے کی طرف متوجہ ہوئے بہت خوبصورت سی شام گزار کر وہ پھر سے اکٹھے ہونے کے لیے واپسی کی راہ لی۔------------------

----

ان کی کل فلائٹ تھی اسی لیے تمام پیکنگ ہو چکی تھی جبکہ سب کزنز اور گھر والے اداس تھے جو بھی تھا وہ پہلی بار اتنی دور جا رہے تھے لیکن وہ اپنے زندگی میں اپنے کریئر کا فیصلہ کر چکے تھے تو کون انہیں کچھ کہہ سکتا تھا یا کہنا بھی نہیں چاہتے تھے یہ

ان کی خواہشات ان کے خواب تھے جنہیں پورا کرنا ان کے لیے ضروری تھا اسی لیے یہ سب ان کی خوشی میں خوش تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب سے زیادہ مائیں اداس تھی جو بھی تھامائیں مائیں ہی ہوا کرتی ہیں وہ اولاد کے خوابوں کو تو دیکھتی ہیں لیکن اولاد کی دوری بھی انہیں تکلیف دیتی ہے اس لیے خود کو مصروف رکھنے کی کوشش میں تھی۔۔۔۔۔۔

شہرین کے گھر سب کی دعوت تھی اور خیرات تھی اسی لیے سب ان کے گھر میں جمع ہو رہے تھے مسکان ،نائشہ اور زائشہ بھی ان کے گھر جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی جبکہ زائشہ اس کا مسکان اور نائشہ کو کب سے تنگ کر رہی تھی کہ وہ ابھی سے اپنی سرال جا رہی ہیں جبکہ نائشہ اس کی بات سن کر کبھی شرما جاتی تو کبھی مسکرا دیتی جب کہ مسکان کی ہر بات کا اسے جواب دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اوئے ہوئے آج تو ٹور ہی الگ ہے لوگوں کی آج تو لوگ سرال جا رہے ہیں، ہائے ہمیں بھی کوئی ہمارے سسرال لے جائے ہم بھی جانے والے بنے ہیں" دل پہ ہاتھ رکھ کر ٹھنڈی آہیں بڑھتے ہوئے بولی:

جبکہ اسے اس طرح سے آہیں بھرتے دیکھ مسکان نے کھینچ کر تھپڑ اس کی کمر پر مارا اور نائشہ کی اس کی طرف پلٹ کر بولی:

"فکر نہ کرو تمہارے سرال والے بھی وہیں ہوں گے خیر سے وہ تمہارے بھی سرال لگتے ہیں ذرا سوچو تمہاری بھی تو خالہ ساس ہے پاگل " اس کی بات سن کر زائشہ نے حیرانی سے اسے دیکھا اور کچھ دیر سوچا اور پھر کھکھلا کر ہنسی۔۔

"ارے یہ رشتہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا ری ہاں میرا بھی تو سسرال ہے ارے میں تو اپنے سرال جا رہی ہوں اس کے لیے کوئی گانا ہی بتا دو ،مجھے تو یاد ہی نہیں ارہا پہلے جب کنوارے تھے ہزاروں ویڈیو آتی تھی اب نکاح ہو گیا تو اب کوئی پتہ ہی نہیں چلتا اب کون سا گانا گاؤ"۔۔۔۔

"مجھے ساجن کے گھر جانا ہے یہ گاؤ"مسکان اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر اس کو آنکھ مارتے ہوئے بولی:

اس کی بات سن کر زائشہ اور نائشہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر کھکھلا کر ہنسی۔۔

"ارے پاگل مجھے نہیں ،ہمیں ساجن کے جانے ہیں یہ گانا گانا چاہیے ہم تو ہیں بھی تین تو ہمیں ہی لگے گا"

"ارے مجھے نہیں جانا ابھی میری عمر ہی کیا ہے ساجن کے گھر جانے کی اور تم لوگوں کو نہیں پتا یہ جو میرا سا اور جن ہے نا اس کو جن بننے میں وقت نہیں لگتا تمہیں نہیں پتہ اس کا "نائشہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی جبکہ اس کا انداز دیکھ زائشہ اور مسکان ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"ارے اس میں کب جن آئے تم نے ہمیں بتایا ہی نہیں "مسکان انتہائی معنی خیزی سے ہنستے ہوئے بولی جبکہ اس کی نظریں دیکھ کر نائشہ سٹپٹا گئی اور فورا سے جھنجھلا کر اس کی طرف دیکھی بولی:

"بکواس بند کرو جب دیکھو غلط باتیں سوچتی رہتی ہوں اور بھی بہت اچھی باتیں ہوتی ہیں بی پوزیٹیو "نائشہ مسکان کی کمر پر تھپڑ مار کر ہنستے ہوئے بولی:

جب کہ اس کی بات سن کر زائشہ کے چہرے پر شرارتی سی مسکراہٹ آگئی فورا سے بولی: "مسکان سنا تو نے بھی پازیٹو ہمیں بھی پوزیٹو رہنا ہے نیگیٹو تو صرف یہی کریں گے " اس کی مسکان اس کے بات سن کر کھکھلا کر ہنسی جب کہ میں نائشہ شرم سے پانی پانی ہو گئی کس طرح کی بکواس باتیں کر رہی تھی یہ۔۔۔

"بکواس بند کرو تم سب جا رہی ہوں میں "نائشہ غصے میں باہر کی طرف بڑھ گئی جبکہ اسے اس طرح جاتے مسکان اور زائشہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئی ابھی وہ ہنس رہی تھی کہ نور بیگم کمرے میں آئی۔۔۔

"تم دونوں ابھی تک تیار نہیں ہوئی نائشہ کو دیکھو کب سے تیار ہو کر باہر بیٹھی ہے چلو دفع ہو جاؤ جلدی سے تیار ہو جاؤ "نور بیگم غصے سے بولی نور بیگم کو دیکھ کر زائشہ اور مسکان نے ہنسی روک کر پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر نور بیگم کے غصے کو اور پھر دونوں جلدی سے واش روم کی طرف بھاگی جبکہ نور بیگم سر جھٹک کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں جانتی ہوں میرا بچہ اداس ہے لیکن میرا شہزادہ خوابوں کو پورا کرنا بہت ضروری ہے انسان کو اپنی زندگی میں کامیاب ہونا چاہیے ایک لڑکے کو خاص طور پر کیونکہ تم جانتے ہو سب سے زیادہ زمہ داریاں مردوں پر ہوتی ہے"شہرین بیگم کب سے سہیل کو زمانے کی اونچ نیچ سمجھا رہی تھی۔۔

"جی ماما جی " سہیل ان کی احساسات کو سمجھ رہا تھا وہ ماں تھی انہیں اپنی اولاد کی فکر تھی۔۔۔۔

"ہر مرد کو کام زمہ داری سے کرنا چاہیے وہاں جاکر لا پرواہی مت کرنا ہر کام وقت پر کر کھانا وقت پر کھانا اور مجھ سے بات بھی کیا کرنا کہی بھول ہی نہ جاو"

"جی ماما، ایسا ہو سکتا ہے میں آپ کو بھول جاؤ" سہیل شہرین بیگم کے ہاتھ کا بوسہ لیتے ہوئے بولا:

"میرا پیارا بچہ" شہرین بیگم نے آگے بڑھ کر محبت سے سہیل کا ماتھا چوما۔۔

"اللہ تمہیں کامیابیاں دیں ،لمبی زندگی صحت دے،تمہارے خوشی کے لمحوں میں بر کتیں ڈال دیں "آمین " شہرین بیگم دعائیں دیتی ہوئی بولی:

"بس کر دیں ماما ،وہ کون سا لندن جا رہا ہے اسی ملک میں ہو گا آجائے گا" علی جو کب سے سہیل کا انتظار کر رہا تھا جھنجھلا کر بولا:

"بکواس نہ کرو، جاو لے جاو اسے "شہرین بیگم غصے سے بول کر کچن کی طرف بڑھ گئ

۔۔۔۔

"تم چلو میں نانی سے مل کے آتا ہو" سہیل علی کو بول کر سلمہ بیگم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے جلدی آنا" علی بول کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اسلام علیکم! نانو کیسی ہے" سہیل بی جان کے کمرے میں آکر بولا۔۔۔

سلمہ بیگم جو رقیہ بیگم سے باتوں میں مصروف تھی اس کے بولنے پر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"وعلیکم اسلام ! کیسی بڑھی نانی کی یاد آگئی دیکھو! اب میں کوئی کام نہیں کو گی تمہارا میں پہلے ہی بتا رہی ہوں " سلمہ بیگم پہلے ہی وارن کرتی ہوئی بولی:

جب کہ انہیں ایسے دیکھ سہیل اور رقیہ بیگم کھلکھلا کر ہنس دیے۔۔۔۔

سلمہ بیگم نے رقیہ بیگم کو کھکھلاتے دیکھ ناراضگی سے منہ مڑا انہیں ناراض دیکھ رقیہ بیگم جلدی سے آگے بڑھی اور بولی:

"بھائی مجھ سے کیسی ناراضگی سارے الٹے کام نواسے کریں اور ناراضگی مجھ سے کس خوشی میں جی"رقیہ بیگم مصنوعی ناراضگی سے بولی:

"اچھا جی وہ صرف میرے نواسے ہے تمہارے پوتے تو جیسے نہیں ہےنہ ان کے ساتھ مجھ پر تم ہنسو" سلمہ ناراضگی سے بولی:

سہیل کو سلمہ بیگم ناراضگی سے بولتی اتنی پیاری لگی کہ جھٹ سے ان کی گال پر پیار کیا اور بولا:

"ارے میری پیاری نانی ! ہم آپ سے کام نہیں کروائے گے تو کس سے کروائے گے آپ ہی تو جو ہم سے اتنی محبت کرتی ہے" سہیل محبت سے ان کی طرف دیکھ کر بولا:

"جانے دیں ،جا دیں ، جیسے میں تجھے جانتی نہ ہو ،میں تم سب کی محبتوں کو جانتی ہوں "سلمہ بیگم غصے سے بولی:

"ارے نانی !اب کیا کیا جا سکتا ہے جو ہونا تھا ہو چکا ہے اب کیسی ناراضگی" سہیل انہیں ٹھنڈا کرتے ہوئے بولا:

"تم کبھی میری بات نہیں مانتے تم سب ایک جیسے ہو"سلمہ بیگم ناراضگی سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"نانی مانتے تو ہے پلیز اس بار معاف کر دیں "سہیل انہیں مناتے ہوئے بولا اور ساتھ ساتھ رقیہ بیگم کو بھی اشارا کر رہا تھا کہ وہ منائیں۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں! اب مان بھی جا بچے دیکھ کیسے اداس ہو گیا ہے "رقیہ بیگم ایک ہاتھ سلمہ کے کندھے پہ رکھ کر اور دوسرا ہاتھ سہیل کی گال پہ رکھ کر بولی:

سلمہ بیگم نے ایک نظر رقیہ کو دیکھا اور پھر سہیل کو جو معصومیت چہرے پہ سجائے ہنسی چھپا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جو انہوں نے کیا سہی تھا کیا" اب وہ رقیہ بیگم کو گھورتے ہوئے پوچھ رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہوا کچھ یوں تھا کہ۔۔۔۔

ماضی:

کھانا کھانے کے بعد دلہنوں کو برائیڈل روم میں پہنچا دیا گیا تھا جب کہ لڑکے وہی بیٹھے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سلمہ بیگم سکون سے رقیہ بیگم سے باتیں کر رہی تھی کہ اچانک ان کی نظر اپنے نواسوں پر پڑھی۔۔۔۔۔۔

تینوں ہی ان کی طرف دیکھ کر کچھ سوچنے میں مگن تھے ان کے تاثرات دیکھ سلمہ بیگم کو گڑبڑ کا احساس ہوا ان کی چھٹی حس جیسے پھڑکی کچھ پل انہیں دیکھنے کے بعد وہ رقیہ کی طرف مڑی اور بولی:

"نا جانے مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے دال میں کچھ کالا ہے دیکھو میرے نواسے اور تمہارے پوتے کیسے دیکھ رہے ہیں یقینا یہ کچھ غلط سوچ رہے ہیں مجھے لگتا ہے ہمیں یہاں سے غائب ہونا چاہیے "سلمہ بیگم رقیہ بیگم کو ان کی طرف متوجہ کرتے بولی:

" ایسا کچھ نہیں ہے تمہیں ویسے ہی وہم ہو رہا ہے اب بچے کیا کریں گے ویسے ہی تمیں محبت بھری نظروں سے دیکھ رہے ہیں "رقیہ بیگم ان کی بات کو کسی کھاتے میں نہ لاتے ہوئے بولی:

"اللہ کریں میرا وہم ہی ہو لیکن ان کی حرکتیں دیکھ کر وہم لگ نہیں رہا" انہوں نے پلٹ کر پھر سے اپنے نواسوں کو دیکھنا چاہا پر یہ کیا وہ وہاں سے ایسے غائب تھے جیسے جن ہو۔۔۔۔۔

"چلو جلدی سے اس سے پہلے مجھ تک آئے ہم دوسری طرف جاتے ہیں" سلمہ بیگم جلدی سے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے بولی:

"ارے تم اٹھ کیوں نہیں رہی چلو جلدی" سلمہ بیگم نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔

"ارے دال میں کچھ کالا نہیں دال ہی کالی ہے پیچھے دیکھو" رقیہ بیگم سلمہ بیگم کا دیھان پیچھے کی طرف کرواتی ہوئی بولی:

"کیا ہے پیچھے اب" سلمہ بیگم جھنجھلا کر بولی:

جیسے ہی پیچھے دیکھا تو اپنے پوتوں کو کھڑے پایا جو بہت ہی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے ان کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اب تم لوگوں کو اپنے نکاح والے دن سکون نہیں ہے کیا ،چپ کر کے بیٹھ جائے لیکن نہیں سکون والی تو ہڈی ہی نہیں ہے"سلمہ بیگم تپ کر بولی:

"ارے نانی ہم نے کیا کیا ہے" علی معصومیت سے آگے آتے ہوئے بولا:

"انہیں بتاؤ جو تمہیں نہ جانتے ہوں میں تمہیں بہت اچھی طرح جانتی ہوں بنا کام کے تو تم کبھی اپنی ماں کے پاس نہیں گئے میرے پاس تو کہاں سے آؤ گے" سلمہ بیگم نے بنا کوئی لحاظ کیے کہ وہ دلہے ہیں ان کی بےعزتی کی

ان کو غصہ میں دیکھ کہ رقیہ بیگم نے ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔

"ارے کیا ہو گیا ہے بچے ویسے ہی تم سے ملنے آئے ہوں گے اب انہیں ہر وقت تو کوئی کام نہیں ہوتا نا شاید دعائیں لینے آئے ہوں اور تم ایسے ہی غصہ کرتی رہتی ہو "رقیا بیگم انہیں پوری طرح سے ٹھنڈا کرتے ہوئے بولی:

سلمہ بیگم نے پہلے ایک نظر رقیہ پر ڈالی اور پھر ان بچوں کو جو دعائیں لینے آئے تھے اور پھر بولی:

"اللہ تم لوگوں کا نصیب اچھا کرے تم لوگوں کو نیک اور اچھا ہمسفر دے تم لوگوں کو خوشیاں دکھائے اللہ تم لوگوں کے اچھے وقت میں برکت ڈال دے امین "وہ تینوں کے سر پہ ہاتھ دیک ان کے ماتھے پہ بوسہ دیتے ہوئے واپسی کے لیے مڑی جیسے ہی وہ مڑنے کے لیے موڑی وہ تینوں پھر سے آگے اب کے سلمہ بیگم نے اپنی مٹھیوں کو زور سے بیچا اور اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی کیوں نہ کہ سب لوگ نہیں دیکھ رہے تھے سب لوگوں کو دیکھ خود کو دیکھتا پا کر وہ اپنی چیئر کرسی پر بیٹھ گئی رقیہ بیگم ان کے سائیڈ پہ کھڑی تھی۔۔۔۔

"نانو آپ ہماری بات تو سنیں" اب کی سہیل آگے آیا ان کے قدموں میں بیٹھ کر اس کے ان کے ہاتھوں پر بوسہ دیا۔۔

"نہیں بیٹا جی مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سنی پہلے وہ تینوں چڑیلیں مجھے تنگ کر کے گئی ہیں اب تم آگئے ہو اب اور تو مجھے کوئی کام نہیں رہا "سلمہ بیگم ان کی بات کو کسی بھی خاطر میں نہ لاتے ہوئے بولی:

"نانو اب ایسے تو نہ کریں آپ ہماری بات نہیں سنیں گی تو کون سنے گا دادو آپ ہی انہیں کہیں نا "شاہ زیب آگے بڑھ کر جلدی سے بولا اور تینوں ہی ان کے قدموں میں

بیٹھ گئے سب لوگوں نے اس طرح بیٹھے دیکھ رہے تھے دادی نے پہلے ان لوگوں کی نظروں کو خود محسوس کیا اور پھر بہت محبت سے ان کے گال پر ایسے ہاتھ رکھا جیسے نہ جانے کتنی زیادہ محبت والی بات ہو اور پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی:

"بیٹا میں تمہاری ماں کی ماں ہوں میں تمہاری تمام کرتوتوں کو جانتی ہوں اگر تو تم لوگ باہر گھومنے جانے چاہتے ہو تو میں پہلے ہی بتا رہی ہوں میرے پاس مت آؤ میں نے تم لوگوں کو ذرا بھی اس بات کی اجازت نہیں دینی کیونکہ ہمیں لوگوں کی بہت پرواہ ہے جو کہ تمہیں نہیں ہے اب اس بارے میں مجھ سے کوئی بات مت کرنا "جب کہ ان کی بات سن کر ان تینوں نے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا اور دل میں یہ بات سوچی کہ نانی کو اس بارے میں کیسے پتہ چل گیا جبکہ ان کی حیرانگی دیکھ دادی دل میں خوب ہنسی اور پھر سہیل اور علی کے گال پہ ہاتھ رکھ کر بولی:

"بیٹا تم میرے ہی ہاتھوں میں بڑے ہوئے ہو انہی ہاتھوں سے میں نے تمہیں کھلایا ہے میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں سو میرے سامنے معصوم بننے کی کوشش مت کرو ان کے سامنے بنا کرو جو تمہیں جانتے نہ ہو میں پہلے ہی بہت سے معاملات کو حل کر رہی ہوں میری مشکلات میں اضافہ مت کرو تم لوگوں کو گھر میں نکاح نہیں کرنا تھا چلو میں نے تمہارا باہر انتظام کر دیا جو کہ ناممکن تھا لیکن میں نے کر دیا اب اور کوئی

خواہش مت کرنا "نانی انتہائی تپتے ہوئے ہلکی سی مسکراہٹ سے بولی جب کہ نانی کی بات سن کر ان دنوں نے تھوک نگلا اور پھر بہت ہی منت بھری نظروں سے رقیہ بیگم کی طرف دیکھا جب کہ رقیہ بیگم خود حیران تھی کہ سلمہ بیگم کیسے ان کی ہر بات کو جانتی تھی لیکن پھر بچوں سے بھی انہیں بہت پیار تھا آخر بچوں کے اتنا خاص دن تھا اسی لیے رقیہ بیگم نے بچوں کو ساتھ دینے کا ٹھانتے ہوئے سلمہ کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔

"مجھے لگتا ہے کہ ہمیں بچوں کو باہر جانے دینا چاہیے اگر بچے یہ چاہتے ہیں وہ جلدی واپس آ جائیں گے وہ بچے نہیں ہیں اس سے پہلے کہ وہ کوئی غلط راہ لیں ہمارے لیے اچھا یہی ہے کہ اگر ہمارے بچے ہم سے پوچھ کر جانا چاہتے ہیں تو ہم انہیں جانے دیں "رقیہ بیگم سلمہ ٹھنڈا کرتے ہوئے بولی:

سلمہ بیگم نے دل ہی دل میں اپنے نواسوں اور پوتو دونوں کو کوسا وہ رقیہ بیگم کو کیا بتاتی کہ ان کی پوتیاں ان سے اس بات کی اجازت لے چکی ہیں اگر وہ ان کا ساتھ دیتی تو انہوں نے بہت لیٹ واپس آنا تھا جس کا جواب انہیں ہی دینا تھا لیکن اب کیا کر سکتے تھے جب چڑیا چک گئی کھیت اسی لیے ٹھنڈی اہ بھرتے ہوئے انہوں نے اپنے نواسوں کو دیکھا اور پھر پوچھا کہ

"اب تم لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہو"

"نانو ہم باہر ہی گھومنے جانا چاہتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی پوتیوں کو سرپرائز دیں ان کو دل خوش کر دیں "وہ ایسے بولے جیسے نہ جانے کتنا نیک کام ہو نہ جانے ان کا دل کتنا خوش ہونا ہو جیسے اس میں فائدہ ہی فائدہ ہو ان کا جبکہ نانی دل میں ان کو بتاتے ہوئے کہ "بیٹا میری پوتیاں بھی تمہیں خوش کرنے کے لیے لگی ہوئی ہیں اور پھر اتنی خوشی پا کر تم لوگ کیا کرو گے بلا وجہ میری ہر جگہ شامت لاتے ہو لیکن پھر خود کے تاثرات کو نارمل کرتے ہوئے انہوں نے خود کی جان کو چھڑاتے ہوئے وہاں سے جانے کا اشارہ کیا اور اپنی اولاد کی طرف بڑھ گئی جن کی اولاد نے ان کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔-----------------

حال:

"ہاں میں جانتی ہوں انہوں نے صحیح نہیں کیا تھا لیکن پھر بھی ہیں تو بچے ہی وہ ویسے بھی ابھی جوان خون ہے اسی لیے گردش کرتا رہتا ہے" رقیہ بیگم سمجھاتے ہوئے بولی:

"اچھا نہ نانی ہے ناراض ہونا بند کر دیں اب ہمیں کیا پتہ تھا کہ آپ کی پوتیوں نے سرپرائز دینا ہے "سہیل نے رقیہ بیگم کے سامنے ہی سلمہ بیگم سے کہا جب کہ یہ بات

سن اب رقیہ بیگم نے سلمہ بیگم کو گھورا کہ انہوں نے ان کو یہ بات کیوں نہیں بتائی جب کہ سلمہ بیگم نظریں چراتے ہوئے نظریں جھکا گیا وہ کیسے بتاتی ہیں کہ ان کی پوتی ان کے نواسوں کو سرپرائز دینے کے لیے گھر سے باہر جانا چاہتی تھی اسی لیے سہیل کی طرف مڑی اور اس کو گھورتے ہوئے بولی:

"مجھے باہر تک چھوڑ دو مجھے شہرین کے پاس جانا ہے "سہیل انہیں باہر کی طرف لے کر چل دیا جبکہ ان کی تیزی دیکھ رقیہ بیگم انہیں دیکھتی رہ گئی پھر سر جھٹکا جیسے کہا ہو یہ کبھی نہیں سدھر سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔

علی جو پھر سے سہیل کو بلانے کے کیے جا رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر مسکان پر پڑی جو کافی ایک ہی جگہ کو دیکھ کر کسی گہری سوچ میں گم تھی تبھی اسے دور سے شاہ زیب آتاہوا نظر آیا اس نے اس کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا دونوں کی طرف بڑھے جب کہ باہر سے آتے انم ،انمول ،میر، نائشہ، زائشہ ،شہرین اسی طرف ہی آ رہے تھے اور دادی کے کمرے سے سلمہ خاتون اور سہیل لاونج میں آرہے تھے مسکان لاونج میں کھڑی تھی اسی لیے سب وہیں اکٹھے ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔

تبھی شاہ زیب نے سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور اس کے سامنے جا کر ہاتھ ہلایا لیکن وہ کچھ زیادہ ہی گہری سوچ میں تھی اسی لیے بالکل بھی نہ چونکی۔۔

"مسکان "علی سے انتہائی نرمی سے اس کو بلایا۔۔۔

" مممممم "مسکان نے ایسے جواب دیا کہ وہ بہت کسی گہری سوچ میں ہے

"کیا سوچ رہی ہو" اب کے شاہزیب نے ہلکی سی آواز میں پوچھا لیکن اس کے ہلکی آواز اتنی ضرور تھی کہ کچھ قدموں کے فاصلے پر سلمہ خاتون اور سہیل تک اس کی آواز گئی تھی۔۔

سہیل اس کی طرف متوجہ ہوا جبکہ باقی سب بھی تھے کالی پاؤں تک چھوتی فراک پہنے دونوں ہاتھوں میں لال اور کالی اپنے کپڑوں کے ساتھ کی چوڑیاں پہنے بالوں کے پیچھے چھٹیاں بنائے کانوں میں ہلکے ہلکے جھمکے پہنے ہلکے سے میک اپ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی ایک ہاتھ ہونٹوں پر رکھے سوچنے کے انداز میں کھڑی تھی

"میں سوچ رہی ہوں کہ پھپھو نے سہیل کے ماتھے پر بوسہ دیا "اس کی اواز ایسے تھی جیسے کسی گہری سوچ میں ڈوب کر آواز اتی اس کے بات سن علی اور شاہ زیب نے فورا سے پیچھے دیکھا جہاں وہ سب کھڑے تھے اور پھر سہیل کو شرارتی نظروں سے دیکھا

جونانی کے ساتھ کھڑا تھا جو انہیں آگے نہ پوچھنے کا اشارہ بھی کر رہا تھا لیکن وہ پھر بھی شررتی نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ بیٹا اب تو گیا پھر دونوں نے چہرہ سیدھا کیا مسکان کی طرف دیکھ کر کہا:

"ہاں تو کیا ہو گیا اس میں کون سی بڑی بات ہے" علی نے آہستہ سے اس کی سوچ کے مطابق یوں کہا کہ اس کی گہری سوچ نہ ٹوٹے

"ارے تمہیں سمجھ کیوں نہیں رہے سہیل کا ماتھا چوما"

"ہاں تو اس میں سمجھ نہ آنے والی کون سی بات ہے "شازیب نے کہا

ارے تم سمجھو نا تم سمجھ کیوں نہیں رہے جو میں کہنا چاہ رہی ہوں "اب کے علی نے سوالیہ نظروں سے باقی سب کو دیکھا تو وہ بھی سب سوالیاں نظروں سے ہی میں دیکھ رہے تھے تو کبھی مسکان کے چہرے کو جب کہ زائشہ اور نائشہ حیرانی سے اور کبھی اپنی ہنسی چھپاتی انہیں دیکھ رہی تھی شاید وہ جواب جانتی تھی جبکہ انمول اور انم تجسس بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ اب مسکان کا جواب دیتی اور سہیل اپنا چہرہ نیچے کیا اس کے جواب کا منتظر کھڑا تھا اب سلمہ خاتون یہ فیصلہ کر رہی تھی کہ یہ جوتے تک ہا تھ

جانا چاہیے یا نہیں یہ اس کی بات ہے میں بتانا تھا ویسے تو انہیں پورا یقین تھا وہ کوئی بے وقوفی ہی کرے گی لیکن پھر بھی وہ اچھے کی امید رکھ رہی تھی۔۔۔۔

"سمجھا دو ہمیں تو سمجھ نہیں آرہی "شاہ زیب نے آہستہ سے کہ کان کے پاس بولا:

"ارے یار تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی وہ میں نے چومنا تھا "اب کہ مسکان دوسری جھنجھلا کر بولی:

جب کہ اس کی بات سن شاہ زیب اور علی نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا جب کہ باقی سب حیرانی سے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ رہے تھے اور نانی کا جوتے تک ہاتھ گیا اور کھینچ کر جوتا اس کی کمر پر مارا۔۔۔

مسکان جیسے ہی جوتا لگا تو وہ ہوش میں آئی اور گڑبڑا کر پیچھے دیکھا جہاں سب کھڑے تھے اور پھر پوچھا:

"اب میں نے کیا کر دیا ہے جو مجھے جوتا پڑا ہے سب کے سامنے بی جان کوئی تو لحاظ کر لیا کریں آپ تو ہر جگہ ہی شروع ہو جاتی ہیں "مسکان جو اپنی گہری سوچوں کے ٹوٹنے پر افسوس سے بھی جان کو دیکھ رہی تھی جبکہ اس کی بات سن کر سب کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔۔۔۔۔

سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے انمول اور انم تو ہنس کر صوفے پر گر گئی جبکہ سہیل چہرہ نیچے جھکاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا علی اور شاہ زیب بھی اس کے پیچھے بھاگے شہرین بیگم آگے بڑھی اور ہنستے ہوئے مسکان کے سر پر ہلکے سے تھپڑ مارتے ہوئے بولی:

" صحیح تمیں جوتے پڑتے ہیں بندہ یہ تو دیکھ لے بات کہاں کر رہا ہے" اور آگے کی طرف بڑھ گئی جب کہ مسکان کو تو ابھی تک بات ہی سمجھ نہیں آئی تھی کہ ہوئی کیا ہے اس کی تو کوئی غلطی بھی نہیں تھی کیا سب نے اس کی سوچ پڑھ لی تھی اس نے میر کو گھورا اور پھر انم اور انمول کو اور پاؤں پٹکتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

اپنا کمرہ بھی کیا کمرہ تھا انمول انم کا کمرہ تھا جہاں وہ سب پہلے سب کزن رہا کرتی تھی کیونکہ وہ سب شہرین کے گھر پہ تھی اسی لیے پاؤں پٹکتے ہوئے انم کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

پیچھے سب نے ایک دوسرے کو پھر سے حیرانگی سے دیکھا اور ایک نظر نانی کو اور ہنس ہنس کے پھر سے لوٹ پوٹ ہو گئے انہیں واقعی امید نہیں تھی مسکان اس طرح کی بات کرے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوئے ہوئے آج تو ٹور ہی الگ ہے جناب کی، بات سن کر تو جناب کا چہرہ ایسے سرخ ہوا جیسے اس نے کر ہی دی ہو" شازیب نے آہستہ سے سہیل کے کان بولا اس کی بات سن کر سہیل کو تب چڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بکواس نہیں کرو وہ تو ہے الو اور تم سب بھی میرے ہی پیچھے پڑ گئے ہو چلو بھاگو یہاں سے" ان کو بھگاتے ہوئے بولا:

"اوئے ہوئے ابھی تو صرف بات ہوئی ہے تب جناب ہمیں بھگا رہے ہیں اگر کچھ ہو گیا تو یہ ہمیں پہچانے کا بھی نہیں "اب کے علی اس کی ٹانگ کھینچتے ہوئے بولا جبکہ ان کی بات سن تو سہیل نے کھینچ کر علی کی کمر پر مارا اور اسے گھورتے ہوئے بولا:

"بکواس کم کیا کر پہچاننے کو جیسے تم میری بیوی ہو وہ تو میں تم لوگوں کو ویسے بھی نہیں جانتا" اب کی سہیل سنجیدہ ہوتے انہی کے انداز میں بولا:

جبکہ اس کی بات سن کر ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر کھینچ کر تھپڑ دونوں نے ایک ایک اس کی کمر پر مارا اور پھر پوچھا:

"ہاں تو کیا کہہ رہے تھے پہچانتے ہو یا نہیں ہمیں "جب کہ اس کی بات سن سہیل نے دو قدم پیچھے لیے ہیں اور مڑ کر بھاگنا شروع کر دیا اور اونچی سے چلایا:

"نہیں" یہ سب کچھ اتنی جلدی ہوا کہ علی ارشاد زیب کو سمجھ ہی نہ آئی لیکن جیسے ہی سمجھ ائی وہ اس کے پیچھے بھاگے اور پھر فضا میں تینوں کے قہقہ گونجے وہ دوست تھے اور ہمیشہ ہی رہیں گے قسمت دور سے ان کے قہقہ سن کر نمی سے مسکرائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح ان کی فلائٹ تھی سب لوگ اپنے گھروں کو جا چکے تھے آہستہ سے قدم بڑھاتے ہوئے سہیل زین صاحب کے کمرے کی طرف بڑھ گیا وہ صبح سے ان سے نہیں ملا تھا ان سے بات کر کے جانا چاہتا تھا وہ جانتا تھا وہ اداس ہیں انہیں اپنی اولاد سے بہت

محبت تھی وہ دو پل کی دوری بھی برداشت نہیں کیا کرتے تھے کہاں وہ اتنی دور جا رہا تھا اور اتنے ٹائم کے لیے آہستہ سے دروازے پر پہنچ کر دروازے کو نوک کیا۔۔

"بابا میں آ جاؤں "

زین صاحب جو کتاب پڑھ رہے تھے فوراً سے اپنی ٹانگیں سمیٹی اور بولے:

"جی بیٹا آجاؤ ،وہاں کیوں کھڑے ہو "اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے انتہائی محبت سے بولے :

اسی طرح سے قدم بڑھاتے ہوئے بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گیا سر جھکا لیا۔۔

زین صاحب نے پہلے اس کے جھکے سر کو دیکھا اور بہت نرمی سے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا وہ جانتے تھے اولاد چاہے جتنی مرضی والدین سے محبت کر لی لیکن محبت کا اظہار کرنے میں اتنے ہی کمزور ہوتی ہے پھر شاید جھجک شرم آجاتی ہے بہت ہی نرمی سے گلے لگایا اور اس کی کمر کو تھپتھپایا۔۔

یہی وہ پل تھا جب پورے دن کا سہیل کا سسک اٹھا وہ سارا دن جھوٹی ہستی چہرے پر سجائے پھر رہا تھا اداس وہ بھی تھا دور جانے سے ،کچھ بچے ہیں ماں کے نزدیک ہوتے

ہیں اور کچھ باپ کے لیکن جو باپ کا رشتہ ہوتا ہے سب سے الگ ہوتا ہے بے شک شرم جھجک ہوتی ہے لیکن پھر بھی باپ باپ ہوتا ہے۔۔۔

گلے لگتے ہی رو دیا

"میں آپ کو بہت یاد کروں گا اور سب کو بہت یاد کروں گا "اس کے بات سن کر زین صاحب نے اپنی آنکھوں کی نمی کو صاف کیا اس کی کمر کو تھپتھپا کر اسے حوصلا دیا۔

"میں بھی اپنے بیٹے کو بہت یاد کروں گا جانتے ہو تم لوگ مجھے، تم لوگوں سے تھوڑی سی دوری برداشت نہیں ہوتی کہاں تم نے اپنی زندگی سے اتنا بڑا فیصلہ کر لیا اور اتنی دور جانے کا لیکن میں تمہارے خوابوں کی خواہشوں قدر کرتا ہوں میں بہت دل پر پتھر رکھ کر تم بھیج رہا ہوں میرے دعا ہے تو کامیاب یہاں حاصل کرو خوش رہو اور اپنی زندگی میں ترقی حاصل کرو خوشیاں پاؤ "زین صاحب نے گلے لگائے ہی بہت اچھی دعائیں دی اسی طرح یہ لمبی رات باتوں میں گزر گئی یا پھر شاید انہیں یہ بہت چھوٹی لگ رہی تھی جو شاید دور جانے کی وجہ سے یا وہ احساسات جو محسوس کر رہے تھے گزرتی رات میں انہوں نے اپنے دکھ سکھ اپنے راز ہر چیز ایک دوسرے کو بتائے تھے ایک

دوسرے اپنے احساسات بتائیں وقت گزر ہی جاتا ہے اسے کتنا بھی روکنے کی کوشش کریں اسی طرح یہ رات بھی گزر گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان کب سے بیٹھی یہ سوچ رہی تھی اس کی کیا غلطی تھی کہ اسے یوں سب کے سامنے جوتا پڑا اتنی بے عزتی اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ دروازہ نوک ہوا یہ الگ بات تھی نائشہ، زائشہ انمول اسے بات بتا چکی تھی لیکن پھر بھی وہ حیران تھی کہ یہ بات کیسے کر سکتی ہے ابھی بھی بیٹھی ہے سوچ رہی تھی۔۔

"آجاؤ" بیڈ پر الٹی لیٹی ہوئی تھی اس کا خیال تھا کہ زائشہ یا نائشہ میں سے کوئی ہو گا دوپٹہ سائیڈ پر پڑا تھا ہی ریلیکس انداز میں سوچنے میں مگن تھی دونوں بازوں نیچے رکھیں اور ان کے اوپر چہرہ ٹکائے سامنے کھڑکی کے ہلتے ہوئے پردوں کو دیکھ رہی تھی دروازہ کھولنے کے بعد جب کچھ دیر ہلچل نہیں ہوئی نہ ہی کوئی آاواز آئی تو اس نے پہلے بولا:

" زائشہ خیریت ہے اتنی خاموشی "اسی طرح لیٹے لیٹے ہی پوچھا:

لیکن پھر بھی کوئی جواب نہ پا کر وہ پلٹی جیسے ہی پلٹی اس کے آنکھیں کھلی رہ گئی جو تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی ،شرمندگی الگ آج کو تو دن ہی منہوس تھا اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اب کہاں جائیں جبکہ سامنے والا اس کے تاثرات سے لطف اندوز ہو رہا تھا اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ اس طرح کوئی سچویشن ہو سکتی لیکن اب ہو ہی گئی تھی تو انجوائے کر رہا تھا بلکہ اس نے تو دروازہ نوک کیا تھا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو" اپنے قدموں کو بڑھاتے ہوئے پوچھا:

اس کی آواز سن کرمسکان ہوش میں آئی اور پھر اچانک سے اسے اپنے لیٹے ہونے کا احساس ہوا تو جھٹ سے کھڑی ہو گئی جیسے ہی کھڑی ہوئی اس کے ہاتھ سے ناول چھوٹ کر اس کے قدموں میں گرا۔۔۔

"ت ،تم یا ،یا ،یہاں کیا کر رہے ہو" وہ اس کے سامنے ہچکچاتے ہوئے بولی:

"میں تمہیں دیکھنے آیا تھا "دروازے کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے ٹانگوں کی کینچی بنا کر کھڑے ہوتے بولا

اس کی بات سن کر مسکان کی آنکھیں حیرانی سے اور زیادہ کھلی اور اپنی طرف اشارہ کر کر بولی:

"م،م، مجھے "وہ اتنی حیرانی سے بولی کہ سہیل سے اپنی ہنسی کنٹرول کرنی مشکل ہو گئی اور اس کی بات پر اثبات میں سر ہلایا ہ۔۔

"اں ہاں تمہیں ہی "اس کے تاثرات دیکھ مسکان نے جلدی سے خود پر قابو پایا۔۔

"کیوں خیریت تھی "یک دم اس کے لہجے میں ناراضگی آگئی وہ اس سے ناراض تھی چلو جو بھی تھا اسے اس پہ نہیں ہنسنا چاہیے تھا یا باہر نہیں جانا چاہیے تھا یہ بھی تو کہہ سکتا تھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہے لیکن اس نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا اس لیے ناراض تھی اس کی ناراضگی بھرے لہجے کو نوٹ کرتے ہوئے دو قدم آگے بڑھاتے ہوئے اس کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔

"ہاں اب بولو کیا کہہ رہی تھی وہاں سے صحیح سنائی نہیں دے رہا تھا "اس کے اس طرح سے پاس آنے پر مسکان گڑبڑا گئی اور فورا سے چہرہ اونچا کر کے اسے دیکھا جو چہرہ جھکائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی انکھوں میں دیکھتے ہیں ایک بار پھر کھو گئی تھی اٹھ کے شہد رنگ آنکھوں میں شرارت اور محبت کے رنگ بھرے تھے وہ تو ویسے بھی اس کی آنکھوں کی دیوانی تھی مسکان کی آنکھیں سیاہ تھی جبکہ سہیل کی آنکھیں شہد رنگ کی تھی اسے ایسے محسوس

ہوتا تھا جیسے کانچ ہوں اسے ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے دنیا رک گئی ہو جیسے دنیا کے تمام حرکتیں تمام آوازیں آنا بند ہو گئی ہوں ہر چیز ٹھہر گئی ہو وہ بنا پلک جھپکے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی وہ جو اسی کی طرف متوجہ تھا اس کے پلکے نہ جھپکنے پر گہری مسکراہٹ سے مسکرایا اور پھر آگے بڑھ کر اس کی دونوں آنکھوں پر لب رکھ دیے جیسے اس نے لب رکھے مسکان ہوش میں اسے اپنی اس حرکت کا احساس ہوا تو فوراً سے نظریں جھکا گئی اس کی چہرے کی رنگت سرخ پڑ رہی تھی جبکہ سہیل اس کے چہرے پر محبت کے رنگ دیکھ رہا تھا جو بہت خوبصورت سے بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

ہائے اس کا دل جو بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا ابھی تو وہ اسے اس بات کا بھی حساب لینا چاہتا تھا جو اس نے دوپہر میں کہی تھی۔

"میں تم سے کچھ کہنے آیا ہوں" اور پھر سہیل نے بات کا آغاز کیا مسکان اس کے آگے سے گزر کر کھڑکی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

"ہاں بولو کیا بات کرنی ہے "یہ بول کر اپنے دل پہ ہاتھ رکھا یہ وہی جانتی تھی اس کے نزدیک کس طرح سے کھڑی تھی،،

"بات نہیں کرنی بلکہ تم سے کچھ پوچھنا ہے" سہیل اپنی بات میں تجسس بھرتے ہوئے بولا:

اس کی بات سن کر مسکان کا دل اور زور سے دھڑکا نہ جانے وہ کیا پوچھنے والا تھا۔۔۔۔

"ہم پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو "اپنے تاثرات اور آواز کو نارمل کرتے ہوئے بولی:

" میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کیا اب تم میرے ماتھے پر بوسہ دو گی" یہ بات اس نے اتنی اچانک سے کہی تو مسکان جو اس کی طرف مڑ رہی تھی وہیں ساکت رہ گئی وہ اسے اپنے مڑنے پر انتہائی افسوس ہوا کاش وہ نامڑتی کاش یہ وہ لمحہ نہ ہوتا لیکن اب نہ وہ تیزی سے مڑ سکتی تھی نہ وہ اس کی طرف مڑ سکتی تھی پہلے تو اسے اس کی بات یقین ہی نہیں آیا تھا لیکن پھر مڑکے اس کی طرف دیکھا اور اس کے پاس تاثرات جاننے کی کوشش کی کہ یہ بات اس نے کس انداز میں بولی لیکن اس کا چہرہ بے تاثر تھا نہ معنی خیزی تھی نہ شرارت نہ ہی کوئی ایسی بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کو پکڑا اور انگلیوں کو مڑوڑناشروع کر دیا جس سے اس کا ہاتھ تیزی سے سرخ ہوا سہیل کی نظر اس کے ہاتھ پر ہی تھی دو قدم

آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور بہت آہستہ سے اس کے ہاتھوں کو سہلانا شروع کر دیا۔۔۔۔

"انہیں تکلیف مت دو، مجھے میرے سوال کا جواب دو "اس کے ہاتھوں کو نرمی سہلاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا:

جبکہ مسکان نے تو کچھ سنا ہی نہیں وہ تو صرف اس کی آنکھیں اور اپنے ہاتھوں پر اس کے ہاتھ محسوس کر رہی تھی اس کی ساری حسیں اس حرکت پہ جامد ہو چکی تھی وہ ایسے کھڑی تھی جیسے پتھر کی ہو لیکن اس کے دل کی دھڑکن اس قدر زور سے گونج رہی تھی کہ اسے لگا کہ یہ ساری دنیا میں چلا چلا کر بتا رہی تھی کہ اس کا دل کتنی تو زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ کچھ بھی کہنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی ایسے ہی تو وہ اس کی دیوانے نہیں تھی وہ قابل تھا اس محبت کے۔۔۔۔۔

سہیل کو سمجھ نہیں آتی تھی وہ کیسے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پلکیں جھپکنا بند کر دیتی تھی وہ اسے ہو جاتی تھی جیسے ساری دنیا ہی تھم گئی ہو وہ بھی اس کی حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔وہ بالکل بھی پلکیں نہیں جھپک رہی تھی یہاں تک کہ اس کی اسے یوں لگا کہ

جیسے اس کی آنکھوں میں نمی کے جما ہونی شروع ہو گئی ہو لیکن اس نے پلک نہیں جھپکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے اس طرح دیکھتے دیکھ بہت نرمی سے آگے بڑھ کر اس سے گلے لگایا اور اس کے سر کو ہلکے سے تھپتھپایا اب تو مسکان کو لگا کہ وہ اس کے دل میں دھڑک رہا ہے وہ سہیل کے کندھے کے برابر تھی اور اس کا سر عین اس کے دل سے تھا اس کے دل کی دھڑکن کو وہ محسوس کر رہی تھی جو وہ تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔۔

جبکہ سہیل اس کے دل کی دھڑکن کو محسوس کر رہا تھا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دل کی دھڑکن پہ وہ دھڑکنا شروع ہو گئی ہو بہت نرمی سے اس کے بالوں پر لب رکھے اوراس کے بالوں کو محسوس کیا۔

"میں کل چلا جاؤں گا دن ،ہفتے ،سال، مہینے پتہ نہیں کیسے گزریں گے تمہارے بغیر لیکن میں جلدی آؤں گا تمہارے لیے ،ہماری نئ زندگی کے لیے "اس کو اپنی باہوں میں بھی انتہائی محبت کے ساتھ لگائے وہ بول رہا تھا۔۔۔

"مجھے اچھا لگا کہ تم میرا ماتھا چھومنا چاہتی ہو ہاں بس یہ اچھا نہیں لگا کہ تم نے سب کے سامنے کہہ دیا یہ سب کے سامنے نہیں کہنا چاہیے تھا"

"ارے مجھے تو خود پتہ نہیں چلا کہ میں نے کیا بولا ہے تم نے بھی تو نہیں روکا تمیں روکنا چاہیے تھا نا میں کون سا ہوش میں تھی " مسکان شکوا کرتے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھ کر بولی:

اس کے اس طرح شکواکرنے پر اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ پھیل گئ

"کیسے کہتا ہے بھائی رک جاؤ اس سے کچھ مت پوچھو اب تمہیں ہوش کرنا چاہیے کس جگہ پہ کھڑی ہو کر سوچ رہی ہوں " ہلکے سے کھکھلاتے ہوئے بولا شاید وہ سین کوئی امیجن کر رہا تھا جب یہ سارا واقعہ ہوا اسے اس طرح سے ہنستے دیکھ مسکان نے اس کی طرف سے چہرے کو موڑا ایسے جیسے اب وہ بات ہی نہیں کرے گی

"اچھا نا سوری اب نہیں کرتا کہ تم آج کا زیادہ ہی نہیں ناراض ہونے لگ گئ" سہیل بہت نرمی سے اسے پیچھے سے گلے لگاتے ہوئے بولا:

"تم وہ بات کرو جو کرنے آئے ہو زیادہ فری مت ہو "مسکان اسے وارن کرتے ہوئے بولی:

"ایک تو یہ تمہارا فری ہونا پتہ نہیں کسے کہتے ہیں "وہ تپ کر بولا:

یہاں وہ اتنے اچھے لمحات گزارنے آیا تھا کہاں وہ فری ہونے کا کہہ رہی تھی۔۔

"جا رہا ہوں میں نہیں فری ہوتا تم سے" وہ واپسی کے لیے مڑ گیا ابھی مڑنے کے لیے مڑا ہی تھا کہ اس کی کلائی مسکان کے ہاتھ میں آئی جیسے ہی اس نے اپنی کلائی پر اس کے ہاتھوں کو محسوس کیا فورا سے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

مسکان نے فورا سے دو قدم آگے بڑھائے اور اپنے پاوں کے پنجوں کو اوپر اٹھایا وہ جو پہلے ہی اسے اس کی طرف متوجہ تھا جیسے ہی اس نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر لب رکھے وہ وہیں ساکت ہو گیا، دنیا رک گئی جب کہ وہ ایسے ہی پیر اٹھائے ابھی تک اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد وہ دور ہوئی اور سر جھا کر کھڑی ہوگئی جبکہ سہیل ابھی تک ساکت نظروں سے سے دیکھ رہا تھا کیا چیز تھی وہ۔اسے اس طرح خود کو دیکھتا پا کر مسکان نے جلدی سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا اور کان کے پاس ہو کر بولی:

"اب ایسے مت دیکھو مجھے شرم آتی ہے" مسکان شرارتی لہجہ لیے بولی:

"اور کیسے دیکھو جناب کو" سہیل نے تیزی سے اس کی کمر میں بازو حائل کیا۔۔۔۔

"اتنی پیاری نظروں سے نہ دیکھو پیار ہو جائے گا" اس کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی:

اس کی بات سن کر سہیل نے کچھ پل اس کی آنکھوں میں دیکھا اور ایک جھٹکے سے قریب کیا اور بولا:

"پیار تو ہو چکا ہے جناب "بولتے بولتے ایک منٹ کے لیے رکا۔۔۔۔

"رکو ایک منٹ !میں نے تمہارے لیے کچھ لیا تھا" اسے چھوڑ کر اپنی پینٹ کی جیب کو ٹٹولنا شروع کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا لیا ہے " مسکان نے تجسس سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سہیل نے بہت آہستہ سے جیب سے ایک ڈبہ نکالا وہ مہرون ولوٹ کا تھا اور پیار سے اس کی طرف بڑھا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان نے تجسس بھری آنکھوں سے اسے دیکھا اور پھر آہستہ سے ڈبہ کو پکڑا اور آہستہ سے کھولا جیسے ہی کھولا تو اس کی آنکھوں کی چمک بڑھی اور پھر سہیل کو دیکھا۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ بن کہے اس کی خواہش پوری کر دیاکر تا تھا اب بھی یہی ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک خوبصورت گولڈن ڈبل لیر چین تھی جس کی پہلی لیر پر کالے رنگ کا ڈامنڈ لگا تھا اور دوسری پر "مائے لو" لکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیسا لگا تمہیں یہ گفٹ" اپنی شہد رنگ آنکھوں میں چمک بھرے وہ اس کی طرف دیکھ کر پوچھا:

"ی، یہ بہت خوبصورت ہے مجھے یقین نہیں آتا تم کیسے سمجھ جاتے ہو مجھے کیا چاہیے"

اس کی خوبصورت چمکتی آنکھوں میں دیکھ کر بولی:

"مجھے یقین تھا تمہیں پسند آئے گا" سہیل جو اپنے ہی دیھان میں بول رہا تھا اچانک رکا اور اس کی طرف دیکھا جس نے اسے دیکھ کر پلک تک نہ جپکی تھی۔۔۔۔

اسے اس طرح خود دیکھتے پا سہیل کا دل زور سے دھڑکا نا جانے کیوں جب جب ایسے دیکھتی تھی ایسا لگتا تھا جیسے اس کی دنیا تک رک گئی ہو وہ اسے دیکھتی تھی جیسے وہ ایک طلسم ہو جو اس پر سحر کرتا ہو، وہ ہمشہ ایسا ہو جایا کرتی تھی اس کی کالی آنکھیں صرف اس تک محدود ہو جاتی تھی اس نے اس کی کالی آنکھوں میں جھانکا اور پھر آہستہ سے آگے بڑھا اور اسے نرمی سے آگے بڑھ کر گلے لگایا اور پھر اس کا سر تھپتھپا کر بولا:

"میں مس کرو گی اپنی پاگل سی منکو حا جو مجھے دیکھ کر دنیا بھول جاتی ہے کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے اگر میں تمہیں متوجہ نہ کروں تم ساری زندگی ایسے ہی دیکھتی رہ جاؤ" اسے خود میں بھینچتے ہوئے بولا:

اس کے گلے لگانے سے مسکان چونک کر اسے دیکھا جس نے اسے گلے لگا رکھا تھا اسے شرمندگی سی محسوس نا جانے اس نے کیا بات کہ کر گلے لگایا تھا اور وہ پاگل سن بھی نہ سکی تھی کیا پتہ تعریف کی ہو ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ سہیل کے لفظ اسے حقیقت کی دنیا میں لائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پہلے تو اسے اس کی بات سن کر پہلے تو مسکان کو تب چڑھی لیکن اس کے اگلی بات سن کر مسکان کا دل زور سے دھڑکا اور بہت نرمی سے اس پر اپنی گریفت مضبوط کی اور اس کے کندھے میں چہرہ چھپایا۔۔

"میں تمہیں بہت یاد کروں گی نہ جانے اتنا وقت کیسے گزرے گا مجھے یقین نہیں آرہا تم مجھ سے اتنی دور جارہے ہو "اپنی انکھوں میں نمی لیے اس کے کندھے سے سر اٹھاتے ہوئے بولی:

اس کی بھیگی اواز سن کر سہیل نے فورا سے اس کی طرف دیکھا اس کی آنکھوں کو صاف کیا اور بولا:

"اب تم اس طرح کرو گی تو میں کیسے جا پاؤں گا "جبکہ مسکان نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

اب اسے کیسے بتاتی کہ وہ کتنے وقت کے لیے اسے دور جا رہی تھی۔۔

"میں آتا جاتا رہوں گا ہم ملتے رہیں گے تم اس طرح اداس نہ ہو" اسے مطمئن کرتے ہوئے بولا:

کچھ دیر اسے اس طرح سے دیکھنے کے بعد مسکان نے جلدی سے اپنی انکھیں صاف کی اور پھر اس کی طرف دیکھا

"مجھے باتوں سے مت بہلاؤ اسے کون پہنائے گا "اور جھٹ سے باکس اس کی طرف کر کے بولی :

وہ جو اسے جی بھر کر دیکھ رہا تھا چونک کر وہ باکس کی طرف متوجہ ہوا اور اگر بڑھ کر باکس کو پکڑا اور اس میں سے پینڈنٹ نکال کر جلدی سے اس سے پہننے لگا خوبصورت

کالی اور لال فراک پہنے پاؤں تک چھوتی اور گلے میں خوبصورت پینٹ پہنیں انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی آنکھوں میں چمک لیے فورا سے اس کی طرف پلٹی اور سوالیا نظروں سے دیکھا اور بولی :

"بتاؤں میں کیسی لگ رہی ہوں"

"اپنی نظروں سے یا آئینے کی طرف سے بتاؤں" اس کی بات سن فورا سے مسکان نے پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا فورا سے جھکا دی اور پلٹ کر آئینے کی طرف بڑھی اسے اس طرح سے جاتے دیکھ سہیل نے اس کے پیچھے ہی قدم بڑھائے اور آئینے کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔

"اب تمہیں یہ آئینہ زیادہ عزیز ہو گیا مجھ سے" سہیل انتہائی جلنے والے انداز میں بولا: اس کے اندازہ مسکان کھکھلا کر ہنس دی یعنی کہ وہ آئننہ سے جل رہا تھا مسکان کو اس طرح سے کھکھلاتے دیکھ آنکھوں میں نمی لیے اسے دیکھتا رہ گیا اب نا جانے یہ قہقہے کب سننے تھے مسکان نے اس کی نظروں کو محسوس کر کے جیسے ہی پلکوں کو اٹھایا اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ جلدی سے آگے بڑھی اسے گلے لگایا گیا۔۔

کچھ دیر اسی طرح سے گلے لگائے رکھا اور پھر نرمی سے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا اور باہر کی طرف بڑھ گیا جبکہ مسکان آنکھوں میں نے نمی لیے اس کو دیکھ کر رہ گئی اس کی آنکھوں میں ٹھہرے آنسو اس کے گال پر بہ گئے اداس تو وہ بھی تھی اس نے تو اتنے ٹائم کے لیے جانا تھا جب کہ وہ تو آتا رہتا لیکن دور تو اس جانا تھا بیڈ پر گری اور سونے کے لیے لیٹ گئی نیند اسے نہیں آنی تھی۔-------------

----

آج تو سب کو یو محسوس ہو رہا تھا جیسے فضاآداسی پھیل گئی ہو ہر کوئی ایک دوسرے سے نظریں چراتے اپنے کام میں مصروف رہنے کی کوشش کر رہا تھا نور بیگم، میرب کچن میں ان کے لیے کھانے کا انتظام کر رہی تھی امان ،خنان ، خلیل اور زین باتوں میں مصروف تھے جبکہ سب کزن اداس شکلیں بنائیں انتہائی شرافت سے بیٹھے تھے وہ اداس تھے بی جان ان کو اس طرح دیکھ کر اپنی آنکھوں کی نمی صاف کر رہی تھی انہیں کہاں منظور تھا ان کے نواسے اور پوتے اس طرح سے دکھی ہوں لیکن وہ کیا کر سکتی تھی سو اسی لیے اداس بیٹھی تھی۔--

شہرین بیگم اور سب بی جان کے پاس اکٹھے ہو چکے تھے جیسے کہ بڑوں کو پتہ تھا کہ مسکان کی بھی فلائٹ ہے اسی لیے وہ ان دونوں کو اکٹھے ہی ایئرپورٹ چھوڑنے جا رہے تھے کھانا خوشی سے کھایا گیا کھانے کے فورا بعد انہوں نے نکلنا تھا کھانے پر بہت زیادہ انتظام کیا گیا تھا جیسے ہی ملنے کے لیے سب اکٹھے ہوئے تو سب سے پہلے سہیل سامان اس کا رکھا گیا۔۔۔

جیسے ہی اس کا سامان رکھا بھی جان نے مسکان کو آواز دی کہ وہ اپنا سامان لے آئے جو ساتھ لے کر جانا تھا ان کی بات سن کر سہیل نے سوالیاں نظروں سب کو دیکھا اور پھر پلٹ کر مسکان کو دیکھا جو اپنا سامان نیچے لے کر آ رہی تھی اسے تیار دیکھ کر اسے بہت حیرانی ہوئی پہلے تو اسے لگا کہ ایئرپورٹ پہ چھوڑنے جا رہی ہو گی لیکن اس کا سامان دیکھ اسے لگا جیسے کہیں دور جا رہی ہو انہی حیران نظروں سے اس نے علی اور شاہ زیب کو دیکھا جیسے پوچھ رہا ہوں لیکن علی اور شاہ زیب فورا سے نظر چراتے ہوئے مسکان کی طرف بڑھے اور سامان پکڑ کر گاڑی میں رکھنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پانچ گاڑیاں تیار کھڑی تھی میں سب سے پہلے گاڑی میں خنان ،نور ،امان اور بی جان تھی جبکہ دوسری میں شہرین ،زین صاحب، زینب، خلیل صاحب، اورتھے تیسری میں

انمول ،انم ،میر ، حسن، عمر ہیں چوتھی گاڑی میں شاہزیب،زائشہ، ہارون اور سامان تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پانچویں گاڑی میں علی ،نائشہ،مسکان اور سہیل تھے علی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا ساتھ نائشہ تھی جبکہ پیچھے صرف سہیل اور مسکان اپنی اپنی ونڈو ساتھ تھے شیشے سے باہر دیکھتے اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے۔۔۔۔

علی ہر تھوڑی دیر بعد ان پر نظر ڈال لیتا جبکہ نائشہ بھی اداس نظروں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی وہ جانتی تھی یہ جدائی کا وقت تھاپھر ناجانے ان سب نے کب ملنا تھا سہیل کو نہ بتانے فیصلہ مسکان کا تھا جبکہ وہ اب سب سے ناراض تھا اسے ابھی پوری بات نہ بتائی گئی تھی نہ اس نے سنی تھی کسی کی۔۔۔۔۔

مسکان جانتی تھی وہ خود کو غیر ضروری تصور کر رہا تھا بات سب کو پتا تھی سوائے اس کے وہ یہی سوچ رہا تھا کہ وہ کون سا ضروری ہے کسی کے لیے جو اس کو کوئی بتاتا اس لیے اب وہ کسی کی بات نہیں سن رہا تھا لیکن حقیقت یہ نہیں تھی وہ اسے بتانے کی ہمت ہی نہیں کر پائی اس کے سوالوں کے جواب اس کے پاس نہیں تھے بے شک وہ اسے نہ روکتا وہ ہمشہ سے سپورٹنگ رہا تھا اب بھی اس نے اس کا ساتھ دینا تھا لیکن پھر

بھی نا جانے کیوں وہ اسے بتا نہیں پائی تھی وہ کیسے اسے جدائی کی خبر سنا دیتی یہی سب سوچتے وہ کھڑکی کے پار سوچنے میں گم تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی کب سے گاڑی میں خاموشی کو محسوس کر رہا تھا گاڑی کی خاموشی کو کم کرنے کے لیے آگے بڑھ کر اس نے ایف ایم آن کر دیا جس پہ بہت ہی خوبصورت لینے چل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

To Kya Hua Juda Huae

Magar Hai Khushi Mile To The

To Kya Hua Mude Raste

Kuch Door Sang Chale To The

Dobara Milenge Kisi Mod Pe

جیسے ہی گانا چلا مسکان چونک کر گانے کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلتا گانا اسے اپنی سوچوں کے جیسے لگے اسے لگا جیسے اس کے دل کی آواز ہو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے سوچوں کو الفاظ مل گئے ہو گانے کی لائنوں پہ غور کرتے اس نے چہرہ موڑ کر سہیل کو دیکھا جس کا چہرہ ونڈو کی طرف تھا اسے یوں محسوس ہوا جیسے گہری سوچ میں ہو اور اس نے گانا نہ سنا ہو اسے اپنی طر متوجہ نہ ہوتے دیکھ اداس چہرہ ونڈو کی طرف موڑ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Jo Baaki Hai Wo Baat Hogi Kabhi

Chalo Aaj Chalte Hai Hum

Phir Mulaaqat Hogi Kabhi

Phir Mulaqat Hogi Kabhi

Juda Ho Rahe Hai Kadam

Phir Mulaaqat Hogi Kabhi

علی جو ڈرائیونگ کی طرف متوجہ تھا خود پر کسی کی نظریں محسوس کر کے پلٹ کر نائشہ کی طرف دیکھا جو اسے ہی گھور رہی تھی اسے اس طرح خود کو گھورتے پاکر اس نے پلٹ کر سہیل اور مسکان کی طرف دیکھا وہ ونڈو سے باہر دیکھنے میں مصروف تھے انہیں دیکھنے کے بعد سوالیاں نظروں سے پلٹ کر اسے دیکھا جو اشارے سے اسے کچھ بتا رہی تھی اسے اس طرح اشارے کرتے دیکھا خاموشی سے حالات کا جائزہ لیا

Dukhau Main Dil Jate Jate Tera

Mera Aisa Koi Erada Nahi

Chhupa Lunga Main Hans Ke Aansu Mere

Ye Teri Khushi To Zada Nahi

Jo Bichhde Nahi To Phir Kya Maza

Zaroori Hai Rahni Bhi Thodi Kami

ان لا ئنوں کو محسوس کر کے مسکان کی آنکھوں میں نمی چمکی اور پلٹ کر سہیل کی طر ف دیکھا یہی وہ وقت تھا جب اسے لگا وہ پلکیں نہیں جھپک سکے گی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا نم آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ مسکان کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا

اور اس کی آنکھوں میں ٹھرے آنسو اس کی گال پر بہ گئےاس سے پہلے کہ اس کی گال سے ہوتا آنسو نیچے گرتا سہیل نے اپنی مٹھی میں قید کر لیا اور فورا سے چہرے کو موڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی نے گانے کی لا ئنوں کو محسوس کرتے جھٹ سے پلٹ کر انہیں دیکھا جن کی آنکھیں اسے نم محسوس ہوئی انہیں اس طرح سے نظریں چراتے دیکھ علی کو اپنی غلطی کا احساس شدت سے ہوا اور ایک نظر نم آنکھوں سے گھورتی نا ئشہ کو دیکھا اور جھٹ سے گا نا بدل دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Dil bharta nahin

Aankhen rajjti nahin

Dil bharta nahin

Aankhen rajjti nahin

Chahe kitna bhi dekhti jaaun

Waqt jaaye main rok na paaun

Tu thodi der aur thehar ja soneya

Tu thodi der aur thehar jaa

Tu thodi der aur thehar ja zaalima

گانا بدل کر علی نے پھر سے اپنا دیھان ڈرائیونگ پہ لگایا اور گاڑی کی رفتار کو تیز کر کے اپنا پورا فوکس گاڑی پہ تھا جبکہ نائشہ جو اب کچھ سکون سے بیٹھی تھی اس کی لائنیں سن کر تپ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گانے بدلنے مسکان نے پھر سے اپنی سوچوں کا رخ کرنا چاہا لیکن سہیل کا خیال اسے سوچوں میں جانے نہیں دے رہا تھا اس نے اپنا دیہان اگلے گانے کی طرف کیا

سہیل جو اس کے دور جانے سے پہلے ہی اداس تھا اس گانے کے بعد اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اب کبھی نہیں ملے گے علی کے گانا بدلنے پہ وہ اسے کہنا چاہتا تھا کہ نہ بدلے لیکن اس نے اپنی ناراضگی کو قائم رکھتے ہوئے چہرے کو بے تاثر کر لیا لیکن اگلے گانے کی لائنیں سن کر اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دل کی بات ہو اس نے فورا سے پلٹ کو مسکان کو دیکھا جو ایک ہاتھ تھوڑھی تلے رکھے اور دوسرا ہاتھ درمیان والی سیٹ پر تھا آنکھیں رونے کو بے تاب تھی اسے جیسے کئی آنسو اس کی پلکوں پہ ٹھر گئے ہو-----------------

اسے اس طرح دیکھ سہیل نے جلدی سے اپنا چہرہ موڑا وہ کبھی اس سے ناراض نہیں ہوا تھا لیکن اب وہ پگلنا نہیں چاہتا تھا جب اسے اس پہ یقین نہیں تھا وہ کیوں اس سے بات کرتا اس سے بات کرتا جب اس نے بات کرنا گوارا نہیں کیا تھا لیکن دل شدت سے چاہ رہا تھا کہ اس کے آنسو صاف کر کے گلے لگا وہ کیوں ایسے روتی جب اس کا کندھا اس لیے تھا وہ حق سے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر سر رکھ کر اسے بتا سکتی تھی وہ اسے

کبھی رونے نہ دیتا لیکن جب اس نے ضروری نہیں سمجھا وہ کیوں سمجھتا انہی سوچوں میں گم وہ کھڑکی سے پار دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Haaye din tere bin ab jee na paaye

Din tere bin ab jee na paaye

Saans na leti raat

Ishq karein tere honthon se

Ishq karein mere honthon se

Bas ik teri baat

Teri doori na sahoon

Door khud se rahoon

Teri doori na sahoon

Door khud se rahoon

Tere pehlu mein hi reh jaun

Tu hi samajhle jo main chaahun

Tu thodi der aur tehar ja soneya

Tu thodi der aur tehar jaa

نائشہ نے آخر تنگ آکر خود ہی آگے بڑھ کر گانا بند کر دیا جیسے ہی اس نے گانا بند کیا علی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا اسے گھورتے پا کر شرافت سے اپنی توجہ ڈرائیونگ کی طرف کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سہیل جو مکمل طور پر گانے کو سن کر گہری سوچ میں مگن تھا چونک کر ان کی طرف دیکھا ان دونوں کا اپنے کام میں مصروف پا کر مسکان کی طرف دیکھا اسی لمحے مسکان نے پلٹ کر اسے دیکھااسے اپنی طرف دیکھتا پاکر مسکان نے بہت منت بھری نظروں سے اسے دیکھا کہ مان جائے لیکن سہیل نے کچھ دیر اسے دیکھا اور پھر چہرہ موڑ کر ونڈو سے باہر دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ اس نے کس دل سے کیا تھا وہی جانتا تھا ورنہ دل تو چیخ چیخ کر اسے گلے لگا کر چپ کروانے کا کہہ رہا تھا جبکہ مسکان نے اسے خود سے اس طرح چہرہ موڑتے دیکھ مایوسی سے چہرہ دوبارہ کھڑکی کی طرف کرلیا اور سر جھکا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سہیل نے دو سے تین مرتبہ اس کی طرف دیکھا لیکن اسے سر جھکائے ہی پایا پہلے تو اس کے دل میں آیا کہ لڑائی ختم کر دے اتنی سی بات کے لیے کیا اس کے آنسو ضائع کروانے لیکن پھر دماغ کی بات سن کر چہرہ موڑ لیا جو اسے ابھی نہ پگلنے کے لیے کہہ رہا تھا جو کہہ رہا تھا کہ اسے بھی تو احساس ہو اس نے غلطی کی ہے اسے بتانا چاہیے تھا انہی سوچوں میں گم باہر دیکھ رہا تھا کہ اچانک چونکا اور مسکان کی طرف دیکھا جو دوسری طرف دیکھ رہی تھی لیکن کچھ نزدیک آتی محسوس ہو رہی تھی جیسے قریب آنے کی نہ محسوس کوشش کی گئی ہو لیکن پھر اس نے اپنا وہم سمجھ سر جھٹک دیا وہ کہاں اسے منا رہی تھی وہ تو باہر ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اس سے ضروری کام ہی نہ ہو دل اس سے بدگمان ہو دل کی سن کر سر جھٹک کر اپنی توجہ سوچوں کی طرف کی۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان جو کب سے یہ سوچ رہی پھر نا جانے کب ملاقات ہو پتہ نہیں پھر کبھی مل بھی پائے گی یا نہیں اسے منانے کا سوچ کر نا محسوس انداز میں اس کی طرف کھسکی اپنا چہرہ کھڑکی کی طرف ہی رکھا ابھی اور کھسنے کا سوچ رہی تھی کہ اسے خود پہ سہیل کی

نظریں محسوس ہوئی اس کی نظریں محسوس کر کے اس نے اپنا چہرے کو پورا موڑ لیا ایسے جیسے باہر ناجانے کتنی ضروری چیزیں دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سہیل جو اس کا کھسک کر اس کی طرف آنا محسوس کر چکا تھا اب اس کا دیہان اسی پہ تھا وہ اپنی سوچوں سے نکل مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ تھا جیسے ہی وہ دوبارہ کھسکی سہیل نے کھڑکی کی طرف چہرہ موڑ کر اپنی مسکراہٹ کو چھپا یاوہ اس کی بے چینی کو محسوس کر چکا تھا لیکن وہ دیکھانا نہیں چاہتا تھا کہ اس کی طرف متوجہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان نے نوٹ کیا وہ اس کی طرف متوجہ نہیں ہو رہا تو بہت سوچنے کے بعد اس کو ایک حل نظر آیااب پہ عمل کرنے کے لیے ہمت چاہیے تھی جو اس کو اپنی جاتی محسوس ہو رہی تھی مسکان نے ایک نظر نائشہ اور علی کو دیکھا اور پھر چور نظروں سے سہیل کی طرف۔۔ سہیل اس کے انداز نوٹ کر رہا تھا اب وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ کیا کرتی ہے جس محتاط نظروں سے اس نے علی اور نائشہ کو دیکھا اس سے یہی محسوس ہوا تھا کہ وہ نہیں چاہتی اس کی حرکت وہ دیکھیں۔۔۔۔۔۔

مسکان نے دوبارہ علی اور نائشہ کی طرف دیکھا اور پھر اچانک ایک ایئر بڈ اس کے کان میں لگا دیا سہیل جو پہلے ہی اس کی طرف متوجہ تھا اس کی یہ حرکت دل میں جی بھر کر حیران ہوا یعنی وہ کیا چاہ رہی تھی لیکن مسکان کے سامنے ایسا چونکا جیسے ناجانے کب سے سوچوں میں گم ہو اور سوالیاں نظروں سے اس کی طرف دیکھا مسکان نے اس کو خود کو دیکھتا پاکر نظریں فون پر جھکادی وہ جانتی تھی اگر وہ اس کی آنکھوں میں دیکھیں گی تو دنیا بھول جائے گی جیسے ہمیشہ کرتی تھی لیکن اس کا اس طرح سے نظریں چرانا سہیل کو انتہائی ناگوار گزرا تھا اس نے سر جھٹک کر چہرہ موڑ لیامسکان نے ایک نظر اسے دیکھ کر گانا چلایا اور خود کا چہرہ ونڈو سکرین کی طرف موڑا۔۔۔۔۔۔۔۔

Chalo jaane do..

Ab chodo bhi

Chalo jaane do..

Ab chodo bhi

Itna bhi kya gussa karna

kuch apni kaho..

kuch meri suno..

Yun chup chup rehkar

Dil hi dil me kya kudhana..

Chalo jaane do..

Ab chodo bhi

Chalo jaane do..

جیسے ہی گانا چلا مسکان نے منت بھری نظروں سے دیکھا سہیل نے خاموشی سے اس کی طرف دیکھا کیا چیز تھی وہ کون سا انداز تھا اس کے منانے کا۔مسکان نے اس کی خاموش نظروں کو دیکھ نظریں جھا دیں وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی وہ کبھی بھی اسے ناراض کر کے نہیں جانا چاہتی تھی بہت تھوڑا وقت تھا ان کے پاس اسلام آباد ایئر پورٹ سے ان کی کراچی کی فلائٹ

اکھٹی تھی پھر راستے جدا جدا ناجانے کتنے وقت کے لیے ،پھر ناجانے کب ملنا تھا ان سب نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Tum hi mujhse rooth gaye to

Kisse baat karu me..

Jee utta hun tumse milke

Tum jo ho to hu me

Mujhase iss pal ho muh phere

Phir bhi ho tum mere

Dekho nahi accha hota hai itna chidhna

مسکان نے ان لائنوں پہ سر اٹھا کر نم آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا جبکہ اس کی نم آنکھیں دیکھ سہیل نے جلدی سے اپنے سائیڈ پہ رکھے کوٹ کو اٹھا کر درمیان میں رکھا اور پھر اس کے ایئر بڈ کو نکال کر اپنے موبائل سے کنکٹ کیا اور کچھ دیر سر موبائل پر

جھکائی رکھا اور پھر سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ جو اسی کی طرف متوجہ تھی اسے ناراض نظروں سے خود کو دیکھتا پا کر مسکان کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Dil chahate ho ya jaan chahate ho?

Humse batao ke kya chahate ho!

Dil chahate ho ya jaan chahate ho?

Humse batao ke kya chahate ho

Khud ke he andar mar jaayege

Gham na kabhi bahar laayenge

Haste haste kar denge ye bhi

Hona agar tum judaa chahate ho

Haste haste kar denge ye bhi

Hona agar tum judaa chahate ho

گانے کی لائنوں کو محسوس کر کے مسکان نے تڑپ کر سہیل کی طرف دیکھا جو سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا آخری لائنوں کو سن کر مسکان نے آنکھوں میں نمی لیے ضبط سے سر کو نفی میں ہلا یا اسے اس طرح سے آنکھوں میں نمی لیے سر ہلاتے دیکھ سہیل نے اس کا سیٹ پہ رکھا ہاتھ جھٹ سے پکڑا اس کے ہاتھ پکڑنے پہ مسکان جو ضبط کر رہی تھی آہستہ سے رو دی وہ علی اور نائشہ کو اداس نہیں کرنا چاہتی تھی سہیل اسے اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھے گھٹ گھٹ کر روتے دیکھ تڑپ گیا اور فورا سے بولا:

"علی میرے سر میں درد ہے پلز چائے اور سر درد کی گولی تو لا دو وہ دیکھوں سامنے ایک کیفے ٹیریا ہے "

اس کے اس طرح بولنے پر علی نے یک دم بریک لگائی اور پھر پلٹ کر پیچھے دیکھا جہاں مسکان سر جھکائے بیٹھی تھی اور سہیل کی آنکھیں بھی سرخ ہوتی محسوس ہورہی تھی نائشہ نے جیسے ہی محسوس کیا کہ انہیں پرائوسی چاہیے ایک دوسرے سے بات کرنا چاہتے تھے شاید اسی سوچ کو سوچتے ہوئے جلدی سے علی کی طرف پلٹی اور اسے گھورا جو سوالیاں نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اور دانت پیس کر بولی:

"آپ کو نہیں لگتا آپ کو چائے اور میڈیسن لینے جانا چاہیے بلکہ مجھے بھی چائے کی طلب محسوس ہو رہی ہے جلدی چلے" علی نے اسے ایسے دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو اب تمہیں کون سا دورہ پڑ گیا لیکن پھر اسے گھورتے پا کر جلدی سے نیچے اترااور پھر نائشہ کو لیے کیفے کی طرف بڑھ گیا۔-------------

----

"اللہ جانے بچے کہاں رہ گئے ہے" بی جان فکر مندی سے پلٹ کر بولی کیونکہ ان کی گاڑی بی جان کی گاڑی کے پیچھے چل رہی تھی اسی لیے بی جان کو تسلی تھی لیکن اب 10 منٹ ہو گئے بی جان کئی بار پیچھے دیکھ چکی تھی لیکن ان کی گاڑی تھی کہ نظر ہی نہیں آرہی تھی۔----------

"بی جان پریشان نہ ہو وہ بچے تھوڑی ہے جو گم جائے گئے گئے رک گئے ہو گے کہی" امان صاحب بی جان کو سمجھاتے ہوئے بولے:

"لو ہے تو بچے ہی خدا نخواستہ ان کی گاڑی خراب ہو گئی تو،یا انہیں کوئی اور مسلہ پیش آگیا ہوا تو" بی جان انتہائی فکر مندی سے بولی ہوتی بھی کیوں نہ آخر جان بستی تھی پوتے اور نواسوں۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے بی جان اچھا سوچے انشاءاللہ اچھا ہی ہو گا ہم سفر میں ہے آپ کیسی باتیں کر رہی ہے" امان صاحب جھنجھلاتے ہوئے بولے :

"نہیں تم انہیں ٹیلی فون ملا کر دو میں خود پوچھتی ہوں کہاں ہے وہ" بی جان حتمی انداز میں بولی ان کا ضدی انداز دیکھ امان صاحب نے جیب سے فون نکالا اور علی کا نمبر ملایا اور فون بی جان کی طرف برھا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اسلام علیکم ماموں!" علی رضا کی آواز مائک سے آئی۔۔۔۔۔

"واعلیکم اسلام کھوتے تیری نانی بول ری آ آ کیتھے او تسی" بی جان اپنے جلالی انداز میں بولی:

ان کا انداز دیکھ علی ایک منٹ کے گڑبڑا گیا اور فورا سے سلام کیااور بولا:

"بی جان بس چائے لینے کے لیے رکے ہم بس نکلنے لگے ہے آپ پریشان نہ ہو"بی جان کو تسلی دیتے علی رضا نے نائشہ کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے میں انتظار کر رہی ہو"اس کی آواز سن بی جان کو کچھ خوصلہ ہوا ان کو پر سکون دیکھ امان صاحب سے سکون کی سانس بھری اور دوبارہ سے اپنا فوکس گاڑی پہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"لے دس آکوئی ٹیم آچاہ پین دا ہے ئی کھوتے نے بچ دا کم کر ای نہ لین "بی جان غصے سے بڑبڑاتے بولی:

"ارے بی جان بچے ہے آپ کو پتہ ہے نہ ان کا "نور بیگم بی جان کو ٹھنڈا کرتے ہوئے بولی جبکہ نور کی بات سن بی جان نے سر ایسا جھٹکا جیسے بول رہی ہو "تم اپنی اولاد کو نہیں جانتی میں خوب ان کی چالوں کو جانتی ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی اور نائشہ کے جانے کے بعد سہیل مسکان کی طرف تھوڑا کھسکا اور اسے کھینچ کر نرمی سے گلے لگایا اور اس کے پہ تھوری رکھ کر بولا:

"اب رونے کا کیا فائدہ بتاؤ جب پہلے ہی نہیں بتا یامیں جانتا ہوں میں تمہارے لیے ضروری نہیں ہو"انتہائی ناراض انداز میں بولا:

اس کی بات سن مسکان نے تڑپ کر اسے دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلایا آنسو آنکھوں سے جاری تھے۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں ایسی بات نہیں بس م،م،میری ،ہمت ہی نہیں ہوئی۔۔روتے ہوئے آٹک آٹک کر بولی :

اسے اس طرح سے روتے دیکھ سہیل نے تڑپ کر اسے اپنے ساتھ لگا یا اور بولا:

"اچھا اچھا بس ،خبر دار اگر ایک بھی آنسو بہایا تو ایک تو پہلے ہی مجھے کچھ نہیں بتایا اور اوپر سے رو رو کر خود ہلکان کر رہی ہو یہ نہیں کہ مجھے پیار سے مناؤ "سہیل اس کا موڈ ٹھیک کرتے ہوئے بولا:

اداس وہ بھی تھا لیکن اب جو ہو چکا تھا اسے بدل نہیں سکتا لیکن وہ اپنے وقت کو اچھا اور یاد گار بنا سکتا تھا اس نے سوچ لیا تھا اب وہ اسے اور اداس نہیں رہنے دے گا۔۔۔۔۔۔۔

"اب اور کیسے مناؤ،مجھے منا نا نہیں آتا نہ"اپنی نم آنکھوں اور بہتی سرخ ناک کو صاف کر کے معصومیت سے بولی:

"کیا تمہیں واقع ہی لگتا ہے کہ تمہیں خود کو دکھ پہنچاتے دیکھ میں مان سکتا ہو"سہیل نے اس کی سیاہ نم آنکھیں جن کی پلکیں نم ہونے کی وجہ سے لمبی محسوس ہورہی تھی میں دیکھ

کر پوچھا:

اس کا انداز دیکھ مسکان کا دل زور سے دھڑکا اور اس کی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھ دنیا رکتی ہوئی محسوس ہوئی ہر شے اور آواز ساکت ہو چکی تھی ناجانے اس کی آنکھوں میں کیا طلسم تھا کہ وہ ایسے ہوجایا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے اس طرح خود دیکھتے پاکر وہ سر جھکا کر ہنس دیا اور پھر آگے بڑھ کر اسے گلے لگا یا اور نم آنکھوں سے بولا:

"میں تمہیں بہت یاد کروں گا میں نہیں جاننا چاہتا کہ تم کتنے وقت کے لیے جا رہی ہو میں خود کا ضبط کھونا نہیں چاہتا" سہیل نے مسکان کے بالوں پہ بوسہ دیتے اپنی بات کو مکمل کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات سب مسکان اس کے کندھے میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رہ دی اس کے گرتے آنسو سہیل کو اپنی گردن سے ہوتے گریبان میں جزب ہوتے محسوس ہوئے۔۔۔۔۔۔

اس کو اس طرح روتے دیکھ جھٹ سے اسے الگ کیا اور پورے حق سے اس کی آنکھوں کو چوما اور بولا:

"کتنی بار بولا ہے ان پہ ظلم نہ کیا کرو،اس دن میں یہ کرنا چاہتا تھا لیکن حق نہ تھا میرے پاس لیکن آج میں پورے حق سے ان آنکھوں کو صاف کر وگا" سہیل اپنی شہد رنگ آنکھوں میں محبت کے رنگ لیے بولا:

اس کا انداز دیکھ مسکان کے دل نے بیٹ مس کی اور اس کی طرف دیکھ اور پھر آگے بڑھ کر محبت سے اس کے ماتھے پہ بوسا دیا اور ماتھے سے ماتھے ٹکا کر بولی:

"میں تمہیں بہت یاد کروگی ہو سکتا کئی بار چھپ کر رو دہ لیکن تم ہمیشہ میرے دل میں رہو گے دل کی دھڑکن بن کے دھڑکوں گے،میں نہیں جانتی یہ وقت کیسا ہو گا لیکن میں اتنا جانتی ہوں ہر مشکل کے بعد آسانی ہے میں اس وقت کا شدت سے انتظار کروگی جب جب تمہیں دیکھوں تب تب اللہ کے احسانوں میں سب سے بڑے معجزے کو یاد کر کے بولا کروگی۔۔۔

" فبایٔ آلا ء ربکما تکذبان"وہ رکی اوراس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی:

"میری بڑھی خوائشوں میں سے ایک یہ ہے کہ میں تمہارے ساتھ روز اپنے دن کا آغاز کرنے سے پہلے سورۃ رحمن کی تلاوت کرنا چاہوگی"اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولتی وہ رکی اور پھر آگے کو ہوئی اور بولی:

"تا کے میں تمہیں پا کر ہر دن اس کے اس احسان کا شکر کروں جو اس نے مجھ پہ کیا میں چاہوگی وہ ہر دن ہم سے راضی ہو "اس کی بات سن سہیل جو اسے انتہائی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھااس کے رکنے پر سوالیان نظروں سے اسے دیکھا اس کے دیکھنے پہ مسکان نے جھٹ سے اس کی گال پہ لب رکھے اور کھڑکی کی طرف چہرہ کر کے بیٹھ گئی اور سہیل جو ابھی تک ساکت تھا جیسے یہی سمجھ نہیں آئی تھی کہ ہوا کیا ہے

جیسے ہی سمجھ آئی اس کی طرف مڑا تبھی علی اور نائشہ نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ان کو ان کی چائے دی اور اپنی جگہوں پر بیٹھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نائشہ اتنی دیر کہاں لگا دی تم نے میں کب سے انتظار کر رہی تھی"وہ اتنی سنجیدگی سے بولی جیسے نا جانے کب سے ان کے انتظار میں ایسے ہی اداس بیٹھی ہو۔اس کی اکٹنگ دیکھ سہیل کا دل اسے نوبل پرائز دینے کا کیا اور پھر ان کے چہرے دیکھے جو اداسی اور سوالیاں نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے ان کے اکسپریشن دیکھ سہیل نے ہنسی کو چھپانے کے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگا لیا۔۔۔

"کچھ نہیں بس رش زیادہ تھا اسی لیے "نائشہ اداسی سے بولی:

"ارے تم بور کیوں ہوئی اپنے دوست سہیل سے بات کر لیتی "انہیں اس طرح سنجیدہ دیکھ علی نے ان دونوں کی بات کروانے کی ٹھانی۔

"ہاں سہیل تم مسکان سے بات کر لیتے"اپنی بات کہ کر نائشہ نے علی کی طرف ایسا دیکھا جیسے اس نے پہلی بار کوئی اچھا کام کیا ہو۔۔۔

"مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے اس سے بات کرنے کی،نہ ہی میرا دوست ہے یہ"مسکان انتہائی ناراضگی سے بولی:

"ہاں تو میں کون سا مرا جا رہا ہو بات کرنے کو" سہیل بھی غصے سے اس کی طرف دیکھ

کر

بولا:

اسے اس طرح غصہ ہوتے دیکھ مسکان نے ایک آبرو اٹھا کر اسے ایسا دیکھا جیسے کہ

رہی ہو" سریسلی" اسے اس طرح سے خود کو دیکھتے پا کر سہیل نے کھڑکی کی طرف چہرہ

موڑ کر ہنسی چھپائی جبکہ علی اور نائشہ مایوسی سے چہرہ سیدھا کر کے بیٹھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

آئیر پورٹ پر سب سے ملتے سہیل اور مسکان ونوں کی آنکھیں نم تھی دادی سے ملتی

مسکان پھوٹ پھوٹ کر رو دی اسے اس طرح روتے دیکھ سب کی آنکھیں نم ہوئی امان

صاحب نے بہت ضبط سے اسے رخصت کیا دونوں کی فلائٹ کی آنائوسمنٹ ہو چکی تھی

اسے لیے اپنی آنکھوں کی نمی کو چھپاتے ہوئے انتہائی ضبط سے آگے بڑھ گئیں جبکہ

پیچھے سب نم آنکھوں سے دیکھتے رہ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پانچ سال بعد:

ان پانچ سالوں میں بہت کچھ ہو چکا بہت سے غم اور خوشیاں اس خاندان یہ گزر چکا تھااس خاندان میں اب خلیل صاحب دنیا سے جا چکے تھے بی جان بیٹی کے غم میں نظریں گواہ چکی تھی ان کی نظر چلی گئی تھی لیکن جانے والے لوٹ کے نہیں آئے تھے علی دبئی جا چکاتھا جبکہ باقی سب بھی اپنی اپنی زندگی کی خوشیاں اور غم جھیل رہے تھےشاہزیب کے والد کی وفات کے بعد ان پہ تمام زمہ داریاں آچکی تھی زینب بھی بیماررہنے لگی تھی انہیں شگر ،دل کی بیماریاں لگ گئ تھی جس کی وجہ سے دن بہ دن وہ ہڈیوں کا دھانچا بنتی جارہی تھی شہرین اپنی بہن کو اس طرح دیکھ بہت تڑپتی تھی دکھ تو سب کو ہی تھا لیکن اپنی اپنی زندگی کی تلخیوں گم کہاں کوئی کسی کو دیکھتا ہے ہر انسان اپنی زندگی کے غم کو جھیل رہا تھا اتنے تیزے سے گزرتے وقت میں کہا کوئی کسی کو یاد رکھتا ہے اور بھی بہت سے مسلوں میں خاندان الجھ چکا تھا بچے بڑے ہو گئے تھے رشتے پہلے جیسے نہ رہے تھے لیکن پھر بھی کہی نہ کہی وہ خاندان جڑا ہو تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج نور بیگم اور میرب صبح سے کچن میں گھسی ہوئی تھی سہیل کا تو سال میں ایک بار چکر لگ ہی جایا کرتا تھا پر مسکان پہلی بار آرہی تھی پھر سے سب آکھٹے ہو رہے تھے سہیل کو ناجانے چھٹی ملی تھی کہ نہیں لیکن اب مسکان نے پہلے والی غلطی نہیں دہرائی

تھی سب سے پہلے اس تک خبر پہنچائی تھی شہرین بیگم ،انمول،انم ، زین صاحب سب بی جان کے گھر آکھٹے ہو چکے تھے اور ہر کوئی افراتفری میں اپنی اپنی کام ختم کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے جلدی کرو کوئی کام رہ تو نہیں گیا" نور بیگم لڑکیوں کو ٹوکتے ہوئے بولی:

"نہیں مامی کوئی کام نہیں رہا سب کر دیا ہے" انمول نور بیگم سے بولی:

"اچھی بات ہے پھر بھی ہر چیز کو دیکھ لینا میں نہیں چاہتی کوئی کام ادھورا رہے یہ کسی بھی قسم کا کوئی مسلہ پیش آئے" نور بیگم پیار سے انمول کی گال تھپتھپا کر بولی:۔۔۔۔۔۔

"جی مامی آپ فکر ہی نہ کریں" انمول انہیں اطمنان دلاتی ہوئی بولی:

"گڈ گرل" نور بیگم اسے پیار سے کہ کر آگے بڑھ گئی جبکہ انمول آنے والے وقت کو سوچنے لگی خوشی ایک طرف تھی لیکن تیزی سے بدلتے رشتے ان سب کو خوش ہونے نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

\-

مسکان نے پورے پانچ سال بعد پاکستان کی سر زمین پہ قدم رکھا بہت نہیں تو سب کچھ پہلے جیسا بھی نہیں رہا تھا اس نے اپنے گلاسس کو اتارا اور سب کے چہرے کو غور سے دیکھا کتنے وقت بعد اسے چہرے دیکھے تھے ورنہ انگریزوں کو دیکھ دیکھ اسے اسے لگتا تھا جیسے سب ایک جیسے ہی ہو۔۔۔۔۔۔

آئرپورٹ پر وہ ویٹنگ اریا کی طرف بڑھی اس کی ڈرسنگ دیکھ کئی لوگ رکے تھے اسے دیکھ کر خوش ہوئے تھے جبکہ وہ اس سب سے بے نیاز ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کسی کی تلاش میں گم تھی کسی اپنے کو دیکھنے کی شدت سے چاہ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی نظروں کو گھوماتے اس نے ادھر ادھر دیکھا کہ آیئر پورٹ کی آنٹرنس پہ اس کی نظریں سکت ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آئیر پورٹ کے لیے سب جانے کو تیار کھڑے تھے ان سب کو اس طرح تیار دیکھ خنان اوراماں نے ایک دوسرا کو دیکھا اور پھر ان کو۔۔۔۔۔

"کہاں جانے کی تیاری ہے بھئی "بہت ہی ٹھنڈے انداز میں پوچھا:

"ہم سب تو مسکان کو لینے جانے کے لیے تیار ہوئے آپ کو پتا تو ہے"نور بیگم ان کی بات سن کر حیرانی سے بولی:

"ہم سب نہیں جا رہے مسکان نے کہا ہے وہ خود آجائے گی کہاں ہم تین گھنٹے کا سفر طے کر کے جائے پھر آئے اور تھک کر گر جائے اس سے بہتر ہے گھر رہے اور وہ جیسے ہی گھر آئے خوشی سے ویلکم کریں "امان صاحب انتہائی اطمنان سے ان کی محنت پہ پانی پھرتے ہوئے بولے:

"جی بھابھی بلکل بھئی جان ٹھیک کہ رہے ہے"خنان صاحب امان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے بولے:

ان کی بات سن پہلے سب نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ان کے چہروں جبکہ اب بچہ پارٹی اداس نظروں سے اپنی ماؤں کو دیکھ رہی تھی جو ناراضگی سے اپنے شوہروں کو دیکھ رہی تھی ان کی طرف سے کوئی رسپونس نہ پاکر میرب اور نور بیگم پاؤں پٹکتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی تمام بچہ اداس چہرہ لیے ان کے پیچھے چل دی یہ سوچ جہاں ان ماؤں کی نہ چلی ان کی دال کہاں گلنی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"شکر ہے بچوں نے ضد نہیں کی ورنہ برے پھنستے" خنان صاحب بچوں کو خاموشی جاتا پاکر امان صاحب سے بولے:

"ہہہہم "امان صاحب نے سنجیدگی سے ان کی طرف پلٹ کر جواب دیا اور اپنی بیگم کے پیچھے چل دیے کیونکہ انہیں پورا یقین تھا اب ایک گھنٹا انہیں منانے میں لگنا تھا لیکن وہ بھی داماد کے ہاتھوں مجبور تھے ان کا بھی دل تھا سب سے پہلے بیٹی سے ملے لیکن اجازت مانگنے والے اجازت مانگی ہی اس طرح سے تھی وہ انکار نہ کر سکے تھے-------

انہیں اس طرح سے جاتا دیکھ وہ بھی مسکرا کر اپنی بیگم کی طرف بڑھ گئے-----------------

سہیل جو اپنی باتوں میں مصروف آیئر پورٹ پر ادھر ادھر دیکھ کسی کی تلاش میں نظریں گھومائی لیکن کسی کو نہ پا کر وہ پھر سے باتوں میں مصروف ہو گیا-------

"یار کہاں پھنسا دیا ہے تو نے مجھے اتنا وقت ہو گیا ہے بھابھی نہیں آئی"ایم ڈی اس کی طرف دیکھ کر جھنجھلاتے ہوئے بولا:

"ارے یار آتی ہو گی تو فکر نہ کر کیا پتا فلائٹ لیٹ ہو گئی ہو یا کوئی اور ایشو آگیا ہو" سہیل اسے اطمنان رکھنے کا بولتے ہو ادھر ادھر دیکھ رہا تھا انہیں آئے بیس منٹ ہو چکے تھے جبکہ وہ پہلے ہی 10 منٹ لیٹ آئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"او بھائی تجھے یاد تو ہے نہ کیسی دیکھتی ہے یہ نہ ہو وہ سامنے سے گزر جائے اور تجھے پتہ بھی نہ چلے" ایم ڈی مذاق اڑاتا ہو ابولا:

"پانچ سال پہلے گئی ہے بیس نہیں جو یاد نہیں ہو گی حد ہے"اس کی بات پہ زور سے اس کی کمر پہ تھپڑ مارتا ہوا بولا:

"ہاں ہاں پتہ ہے مجھے جو تجھے یاد"۔۔۔ایم ڈی اپنی بات کہتے رکا اور پھر بولا:

"ارے وہ دیکھ لڑکی"۔۔۔۔۔ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ سہیل نے اس کے سر پہ زور سے تھپڑ مارا اور اس گھور کر بولا:

"شرم کر وہ لڑکی کسی بہن ہو گی کسی کی بیوی ہو گی بجائے نظریں جھکانے کے آنکھیں پھاڑ پھاڑ دیکھ رہا ہے" سہیل نے سب کے سامنے ہی اسے آچھی خاصی جھاڑ پلا دی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب کی نظریں خود پہ دیکھ اور ایک لڑکی کے سامنے خود کی اتنی بیزتی محسوس کرتے اس نے کھینچ کر تھپڑ سہیل کی کمر میں مارا اور بولا:

"اور اونچا بول سب تک آواز نہیں پہنچی ،اور میں کب کہ رہا ہو کچھ اللہ معاف کریں میری بہنوں جیسی ہے میں تو تیرے لیے کہ رہا تھا ویسے بھی تیرے ساتھ کھڑی بہت پیاری لگتی"ایم ڈی اسے سمجھاتے ہوئے اور لڑکی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بولا:

"آج تو کہ دیا آگے سے مت کہنا تو جانتا ہے میں کسی کا ہوں ہر کسی کا نہیں اور ویسے بھی تیری بہن لگی تو میری بھی بہن ہی لگی نہ " انتہائی مصروف انداز میں موبائل پہ ٹائپنگ کرتے ہوئے چہرہ موبائل پہ جھکائے جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔

"یار کتنی پیاری لگ رہی ہے ماشاءاللہ نیفورم میں "اس کے لہجے احترام تھا عزت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا چاہتا ہے تو"سہیل نے آخر تنگ آکر موبائل سے اٹھا کر پوچھا ایک تو مسکان نہیں آرہی تھی اوپر سے یہ ناجانے کن لڑکیوں کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار میں کچھ نہیں چاہتا میں تو یہ سوچ رہا ہوں یہ تیری اور میری بہن ہماری طرف کیوں آرہی ہے"ایم ڈی اسے بولا جسے ناجانے کتنی خاص بات ہو۔۔۔۔۔

"تو فکر نہ کر نہ تیری بھابھی کسی ایسی فیلیڈ میں ہے نہ میری" سہیل اس کی بات کو ٹا لتے ہوئے بولا:

"نہ مان میں کہ رہا ہوں یہی آرہی ہے لیکن تو ہے کہ مانتا نہیں ہے"ایم ڈی ایک ہاتھ گال کی شہادت کی انگلی گال پہ رکھے انتہائی سوچنے کے انداز میں بولا:

"یار یہ دیکھ چھوڑ دے جان میری اور وہ لڑک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اچانک بولتے ہوئے اس نے موبائل سے نظریں ہٹا کر سر سری سا سامنے دیکھااور پھر نظریں جھکا دی اور پھر جھٹکے سے سر اٹھا کر سامنے دیکھا اور ساکت رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان ساکت سے انداز میں کھڑی تھی سامنے دو خوبصورت لڑکے بلیک پنٹ اور اوپر سکائے بلو شرٹس پہنے سر پر کالی اور بیچ میں آرمی کا لوگو اور گولڈن لائن والی ٹوپی پہنے پاؤں میں کالے آرمی کے جوتے پہنے انتہائی خوبصورت لگ رہے تھے وہ ایک دوسرے سے بات کرتے ہوئے کسی کو ڈھونڈ رہے تھے شاید جبکہ مسکان کی نظریں اس ایک پہ جم گئی وہ اسے پہچان گئی تھی ہاں وہ "کیپٹن سہیل رضا " ہی تھا اب وہ لڑکا نہیں رہا تھا جس کی ہلکی ہلکی موچھیں تھی کندھے زیادہ چوڑے نہیں تھے وہ پہلے سے زیادہ خو برو ہو

گیا تھا اس کے کندھے چوڑے ہو گئے تھے جسم بھی کچھ بھر گیا تھا چہرے پہ سٹائل سے کٹی ہوئی داڑی اور آرمی ہیئر کٹ کروائے وہ اس کے دل کی دھڑکن تیز کر گیا تھا وہ پہلے ہی ایک سحر تھا اب مسکان کو یوں محسوس ہوا جیسے اب اس سحر سے کبھی نکل نہیں پائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دنیا جہان بھلائے اسے دیکھنے میں مگن تھی کہ اچانک اسے خود پہ کسی کی نظروں کی

تپش محسوس ہوئی اس نے پہلے ادھر ادھر دیکھا اور پھر ان کی طرف تو ساتھ والے فوجی کو خود کو دیکھتا پا پہلے تو وہ تپ گئی صاف ظاہر تھا وہ اس پہ بات کر رہا تھا جبکہ سہیل اس کی سن نہیں رہا تھا انہیں اس طرح لڑتے دیکھ آخر وہ خود آگے بڑھی تا کہ انہیں بتا سکے کہ وہ پہنچ چکی ہے ابھی وہ کچھ فاصلے پہ ہی تھی کہ یکدم اس نے پلکیں اٹھا کر دیکھی بس یہی لمحہ تھا جب وہ ساکت ہوئی اس کے قدموں نے حرکت کرنے سے منا کر دیا اسے لگا وہ قدم ہی نہیں اٹھا پائے گی وہاں جاکر کتنا روئی تھی وہ یہ وہی جانتی تھی بہت سے غم اس نے خود اٹھائے تھے ایسے ہی کامیابی اس کے حصے میں نہیں آئی تھی اس کا دل کیا چیخ چیخ کر بتائے اسے اپنا اپنا ایک ایک غم لیکن ناجانے کیوں ہر چیز ساکت ہو گئی تھی ہر آواز رک گئی تھی اسے یوں محسوس ہوا اس کا دل تک نہیں

دھڑک رہا اس کی سانسوں کی آواز بھی کہی گم ہو گئی ہو وہ یوہی پلک جھپکے بغیر اسے دیکھ رہی تھی وہ ایک ایسا سحر تھا جو ہمشہ اس پہ چل جایا کر تا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سہیل جس نے سر سری سا دیکھا تھا اور پھر وہ دیکھتا ہی رہ گیا یہ وہ نہیں تھی جو پانچ سال پہلے تھی یہ وہ نادان نہیں تھی وہ بہت خوبصورت ہو کر آئی تھی سفید ساڑھی پہنے سفید حجاب کیے سر پر سفید اور کالی ٹوپی پہنے جس کے درمیان میں آرمی کا لوگو تھا دونوں کندھوں پر دودو سٹار لیے اور پاؤں میں سفید چھوٹی سی ہیل پہنے وہ سہیل کو کہی سے بھی مسکان نہ لگی وہ کب آرمی میں ؟اگر گئی بھی تو اسے پتہ کیسے نہ چلا؟وہ ساکت سا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایم ڈی جو کب سے اسے آنکھیں پھاڑے اس لڑکی کو دیکھتے دیکھ رہا تھا اسے کہنی مار کر بولا:

"نہ اب تو اپنی بہن سمجھ کر آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہا ہے" سہیل جو مسکان کو دیکھنے میں مگن تھا اس کی بات سن نا سمجھی سے اسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو تو کون ہے بھائی اور کیوں بول رہا ہے:

" لو جی لڑکی دیکھی نہیں جناب ہوش گواہ بیٹھے ، پہلے نظریں اٹھ نہیں رہی تھی اب جھک نہیں رہی"ایم ڈی اس کے اس طرح سے دیکھنے پہ تپ کر بولا:

"بکواس نہ کر"اسے فل نظر انداز کیے سہیل مسکان کی طرف بڑھا اسے اس طرح نشئیوں کی چال چلتے دیکھ ایم ڈی بھاگ کر پیچھے آیا اور بولا:

"مانا لڑکی پیاری ہے لیکن میں نہیں چاہتا تجھے چھیڑ پڑے نہ کر یار اتنے لوگ ہے میں تجھے مار کھاتے نہیں دیکھ سکتا"ایم ڈی اس منت کرتے ہوئے بولا:

سہیل نے ایک نظر ٹھنڈی نظروں سے اسے دیکھا پھر بازوں چھڑوکر مسکان کی طرف بڑھ گیا اور بلکل اس کے سامنے جاکر کھڑا ہوگیا۔۔۔۔۔۔۔

مسکان کو اپنے دل کی دھڑکن اسکے بڑتے قدموں سے اور تیز ہوتی محسوس ہو رہی تھی جیسے ہی وہ اس کے سامنے آکر کھڑا ہو مسکان نے دھڑکتے دل کے ساتھ نظریں اٹھا کر اسے دیکھا بس یہی وہ لمحہ جب اس آنکھوں میں نمی چمکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سہیل جو اس کو اتنے وقت بعد جی بھر کر دیکھ رہا تھا اس کو پلکیں جھپکتے نہ پاکر مسکرایا اور آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایم ڈی پیلر پیچھے کھڑے ہو کر اس کی مار کی وڈیو بنانے کا خیالی پلاو پکائے کیمرہ اون کر چکا تھا ان دونوں کو آمنے سامنے کھڑا دیکھ اس نے جلدی سے اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا وہ کیسے اپنے دوست کو مار پڑھتے دیکھ سکتا تھا لیکن کافی دیر بعد جب اس کو لڑائی جھگڑے کی کوئی آواز محسوس نہ ہوئی تو اس نے کیمرہ میں دیکھا جس کو دیکھ کر اس کا منہ کھل گیا۔-----------------

سہیل نے جیسے ہی مسکان کو گلے لگا یا مسکان کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے کیسا کیسا وقت اس نے دیکھا تھا یہ وہی جانتی تھی بیمار بھی رہی تھی کوئی اپنا پاس تک نہ تھا اسے یوں محسوس ہوا جیسے یہ پانچ سال کہی گزرے ہی نہ ہو وہ ایسے ہی آئیر پورٹ پہ کھڑے ہو-----------

اس کو اتنے وقت بعد محسوس کر کے سہیل کی آنکھیں تیزی سے نم ہوئی کئی مشن اس نے ایسے لڑے تھے جہاں اسے لگا تھا وہ زندہ واپس نہیں آسکے گا تب تب اسے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اگر وہ دنیا سے چلا گیا تو کیا مسکان نہیں آئے گی ؟ کیا وہ ملے بغیر ہی دنیا سے چلا جائے گا؟ کیا اس کے نصیب میں واصل نہیں لکھا؟ یہ سب باتیں وہ سوچا کر تا تھا لیکن اب اسے یوں اپنی باہوں میں پاکر اسے یوں محسوس ہوا کہ وہ ساری زندگی ایسے کھڑے رہ سکتا ہے ،وہ یوں ہی کھڑے کھڑے جان دے دیں لیکن شرط یہ ہے

کہ باہوں میں اس کی آنت حیات ہو(جس کا کوئی آنت نہ ہو ہمیشہ رہنے والی)۔اسے ہی کھڑے کھڑے اس کے بالوں پہ اپنے لب رکھے ،اس کے کئی آنسو مسکان کے بالوں میں جزب ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

"لعنت ہو تجھ جیسے دوست پر پہلے بتا دیتا بھابھی ہے"ایم ڈی اپنے کیمرے کو بند کیے ان کی طرف آتے ہوئے بولا:

جبکہ اس کے بولنے پہ سہیل نے چونک کر اسے دیکھا اور پھر آہستہ سے سر کے بالوں کو کھجایا اور پھر مسکان کا ہاتھ تھاما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھے خود نہیں پتا تھا تجھے کیا بتاتا تیری بھابھی اتنی پیاری کب ہوئی"پہلی لائن اونچی آواز میں کہتے آخر میں بڑبڑایااس کی بات سن مسکان نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"پہلے تو بول رہا تھا ہر لڑکی بہن ہوتی ہے اگر میری بہن ہوئی تیری بھی ہوگی اب بھابھی کیسے بن گئی " ایم ڈی سہیل کو اس کی بات یاد کرواتے ہوئے بولا:

"بکواس نہ کر چل جلدی سے" سہیل اس کو ڈپٹ کر بولا اور قدم آگے بڑھائے

"ارے رکو تو مجھے تو آنے دو " ایم ڈی کہتا جلدی سے ان کے پیچھے بھاگا۔۔

سہیل اور مسکان پیچھے بیٹھے تھے جبکہ ایم ڈی آگے اور تیزی سے گاڑی گھر کی طرف بڑھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھے وہ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے ایم ڈی کبھی کبھی ان پہ نظر ڈال لیتادونوں تیزی سے گزرتے ہوئے منظروں میں نا جانے کیا تلاش کرنے کی کوشش میں گم تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان ان مناظر کو دیکھتی اپنی سوچوں گم تھی۔یہ وقت کیسے گزرا تھا وہ جانتی تھی اسے آج یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کہی گئی نہ ہو ان کی زندگی کے اتنے سال گزرے ہی نہ ہولیکن وقت گزر چکا تھا نہ صرف گزر چکا تھا بلکہ وقت ان سب کے دلوں کو بھی بدل دیاتھا اسے یا د تھا جانے سے پہلے جب وہ سب آخری بار ملے تھے۔۔

جیسے ہی وہ گاڑی سے اترے تو شاہزیب، زائشہ،انمول ،میر سب بچہ پارٹی ان کے پاس کھڑی تھی وہ سب اشاروں میں ایک دوسرے سے ناجانے کیا باتیں کر رہے تھے انہیں اس طرح کرتے دیکھ سہیل نے مسکان کی طرف دیکھا بلکل اسی وقت مسکان نے بھی اس کی طرف دیکھا اسے خود دیکھتا پاکر دونوں شرارت سے مسکرائے اور پھر ایسا چہرہ بنایا جیسے آج کے بعد کبھی بات نہیں کریں گے۔۔۔۔۔۔

"کیا تم لوگ بات بھی نہیں کروگے" آخر نائشہ نے پہل کی۔۔

"اب بات کرنے کو رہ کیا گیا اب بات ختم سمجھو"سہیل نے سنجیدگی سے نائشہ کی طرف دیکھ کر کہا:

"دیکھو ایسا نہیں ہے تم بات کو سمجھو۔۔۔۔۔۔۔علی نے سہیل کو ٹھنڈا کرتے ہوئے کہا:

"اب واقع ہی بات کرنے کو کچھ نہیں رہا نہ وقت ،نہ جزبات " مسکان آنکھوں میں نمی لیے بولی:

اسے اس طرح دیکھ سہیل نے فکر سے اسے دیکھا اور پھر ان کی طرف چہرہ موڑ کر بولا:

"سہی بول رہی ہے کبھی کبھی حالات اور جزبات ایسا نہیں رہتے جیسے ہمارے نہیں رہے" سہیل نے بھی سنجیدگی سے اس کی بات کی تصدیق کی۔۔۔

انہیں اس طرح سے بات کرتے دیکھ سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر انہیں جو ناجانے کون سی باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیوں وقت اور جزبات کو کیا ہو گیا ہے"زائشہ آگے بڑھ کر بولی:

"تم نہیں سمجھو گی بس " سہیل اپنی بات ادھوری چھوڑ نانی کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ اسے دیکھ کر رہ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان نے ایک نظر سہیل کو دیکھا اور ایک نظر ان سب کو وہ ان دونوں کی فکر میں پریشان تھے انہیں ایسے دیکھ اسے ان پہ ترس اور پیار دونوں آئے۔۔۔۔۔

وہ فورا سے آگے بڑھی اور گروپ کی شکل میں گلے لگایا اور ان کی طرف دیکھ کر بولی:

"پریشان نہیں ہو مان جائے گا کیا تم اسے نہیں جانتے "مسکان انہیں تسلی دیتے ہوئے بولی:

"کہا یار مان جائے گا اتنا ناراض ہے اور سب ختم کا بول رہا ہے"نائشہ انتہائی پریشانی سے بولی:

"مجھے بھی یہی لگ رہا ہے"زائشہ اور انمول کی اس کی تصدیق کرتے ہوئے بولی:

انہیں اس دیکھ مسکان دو قدم پیچھے ہوئی اور سہیل کی طرف بڑھنے کے لیے مڑی کہ اچانک پلٹی اور بولی:

"تم سب اس بار بھی ہار گئے ہم تو ناراض نہیں ہے میں اسے کبھی ناراض دیکھ سکتی ہو کیا"ان کی طرف دیکھ انتہائی معصومیت سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

ان سب نے مسکان کو ایسے دیکھا جیسے دماغ چل گیا ہو ابھی تو سب چھوڑنے کی بات کر رہا تھااور یہ میڈم۔۔۔۔۔۔۔

"او بھائی تمہیں کیا لگا وہ مجھے چھوڑنے کی بات کر رہا ہے"۔۔۔وہ رکی اور ان سے تصدیق چاہی جس پہ سب کا سر نا چاہتے ہوئے بھی اثبات میں ہلا۔۔۔۔۔۔۔

"ہا ہا ہا۔وہ صرف ہمارے دور جانے کی بات کر رہا تھا کہ اتنی جدائی کہ بعد ہمارے جزبات ایک سے نہیں رہے گئے اور وقت بھی ابھی بات کا نہیں ہے" یہ کہتے ہی وہ تیزی سے سہیل کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

پیچھے سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر مسکان کو پہلے تو انہیں بات ہی سمجھ نہیں آئی تھی لیکن جیسے ہی آئے سب چلائے یعنی وہ انہیں بے وقوف بنا رہے تھے اور وہ بن گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لڑکیاں سب مسکان کی طرف جبکہ لڑکے سہیل کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کراچی کی ان کی فلائٹ اکھٹی تھی جب کراچی ائر پورٹ پہ اترے تو دونوں اپنے اپنے راستے بڑھ گئے نئی زندگی کے نئے سفر کے لیے۔۔۔۔

پیرس میں اس نے نہ صرف محنت سے اپنے قدم جمائے بلکہ وہاں بہت سی چیزیں سیکھی کراٹے ، بیڈمنٹن ،اور بہت سی کامیابیوں کو اپنے نام کیا یہ سفر اس کے لیے بہت اچھا بھی رہا تھا وہاں اس کی بہت سی دوستیں بنی بہت سی یورپ کی جگہیں گھومی اس کے سا تھ ایک پاکستان کی بہت اچھی دوست تھی جس کا نام "ردا" تھا۔اس کے ساتھ اس نے

بہت حسین یادیں بنائی جہاں تک رہی یادوں کی بات ہر لڑکی کو گھر یاد آتا ہے اسے بھی آتا تھا وہ روتی تھی لیکن ہر آنے والا دن اس کی زندگی کی کامیابیوں کی طرف نیا قدم ثابت ہو تا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تین سالوں کی محنت کے بعد اب وہ پاکستان لوٹی اور اس نے آرمی جوائن کی وہ سمندروں کی شوقین تھی اسے سمندر سے عشق تھا۔بہت محنت کے بعد وہ آج آرمی میں بہت اچھے لیول پہ تھی دو سال سے آرمی میں تھی شروع کے چھ مہینے ٹرینگ کے تھے ان سارے لمحات کو یاد کرتے وہ باہر دیکھنے میں مگن تھی اور اس کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔۔۔

یہ وقت بہت اچھا بھی تھا اور تکلیف دہ بھی وہ کئی سال اپنے رشتوں سے دور رہی تھی وہ رشتے جنھوں نے اسے بہت پیار دیا تھا وہ رشتے جنھوں نے اسے بچپن میں کھلایا تھا آج وہ ان سے بہت عرصے بعد مل رہی تھی نہ جانے وہ رشتے کیسے رہے ہوں گے یہ فاصلوں کے بعد وہ کیسے ملیں گے یہی سب سوچتے اس کی آنکھیں نم ہوئی اور اس نے پلٹ کے سہیل کو دیکھا اور نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما اس کے ہاتھ تھامنے پر وہ جو باہر دیکھنے میں مگن تھا اس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اس کی نم انکھوں کو

بے شک وہ پہلے کی طرح نہ رہی تھی لیکن اس کی انکھیں آج بھی ویسے ہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو اپنی سوچوں میں مگن تھا ایئرپورٹ سے کیڈٹ اکیڈمی تک کے سفر میں بہت سی یادیں بچپن سے وہ تمام رشتے ،وہ باتیں سب کچھ ،کیا کچھ نہ یاد آیا تھا وہ وقت بہت خوبصورت تھا اور تکلیف داہ بھی۔اس وقت میں بہت سے اپریشن لڑے گئے تھے کچھ ایسے بھی تھے جن میں جان جا سکتی تھی لیکن محنت کرنے والوں کی کبھی ہار نہیں ہوتی اسی بات پر قائم رہتے ہوئے اس نے بہت سے اپریشنز حل کیے تھے اور آج وہ ایک اچھے لیول پہ تھا یہ ساری کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد بہت سے خوشی کی لمحات ایسے تھے جو اس نے اپنی جاب اوراپنے جنون کی خاطر چھوڑ دیے تھے اور بہت سے غم ایسے تھے جن میں وہ شامل نہ ہو سکا تھا جس کا دکھ اسے ہمیشہ رہنے والا تھا۔۔

ہم کبھی کبھی اپنی زندگی میں اتنے گم ہو جاتے ہیں یا اپنی زندگی کی کامیابی پانے کے لیے ان کے پیچھے اتنا بھاگتے ہیں کہ پیچھے محبت بھر رشتوں کو چھوڑ کر جاتے ہوئے احساس ہی نہیں ہوتا کہ کافی ایسا وقت بھی آئے گا جب یہ رشتہ ہی نہیں رہیں گے یہ محبت

ایسی نہیں رہے گی لیکن وقت بتا دیتا ہے کہ وقت ایک سا نہیں رہتا، ہر انسان ایک سا نہیں رہتا، محبت ایک سی نہیں رہتی ہمارے متبادل آچکے ہوتے ہیں جیسے ہی ہم اپنی جگہ خالی کرتے ہیں ان کی جگہ دوسرے لوگ بھر دیتے ہیں ہماری یہ خوش فہمی اور خوش فہمیاں ہی رہ جاتی ہیں اہم ہونے کا وہم لوگ بے رحم ہو کر نکال دیتے ہیں۔سب باتوں کو سوچتے ہیں وہ اس قدر گم تھا جیسے ہی مسکان نے اس کا ہاتھ تھاما تو چونک کر اس کی طرف دیکھا اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر اور پھر اپنے ہاتھ کو جو اس نے تھاما ہوا تھا اس پر اپنی گرفت مضبوط کر دی۔۔۔۔

جتنا یہ لمحات جتنا یہ وقت اس کے لیے تکلیف دہ رہا تھا اتنا ہی مسکان کے لیے بھی تھا وہ تو اپنے رشتوں سے اس سے زیادہ دور رہی تھی سب سوچتے ہیں وہ آنکھوں میں نمی لی مسکرایا بے شک یہ وقت تکلیف دہ تھا لیکن اب اس کا آجر بہت خوبصورت ہو گا یہ سوچتے ہی وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوئے ان کا استقبال انتہائی خوبصورت انداز میں ہوا تھا نہ صرف ان پر پھول برسائے گئے بلکہ مسکان کے دونوں ہاتھوں میں گجرے بھی پہنائیں

گے وہ سب تو مسکان کو آرمی کی یونیفورم میں دیکھ کر حیران تھے سب میں امان صاحب ہی مطمین تھے جو مسکرا کر آگے بڑھے اور اسے سینے سے لگایا کیوں نہ کہ جب وہ پہلے پاکستان آئی تھی تب ہی سب سے پہلے وہی ملے تھے اور اسے آرمی میں بھی وہی چھوڑ کر آئے تھے انہوں نے پوری سپورٹ دی تھی اسے۔ان کے گلے لگتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی دو سال بعد لگی تھی اسے اس طرح روتے دیکھ اس کا پیار سے سر تھپتھپایااور نور بیگم کی طرف سے کیا نور بیگم نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی اور آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا میر دوسری طرف سے گلے لگا پانچ سال بعد اپنی آپی کو دیکھا تھا اس نے۔وہ بچہ نہیں رہا تھا اس کی داڑھی آچکی تھی اس کے کندھے چوڑے ہو چکے تھے اور وہ لڑکا بن گیا تھا انم اور انمول کو دیکھا وہ بھی بچیاں نہیں رہیں تھیں اب بڑی ہو گئی تھی ان سب کو یہاں پا کر اس نے بی جان کو تلاشناچاہا جب اسے بھی جان نظر نہ آئی اس نے پلٹ کر نور بیگم کو سوالیاں نظروں سے دیکھا جنہوں نے اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتے اسے لیے بی جان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو بی جان کی نظر دروازے کی طرف تھی انہیں اس طرح سے خود کو دیکھتے پا کر مسکان پھوٹ پھوٹ کر رو دی اسے اتنا تو پتا تھا بی جان کی نظر جا چکی ہے لیکن بی جان کو اس طرح دیکھنا اس قدر تکلیف دہ ہو گا اس کا اندازہ نہیں تھا وہ

بھاگ کر بی جان سے لپٹ گئی جب کہ بی جان نے خود کے ساتھ لپٹے کسی کو پا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پھر اس کے لمس کو پہچان کر ان کی انکھوں میں نمی چمکی انہوں نے کتنی دعائیں کی تھیں اس کے لیے وہ مرنے سے پہلے اسے ملنا چاہتی تھی

"مسکان میں تمہیں کتنا یاد کیا میں نے کتنی دعائیں کی کہ مرنے سے پہلے تمہیں دیکھ لوں اپنی بچی سے مل لوں کوئی اتنا انتظار کرواتا ہے کیا "بی جان اس کے سر کو تھپتھپاتے ہوئے بولی:

بی جان کی بھیگی آواز سن مسکان نے تڑپ کر انہیں دیکھا یہ وہ بی جان تو نہیں تھی جن کا رعب ہی الگ تھا یہ تو نڈھال سی جیسے پریشان سی کوئی عورت تھی جو شاید اپنے موت کا انتظار کر رہی تھی انہیں اس طرح سے بات کرتے دیکھ مسکان جھٹ سے ان کے گلے لگی اور پھر بولی:

"معاف کر دے بی جان مجھے کبھی اندازہ ہی نہیں ہو سکا کہ میں اپنی زندگی کامیابیوں کے پیچھے بھاگتے ہیں اپنے اتنے عزیز رشتوں کو کھو دوں گی یا اپنے اتنے عزیز رشتوں کو اس طرح کا پاؤں گی" یہ بات ہیچکیوں سے کہتی مسکان پھوٹ کر رودی اسے اس

طرح سے روتے دیکھ نور بیگم اپنی آنکھوں کی نمی کو صاف کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور مسکان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا اور اسے احساس دلایا کہ بی جان کو تکلیف نہیں دینی چاہیے جیسے ہی مسکان کو احساس ہوا اس نے جھٹ سے آنسو صاف کیے اور بی جان کے گلے لگ کر بولی:

"بس بی جان آپ کو نہیں لگتا اب آپ کو میری شادی کر دینی چاہیے" جیسے ہی بی جان ہے اس کے بات سنی اس کی کمر پر کھینچ کر تھپڑ مارا اور بولی:

" باہر جا کر زیادہ ہی زبان کھل گئی ہے شرم تو نہیں آتی دادی سے اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے ایسے میں کون سی آگ لگی ہے تمہیں شادی کی "بی جان کا پرانا انداز دیکھ مسکان کھکھلا کر ہنسی یہی تو وہ چاہتی تھی کہ بی جان اس کے ساتھ اسی طرح رہے۔۔

"بس بی جان خبردار جو اب آپ روئیں مجھے تو لگا اپ کا روب وغیرہ ایویں ہی ختم ہو گیا ہو گا لیکن آپ تو پھر سے دبنگ ہو گئی ہیں بالکل میری بی جان جیسی "مسکان کی شرارتی بات سن بھی جان کے چہرے پر بہت خوبصورت سی مسکراہٹ آگئی اور پھر اس کا چہرہ تھام پر اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے بولی:

"میری پوتی آگئی ہیں نا اب اس چہرے سے مسکراہٹیں کبھی غائب نہیں ہوں گی اور نہ ہی ان انکھوں کی نمی آئے گی"

"واہ بی جان یہ ہوئی نہ بات آپ مجھے لینے کیوں نہیں آئی میں نے کتنا انتظار کیا تھا میں باہر آپ کو ڈھونڈ رہی تھی "مسکان اس بی جان کے دونوں ہاتھ تھام کر بولی:

"بس بیٹا میں نے سوچا کہ آب بچوں کو کیاپریشانی دینی تو خود ہی آکے مل لے گی" بی جان سنجیدہ ہو کر بولی ان کی بات سن مسکان نے اپنی آنکھوں کی نمی کو چھپانے کی کوشش کی اپنی آنکھوں نمی کو چھپاتے ہوئے اسے شدت سے احساس ہوا کہ کاش بی جان دیکھ سکتی تو اب تک وہ اسے گلے لگا چکی ہوتی کاش ان کی نظر نہ جاتی کاش یہ لمحات نہ آئے ہوتے یہ سب باتیں سوچتے وہ پھر سے شدت سے بی جان کے گلے لگی اور بی جان نے بھی آگے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا مضبوطی سے۔ان کی خواہشیں اور ان کی چاہتوں کو پورا کرنے کے لیے انہوں نے کیا کیا نہ کیا تھا ان کی محبت ان کے لیے کبھی کم نہ ہو سکی تھی نہ کبھی ہونی تھی۔۔۔۔۔

دو دن ہو چکے تھے اسے سب سے ہی پیار ملا تھا سہیل جا چکا تھا وہ ایک دن کی چھٹی لے کر آیا تھا باقی انمول انم سب اس کے پاس ہی تھے دو دن سے انہوں نے بہت انجوائے کیا تھا یہاں آ کے اسے احساس ہوا کہ اس نے کتنے خوبصورت لمحات اپنی زندگی کے ختم کر دیے اپنی نئی آنے والی زندگی کے لیے کتنے رشتے کھو دیے جن میں خلیل صاحب تھے جو نہیں رہے تھے اور زینب جنہیں دیکھ کر ایسا لگتا تھا وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گئی ہو انہیں بیماریاں کھا گئی تھی یہ وہ رشتے تھے جنہوں نے اسے بہت محبت دی تھی زینب بیگم جب آتی تھی تب تک ان سب کے لیے کوئی نہ کوئی چیز لاتی تھی اسے یاد تھا سکول ٹائم پر اس کے لیے ہر نئی طرح کی پینسل لاتی تھی جو کسی کے پاس نہیں ہوتی تھی ہر وہ سٹائل جو کوئی نہ پہنتا تھا وہ کپڑوں کے لیے ڈیزائنز بنا کر لاتی تھی اتنی محبتیں پا کر اتنی محبتیں دے کر وہ آج ان حالات میں تھی انتہائی دکھ کا مقام تھا لیکن یہ زندگی ہے یہاں آزمائشیں، تکلیف ،ں خوشیاں سب رہتی ہیں ہر مشکل کے بعد آسانی ہے قران پاک میں فرمایا گیا ہے

" ہر تنگی کے بعد آسانی ہے "بے شک ہر انسان نے اپنے حصے کی تکلیفوں کو جھیلنا ہے تا کہ دکھوں کو برداشت کر کے اپنی آنے والی خوشیوں کے لیے راستے بنانے

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان کو آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اس ایک ہفتے میں سب سے بہت پیار ملا تھا آج تمام بڑے آکھٹے تھے سب بی جان کے کمرے میں موجود تھے جبکہ تمام بچہ پارٹی کی پوری کوشش تھی کہ اندر ہوتی بات جان سکے لیکن بڑوں نے ان کی تمام کوششوں کا ناکام بنا نا چاہا--------

"بی جان آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے" شہرین بیگم بی جان کے ہاتھ تھام کر بولی:

"میرا بھی یہی خیال ہے کہ بچوں کے لیے اب فیصلہ لے لینا چاہیے" بی جان ان کی بات پہ اثبات میں سر ہلا کر بولی:

"جی بی جان اسی بات کے لیے ہی ہم اکھٹے ہوئے ہیں "امان صاحب بھی ان کی بات پہ اثبات میں سر ہلا کر بولا:

"ہاں میرا خیال یہ ہے کہ علی اور شاہ زیب کی اب شادی کر دینی چاہیے"بی جان فیصلہ لیتے ہوئے بولی:

"جی، بی جان لیکن سہیل اور مسکان " امان صاحب بی جان کی طرف دیکھ کر بولی:

"میں نہیں چاہتی میرا گھر کی رونق چلی جائے "بی جان آنکھوں میں نمی لیے بولی:

"ارے بی جان ،وہ بھی تو آپ کے ہی بچے ہیں آپ چاہے تو انہیں اپنے پاس رکھ لے" شہرین بیگم محبت سے بی جان کے گلے لگتی ہوئی بولی:

"ہاں میں جانتی ہوں لیکن میں اب لڑکی والوں کی طرف سے ہوں"بی جان روب سے بولی:

"بی جان کیا مطلب آپ کا تعلق صرف لڑکی والوں کی طرف سے ہیں کیا" شہرین بیگم نا راضگی سے بو لی:

"میرا یہ مطلب نہیں ہے میرے کہنے کا مطلب ہے چاہے جو بھی ہو جائے بیٹیوں کو اپنے گھر ہی جانا ہو تا ہے" بی جان سمجھا تے ہو ئے بولی :

"یہ تو آپ نے سہی کہا بیٹیاں تو ہوتی ہی پرایاں دھن ہے" میر ب بھی ان کی بات سمجھتے ہوئے بولی :

"ہاں تو علی کب آرہا ہے دبئ سے" بی جان شہرین کی طرف دیکھ کر بولی:

"ابھی تو نہیں پتہ لیکن جلدی ہی آجائے گا"زین صاحب ان کی بات کا جواب دیتے ہوئے بولے:

"چلو ٹھیک ہے اس سے بات کر لینا اور اس مہینے کے آخر میں شادی کی تاریخ رکھی گئی ہے"بی جان شادی کی تاریخ پکی کرتے ہوئے بولی:

"مبارک ہو سب کو ،بہت وقت بعد اس گھر میں خوشیاں آرہی ہے صدقا دیتے رہنا ، کبھی کبھی ہماری خوشیوں کو لوگوں کی نظریں کھا جاتی ہے " بی جان انہیں ہدایت دیتے ہوئے بولی:

ان کی بات مانتے سب نے ہاں میں سر ہلا یا اور باہر کی طرف بڑھ گئیں۔---------------

----

جیسے ہی سب باہر نکلی تمام بچہ پارٹی بی جان کے کمرے میں گھس گئی وہ اپنے ماں باپ سے زیادہ بی جان سے اٹیچ تھے۔--------

"بی جان کیا بات ہوئی آج کی کنفرنس میں " مسکان بی جان کی طرف کھسک کر بولی:

"بچوں کے جاننے کی بات نہیں ہے" بی جان بھی اپنے پرانے انداز میں آتے ہی ان کو ٹر خاتے ہوئے بولی:

"بی جان اس کے بدلے میں آپ کو راز بتاؤ گی"مسکان بی جان کو تجسس میں ڈال کر بولی:

"ہاں پتہ ہے تو آرمی میں چلی گئ پھر پتہ چلا آرمی کو ایک بیوقوف کی ضرورت تھی انہوں نے تجھے رکھ لیا"بی جان اپنے بی جان ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے بولی:

"بی جان آپ ایسا کیسے کہ سکتی ہے"مسکان صدمے سے بولی:

"زبان سے" بی جان ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں بولی:

"میرا مطلب بہت محنت کر کے بنی ہو آپ نے مجھے اپنے نواسے جیسا سمجھا ہے کیا"مسکان بھی ان کی پوتی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے بولی:

"اے لڑکی خبردار میرے نواسے کو کچھ کہا تو ماں صدقے اتنا پیارا اور سمجھ دار بچا ہے" بی جان سہیل کی تعریف کرتے ہوئے بولی:

"بس بی جان مجھے کوڑے سے اٹھا یا تھا کیا آپ نے"مسکان روہا سنی انداز میں بولی:

"اچھا ہوا تجھے حقیقت پتا چل گئی نہیں تو اب تک صرف میرا نواسا ہی جانتا تھا"بی جان ہاتھ جھاڑ کر بولی:

ان کی بات سن مسکان اب سہی صدمے میں گئی اور بولی:

"بی جان وہ آخری شخص ہونا چاہیے تھا آپ نے صرف اسے ہی بتا دیا"اس کی صدمے سے بھری آواز سن بی جان نے مشکل سے قہقہ ضبط کیا اور بولی:

"بس میں نے سوچا آخر زندگی اس نے گزارنی ہے تو فیصلہ کا حق بھی اسے دیا جائے کیوں سہی کیا نا" بی جان مسکان سے سوال کرتے ہوئے بولی:

"بس بی جان بس " مسکان فلمی انداز میں تین بار ہاتھ اٹھا کر بولی اس کا انداز دیکھ انم ،انمول،زائشہ،نائشہ نے قہقہ لگایا۔۔۔۔۔۔

"ارے چپ ہو جاؤ! میں حیران رہ گئی اس بچہ اتنا اچھا ہے بولا مسکان چاہیے صرف میں نے کہا بھی کوڑے سے اٹھا یا ہے لیکن وہ اپنی بات پہ قائم رہا" بی جان مسکان کو فل تپا تے ہوئے بولی:

"بی جان میں اب آپ سے نہیں بولو گی جا رہی ہوں رہیے اپنے پوتے ساتھ " مسکان پاؤں پٹکتی باہر کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے رکو میرا بچہ " بی جان کی آواز سن مسکان رکی اور چہرے پہ بڑی سی مسکراہٹ پھیل گئ جیسے چھاتے وہ فورا سے پلٹی:

"بولیے بی جان" ناراض انداز میں بولی:

"میں کہ رہی تھی سہیل کتنا معصوم ہے تم جیسی چڑیل کے ہاتھ کیسا آیا یہ تو بتا دیتی کون سا تعویز کر وایا ہے میرے نواسے پہ" بی جان شکی انداز میں ایسے بولی جیسے واقع ہی یہ بات ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بی جان کی بات سن مسکان سر سا پاوں تک سرخ ہوئی شرم سے نہیں غصے سے اور بولی :

"آنے دیں آپ کے نواسے آنا تو میرے پاس ہی ہے نہ پھر اسے بتاو "مسکان اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیر بی جان کو وارن کرنے والے انداز میں بولی:

"ارے جا جا وہ کیوں جائے تجھ جیسی چڑیل کے پاس " بی جان اسے اور تپاتے ہوئے بولی اور وہ سچ میں تپ بھی گئی اور پاؤں پٹک کر زور سے دروازہ مار کر باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان کے جاتے ہی بی جان کا قہقہہ بلند اور باقی سب کا بھی ساتھ ہی باقی سب نے اپنی آنکھوں کو نمی کو صاف کیا کتنے وقت بعد یہ خوشیاں آئی تھی کتنے وقت بعد سب کھکھلائے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شادی کی تیاری زوروں پہ تھی روز روز بازاروں کا چکر لگ رہے تھے۔لڑکے بازاروں کے چکر لگا کر تھک چکے تھے لیکن عورتوں کی چیزیں ہی پوری نہیں ہو رہی تھی۔تمام مرد باہر کے انتظامات سنبھال رہے تھے جبکہ گھر کی عورتیں لڑکیوں کی چیزیں پوری کر ہی تھی اور لڑکے لڑکوں کے کمرے تیار کروا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کتنی بار اس لڑکے کو بولا ہے کہ گھر کو رنگ کرا دیں اتنا وقت گزر چکا ہے رنگ ہوئے لیکن حیرت ہے جو زرا اثر ہوا ہو" زینب بیگم تپے ہوئے انداز میں اپنے دونوں بچوں کو بول رہی تھی۔۔۔۔

"اچھا امی کر وا لیتے ہیں نہ ویسے بھی ابھی اتنے دن پڑے ہیں " اپنے موبائل کو چلاتے ہوئے لا پر وہی سے بولا:

"واہ بیٹا شادی تیری ،کام سب میں کروں خود بھی کچھ کر لے دو ہفتے رہ گئے ہیں " ہارون اس کے کندھے پہ ہاتھ مار کر بولا:

"ہاں ہاں اس کو کہا نظر آئے گئے دن یہ نا جانے کون سی دنیا میں ہے اس کو کون سا کوئی کام ہے ہمارے گھر کے سیٹھ صاحب ہے" زینب بیگم شاہ زیب پہ تنز کرتے بولی:

"امی یار ابھی آکے بیٹھا ہو اور آپ ہے کہ ہر وقت باتیں سناتی رہتی ہے"شاہ زیب تپ کر موبائل رکھتے ہوئے بولا:

"بیٹا کون سی کمائی کر کے آرہے ہو بتاو نہ زرا میں بھی تو سنو" زینب بیگم بھگو بھگو کر بیزتی

کرتے ہوئے بولی:

"امی آج ہی دیر تک سویا ہوں آپ کو یہ دیکھ گیااور جو کام کر تا ہوں وہ نہیں دیکھتا"شاہ زیب نا راضگی سے بولا:

"جی جی بیٹا میں جا نتی ہوں تیرے کام زرا دہی منگوا لی،زرا سی دوائی لا دی بہت بڑے بڑے کام ہےنا" زینب بیگم انتہائی سنجیدگی سے اس کے کام گنا تے ہوئے بولی:

"بس بس امی پتہ چل گیا ہے آج شام کو رنگ والا آجائے گا" یہ کہتے ہی پا وں پٹکتے با ہر کی طر ف بڑ ھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شادی کی تیا ری سب مکمل ہو چکی تھی 4 دن بعد با رات تھی کل لڑکیوں کو مایوں بیٹھا نا تھا اس کے لیے سب اپنی اپنی تیاریوں میں مگن تھے ڈھو لکی تو دو ہفتے سے ہی بج رہی تھی پہلی شادی تھی سب بہت خو ش تھے اور ہر کو ئی اپنی اپنی رسمیں کر نے کے لیے تیار تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے یار تیرے کپڑے تیار ہے کیا کل تو لے آیا ہے درزی سے کہ نہیں" اپنے موبائل میں مصروف علی نے سہیل سے پوچھا:

"ہاں یار میں تو کل ہی لے آیا تھا میرا سل گیا تھا" سہیل اپنی الماری سے کچھ دھونڈتے ہو بولا:

"شکر ہے تو میرا سوٹ لے آیا مجھے بڑی فکر ہو رہی تھی"علی سکون کی سانس لیتے ہوئے بولا؛

"اوو بھائی تیرے کپڑے سلے ہی نہیں تھے تو میں نہیں لا یا میں اسے شام کا کہ آیا تھا مجھے لگا تو لے آیا ہو گا" سہیل اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے بولا:

"لا نت ہو بتمیز انسان بتا یا کیوں نہیں مجھے اگر اس نے نہ سلائی کیے ہو ئے پھر" علی تپے ہو ئے انداز میں بولا:

"اچھا کال کر کے پوچھ لے ابھی رات پڑی ہے سل جائے گا" سہیل اسے سمجھاتے ہو ئے بولا :

"ہا ں چل پو چھتا ہوں تو بھی اپنی تیاری کر لے" علی اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلا کر باہر کی طرف بڑھ گیا اور سہیل اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج مایوں کی رسم تھی لڑکیوں کو آج مایوں بیٹھانا تھا سب اپنی اپنی تیاریوں میں مگن تھے ڈھولک والی لڑکیاں آچکی تھی صحن میں تمام لڑکیاں جمع ہو رہی تھی جبکہ نائشہ اور زائشہ ابھی تیار ہو رہی تھی مسکان بھی ان کے ساتھ ہی تھی انہیں تیار ہونے مدد کر رہی تھی باقی مہمان بھی آرہے تھے جن میں نائشہ زائشہ کی خالہ اور ماموں کی بیٹیاں اور بچے آچکے تھے----------

اگر صحن میں آئے تو ڈھولک زور و شور سے بج رہی تھی اور عورتیں آرہی تھی اور ہر طرف شور ہی شور تھا مہمانوں کے بچے کبھی ادھر بھاگ رہے تھے کبھی ادھر بھاگ رہے تھے-----

آخر لڑکیوں کا انتظار ختم ہوا اور مایوں کی دلہنیں لڑکیوں کے ساتھ آتی ہوئی نظر آئی انتہائی خوبصورتی سے سٹیج سجایا گیا تھا پیلے اور سفید پھولوں میں سجی لڑیاں انتہائی خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی---------

پیلے رنگ کی پاؤں تک چھوتی فراک دونوں ہاتھوں میں پیلے ہی گجرے پہنے کانوں میں گجروں کے ساتھ کے جھمکے پہنے لمبی چٹیا نیچے بنائے سر پر انتہائی خوبصورتی سے دوپٹہ

سیٹ کیے نائشہ بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی پاؤں میں گولڈن گھسا پہنے دوپٹے پر گولڈن ہی کام تھا پھولوں کے ساتھ مانگ ٹکا سجائے آسمان سے اتری حور محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

زائشہ کا بھی سیم ایسا ہی ڈریس تھا صرف رنگ کا فرق تھا اس کا مالٹا تھا باقی ڈریسنگ گجرے جھومکیں اور پاؤں میں سلور سے پہنے انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی ان کی گوری رنگت پر یہ رنگ بہت ہی خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔

پیلی شارٹ فراک اور نیچے مرجنڈا رنگ کا شرارہ پہنے سر پر پیرا دوپٹہ اڑ ہے جس پر سلور کام تھا مسکان انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی دونوں ہاتھوں میں پلے گجرے پہنے وہ سمپل سا تیار ہوئی تھی اس نے نہ ہی گجروں کے ساتھ کے جھمکے پہنے تھے اور نہ ہی مانگ ٹکا لگایا تھا اس کا یہ کہنا تھا کہ دلہن اور اس میں فرق پتہ لگنا چاہیے۔۔۔۔۔

کزنوں کے سنگ دوپٹے کے نیچے زائشہ اور نائشہ کو لایا گیا اس پاس دونوں کی مائیں چچیاں تھی جیسے ہی دلہن کو لا کر بٹھایا گیا تو ڈھولک بانو کے ساتھ مسکان بیٹھ گئی اور آہستہ سے ڈھولک بجانی شروع کی اس کے ڈھولک بجانے کے انداز سے ہی پتہ چل رہا تھا کہ آج

اس نے پہلی بار ڈھولک بجائی ہے جبکہ ڈھولک والیاں گا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Chitta Kukkar banere te

Chitta Kukkar banere te

Kashni dupatte waliye

Munda sadqe tere te

ڈھولک والی ڈھولک والی ڈھولک بجا بجا کر گا رہی تھی اس کا مصرا سن مسکان نے شرارتی نظروں سے نائشہ اور زائشہ کو دیکھا اور اگلی لائنیں کھڑی ہو کر دوپٹے کا گھو گھٹ کر کے گائی۔۔۔۔۔۔۔۔

Kunda lag gaya baari nu

Kunda lag gaya baari nu

Hathan utte mehndi lag gayi

Ik qismat wali nu

گھو گھٹ اٹھا کر نا ئشہ اور زائشہ کے پا س آئی محبت سے ان کے سروں پہ بوسہ دیااور واپس آئی اور چلا ئی۔-------

"ڈجے گا نا بجا"

اس کے ساتھ ہی لڑکیوں کا گروپ ڈانس کر تا ہوا آگے آیا۔--------

Ballay ballay

Ballay ballay bai torr punjaban di

Ballay ballay bai torr punjaban di

Jutti khall di marorrha nahion chal di

Torr punjaban di, ballay ballay

جیسے ہی لائنیں ختم ہوئی آگے والی لڑکیاں گھوم کر پیچھے گئی اور پیچھے والی ڈانس سٹیپ لیتے آگے آئی۔-----------

Zara dholki bajao goriyo

Mere sang sang gao goriyo

Sharmayo na lagaakey mehndi

Zara taaliyan bajao goriyo

Yeh ghari hai milan ki

Aik sajan se sajan ki

واپس سے ڈھولکی والیوں کے پاس آکے گانا گایا اور ہاتھ کے اشارے کرتے اگلی لائنیں گائی۔--------------

Yeh ghari hai milan ki

Aik sajan se sajan ki

Geet aisa koi gao goriyo

Aisi dholki bajao goriyo

Zara innki bhi chaal dekh lo

Aaj inko bhi nachao goriyo

مسکان کا گروپ گھومتے ہوئے نائشہ اور زائشہ کی طرف بڑھی اور انہیں کھینچ کے سٹیج پہ لا کر خود اس کے آس پاس گول دائرہ بنا کر لڈی ڈالنی شروع کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Lathe di chadar

Utte saleti rang mahiya

Aawo sahmne, aawo sahmne

Kolon di russ ke na lang mahiya...

Mende sir tey phoolan di khari.

Mende sir tey phoolan di khari

Tendan rah tak tak main hari

دونوں ہاتھ اٹھاتے دو قدم چلتے پھر نیچے ہاتھ کر کے تالی مارتے گول دائرے میں گھومتے ساتھ ساتھ گا بھی رہی تھی---------------

Lathe di chadar

Utte saleti rang mahiya

Aawo sahmne, aawo sahmne

Kolon di russ ke na lang mahiya

Mere kanna vich nachdae jhumkay.

Mere kanna vich nachdae jhumkay

Aa tak ek vari ghumke

مسکان دائرے سے نکل کر محبت سے ان کی طرف ہاتھ بڑھے اور ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں نمی چمکی ،پتہ ہی نہیں چلا کب سب اتنے بڑھے ہو گئے آج انہوں نے اپنے گھروں کی ہو جانا تھا اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ نائشہ اور زائشہ کی آنکھوں نمی چمکی اور آگے بڑھ کر جلدی سے گلے لگی اور رو دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انہیں اس طرح سے دیکھ سب ہی افسردہ ہو گئے نور،میرب سب آگے بڑھی اور محبت سے تینوں کو گلے لگایا اور آنکھوں کی نمی صاف کر کے ان کے ماتھوں پہ بوسہ دیا اور گانا گایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Lathe di chadar

Utte saleti rang mahiya

Aawo sahmne, aawo sahmne

Kolon di russ ke na lang mahiya.

Meri chunni nu lagdey tare.

Meri chunni nu lagdey tare

Khwrey kad muksan lare

میرب اور نور کو ناچتے دیکھ ان تینوں کی ہنسی چھوٹی اور آ کے ساتھ ڈانس کرنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Lathe di chadar

Utte saleti rang mahiya

Aawo sahmne, aawo sahmne

Kolon di russ ke na lang mahiya

Oh mende wal Channa

Hass key naa takk ve.

Mende wal channa hass key naa takk ve

Teri maa payee karendiya sakk ve

پانچوں گلے لگتی ایک یادگار تصویر بنوائی اسی طرح ایک حسین شام کا اختتام ہوا ----

----

لڑکوں کی مایوں اگلے دن تھی کیونکہ دونوں گھروں کے زیادہ رشتے دار ایک تھے ان سب کو دیکھتے ہوئے بی جان نے پہلے لڑکیوں کو مایوں بیٹھانے کا فیصلہ سنایا اور اگلے دن لڑکوں کی تاکہ مہمان دونوں جگہ جا سکے اسی لیے تمام مہمان تسلی سے تیار ہوئے تھے کیونکہ فنکش شام میں تھا۔---------

شام کے فنکشن کے لیے سب تیار تھے دلہنیں گھر تھی کیونکہ مایوں میں تھی باقی سب کا جانا ضروری تھا۔-----------

ہر کوئی فنکشن کے لیے تیار تھا شاہ زیب کی طرف سے مسکان تھی جبکہ علی کی طرف سے سہیل تھا ہر کسی کی ڈریسنگ بہت ہی اچھی تھی مایوں کے لحاظ سے تھی تمام عورتیں انتہائی پیاری لگ رہی تھی نور بیگم اور امان کا سوٹ ایک جیسا تھا ملتا جلتا تھا، میرب اور

خنان کا ،بی جان اور زینب کا ایک جیسا تھا ،شہرین اور زین کا ، مسکان اور سہیل کا ایک جیسا تھا باقی دلہوں کا بھی ایک جیسا تھا بس رنگ مختلف تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بڑے تمام فنکشن کا انظام دیکھ رہے تھے جبکہ چھوٹے دلہوں کے کمرے کی طرف بڑھے تاکہ دلہوں کو لا یا جا سکے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان اور سہیل آگے درمیان میں علی ،شاہ زیب تھے پیچھے ہارون اور انمول تھے درمیان میان سائڈ سے میر اور انم تھے لڑکیوں کے ہاتھوں میں گجرے تھے جبکہ لڑکوں کی گردنوں میں چھوٹے پیلے دوپٹے تھے سب کے جو کہ سب پہ بہت سوٹ کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی لڑکوں کو سٹیج پر بیٹھا یا بی جان اپنے نواسوں کی طرف بڑھی انہیں گلے لگا یا اور ان کا ماتھا چوما کتنی خواہش اپنی آنکھوں سے یہ سب دیکھتی لیکن خیر جو اللہ کی مر ضی انسان پہ کہاں کسی کا بس چلا ہے ماتھا چومتے ان کی آنکھوں میں نمی چمکی گالوں پہ انسو بہ گئے۔۔۔۔۔

انہیں اس طرح روتے دیکھ علی اور شاہ زیب نے تڑپ کے انہیں گلے لگایا اور ان کا ماتھا چوما کافی دیر گلے لگائے رکھنے کے بعد پیچھے ہٹے تو مسکان کو سٹیج کی طرف آتا پایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"لو جی میں وہاں بی جان کے ڈانس کا انتظار کر رہی ہوں اور بی جان نے اموشنل سین کھولا ہوا ہے" مسکان ناراضگی سے بی جان کے گلے میں بازو ڈال کر بولی:

"چل دفع ہو میری عمر ہے کہ ناچوں "بی جان ناراضگی سے ڈپٹ کر بولی:

"لو جی عمر کو کیا ہے شیلا کب جوان ہوئی تھی اب بھی جوان ہی ہے آپ تو ان سے چھوٹی ہی ہو گی" مسکان نے اپنی سمجھداری سے بولا:

"چل یہاں مجھے گرا کر میری ہڈی پسلی توڑے گی کیا" بی جان نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی:

"بس یا تو آپ ڈانس کریں نہیں تو میں چلی آپ کے داماد کے ساتھ ڈانس کرنے " پہلی بات اونچی جبکہ دوسری بات بی جان کے کان میں بولی لیکن آواز اتنی تھی کہ سہیل جو ابھی آیا تھا وہ سن چکا تھا اس کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوا اور سامنے دیکھا جہاں انمول شرارتی نظروں سے دیکھ رہی تھی یعنی وہ بھی سن چکی تھی اور مسکان جو کہ مڑی

ہی تھی کہ اپنے پیچھے سہیل کو دیکھ ٹھٹھکی پھر تیزی سے چہرہ سرخ ہوا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ اس طرح آجائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تجھے تو میں بتاتی ہوں تجھے جو آگ لگی ہے نہ میری جوتی ہی بجھائے گی" بی جان نے سب کے سامنے ہی کر دی اور وہ جیسے لگا تھا بی جان کچھ نہیں کہے گی ان کی بات سن وہ پاوں تک سرخ ہوئی اور تیزی سے نیچے بھاگی اور سہیل نے ہنسی چھپانے کو چہرہ جھکایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب سے پہلے لڑکوں کی لڈی تھی اسی لیے سب لڑکے ہاتھوں سے لڈی ڈال رہے تھے اور گانا بجنا شروع ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Maahi Ve Maahi Ve That's The Way Maahi Ve

Tere Maathe Jhumar Damke

Tere Kannno Baali Chamke

Hai ReMaahi Ve

Tere Haatho Kangana Khanke

Tere Pairo Payal Chance

Hai ReMaahi Ve

Naino Se Bole Rabba Rabba

Mann Mein Dole Rabba Rabba

لڑکے بار بار گھومتے اور پھر باری بری ایک ہاتھ اٹھا کر تالی مارتے اور پھر ہاتھ اوپر کر کے گول گھومتے وڈیو میکر وڈیو بنا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

Hai ReMaahi Ve

Naino Se Bole Rabba Rabba

Mann Mein Dole Rabba Rabba

جیسے ہی یہ لائنیں آتی وہ باری باری جاتے اور دلہے کے چہرے پہ ہلدی لگاتے ہلدی لگانا کم نہلا زیادہ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی لڑکوں نے لڈی ختم کی تو ویسے ہی لاٹھیاں لے کر لڑکیاں آئی اور گول دائرہ میں اپنی لڈی شروع کی وہ لاٹھی سے لاٹھی بجاتی اور گول گھومتی اور گھوم کر اگے آتی اور پھر لاٹھی سے لاٹھی مارتی جیسے جیسے گانے کی لائنیں چل رہی تھی ویسے ویسے ان کا ڈانس تیز ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Luddi hey jamalo pao luddi hey jamalo

Luddi hey jamalo pao luddi hey jamalo

Dunya te pyaar milay

Koi dildaar milay

Aanda sawat gal baat da

Kilrey me vaal mere

Reina me naal tere

Wada hai pehli mulaqaat da

Luddi hey jamalo pao luddi hey jamalo

Luddi hey jamalo pao luddi hey jamalo

لاٹھی پہ لاٹھی مارتی سب ہی بہت پیاری لگ رہی تھی مسکان کا سوٹ پیلا اور گولڈن تھا جبکہ انمول اورانم کا سوٹ گلابی اور پیلا تھا ،باقی سب کا سوٹ بھی ایسا ہی تھا ملتا جلتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Dunya te pyaar milay

Koi dildaar milay

Aanda sawat gal baat da

Kilrey me vaal mere

Reina me naal tere

Wada hai pehli mulaqaat da

Luddi hey jamalo pao luddi hey jamalo

Luddi hey jamalo pao luddi hey jamalo

Ho-o-o

جیسے جیسے گانے کی لائنیں چل رہی تھی ویسے ویسے ان کا ڈانس تیز ہو رہا تھا----------------

----

اب ہلدی لگانے کی باری لڑکیوں کی تھی اسی لیےسب لڑکیاں باری باری آتی اور ہلدی لگاتی دلہوں کو سر سے لے کر پاؤں تک نہلا دیا تھا وہ کب سے اندر جانے کی التجا کر رہے تھے لیکن بچہ پارٹی انہیں اندر ہی جانے نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان جیسے ہی ہلدی لگا کر پلٹی کے اس کے دونوں ہاتھ سیدھا سہیل کے کپڑوں پہ چھپ گئے سہیل جو اسی کی طرف متوجہ تھا اس کی حرکت پہ صدمہ میں ہی چلا گیا اس کا اتنا پیارا سوٹ ابھی تو سب کے ساتھ تصویر بھی نہیں بنائی تھی اور اس نے ہاتھ چھاپ دیے تھےوہ صدمے بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ مسکان خود ساکت کبھی اپنے ہاتھوں کو دیکھتیٔ کبھی اس کی شکل ،انہیں اس طرح سے دیکھتے دیکھ سب نے ہنسی ضبط کی وہ لگ ہی ایسے رہے تھے ان دونوں کی فوٹوگرافر نے تین چار تصویریں بنائی مختلف زاویوں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فنکشن بہت ہی خوبصورت رہا تھا اسی طرح خوبصورت شام گزر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے کہ شادی کے فنکشن چل رہے تھے اس لیے آج مہندی تھی اسی لیے سب نے مل کے فیصلہ کیا تھا کہ مہندی اکھٹی رکھی جائےاسی لیے ان کا فنکشن جوائنٹ تھا--------

آج کا فنکشن لڑکی والوں کی طرف تھا اسی لیے سب لڑکی والوں کی طرف جمع ہو رہے تھے لڑکیاں پارلر جا چکی تھی جبکہ سب بڑے انتظامات کو دیکھ رہے تھے عورتیں سب گھر کی زمہ داریوں کو دیکھ رہی تھی اور مہمانوں کو سنبھال رہی تھی-----------

لڑکیوں کو پارلر سے لیجانے کے لیے لڑکے جاچکے تھے جبکہ دلہے والوں سے مہمان آنا شروع ہو چکے تھے اسی لیے گھر کی عورتیں مہمانوں کو سنبھال رہی تھی--------

دلہے والوں کی طرف سے مہمان تقریبا سب ہی پہنچ چکے تھے بس دلہے اور لڑکے رہتے تھے اسی لیے دلہے کے گھر ولے دلہوں کا انتظار کر رہے تھے---------

دلہے آچکے تھے اب لڑکیوں کو لانا تھا اسی لیے بڑی عورتیں اورلڑکے انہیں لینے جا چکے تھے-----

فل بوٹل گرین اور گولڈن کام کی میکسی ،دونوں ہا تھوں میں سرخ گجرے ، گجروں کے ساتھ کے جھمکیں ،اور مانگ ٹیکا لگا ئیں،سر پر جالی دار دوپٹے کا گھونگھٹ کیے نائشہ بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی جبکہ زائشہ کا گرین اور زنک کی ملتی جلتی شیڈ تھی دونوں ہا تھوں میں گجرے ہر چیز ایک جیسی ہی تھی بس گھونگھٹ پیلا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لال دوپٹے کے ہو لے میں انہیں لایا جا رہا تھا باقی سب کے ہا تھوں میں گلاب کے
پھولوں سے بھری پلیٹیں تھی۔۔۔۔۔

انمول اور میر آگے تھے درمیان میں حسن اور انم پیچھے مسکان اور ردا تھی انتہا ئی خوبصورتی سے دلہنوں کا ویلکم ہوا تھا تمام رستے کو بھی گلا ب کی پتیوں سے سجایا گیا تھا

Mehndi hai rachi mere haathon mein

Jhaanjhar hai bandhi mere paaon mein

Mehndi hai rachi mere haathon mein

Jhaanjhar hai bandhi mere paaon mein

O chak le mundiya chak le

O chak le mundiya chak le

اور اوپر سے برستے پھولوں میں گانوں کے شور گھونج اٹھا سب سے پہلے انمول اور میر گھوم کر گاتے ہوئے آئے اور نائشہ اور زائشہ کا ماتھا چوما اور ان کے ہاتھ چوم کر انہیں گول گھوما کر ردا اور مسکان کی طرف کیا جیسے گانے کی لائنیں بدلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Nach di kudi nu chak le

Nach di kudi nu chak le

Mauka yeh diya hai rab ne

Manzoor kiya hai sab ne, ho

Mauka yeh diya hai rab ne

Manzoor kiya hai sab ne

Chak de mundiya chak de

Chak de mundiya chak de

Nach di kudi nu chak de

Nach di kudi nu chak de

مسکان اور ردا نے اپنی ڈانس سٹپ لیے اور انہیں پیچھے سے پکڑ کر ان کی دائیں بائیں ہو تے ڈانس کر کے ان کے کندھوں پہ تھوڑی رکھی اور گالوں پہ پیار کیا انہیں اس طرح سے سب کے سامنے پیار کرتے دیکھ ان دونوں کے گال تپ گئے۔۔۔۔۔۔۔

Nahin milta phir yeh mauka

Mausam hai armaanon ka

O mela hai gharwaalon ka

Swaagat hai mehmaanon ka

Yeh ghadi hai shagnon waali

O yeh ghadi hai shagnon waali

Hai rasam muraadon waali

Chak de mundiya chak de

Chak de mundiya chak de

Nach di kudi nu chak de

Nach di kudi nu chak de

یہ لائنیں گاتے ہی ان کو گھوماتے حسن اور انم کی طرف کیا اور ان کو پکڑتے ہی حسن اور انم نے ڈانس کے سٹیپ لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Taaron se maang sajegi

Tu meri dulhaniya banegi

Le jaayenge chaand churaake

Shagnon ki chunariya udaake

Phir der na kar saanwariya

Le thaam le meri chunariya

O chak le mundiya chak le

O chak le mundiya chak le

Nach di kudi nu chak le

Nach di kudi nu chak le

انتہائی محبت سب کے ساتھ انہیں سٹیج پہ بیٹھایا گیا دلہے زیادہ خوش نظر نہیں آ رہے تھے انہیں دلہنوں کا گھونگھٹ کرنا شاید پسند نہیں آیا تھا اس لیے بی جان سے اپنی تازی تازی بیعزتی کروا کر بیٹھے تھے جبکہ دلہنوں کی ہنسی مشکل سے کنٹرول ہو رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان کی بھی مہندی کے دن بیعزتی ہو اسی لیے چہرہ جھکائے ہی ہنس رہی تھی دیکھنے والوں کو لگ رہا تھا جیسے شرما رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سارا سٹیج اور صوفے پیلے اور سفید اور سبز تھے یہاں تک کے پھولوں کا استعمال بھی انہیں رنگوں سے سجایا گیا تھا دو صوفے بڑے رکھے تھے جن میں دلہنیں درمیان میں تھی جبکہ دلہے دائیں اور بائیں تھے دونوں طرف سے بیٹھنے کے لیے جگہ رکھی گئی تھی نیچے بچہ پارٹی کے کہنے پہ کلین بچھا دیے گے تھے وہاں ان سب کا ڈھولک بجانے کا ارادہ تھا اب بھی سب ٹیم بنا کر بیٹھ رہے تھے مسکان اور لڑکی والوں کی ایک ٹیم تھی اور ایک لڑکے والوں کی ٹیم بنی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب ان میں پنجابی ٹپوں کا مقابلہ ہو نا تھا لڑکی والے اپنی لڑکیوں کو لے کر جا چکے تھے جبکہ لڑکے والے لڑکوں کو لینے بلکل نہیں گئے تھے کیونکہ وہ انہیں خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے شائد وہ اپنی دلہنوں سے بات کر نا چاہتے تھے لیکن آج ان کی کوئی خواہش پوری نہیں ہو نی تھی اس لیے منہ بسور کر بیٹھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Chitta kukkad banere te

Chitta kukkad banere te

Kashni dupatte valiye

Munde sadke tere te

Kashni dupatte valiye

Munde sadke tere te

شروع لڑکوں نے کیا لڑکیاں ڈھولک بجا رہی تھی

Aalu matar pakayay hoe ne,

aalu matar pakayay hoe ne

Saday kolon button changay,

jehrey seenay naal lae hoey ne

Saday kolon button changay,

jehrey seenay naal lae hoey ne

زائشہ نے گایا کیونکہ سب لڑکیاں انہیں گانے کے لیے بول رہی تھی

----

alu matar pakavaan ge,

aalu matar pakavaan ge

Buttonan nu sut devan ge,

tehnu seenay naal laavan ge

Buttonan nu sut devan ge,

tehnu seenay naal laavan ge

شاہ زیب نے زائشہ کا جواب دیتے ہوئے محفل کو لوٹ لیا لڑکوں نے گلے لگا کر اسے شاباش دی جبکہ زائشہ بچاری اب چہرہ چھپا رہی تھی اور لڑکیاں اسے چیڑ رہی تھی

----

ek jodaa pakhiyan da

ek jodaa pakhiyan da

sadde nal tak soniye

ki jaanda akhiyan da

sadde nal tak soniye

ki jaanda akhiyan da

نائشہ نے اپنی لائنیں گائی لڑکیاں بھی اس کا ساتھ دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

Sone di itt mahiya

Sone di itt mahiya

Rabb tenu kalam ditti

edde julam na likh mahiya

ki Rabb tenu kalam ditti

edde julam na likh mahiya

علی نے حالات کی نظاکت کو دیکھتے ہوئے اپنا رونا رویا ایک تو اس کی دلہن اتنی پیاری لگ رہی تھی اوپر سے اس کی بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی کی بات سن نائشہ تیزی سے سرخ ہوئی جبکہ باقی سب کا انہیں اس طرح دیکھ قہقہ بلند ہوا بی جان کا ہاتھ علی کی کمر پر پڑا جس پہ بچارا کمر سہلا کر رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Koathe te aaa mahiya

Milna ta mil aaa kay nae ta khasma nu khaa mahiya

مسکان نے سہیل کو دیکھتے ہوئے لائنیں گائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Oyee ke lehna aay mitra to

Milan te aaa ja dar lagda aay chittra to

سہیل نے ایک نظر ماموں ،مامی کو دیکھا پھر بی جان کو دیکھ کر لائینیں گائی جبکہ اس کی لائینیں سن کر سب کا قہقہ گونجا اور ماموں نے خفگی سے گھورا جبکہ بی جان کمر پر ہاتھ جھاڑ چکی تھی سہیل نے مسکان کو ایسے دیکھا جیسے کہا ابھی بس کہا تب پڑ رہی ہے-----------------

Maza pyar da chakh la ga

Jay tera hukkam howe main ta dare vee rakh la ga

امان صاحب نے اپنے داماد کو شرم دلاتے ہوئے محبت سے لائینیں گائی اور وہ سچ میں شرمندہ ہو گیا جبکہ باقی سب کے قہقہ بلند ہوئے-----------

Tusee kale kale o

Kuj te sharam kero teya putra wale o

نور بیگم امان صاحب کا جواب دیتے ہوئے بولی ان کی بات پہ امان صاحب نے خفگی سے نور بیگم کو دیکھا اور پھر بی جان کو باقی سب نے ہنسی ضبط کی۔-----------------

Sare dand nay pay kadde nay

Assee tenu chungay lagde saade teya puttar wadde nay

بی جان نے امان صاحب کو دیکھتے ہوئے اگلی لائنیں نور بیگم انہیں گاتے دیکھ کھکھلا کر ہنس دی۔--------------------

Ping pyar de pava ge

Hun assee mil ge haan geet pyar de gava ge

حسن نے ماحول کو دیکھ کر جلدی سے اپنی لائینیں گائی جبکہ اس کی تیزی دیکھ کر امان صاحب نے ایک کھینچ کر ماری اور حسین وقت اسی طرح گزر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رسمیں شروع ہوئی سب نے مہندی کی رسم کی اور ساتھ سب میں دلہن اور دلہے کے لیے اب سب برے جا چکے تھے اب بچہ پارٹی اپنی تیاری کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

O mehndi rang laaye aaj laaye tere saghaye

Mehndi rang laaye aaj laaye tere saghaye

O mehndi rang laaye aaj laaye tere saghaye

سب سے پہلے میر اور انم نے ڈانس شروع کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Ye kudiyaan nashe di pudiyaan

Ye munde gali de gunde

Ye kudiyaan nashe di pudiyaan

Ye munde gali de gunde

Nashe di pudiyaan

Gali de gunde..

O.. o..

انم میر کا جواب دیتے ہوئے بولی اور تیزی سے سائڈ سے ہوتے ہوئے انمول اور حسن کو آنے کا موقع دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Mehndi laga rakhna

Doli saja ke rakhna

Mehndi laga rakhna

Doli saja ke rakhna

Lene tujhe o gori

Aayenge tere sajna

Mehndi laga rakhna

Doli saja ke rakhna

Oh.. ho.. oh.. ho..

O.. aa..

حسن نے دانت نکالتے ہوئے لائنیں گائی اس کی شکل دیکھ انمول کی ہنسی بلند ہوئی وہ انمول سے کافی چھوٹا تھا اور اسے آپی کہتا تھا انمول اپنے دوپٹے کو گھوماتے ہوئے آگے آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Sahra sajake rakhna

Chehra chhupake rakhna

Sahra sajake rakhna

Chehra chhupake rakhna

Yeh dil ki baat apne

Dil mein dabake rakhna

Sahra sajake rakhna

Chehra chhupake rakhna

Mehndi laga rakhna

Doli saja ke rakhna

Hoye.. hoye.. hoye..

Hoye.. hoye.. hoye..

انمول اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے لائنیں گائی اور تیزی سے گھومتے ہوئے دائیں طرف مڑ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Ud udke teri zulfein

Karti hain kya ishaare

Dil thaamke khade hain

Aashiq sabhi kanware

Chhup jaayein saari kudiyaan

Ghar mein sharamke maare

Gaanv mein aa gaye hain

Paagal shehar ke saare

ردا نے تیزی سے گھوم کر آتے ہوئے اپنے ڈانس کے سٹیپ لیے۔۔۔۔۔۔۔

Nazrein jhukake rakhna

Daaman bachake rakhna

Nazrein jhukake rakhna

Daaman bachake rakhna

Lene tujhe o gori

Aayenge tere sajna

Mehndi laga rakhna

علی اور شاہ زیب تیزی سے آگے آئے اور اگلی لائنیں گائی ان کی لائنیں سن نائشہ اور زائشہ نے ایک دوسرے کو دیکھا مسکان اور ردا تیزی آئی اور انہیں کھڑا کر کے گھسیٹتے ہوئے سٹیج کی بڑی اور پاس پہنچ کر دھکا دیا اور کھکھلا کر ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Main ek jawaan ladka

Tu ek haseen ladki

Ye dil machal gaya toh

Mera kusoor kya hai

Rakhna tha dil pe kaabu

Ye husn toh hai jaadu

Jaadu hi chal gaya to

Mera kusoor kya hai

Rasta hamara takna

Darwaaza khula rakhna

سب کو خود کو دیکھتے پا کر تیزی سے آگے بڑھی اور ڈانس شروع کیا ان کو اس طرح ڈا نس کرتے دیکھ سب نے ہو ٹنگ کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Kuchh aur ab na kehna

Kuchh aur ab na karna

Kuchh aur ab na kehna

Kuchh aur ab na karna

Yeh dil ki baat apne

Dil mein dabake rakhna

Mehndi laga rakhna

Doli saja ke rakhna

Sahra sajake rakhna

Chehra chhupake rakhna

شہرین بیگم جو ابھی آئی تھی ہنستے ہوئے آگے بڑھی اور زائشہ اور نائشہ کے کان پکڑ کر آگلی لائنیں ہنستے ہوئے گا کر ان کو گھونگٹ اڑھایا اور ان کی جگہ پہ بیٹھا یا جبکہ علی اور شاہزیب بچارے چہرہ جھکا کر رہ گے شہرین بیگم نے ہنستے ہوئے ان کے ایک ایک تھپڑ لگا یا اور مہندی کا تھال لے کر باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Mehndi hai rachnewali

Hathon mein gehri laali

Kahin sakhiyaan ab kaliyaan

Hathon mein khilne wali hain

Tere manko jeevan ko

Nai khushiyan milne wali hai

مسکان اور ردا نے ڈانس شروع کیا ابھی وہ سٹیپ لے رہی تھی جس میں مسکان آگے اور ردا پیچھے تھی ابھی وہ کر ہی رہی تھی کہ سہیل نے اسے نیچے آنے کا اشارہ کیا اور خود اس کی جگہ کھڑا ہوگیا اور اگلی لائنیں جن میں دونوں نے ہاتھوں میں ہاتھ لے کے گھومنا تھا جسے ہی مسکان نے سہیل کا ہاتھ پکڑ کر کھنچا تو سب کے سامنے ایسے سہیل کو پاکر سٹپٹائی اور ردا کو ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

O hariyali banno

Le jane tujhko gooeeyan

Aane wale hain sahiyan

Thamenge aake baiyan, goonjegi sahnaiyan

Anganai anganai

سہیل نے مسکان کو گھوما کر باہوں میں لیا اور اس کی طرف دیکھ کر گایا اب مسکان کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوا اور وہ پھڑپھڑائی جبکہ سب اسے ڈانس کا بول رہے تھے اخر ہار مان کر اگلے سٹپ لینے شروع کیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Gayen maiya aur moti

Gayen behna aur bhabhi ki

Mehndi khil jaye, rang laye hariyali banno

Gayen phufi aur chachi

Gayen nani aur dadi ki

Mehndi man bhaye . saz jaye hariyali banno

Mehndi roop sanware ho, mehndi rang nikhare ho

Hariyali banni ke aanchal mein utrenge taare

سب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سہیل اور مسکان نے گانا گاتے ہوئے ڈانس کے سٹپ لیے------------------

Mehndi hai rachnewali

Hathon mein gehri laali

Kahin sakhiyaan ab kaliyaan

Hathon mein khilne wali hain

Tere manko jeevan KO

Nai khushiyan milne wali hai

انتہائی خوبصورتی سے مہندی کا اختتام ہوا اور قسمت آنکھوں میں نمی لیے ان کی خوشیوں کی نظر اتارتے ہوئے مسکرائی---------------

----

آج برات اس لیے ہر کوئی مصروف نظر آرہا تھاگھر میں چار شادیاں تھی آدھے لوگ لڑکی والوں کی طرف سے ادھے لڑکے والوں کی طرف سے شامل ہو رہے تھے جیسے کے بارات گھر کی تھی چیزیں سب تو چلنے سے تیار ہو رہی تھی دونوں براتوں نے ہال میں ہی آنا تھا اسی لیے سب مہمانوں کو پل میں ہی بلایا گیا تھا۔۔

دلہنیں پارلر جاچکی تھی جبکہ دلہے اپنی تیاری میں مگن تھے لڑکے اور گھر کے مرد شادی کے انتظامات دیکھ رہے تھے جب کہ عورتیں گھر کے مہمانوں کو اور لڑکیوں جنھوں نے دلھن کے ساتھ جانا تھا وہ جا چکی تھی اور کچھ گھر تھی اور اپنی ماؤں کاہاتھ بٹانے کے لیے کیونکے شاہ زیب کی کوئی بہن نہ تھی اس وجہ سے مسکان اس کی طرف سے بارات لانے والی تھی جبکہ انمول اور انم علی کی طرف سے تھی۔۔۔۔

بی جان لڑکی والوں کی طرف سے تھی ہر کوئی افرا تفری نے کام کرتا ہے نظر آرہا تھا ابھی تک لڑکے تیار نہیں ہوئے تھے کیونکہ اور ہال کی ڈیکوریشن اور کھانے وغیرہ ان کے ذمے تھی گھر میں دلہے اور کچھ ہی لڑکے تھے جبکہ ہال میں میر ، حسن ، عمر ،ہارون سب گئے ہوئے تھے زینب کا کہنا تھا کہ بے شک بارات لڑکی کی طرف سے ہے لیکن

برات کے انتظامات میں ان کے بیٹے بھی شامل ہوں وہ نہیں چاہتی تھی تو ان کے بھائی کے گھر شادی اور ان کے بیٹے کو انتظامات میں مدد نہ کریں۔شاہ زیب تو چلو دولہا تھا کیوں نکہ دولہے والوں کی تیاریاں پہلے ہی مکمل تھی اس لیے اتنا کوئی کام نہ تھا سب لڑکے پہلے دلہے والوں کا انتظام کروا چکے تھے اس لیے اب سب برات کے انتظامات میں مدد کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

مہمان اور عورتیں تیار ہونے جا چکی تھی 11 بج چکے تھے دو بجے کی بارات اس لیے لڑکے بھی گھر آ چکے تھے تا کہ جلد سے جلد تیار ہو کر بارات میں شامل ہوسکے دلہنوں کو لینے پالرز پالر لڑکے جا چکے تھے اور مہمان بھی ہال میں جا چکے تھے جب کہ لڑکی والے بھی ہال میں پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔

دلہنوں کو ہال میں پہنچا دیا گیا تھا لڑکے سب برات میں شامل ہونے کے لیے چلے گئے تھے جب کہ باقی لڑکے ہال کے انتظامات دیکھ رہے تھے جن میں حسن ،عمر، میر اور

تمام بزرگ حنان صاحب، امان صاحب اور باقی ماموں خالو وغیرہ سب جمع تھے کیونکہ خاندان پہلی کی شادی تھی اسی لیےبڑی تعداد میں تمام رشتہ داروں کو بلایا گیا تھا۔۔۔

بارات کا فنکشن میں مسکان لڑکے والوں کی طرف سے تھی اسی لیے ان سب نے فیصلہ کیا تھا برات کے رسمی ہال میں کی جائیں گی کیوں نہ کے زائشہ اور نائشہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی بھی رسم ان کے بنا کی جائے اسی لیے بارات سادگی سے گھر سے چلی اور ہال کے باہر سب انتظامات کیے گئے تھے جن پہ مزے کرنے تھے انمول انم اور مسکان دلہنوں کو ہال میں چھوڑ کر دولہے والوں کے گھر چلی گئی تھی۔انمول انم علی کی طرف سے تھی اسی لیے دولہے کی گاڑی میں تھی جبکہ مسکان شاہ زیب کے ساتھ تھی اور اس گاڑی میں زینب بیگم ان کی دیورانی اور داد کے کی طرف سے کزنیں تھیں اور مسکان تھی برات اپنی دلہنوں کو لینے کے لیے روانہ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زائشہ اور نائشہ خوبصورت لگ رہی تھی ان پہ بہت دلہنوں والا روپ آیا تھا ابھی وہ سب کزن دلہنوں کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ باہر سے انار ،گولیوں کی اوازیں آناشروع ہو گئی ساری کزنیں جلدی سے کھڑکیوں کی طرف بھاگ گئی اور چلائی:

"بارات اگئی، بارات اگئی "جیسے کہ پہلے سے ڈیسائیڈ تھا تو وہ کھڑکیوں سے نیچے کا نظام دیکھے گی تو دلہنیں بھی جلدی سے کھڑکیوں کی طرف ہی اور دھڑکتے دل کے ساتھ ہی سے نیچے دیکھنے لگی جیسے ہی انہوں نے نیچے دیکھا تو چہرے پہ ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی کو ضبط کیا

جیسے ہی بارات داخل ہوئی تو گھوڑے کی ایک طرف انم اور انمول تھی اور ان کے ہاتھ میں گھوڑے کی رسی تھی انمول کے پیچھے سہیل تھا جبکہ انم کے پیچھے

اس کے چاچو تھے لڑکے اس پاس انار چلا رہے تھے دلہا گھوڑے پہ تھا اس کے ساتھ ہی شاہزیب کی برات تھی کیونکہ علی اور شاہ زیب کا گھوڑا ساتھ ساتھ کھڑا تھا شاہزیب کی رسی مسکان اور اس کی کزنوں کے ہاتھ میں تھی جیسے ہی انار چلنے شروع ہوئے ویسے ہی ڈی جے کا گانا چلا-------

Pyaara Bhaiya Mera Dulha

Raja Banke Aa Gaya

Pyaara Bhaiya Mera

Pyaara Bhaiya Mera Dulha

Raja Banke Aa Gaya

Pyaara Bhaiya Mera

ویسے ہی مسکان گھوم کر ایک دوسرے کی طرف گئی مسکان انمول اور رنم کا سوٹ ایک جیسا تھا جن میں انہوں نے لہنگے شارٹ چولی بنوائی تھی انمول کا لہنگہ گولڈن تھا اور اوپر اس کے ملٹی کلرز کی چولی تھی جن میں گلابی نیلا گولڈن اور سبز رنگ تھا اور دوپٹہ بھی انہی رنگوں سے ملتا جلتا تھا جبکہ انم کا لہنگا بھی گولڈن تھا جبکہ اس کے لہنگے کے نیچے فیروزی پٹی تھی اور اس کی چولی میں فروزی کلر زیادہ تھا جبکہ مسکان کا لہنگا بھی گولڈن تھا جس کی پٹی گلابی رنگ کی تھی گاجری رنگ اور اس کا دوپٹہ اس کی چولی بھی انہی رنگوں میں ٹھیک ہوں دونوں ہاتھوں میں گلاب کے گجرے پہنے تھے اور انم کی لمبی تھی اسی لیے وہ کھسے میں تھی جبکہ جب کہ انمول اور مسکان ہیل والے جوتے میں تھے ان کی ہائٹ اتنی کوئی لمبی نہیں تھی جس کی وجہ سے انہیں ہیل کی ضرورت تھی جیسے

ہی وہ دونوں گھومی تو ان کا لہنگے بھی بہت خوبصورت سے گھومے مسکان انم کی طرف آئی جبکہ انمول شاہ زیب کی کزنوں کی طرف چلی گئی۔۔۔۔

Resham Ki Pagdi Pe Sehra

Ghar Aangan Mehka Gaya

Pyaara Bhaiya Mera

اور دونوں دلہوں کی بلائیں لی اور ان کے گلوں میں خوبصورتی سے گلاب کے ہار پہنائے گئے نہ صرف وہ بلکہ لڑکے بھی ان کے ساتھ ڈانس کے سٹیپ لے رہے تھے اگلی لائنیں سہیل نے گائی۔۔۔۔۔۔

Resham Ki Pagdi Pe Sehra

Ghar Aangan Mehka Gaya

Dekho Yaara Mera

جیسے ہی اس نے لائنیں گائی اور علی کی طرف اشارہ کیا ویسے ہی ہا رون پیچھے سے باہیں پھیلاتے ہوئے آگے آیا اور اگلی لائنیں گائی۔۔۔۔۔۔۔

Aaj Kaisi Dhoom Hai

Ga Rahi Shehnaaiyaan

Aanchalo Ki Chhaaonmein

Baitha Bhaiya Saiyaan

اس کے پیچھے پیچھے مسکان اور انم بھی تھی جیسے ہی ہارون اپنی لائنیں مکمل کی انمول اور مسکان نے دولہوں کی بازو پکڑ کر ان کا دھیان کھڑکی کی طرف کروایاجہاں دلہن کھڑی تھی اور اگلی لائنیں انہیں گھماتے ہوئے گائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Saj Ke Doli Aayegi

Laut Ke Jab Saath Mein

Pyaari Si Bhabhi Ka Haath

Loongi Apne Haath Mein

Phir Ek Din Arre Kya Kehna

Ek Phool Sa Khilega Angna

اس پاس نہ صرف لائٹیں بلکہ اناروں اور گولیوں کو اتنا شور تھا کہ خود کی اواز بھی نہ سنائی دیتی لیکن انہوں نے فل ڈیک چلا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

دلہے جیسے ہی ہال میں داخلی حصہ میں آئے تو اگے لڑکیوں کو کھڑے پایا انہوں نے بے بسی سے انمول انم اور مسکان کو دیکھا انہیں اس طرح سے دیکھ کر انہوں نے جلدی سے اگلی لائنیں لگائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Goriyon Ke Beech Mein

Baitha Kaisi Shaan Se

Aise Hi Poore Hon Din

Mere Bhi Armaan Ke

In Haathon Mein Bhi Koi Haath Aaye

Apni Bhi Suhaag Ki Raat Aaye

جبکہ ان کی لائنیں سن کر لڑکی والوں کی ہنسی نہ رکی جب کہ لڑکے والے خود حیران تھے کہ یہ لائنیں اتنے صحیح ٹائم پر کیسے ائی آخر لڑکی والوں نے کافی دیر بحث کے بعد انہیں جانے دیا اب مسکان لڑکیوں کی طرف سے ہو گئی تھی تو انہوں نے دلہن لانی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دلھوں کو سٹیج تک پہنچا دیا گیا تھا اور جیسے ہی دولہے بیٹھے تو بی جان کو دیکھ کر فورا سے کھڑے ہو گئے نور بیگم بی جان کو لیے ان کی طرف آرہی تھی بی جان سفید شلوار قمیض سادگی سے سر پر دوپٹہ اڑھے اور پر نور چہرہ لیے انتہائی پیاری لگ رہی تھی انہوں نے کوئی زیادہ میک اپ نہیں کیا تھا بس کانوں میں چھوٹی چھوٹی بالیاں پہنیں اور آہستہ سے چلتی ان کی طرف آرہی تھی ان کے چہرے کی خوشی کا اندازہ لگایا نہیں جا سکتا تھا وہ بہت خوش تھی آج ان کی ایک بہت بڑی خواہش پوری ہو رہی تھی ان کا خاندان جڑ رہا تھا جیسے ہی ان کی جان سٹیج پر آئی علی، سہیل اور شاہ زیب جلدی سے ان کی طرف بڑھے ان کے ہاتھوں کا بوسہ دیا۔-----

بی جان نے ان کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر ان کے ماتھوں پر بوسہ دیا۔

"میں بہت خوش ہوں بس میری بہت بڑی خواہش پوری ہو رہی ہے مر بھی جاؤں تو مجھے غم نہیں ہو گا" جان اپنی انکھوں کی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولی:

جب کہ ان کی بات سن کر وہ تینوں تڑپ اٹھے

"نہیں بی جان آپ کی ایسی باتیں کر رہی ہیں اللہ اپ کو ہماری عمر بھی لگا دے "فورا سے دوبارہ ان کے ہاتھوں کا بوسہ دیا۔

"بی جان آپ کو نہیں لگتا آپ کی کلائیاں خالی اچھی نہیں لگتی "بی جان نے نا سمجھی سے ان کی طرف دیکھا کہ وہ کیا کہنا چاہتے ہیں ابھی بی جان سمجھتی اس سے پہلے وہ بی جان کے ہاتھوں میں گلاب کے گجرے پہنا چکے تھے بی جانے اپنی کلائیوں پر ہاتھ پھیر کر اس چیز کو محسوس کرنا چاہا انہیں اپنے ہاتھوں پر نرم نرم سی چیز محسوس ہوئی جس پر انہوں نے اپنی بازو کو چہرے کے قریب کر کر سونگنے کی کوشش کی جس گلاب کے پتیوں کی مہک کو محسوس کرتے ہیں ان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ چھاگئ ان کے چہرے پر بکھرتی مسکراہٹ کو دیکھ کر ان تینوں کے چہرہ پر مسکراہٹ پھیل گئ یہی دیکھنا چاہتے تھے یہی تو وہ انسان تھی جنھوں نے انہیں دنیا کی خوشیاں دی تھی۔-------------

----

تھوڑی سی رسموں کے بعد آخر دلہنوں کو لایا گیا لڑکیوں کے گھیرے میں امان صاحب اور نور بیگم کے ساتھ چلتے ہیں نائشہ اہستہ سے قدم لیتے دونوں ہاتھوں میں گلاب کے

گجرے پہنے چہرے پر ہلکا سا جالی کا گھونٹ تھا پاؤں تک چھوتا خوبصورت سرخ لہنگہ پہنے جس پر گولڈن کام تھا دونوں کلائیوں پر چوڑی دار لہنگے کی بازو جب کے گلے پر انتہائی خوبصورتی سے گولڈن ہلکا کام تھا اور شارٹ چولی پہنیں دوپٹہ دونوں بازو اور پیچھے کو ایسے تھا کہ ساری کمر دوپٹے میں ڈھکی ہوئی تھی چلتی دونوں ہاتھوں میں انگوٹھیاں مہندی سے بھرے ہاتھ اور گلے میں انتہائی خوبصورت نیکلس، جس کے ساتھ جھمکے پہنے، مانگ ٹیکہ لگائے نہ صرف نیکلس بلکہ اس کے ساتھ رانی ہار پھر تھا محرون کلر کا پہنےانتہائی خوبصورت لگ رہی ہے اور دلہن کا روپ ٹوٹ کر ایا تھا اسے اس طرح سے آتے دیکھ علی کی نظریں ساکت ہو ئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی ،علی ،علی "سہیل جو ساتھ ہی تھا علی کو آواز دے کر اسے بلانا چاہا لیکن اسے بت بنا دیکھ ایک کہنی کھینچ کر اسے ماری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آآآ،،، جیسے ہی کہنی لگی علی کی چیخ بلند ہوئی اور اس نے گھور کر سہیل کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی تھی " دانت پیس کر دھاڑا جبکہ اسے ایسے دیکھ سہیل نے اسے ارد گرد کا جائزہ لینے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی علی نے مڑ کر دیکھا سب سے پہلے نظر شہرین اور زین پہ گئی جو خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے پھر نظر سامنے پڑی جہاں نائشہ سر جھکائے اور امان صاحب اور نور بیگم نا سمجھی سے اسے دیکھ رہے تھے انہیں اس طرح سے دیکھتے پاکر جلدی سے چہرے پہ ہاتھ پھیر کر جھٹکے سے کھڑا ہوا اور سٹیج سے نائشہ کی طرف قدم بڑھائے اور نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے سٹیج پہ بیٹھنے میں مدد دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تو تو گیا سمجھ " علی بیٹھتے ہی شاہزیب کو گھور کر بولا جس کے دانت اندر ہی نہیں جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جا جا آیا بڑ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"شاہ زیب جو ان کی طرف دیکھ کے بات کر رہا تھا سامنے دیکھتے ہی روک گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے ایسے دیکھ علی اور نائشہ نے سامنا دیکھا اور وہاں پہ زائشہ کو آتے دیکھ دونوں کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آگئی لیکن علی دل ہی دل میں جی بھر کر شرمندہ ہوا کیونکہ

اب سب لوگ شاہزیب کو ہی دیکھ رہے تھے کچھ دیر پہلے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

زائشہ کے بڑھتے قدم اس کی دھڑکن تیز کر رہے تھے وہ دنیا جہاں سے غافل اسے دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زائشہ کے ایک طرف میرب اور ایک طرف خنان صاحب تھے زائشہ کی بڑھتے قدم پہ دھڑکن تیز ہو رہی تھی اتنے لوگ اور کچھ گھر چھوڑ کے جانے کا دکھ۔۔۔۔۔

خنان صاحب نے سٹیج کے پاس پہنچ کر شاہزیب کو گھورا جو منہ کھولے ارد گرد سے انجان انہیں گھور رہا تھا خنان صاحب کو گھورتے پا کر ہارون نے ایک اس کی کمر پر ماری۔۔۔۔۔

"کیا ہے" کمر پر پڑھتے ہی شاہ زیب ہوش میں آیا اور گھور کر ہارون کو دیکھا۔۔۔۔

"زائشہ کو لے آ" ہارون نے سامنے دیکھتے ہوئے دانت پیس کر کہا:

"کیوں، کہاں سے" شاہزیب نے ایسے پوچھا جیسے دنیا سے انجان ہو۔۔۔

"بکواس بند کرو اور سامنے ماموں کو دیکھو" ہارون نے غصے سے دانت پیس کر کہا:

شاہ زیب نے جیسے ہی مڑ دیکھا اور پھر شرمندگی سے سر کھجاتے ہوئے آگے بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہ زیب نے زائشہ کی بیٹھنے میں مدد کی اور ساتھ بیٹھا جبکہ زائشہ کے دانت ہی اندر نہیں جا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اب بس بھی کرو" شاہ زیب اسے گھور کر بولا۔۔۔۔۔

"یار کیا بتاؤ تم کتنے فنی لگ رہے تھے ہا اہا" زائشہ ایک بار پھر اپنی ہنسی چھپاتے بولی:

"اب مجھے بلانا مت "ناراض لہجے میں کہتے چہرے کو سامنے کر لیا۔۔۔۔۔۔

"اچھا اب ناراغ مت ہو اب نہیں ہنستی" اب مسکراہٹ پہ قابو پاتے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"نہیں تم ہنس لو" اسے مسکراہٹ روکتے دیکھ تپ کر بولا:

"چلو تمہاری مرضی ہے پھر ناراض نہ ہونا" زائشہ کندھے اچکا کر بولی:

اسے اس طرح لا پرواہ دیکھ اپنی سوچ پہ لانت بھجتے ہوئے چہرہ سامنے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لڑکیاں رسم کے لیے آچکی تھی جیسے ہی دودھ کا گلاس دلہوں کے سامنے رکھا اور انہیں پینے کو بولا۔

"جلدی سے دودھ پی لے اور پیسے دے" مسکان اور شاہزیب کی کزنیں بولی:

"کتنے کا ہے یہ دودھ " سہیل نے گلاس اٹھاکر غور سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا:

"دو لاکھ بس" مسکان نے بالوں کو جھٹکتے ہوئے لا پرواہی سے بولا:

"بس " اس کی بات سن سہیل ،ہارون ،شاہزیب اور علی کی آنکھیں کھلی:

"جی" اب کہ مسکان اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"اتنے میں تو گائے آجائے ہم کوئی نہیں دے رہے" سہیل کی بات پہ شاہزیب اور علی نے سر اثبات میں ہلایا۔۔۔۔۔

"ہاں تو ہم نے کب کہا گائے نہیں آئے گی گا ئے ہی لے لو ہم دلہن لے جاتے ہے اپنی" مسکان زائشہ اور نائشہ کو کھڑے ہو نے کا اشارہ کر تے ہو ئے بولی:

"ارے ارے" شاہزیب اور علی مسکان کی بات پہ سہیل کو گھور کر بولی:

"ہاں بولو جلدی ہمیں اور بھی کام ہے" مسکان لا پرواہی سے بال جھٹکتے ہو ئے بولی:

"نہ تمہیں کون سے کام ہے بتا نا زرا" دونوں ہا تھ کمر پہ رکھے سہیل نے آگے آتے ہو ئے پو چھا:

"ارے لڑکوں کے جاننے کی بات نہیں ہے" سہیل کو اپنی طر ف آتے دیکھ مسکان ہڑبڑا کر جلدی سے بولی:

"تم کان میں بتا دو میں لڑکوں کو پتا نہیں چلنے دو گا" سہیل معنی خیزی سے چہرے پہ سنجیدگی لیے آنکھوں میں شرارت لیے بولا:

"تمم" مسکان کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوا اور اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔۔

"جی" اس کے تا ثرات سے لطف اندوز ہو تے معصومیت سے بولا:

"مجھ سے بات نہ کرو" مسکان اس کے چہرے سے نظریں چراتے ہوئے جلدی سے شاہزیب اور علی کی طرف مڑی۔۔۔۔۔۔۔

"اور کس سے کروں "تیزی سے اس کے پیچھے سے گزارتے سہیل نے مسکان کے کان میں بولا:

اس کی بات پہ مسکان نے تیزی سے پلٹ کر اسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اب پیسے دینے ہے یا دلہن لے جائے " مسکان علی اور شاہزیب کو گھور کر بولی:

"دیکھوں بہنوں کم کر لو ترس کھاو مسکان تم تو دلہے والوں کے ساتھ تھی " شاہزیب نے معصوم چہرہ بنا کر مسکان کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بھائی بات میری ہوتی تو میں اپ سے کبھی اتنے نہ لیتی لیکن بات اب آپ کی دلہنوں کی بھی تو ہے ہم سب نے باٹنے ہے اب کیا کیا جا سکتا ہے" مسکان نے اسی کے انداز میں آنکھیں ٹمٹاتے معصومیت سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم دلہنوں کی فکر نہ کرو اسے ہم سنبھال لے گے تم اپنی بات کروَ" علی نے سکون سے بیٹھتے ہو مسلہ حل کرتے ہو کہا:

"چلے آپ خود ہی پوچھ لے ہم اب خاموش بیٹھے ہیں " مسکان نے بات ان کی طرف کرتے ہوئے دونوں دلہنوں کو آنکھ ماری:

علی اور شاہزیب نے خوش ہو تے دلہنوں کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ نے زندہ ہی صبح کو ملنا ہے نہ" نائشہ نے اتنی آہستہ سے ہلکی سے مسکراہٹ کے ساتھ کہا کہ اس کی آواز صرف علی تک ہی پہنی۔۔۔۔۔۔

نائشہ کی بات سن علی نے تھوک نگلا اور نائشہ کی طرف دیکھا آیا کہ وہ سیریس ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے بچیوں کو خوش کر دینا چاہیے " علی ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے جلدی سے بولا:

اپنی بات مانتے دیکھ نائشہ کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی وہ جانتی تھی یہ ڈرامہ کر رہا تھااس کا مان رکھ رہا تھا۔"مرد ہمشہ عورت کو مان رکھنا والا دوسروں کے سامنے عزت رکھنے والا محبت دینے والا پسند ہوتا ہے"۔۔۔۔

بہت دیر کے بعد بحث کے بعد اور آخر بات تین لاکھ پہ ختم ہو ئی کچھ دیر بعد رخصتی کی تیاریاں شروع ہو گئی گئی رخصت ہوتے ہوئے زائشہ اور نائشہ بی جان ، خنان صاحب اور سب کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ رودی رخصتی کا وقت ہر لڑکی کے لیے مشکل ہوتا ہے اپنے گھر کو چھوڑ کے جانا ، ماں باپ چھوڑنا کر دوسرے رشتوں کو اپنانا وہ تکلیف دہ ہوتا ہے رخصتی کے بعد مسکان شاہ زیب اور اس کی کزنوں کے ساتھ چلی گئی تھی جبکہ نائشہ انم ،انمول علی کے ساتھ تھی کچھ دیر بعدنائشہ کو اس کے کمرے تک پہنچا دیا گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی گاڑی گھر میں داخل ہوئے پورا گھر لائٹوں اور پھولوں کی سجاہوا تھا جو کہ بہت ہی پیارا منظر پیش کر رہا تھا۔

نائشہ کو تھوڑی سی رسموں کے بعد اس کے کمرے میں پہنچا دیا گیا نائشہ کو بیڈ پر صحیح سے بیٹھنے میں مدد کی۔

"کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو تم مجھے بتا سکتی ہو" انمول بیڈ پر بیٹھ کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی :نائشہ فقط سر ہلا کر رہ گئی۔۔

"کیا بات ہے پریشان نہیں ہو" انمول نائشہ کاہاتھ تھام کر بولی:

"نہیں بس ویسے ہی گھبراہٹ ہو رہی ہے "نائشہ اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر کے بولی:

"چلو ٹھیک ہے اب تم بیٹھو میں باہر کا کام دیکھ لوں "نائشہ کے پیچھے تکیے سیٹ کرتے ہوئے جیسے ہی انمول جانے لگی نائشہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"پلیز تھوڑی دیر بیٹھ جاؤ "اس کے بات سن انمول اپنی ہنسی چھپائی اور بیٹھ گئی کافی دیر بیٹھنے کے بعد انمول چلی گئی جبکہ نائشہ اپنے ہاتھوں کو گھورنے لگی۔۔

پتہ نہیں اب زندگی کیسی ہونی تھی یہی سب سوچتے ہیں اس نے بیڈ سے ٹیک لگا لی۔۔۔

علی لڑکوں کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا تمام دوست اسے تنگ کرنے لگے تھے جبکہ اسے جانا ہی نہیں دے رہے تھے آخر رقیہ بیگم نے آکر سب کو ڈانٹا اس کو بازو سے پکڑتے ہوئے کمرے کی طرف دھکیلا جیسے ہی وہ کمرے کی طرف بڑھا تو باہر لڑکیوں کے ایک فوج کھڑی تھی جن کو دیکھ کے اس نے بے بسی سے رقیہ بیگم کو دیکھا اس کو بے بس نظروں سے دیکھ کے پا کر رقیہ بیگم کی کھکھلا کر ہنسی اور دونوں ہاتھ کھڑے کر کر بولی:

"یہ اب تمہارا کام ہے ان کو کچھ نہیں کہہ سکتی یہ ان کا حق ہے "انم اورانمول ،مناہل باہر کھڑی تھی۔۔۔

"چلیں نیگ نکالے ہمارا"انمول ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے بولی:

"دیکھو پھر کبھی صحیح ابھی مجھے جانے دو"علی نے انتہائی معصوم بننے کی کوشش کی لیکن اس کی کوئی بات نہ سنتے ہوئے انم اگے آئی۔۔۔

"آج آپ کو معافی نہیں مل سکتی ائ ایم سوری چلیں نیگ نکالیں"

"بس پھر مجھے دلہن کی ضرورت نہیں ہے میں جا رہا ہوں" علی انہیں تنگ کرتے ہوئے واپسی کے لیے مڑا اس کی بات سن انم ور نمول نے راقیہ بیگم کو آواز دی۔۔۔۔۔

"بی جان" دونوں کی آواز سن علی نے جلدی سے انہیں چپ ہونے کو بولا:

"علییییی،دو پیسے بچیوں کو" بی جان وہی سے چلائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جی بی جان " اور گھور کر ان چڑیلوں کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

"شرم تو نہیں آتی" انہیں گھور کر بولا:

"آپ کو آرہی ہے ہماری بھابھی کو انتظار کرواتے ہوئے"انمول بھی اسی کے اندازمیں بولی اس کی بات سن علی گڑبڑایا:

"رہتی نہیں تم بھابھی کے بنا" اور جلدی سے جیب سے دو کیس نکالے ان میں بریسلٹ تھے۔۔۔۔۔۔۔

"پکڑو اور بھاگ جاؤ یہاں سے نظر نہ آنا اب"علی انہیں بھگاتے ہوئے بولا:

"اب تو آپ نظر نہیں آئے گئے" انم اورانمول دروازہ کھولا کر اندر دکھیل کر بولی اور کھکھلا کر ہنسی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نائشہ کب سے باہر سے آتی آوازے سن کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی ابھی وہ بیٹھی سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک دروازہ کھلا اور علی ،انمول اور ان کے دھکیلنے کا انداز بھی نائشہ سر جھکا قہقہ کو دبایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی دروازہ علی نے مڑ کر پیچھے دیکھا نائشہ کو ہنستے پا کر آہستہ سے سر کھجاتے آگے آیا۔۔۔

"السلام علیکم "آگے بڑھتے ہوئے بیڈ پہ بیٹھ کے اس نے سلام کیا

"وعلیکم السلام "نائشہ نے گھبراتے ہوئے جواب دیا۔۔

"سوری تم جانتی ہو نا "علی نے سر کھجاتے ہوئے کچھ دیر پہلے ہی ہوئی حرکت کی معذرت کی اسے معذرت کرتے دیکھ نائشہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

"سوری لیٹ آنے کی وجہ سے تم اتنی دیر بیٹھی رہی اور وہ تم کمفرٹیبل نہیں ہو تو کپڑے چینج کر لو "علی اس کا احساس کرتے ہوئے بولا:

"نہیں میں ٹھیک ہوں "نائشہ سر جھکا کر بولی :

"یہ دیکھو میں نے تمہارے لیے کیا گفٹ لیا ہے" آخر علی آگے بڑھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر بولا:

اس کے ہاتھ تھامنے پر نائشہ کی دھڑکن تیز ہوئی اور پلکیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا

علی نے ایک ڈبہ دراس سے نکال کراس کے سامنے رکھا نیلاکلر ویلوٹ کا ڈبہ اوپر گولڈن کام تھا جیسے ہی اس نے کھولا اندر ایک خوبصورت پینڈنٹ تھا جس کے سامنے ایک ہیرے کا نگ تھا اس پینڈن کو دیکھتے ہی نائشہ کی آنکھیں چمکی نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیسا لگا تمہیں"

"بہت خوبصورت ہے"

"کیا میں تمہیں یہ پہنا سکتا ہوں" علی نے آگے بڑھتے ہوئے نائشہ کی اجازت لی اس کے بات سن نائشہ نے سر کو جھکایا اورآہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھ کر اسے اجازت دی۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیسا لگ رہا ہے "نائشہ نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔

"اتنا خوبصورت کہ جب میں نے پہلی بار لیا تھا تب مجھے اتنا نہیں لگا تھا جتنا ہی تم پہ لگ رہا ہے مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ جیسے اس کی کوئی قیمت نہ ہو بلکہ تمہاری گردن کے ساتھ جانے کے بعد اس کی قیمت اب ہوئی ہو" اس کے بات سن نائشہ نے سرخ چہرہ جلدی سے سر جھکا کر چھپایا اور اسی طرح ایک خوبصورت رات کا اختتام ہوا

زائشہ کو کمرے میں بٹھا دیا گیا تھا مسکان اس کے ساتھ ہی تھی جبکہ شاہ زیب لڑکوں کے پاس تھا زینب بھی زائشہ کے پاس ہی تھی تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اٹھ کر چلی گئی

جاتے ہوئے زینب بیگم زائشہ کو بتا گئی تھیں کہ وہ شاید زیب کو بھیجتی ہیں ان کی بات سن زائشہ کا چہرہ تیزی سے چہرہ سرخ ہوا شاہ زیب اندر آیا۔۔

"السلام علیکم "آگے بڑھتے ہوئے اس کو ہاتھ تھام کر سلام کیا اس کا انداز دیکھ زائشہ نے بھی بلکہ اٹھا کر اسے دیکھا پھر جھکا کر سلام کا جواب دیا

"وعلیکم السلام "اس کی دھیمی آواز سن نے اپنی ہنسی کو چھپایا ہو کہاں پہلے شیر پر بنی رہتی تھی کہاں آج بھی بھیگی بلی بنی ہوئی تھی۔۔

"اگر تم اس ڈریس میں کمفٹیبل نہیں ہو تو کپڑے چینج کر لو "شاہ زیب کی نظریں خود سرپا کر زائشہ نےادھر ادھر دیکھا اور پھر سر جھکا کر بولی:

"کیامیں کپڑے چینج کر لوں" اسے اس طریقے سے بات کرتے دیکھ شاہ زیب جلدی سے اٹھا اور الماری کی طرف بڑھا اور وہاں سے ایک ڈبہ اور ایک ڈریس نکال کر بیڈ پہ رکھا سفید کلر کی شلوار قمیض ساتھ گلابی دوپٹہ تھا۔

شازیب نے ڈبہ زائشہ کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔۔۔

"یہ لو تمہاری منہ دکھائی کا تحفہ اسے کھول کے دیکھو "زائشہ نے کانپتے ہاتھوں سے ڈبے کو پکڑا اور اس کو کھولا:

جیسے کھولا اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ پھیل گئی اس کے اندر انتہائی خوبصورت ڈائمنڈ رنگ تھی اس کے اوپر لگا سفید نگینہ اپنی شان سے چمک رہا تھا شاہزیب نے زائشہ کا تھام کر اس کی انگلی میں بہت محبت سے پہنائی زائشہ نے چمکتی آنکھوں سے شاہ زیب کو دیکھا اس کے دیکھنے پر شازیب جلدی سے کھڑا ہوا اور بولا:

"کپڑے چینج کر لو تم تھک گئی ہو گی" اس کے بات پہ زائشہ نے اثبات میں سر ہلایا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی قریبا ایک گھنٹے بعد ساری جولری اور میک آپ ،بال کنگھی کرنے کے بعد آئی تو شاہ زیب محبت سے اس کا ہاتھ تھام کر بولی:

"آج میں تم سے کچھ کہنا چاہوں گا "شازیب اس کے سامنے کھڑا ہو کر اس کی انکھوں میں دیکھ کر بولا:

اس کے بات سن زائشہ کا دل زور سے دھڑکاناجانے وہ کیا بات کہنے لگا تھا زائشہ نے اس کی بات میں سر ہلا یا۔۔۔

"میں تم سے کہنا چاہتا ہوں"

"کہ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارے ساتھ شکرانے کے نفل ادا کروں اس نے مجھے میری محبت سے نوازا "اس کے بات پہ زائشہ نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھاما اور محبت سے بولی:

"ضرور کیوں نہیں میں خود یہی چاہتی ہوں کہ ہم زندگی میں کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے اپنے رب کی رضا حاصل کریں یہی ضروری ہوتا ہے جب وہ راضی تو سب راضی "زائشہ کی بات سن شاہزیب کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ پھیل گئی اور اس لیے واش روم کی طرف بڑھا سب سے پہلے دونوں نے وضو کیا اور پھر میں واپس آکر نفل ادا کیے اور پھر اسی طرح خوبصورت رات کا اختتام ہوا جس میں ان کے رب کی رضا شامل تھی بے شک حلال رشتوں نے اللہ کی رضا شامل ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ولیمے کا دن تھا ہر کوئی کام میں مصروف نظر آرہا تھا چاروں کا ولیمہ آکٹھا تھا ایک ہی ہال میں جانا تھا اس لیے اتنا کوئی مسئلہ نہیں تھا تمام انتظامات ہو چکے تھے دلہنیں پالر جا چکی تھی لڑکے بھی سلون جا چکے تھے جبکہ مرد باقی انتظامات دیکھ رہے تھے گھر کے مرد اور عورتیں مہمانوں کو سنبھال رہی تھی۔۔۔

انمول ،مسکان ،انم زائشہ ،نائشہ سب پارلر میں تھی انہوں نے سیدھا ہال جانا تھا نائشہ کے ولیمے کا ڈریس نیوی بلو کلر کی مون لائٹ میکسی تھی اس پر لائٹ میک آپ کیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی علی رضا کا ڈریس اس کے ساتھ کا ہی تھا نیوی بلو کلر واس کوٹ تھی جبکہ زائشہ کا زنک اور گرین کا مکسچر کیا ہے اس کی مون نائٹ میکسی تھی شاہ زیب کا ڈریس بھی اس سے ملتا جلتا تھا جب کہ مسکان پستہ کلر کا خوبصورت شرارہ اور اس کے اوپر پستہ ہی شرٹ اس کے گلے پر انتہائی خوبصورتی سے گولڈن کان تھا اور پوری شرط پر گولڈن ہی بیٹس لگے ہوئے تھے جبکہ شرارے کے نیچے گھٹنوں کے پاس ایک پٹی لگی تھی گولڈن اور اس سے نیچے شرارہ کامدار تھا نیچے بھی ایک پٹی تھی ساتھ خوبصورت دوپٹہ جس کے اوپر گولڈن کلر کے کام کی پٹی لگی تھی آس پاس وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی انمول اور انم کا سیم ڈریس تھا انم کا گلابی جبکہ انمول کا فیروزی رنگ کا تھا وہ تینوں انتہائی خوب لگ رہی تھی اور بہت ہی خوبصورتی سے ولیمے کا فنکشن گزرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شادی کے فنکشنوں سے فارغ ہو کر ہر کوئی اپنے کاموں میں بزی ہو گیا مسکان اور سہیل اپنی اپنی ڈیوٹی جوائن کر چکے تھے جبکہ علی اپنے بزنس کے لیے نائشہ کے ساتھ

دبئی جا چکا تھا شاہ زیب بھی اپنے بزنس پہ دھیان دے رہا تھا ہر کوئی اپنی زندگی کی روٹین پہ اچکا تھا سب کی زندگی بہت اچھی گزر رہی تھی کہ اچانک ایک قیامت اس خاندان پہ آئی یہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا لیکن کیا کیا جا سکتا ہے اللہ کے فیصلوں میں انسانوں کا کہاں بس چلا کرتا ہے یہ کوئی تین مہینے بعد کی بات ہے نائشہ ،زائشہ اور مسکان تینوں ہی آئی ہوئی تھی شاہزیب اور علی کو بی جان نے خود بلایا تھا ہر چیز صحیح طریقے سے ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کو بی جان امان صاحب کو بلایا اور کسی رشتہ دار کی شادی میں جانے کے لیے ان سے بات ڈسکس کر رہی تھی کافی دیر بات کرنے کے بعد جب فارغ ہوئی تو زائشہ کو آواز دی۔۔۔۔

زائشہ چھت پہ تھی نائشہ اور مسکان بی جان کے پاس تھی ان کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی تھی اس لیے نائشہ ساتھ والے روم میں تھیبی جان نے نائشہ کو زائشہ کو بلانے کے لیے کہا تو نائشہ نے نیچے ہی کھڑے ہو کر اونچی آواز میں زائشہ کو آواز ماری ابھی وہ آواز دے ہی رہی تھی کہ بی جانے اس کو بلایا اور اپنے پاس بٹھایا اور سمجھاتے ہوئے بولی:

"تمہیں نہیں پتہ سردیوں کی راتیں ہیں اواز کہاں کہاں تک جاتی ہے اتنا اونچی مت چلاؤ وہ خود ہی نیچے آجائے گی اچھی لڑکیاں ایسے نہیں کیا کرتی "بی جان اسے گلے لگاتے ہوئے بولی ان کی بات سن نائشہ نے حیرانی سے بی جان کو دیکھا اور پھر محبت سے گلے لگ گئی۔۔

"بیٹا کسی پر یقین نہ کرنا یہ دنیا یقین کے قابل نہیں ہے یہاں کوئی اپنا نہیں ہوتا "بی جان اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سمجھاتے ہوئے بولی جبکہ نائشہ اور مسکان دل ہی دل میں بہت حیران ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے کہ وہ تینوں اکٹھی تھی تو رات انہوں نے دیر تک مووی کا پلان فلم دیکھتی رہی صبح جیسے ہی بی جان نے آواز دی تو زائشہ فورا سے اٹھ کر بی جان کی طرف بڑھی اور بے جان کو واش روم لے گئی بے جان بالکل ٹھیک تھی وہ کہہ رہی تھی ان کی طبیعت خراب ہے ایسے ان کی اکثر طبیعت خراب رہا کرتی تھی بی جان کے پاس شاہ زیب اور علی بھی اچکے تھے تو زائشہ ڈاکٹر کو بلانے کا کہا نائشہ بھی اٹھ کے اچکی تھی اور مسکان بھی، ڈاکٹر نے بھی جان کو چیک کیا وہ بالکل ٹھیک تھی وہ دوائی دے کر چلا گیا تھوڑی دیر بعد بی جان کو پھر سے درد شروع ہو گیا ان کی بائیں بازو میں جیسے ادھر شروع ہوا تو ڈاکٹر کو بلانے کا کہا بی جان کو امان صاحب نے اپنی بازوں میں لیا اور ان کے منہ

میں پانی ڈالنا شروع کیا دیکھتے ہی دیکھتے بی جان کی آنکھیں بند ہو گئی اور کسی کو بھی یقین آیا کہ بی جان اتنی جلدی ہمیں چھوڑ کر جا سکتی ہے آخری لمحے تک شہرین اور زینب کو پکارتی رہی انتہائی تکلیف دہ لمحہ تھا اس کے بعد جو قیامت ٹوٹی ایک الگ تھی ان کے خاندان کی بزرگ چلی گئی تھی آہستہ آہستہ سب اکٹھے ہو گئے بی جان کا دنیا سے جانا کوئی چھوٹا غم نہیں تھا سہیل بھی آ چکا تھا سب اکٹھے ہو چکے تھے انتہائی تکلیف دہ لمحہ تھا بی جان کے جانے کے بعد ہر چیز بکھر گئی تھی وہ بیٹیاں جو وہ شوق سے آیا کرتی تھی وہ آنا کم ہو گئی تھی اب ان کی وہ رونق نہیں رہی تھی وہ بچے جو روز آیا کرتے تھے اب انا کم ہو گئے تھے وہ بھائی وہ گھر جن میں محبت کبھی کم نہیں ہوتی تھی اور وہاں لڑائیاں جھگڑی شروع ہو گئی تھی زمینوں کو لے کر حالات کو لے کر انہیں ان سے حالات سمجھ نہیں رہے تھے اور چھوٹی چھوٹی بات پر کبھی عورتوں میں تو کبھی مردوں میں مسئلے ہو رہے تھے کیونکہ پہلے تمام فیصلے بی جان کیا کرتی تھی اسی لیے کبھی کسی کو ضرورت ہی نہ پڑی تھی اب انہیں ایک دوسرے کو ایک دوسرے کے فیصلے غلط لگ رہے تھے وہ بہن شہرین جو ہر ایک کا فیصلہ کیا کرتی تھی اب وہ اس کے فیصلے بھی بھائیوں کو غلط لگ رہے تھے انہیں باتیں سنائی جا رہی تھیں۔ حالات کو دیکھ کر گھر کے بچے عورتیں اور

بڑے سب ہی پریشان تھے ان کا جانا ان کے لیے کسی بہت بڑے غم سے کم نہ تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر کوئی اپنی روٹین پہ ا چکا تھا ہر کسی کی روٹین سیٹ ہو چکی تھی یہ جھگڑے ابھی بھی چل رہے تھے اور وہ خاندان جو کبھی محبت کی مثال ہوا کرتا تھا اب وہاں بکھرتے حالات کو دیکھ کر سب نے انا جانا کم کر دیا تھا کہتے ہیں مائیں مر جاتی ہیں تو بیٹیوں کے لیے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں ان کا کھانا بھی بوجھ لگنے لگ جاتا ہے یہی حال وہاں تھا کس بھائی کے گھر کھایا جائے اب ان پہ روٹی بھاری ہونے لگ گئی تھی وہ گھر جہاں خوشیوں قہقوں کی کھلکاریوں گنجا کرتی تھی اب وہاں صرف ویرانیاں ہی رہ گئی تھی رشتوں کو نظر لگ جایا کرتی ہے خوشیوں کو نظر لگ جایا کرتی ہیں اور یہ نظریں ہر چیز ختم کر دیا کرتی ہیں خوشیوں کو ویرانیوں میں بدل دیتی ہیں ان گھروں کی ویرانیاں دیکھ کر دل گھبراتا تھا اور قسمت نمی لی ہے مسکرا کر رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج بھی عام دنوں کی طرح ہی دن تھا ہر کوئی میں کام میں مصروف تھا کہ اچانک نائشہ کی کی طبیعت خراب ہوئی اسے ہاسپٹل لے جایا گیا سارا خاندان اکٹھا ہو چکا تھا مان صاحب ، نور میرا سب ا چکے تھے زینب ،شہری۔۔

علی رضا دائیں آئی سی یو کے باہر کافی دیر سے چکر لگا رہا تھا انتظار کے لمحے بڑھتے ہی جا رہے تھے کہ اچانک بچے کے رونے کی اواز گونجی ،بچے کی آواز سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ائی سی یو کی طرف ابھی وہ دیکھ ہی رہے تھے کہ ایک نرس چھوٹا سا بچہ کمبل میں لیے جلدی سے شہرین بیگم کی طرف آئی اس کو اپنی طرف اتی دیکھ زینب اور شہرین جلدی سے آگے بڑھیں اور اس بچے کو گود میں لیا بچے کو گود میں لیتے ہی شہری بیگم نے اس کی بلائیں لی ور فورا سے علی کی طرف دیکھا۔۔

"ارے یہ تو بالکل تمہاری جیسا ہے دیکھو تو سہی کتنا پیارا ہے" شہرین بیگم نے جلدی سے علی کی طرف بڑھایا علی کی گود میں آتے ہی بچے نے انکھیں کھولیں اس کو انکھیں کھولتے دیکھ وہ جلدی سے چلایا۔۔

"مما یہ دیکھیں یہ انکھیں کھول رہا ہے "بہت نرمی سے بچے کو پکڑے ایسے جیسے اگر اس نے ذرا بھی زور سے پکڑا بچے کو کچھ ہو جائے گا پھر بہت نرمی سے اس کے گال چوما اور آنکھوں میں نمی لی ہے زین صاحب کی طرف بڑھا ان کی گود میں دیا۔۔

"یہ دیکھیں بابا یہ کتنا پیارا ہے" اس کی بات سن زین صاحب مسکرائے بچے کے ماتھے وہ بوسادیا اور فورا جو اس کی طرف مڑ کر بولے:

"مٹھائی لاؤ کیا کر رہے ہو "زین کی بات سن کر علی کا دیہان نائشہ کی طرف گیا فورا سے ڈاکٹر کی طرف بڑا۔۔

"ڈاکٹر میری وائف کیسی ہیں "اس کو اس طرح پریشان ہوتے دیکھ ڈاکٹر نرمی سے مسکرائیں اور بولی:

"وہ بالکل ٹھیک ہیں تھوڑی دیر تک انہیں دوسرے روم میں شفٹ کر دیا جائے گا تب اپ ان سے مل سکتی ہیں" ڈاکٹر کی بات سب کے چہروں میں مسکراہٹ پھیل گئی باقی لڑکے جلدی سے مٹھائی لینے بڑھے علی مسجد کی طرف بڑھ گیا جہاں اس نے میرا رب کا شکر ادا کرنا تھا جس نے انہیں اپنی نعمت سے نوازا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مٹھائی سب میں بانٹ دی گئی تھی کچھ دیر پہلے ہی ڈاکٹر نے نائشہ کے کمرے میں جانے کی اجازت دی تھی سب مل چکے تھے صرف وہ ہی نہ گیا تھا جس نے جانا تھا ان سے مل کر تمام بزرگ گھر جا چکے تھے جبکہ شہرین اور علی تھے دونوں رکے ہوئے تھے کیوں نہ کہ وہاں ایک کو رہنے کی اجازت تھی اسی لیےڈاکٹر سے اجازت لے کر وہ دونوں رکے تھے کانپتے قدموں سے آگے بڑھتے وہ ریسٹ روم کی طرف بڑھا شہرین بیگم کینٹین گئی تھی اسی لیے جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا نائشہ کو نڈھال صورت پایا اسے اس طرح سے دیکھ جلدی سے اگے بڑھا اور اس کا ہاتھ تھام کر ماتھے پہ بوسہ دیا اس کا لمس محسوس کر کے نائشہ نے جیسی انکھیں کھولی تو علی کو خود پہ جھکے پایا اسے اس طرح سے خود کو دیکھتے پا کر نائشہ مسکرائی دونوں کی انکھوں میں نمی تھی۔۔۔۔۔

"تم نے دیکھا ہمارے بیٹے کو "نائشہ نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا:

"ہاں میں نے دیکھا محسوس کیا ،بہت پیارا ہے "علی نے اطمینان سے اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکا کر بولا:

"اس کی انکھیں دیکھی بالکل تم پہ ہیں" نائشہ اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"ہاں میں نے دیکھی پتہ ہے میں کتنا پریشان ہو گیا تھا اتنا کوئی پریشان کرتا ہے کیا مجھے ایسے لگا جیسے مجھ میں جان ہی نہ رہی ہو یہ بہت تکلیف دہ لمحے تھے تم سوچ بھی نہیں سکتی انکھوں میں نمی لیے سر سے ٹکائے بولا:

اس کی اس کی اواز اس کو بھیگتا محسوس کر کے نائشہ نے فورا سے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا اور اس کے ماتھے میں بوسہ دے کر بولی :

"ہر تکلیف کے بعد ایک خوشخبری ہے اگر ہم نے تھوڑی سی تکلیف برداشت کی ہے تو اللہ نے اس کے بدلے میں نعمت بھی تو دی ہے تم یہ کیوں بھول رہے ہو آج اللہ نے ہمیں مکمل کر دیا ہمیں اپنی نعمت سے نواز دیا ہمیں تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے" نائشہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی:

"شکر ادا کر ایا ہوں بے شک اس کی رضا میں ہی ہماری رضا ہے میں تمہارے حصے کا بھی شکر ادا کر ایا ہوں" اس کی بات سن نائشہ گہری مسکراہٹ سے مسکرائی۔۔

"تم نے میرے حصے کی نماز کیسے ادا کی"

"ویسے ہی جیسے آج پورا دن کی ہیں میں نے تمہاری الگ سے نماز ادا کی ہے کہہ کر" اس کی بات سننا نائشہ اطمینان سے مسکرائی اس کے چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر بولی:

ہری عبادت ہو سکتی ہے سوائے نماز کی ہر انسان کو اپنی نماز خود ہی پڑھنی ہوتی ہے"

"بالکل پڑھنی ہوتی ہے لیکن اب تم نہیں پڑھ سکتی نا تو جب تک نہیں پڑھتی تب تک میں پڑھ لوں گا تم قضا پڑھ لینا یہ تو نہیں ہوگا کہ تم نے نماز نہیں ادا کی" اس کی بات سن نائشہ نے اطمینان سے انکھیں بند کی اب اس پر دوائیوں کا اثر ہو رہا تھا اس پر عنود گی چھا رہی تھی اس کو عنودگی میں جاتے دیکھ وہیں کرسی پر بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ تھا ماوہ اپنے رب کا بہت شکر گزار تھا جس نے اس کی بیوی اور بچے دونوں کو زندگی دی تھی بے شک وہ بڑا رحیم ہے اس کی دعائیں لی تھیں انکھوں میں نمی لیے اس کا چہرہ دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ڈاکٹر سے چھٹی ملنی تھی اور عقیقہ بھی تھا اسی لیے سب گھر ہی تھے جب کہ شہری اور علی نائشہ کے پاس تھے ویسے تو ان دنوں میں سب ہی چکر لگاتے رہے تھے اج گھر میں عقیقہ کی رسم تھی اس لیے سب تیاریاں ہو رہی تھی اگر ہم بچہ پارٹی کو دیکھیں تو سب مصروف نظر آرہے تھے کسی کے ہاتھ میں غبارے تھے تو کسی کے ہاتھ میں بڑے بڑے شیٹس تھی کسی کے ہاتھ میں بچوں والا جھولا تھا تو کسی کے ہاتھ میں کھلونے تھے

ہر کوئی اپنے اپنے کام میں مصروف تھا کسی کے ہاتھ میں گجرے تھے تو لڑکیوں میں کسی کے ہاتھ میں پھولوں کے پلیٹیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ سب نائشہ لوگ آنے ہی والے ہیں "زینب بیگم جلدی سے بچوں کو بولی:

"بس سارا کام مکمل ہو گیا ہے تھوڑا سا رہ گیا ہے" مسکان ان کی طرف دیکھ کر زینب بیگم کی طرف دیکھ کر بولی:

ان کی بات سن زینب بیگم مسکرائی اور اس کی بات پہ سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

"لڑکیوں کو کتنا کام رہ گیا ہے" زائشہ نے جلدی سے ان سب سے پوچھا

"بس تھوڑا سا رہ گیا ہے تم یہ چیزیں سمیٹو میں تب تک اپنا کام کر لیتی ہوں "انمول اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"چلو ٹھیک ہے میں اور مسکان ان چیزوں سمیٹتے ہیں تم جلدی سے اپنے کام ختم کر لو"

"انم جاؤ پوچھ کے اؤ لڑکوں سے کتنا کام رہ گیا ہے ایک تو یہ لڑکے ہیں کام کرتے کم ہیں اور بھی بکھیرتے زیادہ ہیں" زائشہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر بولی:

اس کا انداز دیکھ انمول کھل کھلا کر ہنس دی۔۔

"اللہ اللہ کیسے کر رہی ہیں اپ"اور زائشہ سے بولی اس کی بات سن زائشہ بھی کھکھلا دی "کیا کروں چندہ یہ ہی ایسے کرتے ہیں" زائشہ کی بھی اج کل طبیعت نہیں ٹھیک تھی اسی لیے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی باقی سب نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔۔

"بس بھابھی اپ بھی ہمیں یہ دن دکھائیں ہم آپ کے لیے بھی اس طرح ہی تیاریاں کریں "انم جو بھی باہر سے آئی تھی زائشہ سے بولی اس کے بات سن زائشہ کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوا اور انم کے تھپڑ مار کر بولی:

"شرم تو نہیں آتی یہ تمہارے کرنے کی باتیں تو نہیں ہیں" زائشہ کی بات سن مسکان کھکھلا کر ہنسی۔۔

"ہاں بھائی یہ تو ان کے کرنے کی باتیں ہیں ہم یہ باتیں کہاں جانتے ہوں گے "اس کی بات سن زائشہ کانوں کو ہاتھ لگاتی ہوئی باہر کی طرف گئی اور دروازے کے پاس جا کر بولی:

"ابھی بتاتی ہوں پھپھو کو کیسی باتیں کر رہی ہو تمہیں بھی رخصت کروا لائیں شرم تو تمہیں چھو کر نہیں گزری" ابھی وہ کہہ رہی تھی کہ باہر سے سہیل کو اندر اتے ہوئے دیکھا اور بولی:

"میری بات سنو میں کہے دے رہی ہوں اس لڑکی کو رخصت کروا لو یہ خراب ہو گئی ہے" اس کے کندھے پہ تھپڑ مار کر بولی اس کی بات سن کر نہ سمجھی سے اس کی طرف دیکھا اور پھر چہرے کو گھوما کر زائشہ کی ایک سائیڈ سے نکال کر پیچھے دیکھا تو وہاں ان تینوں کو نیچے بیٹھے پایا جب کہ زائشہ کی بات سن انمول اور نم کھکھلا رہی تھی مسکان شرم سے چہرہ جھکائے بیٹھی تھی اسے اس طرح سے چہرہ چھپے بیٹھے دیکھ وہ سمجھ گیا کہ اس نے گڑبڑ کی ہے اور زائشہ کی طرف مڑ کر بولا:

"میری بھابھی ہم تو کب سے تیار ہیں آپ ہی ہیں جو ہمیں دے نہیں رہے ہم تو کب کے لے جائیں اور اپ کو پتہ بھی نہ چلے "بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک طرف گرتے ہوئے بولا کہ اچانک پیچھے سے پڑنے والے تھپڑ نے اس کو دنیا یاد دلائی۔۔۔

"شرم کر لو کر دیں گے تمہاری شادی دے دیں گے لڑکی" زینب کو پیچھے کھڑی دیکھ جی بھر کر شرمندہ ہوا۔

"ارے انٹی میں نے کچھ نہیں بولا بھا بھی کہہ رہی تھی کہ اپنی لڑکی لے جاؤ اب بتائیں میں کہتا کچھ اچھا لگتا ہوں پھر" سہیل انتہائی معصوم بندے ہوئے بولا اس کی بات سن زینب نے اس کے کندھے پر مارا۔۔

"ہاں جیسے میں تو تمہیں جانتی ہی نہیں چلو زائشہ تمہارے کھانے کا ٹائم ہو گیا ہے "اور زائشہ کو لیتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئی ان کو جاتے دیکھ وہ بھی اگے کی طرف بڑھ گیا۔-------------

----

انہیں جاتے تھے سہیل مسکان انم اور انمول کی طرف بڑھا اور بولا:

"اب تم نے کیا کارنا ما سر انجام دیا ہے جو بھابھی ایسے کہہ رہی تھی"

"ارے میں نے کچھ نہیں کیا یقین کرو میرا "مسکان معصوم بنتے ہوئے بولی اس کی معصوم شکل دیکھ یقین تو نہیں ایا تھا لیکن پھر بھی کرتے ہوئے بولا:

"یقین جانو مجھے تم پہ بالکل بھی یقین نہیں ایا لیکن میں تم پہ یقین کر رہا ہوں ہاں انم تم بتاؤ کیا بات ہے "اور ان کی طرف بڑھا۔۔

"ارے بھائی میں اپ کو بتاتی ہوں "فورا سے بولی اسے اس طرح سے بتاتے دیکھ مسکان نے جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور بولی:

"خبردار جو تم نے ایک الفاظ بھی بولا مجھے جانتی ہو نا "اسے اس طرح سے دھمکی دیتے دیکھ سہیل نے اپنا دایاں بروز اٹھا کر پوچھا۔۔

"ریلی" اس کا انداز دیکھ مسکان نے ان دونوں کو گھورا اور اپنا اپنا کام کرنے کو کہا:

"چلو اپنا اپنا کام کرو میں کام جلدی ختم کرنا ہے یہ باتیں تو ہوتی رہیں گی" اس سے نظر چراتے ہوئے اس کو ان دونوں سے بولی:

"دیکھو مسکان سہی کہہ رہی ہے تم دونوں اپنا کام کرو یہ مجھے خود بتائے گی کہ اس نے کیا بات کہی ہے" اس کی انکھوں میں شرارت دیکھ مسکان نے گڑبڑا کر تینوں کو دیکھا اور پھر جلدی سے پلیٹ اٹھا کر کھڑی ہوئی۔۔۔

"میں جا رہی ہوں نیچے مجھے بہت ضروری کام ہے" اور اتنی تیزی سے نکلی کہ پہلے تو ان تینوں کو سمجھ ہی نہ آیا بات کیا ہوئی ہے جیسے ہی سمجھ آئی تو تینوں کے قہقہ بلند ہوئے جبکہ ان کے قہقوں کی اواز مسکان نے جاتے ہوئے سنی تھی ان کو ہنستے پا کر اس نے

شرمندگی سے سر جھٹکا اور پھر مسکرا دی، کتنے وقت بعد یہ مسکراہٹیں ائی تھی

ہر چیز تیار ہو چکی تھی بس انے والے کا انتظار تھا اور ابھی بات ہی کر رہے تھے کہ باہر گاڑی کی اواز ائی اور سب باہر کی طرف بھاگے۔۔

"سب سے پہلے میں پکڑوں گی دیکھو اس پہ سب سے پہلے حق میرا ہے میں اس کی خالہ ہوں "مسکان بچے کو لیتے ہوئے انم کو پیچھے کرتے ہوئے بولی:

"ارے نہیں سب سے پہلے حق پھپھو ہوتا ہے تمہیں نہیں پتا ا"نمول بھی دونوں ہاتھ کا کمر پہ رکھے سامنے اتے ہوئے بولی:

"کوئی نہیں پھوپھو تو لڑاکا ہوتی ہیں میں تو اپنے بھانجے کو بالکل نہیں تو میں دے رہی" مسکان انمول کو تنگ کرتے ہوئے بولی انمول جو بھی جواب دینے لگی تھی اچانک سے چپ ہوئی اور ائی برو اٹھا کر اس کا ان کو دیکھا ابھی مسکان اس کی بات سمجھتی ہے کہ پیچھے سے اس کے کان کسی نے پکڑا اور زور سے کھینچا۔۔

"ہاں بولو کیا بول رہی تھی ہم نے کب تم سے لڑائیاں کی تم پہ غصہ کیا" ایک طرف سے زینب اور ایک طرف سے شہرین بیگم اس کا کان پکڑ کر بولی:

"ارے میں اپ کو تھوڑی کہہ رہی تھی میں تو پھپھو کی مثال دے رہی تھی"

"شاباش بیٹا یہی کثر تھی تم سے تم نے ہماری محبتوں کا یہ صلہ دیا ہے" شہرین بیگم فورا ہی اموشنل ہوتے ہوئے بولی:

"ارے نہیں پھوپھو اپ کی بات نہیں کر رہی تھی میں تو مذاق کر رہی تھی" اور ان کو سیریس ہوتے تھے سب نے اپنی ہنسی چھپائی یعنی کہ وہ دونوں ہی کردار میں اچکی تھی ابھی وہ دونوں لڑ ہی رہی تھی کہ مسکان کے ہاتھ سے کسی نے بچا چھینا ابھی وہ پیچھے پلٹ کر چیخنا ہی چاہتی تھی اس پہ سامنے دیکھتے ہی اس کو سر جھک گیا وہ اتنے لوگوں کے سامنے کیسے کہہ سکتی تھی کہ وہ نہیں دینا چاہتی لیکن کیا کہا جا سکتا ہے۔۔۔

"سب سے پہلا حق چچا کا ہوتا ہے تو پہلے وہی اٹھائے گا "سہیل بچے کو گود میں لیے پیار کرتے ہوئے بولا:

اس کی بات سن شاہ زیب اور ہارون جلدی سے اگے بڑھے اور اس سے بچہ لے کر بولے:

"سب سے پہلا تایا کا ہوتا ہے تمہیں نہیں پتہ نادان لڑکے"ہارون نے خود کو بزرگ ثابت کرتے ہوئے بولا:

"ارے نہیں سب سے پہلا چچا کو ہوتا ہے اور سب سے چچا چھوٹا ہوتا ہے" اور اس کے ہاتھ سے بچے کو لیتے ہوئے شازیب بولا جب کہ ان کی بات سن سہیل اور ہارون نے دونوں نے اسے گھورا۔۔

"تم درمیان میں ہو تم چھوٹے نہیں ہو چھوٹا میں ہوں"

"ارے اپ کہاں سے چھوٹے اگئے اپ سے چھوٹے بھی بہت ہیں ہم دیکھیں نہ ان میں کھڑے ہیں "سہیل کے بات سن میں حسن اور عمر اگے بڑھے وہ سب میدان میں لڑنے کے لیے کھڑے تھے انہیں اس طرح لڑتے دیکھ نائشہ مسکرائی جبکہ علی نے حیرانی سے ان سب کو دیکھا اور فورا سے اگے بڑھا اور بولا:

"سب سے پہلا حق باپ کا ہوتا ہے تم سب اپنا اپنا کام کرو میرے چھوٹے سے بچے کو کھلونا سمجھ رکھا ہے تم لوگوں نے" اور جھڑکتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گیا جب کہ وہ تینوں نے حیرانی سے دیکھا شاہزیب اور سہیل نے ہارون کی طرف دیکھا اور بولے:

"بھائی اب بڑے ہی ہیں نا "جبکہ اس کی بات سن ہارون نے ان دونوں کو گھورا اور ایک ایک گردن پر لگاتے ہوئے بولا:

"بڑا ہی ہوں سمجھ نہیں اتا بس گھر میں کوئی عزت نہیں کرتا مجھے تو سمجھ نہیں اتی میرے بڑے ہونے کا فائدہ کیا ہے" اور سر جھٹکتے ہوئے باہر کی طرف نکل گیا اسے اس طرح سے جاتے دیکھ ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر کندھے اچکا کراندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی جیسے ہی بچے کو لے کر اندر بڑھا تو تمام لڑکیوں نے پھول اوپر سے نچھاور کرنے شروع کر دیے علی اور نائشہ نے ان سب کو دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو کتنے وقت بعد یہ خوشیاں تھیں جانے والے تو انسان کو ہر لمحے یاد اتے ہیں انہیں بھی بے جان یاد اتی تھی اور انی تھی ان کے ساتھ وقت انتہائی خوبصورت گزارا تھا خیر۔۔۔۔

ابھی کچھ دیر اگے ہی بڑھے سب کھینچتے ہوئے کمرے کی طرف لے گئے۔۔

"ارے یہ کہاں لے کر جا رہے ہو ارے رکو تو سہی "اپنے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں سب کوجم ہوتے دیکھ علی اور نائشہ نے حیرانگی سے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر اندر کی طرف میں جیسے ہی اندر آئے تو زمین پر غبارے ہی غبارے تھے جبکہ تمام دیواروں پر کہیں سپائڈر مین کہیں بن ٹین پتہ نہیں کون کون سے کارٹون تھے اور

نیچے انتہائی خوبصورت اور نرم کی کلین بچھا ہوا تھا تمام ٹیبلز بیڈ جھولا کھلونے ہر چیز تھی اور بیٹھ کے اوپر لائٹنگ کی گئی تھی کمرہ کہیں سے بھی ایک گھر کا کمرہ نہیں لگ رہا تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی بڑے مال میں کوئی شاپ ہو یا کوئی ایسے کھلونوں کی دکان ہو بڑی ساری کمرے کی خوبصورتی کو دیکھ کر انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور تمام بچے پارٹی کی طرف سے جنہوں نے یہ سرپرائز دیا تھا اور علی دل سے مسکرایا۔

"تم سب کو یہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی" علی سہیل اور شازیب کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے بولا شاہ زیب نے وہیں ہاتھ اس کی گردن پہ مارا اور بولا:

"بڑا ہوں تم سے ذرا شرم نہیں ہے میرے بھتیجے کو مجھے پکڑنے بھی نہیں دیا" اتنے سیریس ماحول میں ایسا مذاق سن کر علی نے اپنی سوچ پر لعنت بھیجتے ہوئے ان کو گھورا "شرم تو نہیں اتی میں خود ایک بچے کا باپ ہو گیا لیکن تم لوگوں کو شرم نہیں اتی میرے بچے کے سامنے ہی مجھے مارتے ہو" اس بات کو اس نے کچھ زیادہ ہی سیریس لے لیا تھا "ارے میں تمہارے پوتوں کے سامنے بھی تمہیں ماروں گا تم دیکھنا "شاہ زیب بچے کو پیار کرتے ہوئے بولا:

"ارے تم مارو گے میں بھی لگا دوں گا تمہارے دوں"

"شرم نہیں ائے گی تمہیں اپنے بچوں کے سامنے اپنے بڑے بھائی پہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے"

"ہاں تو جب بڑے بھائی کو ہی شرم نہ ائے تو پھر چھوٹے کیا کریں "

"ارے تم دونوں لڑائی چھوڑو اور یہ بتاؤ کہ اس بچے کا نام کیا ہے"

"لو جی یہاں بچہ تین دن کا ہو گا اور انہیں ابھی تک نام ہی نہیں پتہ چلا"

"ہاں تو مجھے کون سا تم لوگوں نے بتایا ہے اس کو گلہ سن نائشہ اور علی نے ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے اور پھر ایک ساتھ بولے:

"زمائر علی رضا"

"زمائر "ماشاءاللہ بہت پیارا نام ہے لمبی زندگی صحت دے" سہیل ماتھا چومتے ہوئے بولا:

آجاؤ سب لوگ کھانا لگ گیا ہے اور نائشہ تم بھی کمرے میں جو اتنی دیر کھڑا ہونا ٹھیک نہیں ارام کرو جا کر" شہرین بیگم جلدی سے نائشہ کو اس کے کمرے میں بھیج کر تمام بچے پارٹی کو کھانے کے لیے لے گئی کا کھانے کا اہتمام بہت اچھا ہوا تھا سب نے

بہت خوشی سے کھانا کھایا اور بچہ پارٹی نے رات دیر تک نائشہ اور علی کو تنگ کیا اور اج ایک بجے جا کر وہ اپنے اپنے کمروں میں لیٹے---------------

ابھی کچھ ہی دن ہوئے تھے بچے کے گھر آنے سے بڑے بچوں کے ساتھ کھیلتے اپنی پریشانیوں کو بھول گئے تھے پھر سب خاندان ملنے لگے تھے بہاریں پھر سے لوٹ رہی تھی جانے والوں کی جگہ پر ہونے لگی تھی اسی طرح گزرتے بھی ہیں بچے کو آئے ہوئے مہینہ ہو چکا تھا کہ اللہ نے پھر سے انہیں خوشخبری سے نوازا اور اپنی رحمت زینب کے میں بھیجے اللہ نے شاہ زیب کو رحمت سے جس کا نام رکھا تھا "عذائب"ہ رکھا تھا اب گھر میں دو بچے انے کی وجہ سے دونوں گھروں میں رونک لگی رہتی تھی کبھی تمام بچہ پارٹی علی کے گھر ہوتے تھے اور کبھی شازیب کے گھر نائشہ تقریبا ٹھیک ہو چکی تھی اس کا شہری بیگم نے بہت زیادہ خیال رکھا تھا بچہ انمول اور انم کے پاس ہی ہوتا تھا کبھی کبھی دو کبھی کبھی تم نائشہ کو باری نہیں ملتی تھی سب نے باریاں لگا رکھی تھیں کوئی نہ کوئی یہاں پر بچوں کو اٹھا لیتا بچے کے پیچھے اتنی دیر تک بحث چلتی رہتی پھر وہیں کہا نیاں شروع ہو گئی تھے کبھی وہ بچے تھے ان کی نالیاں دادیاں ہوا کرتی تھی اب ان کے بچے ہو گئے تھے رون قیں اگئی تھی جو مائیں تھی وہ دادیاں بن گئی تھی جو بیٹیاں تھی وہ مائیں بن گئی تھی اپنے فرض نبھانے لگی تھی ہر کوئی بہت ہی خوش تھا اب تمام بچہ پارٹی زد

میں تھے کے خاندان میں کوئی شادی ائے لیکن ابھی بڑے تمام شادی نہیں کرنا چاہ رہے تھے چنا کہ ایک تو بی جان کو دنیا سے گھر کو زیادہ وقت نہیں ہوا تھا اور دوسرا بھی بچے چھوٹے تھے زائشہ اور نائشہ دونوں کی حالت ایسی نہیں تھی کہ شادی کا فنکشن انجوائے کیا جائے اور ویسے بھی لڑکیوں کو تو پتلے ہونے کی وجہ سے بھی ،بہت ہی جلدی ہوتی ہے کہ ہر فنکشن وہ پتلی سلیم سمارٹ نظر ائے یہی حال ان کا تھا وہ تمام بچہ پارٹی کو منع کر رہی تھی کہ بھئ شادی کا میں نہ کیا جائے ابھی انہیں تھوڑا وقت دیا جائے چھ مہینے سال کا یعنی سب لڑائی جھگڑوں میں ڈیڑھ سال گزر گیا اور آخر بڑوں نے رقیہ بیگم کی طبیعت کو دیکھتے ہوئے سہیل کی شادی رکھتی جیسے کہ شادی کی تیاریاں ہو رہی تھیں ویسے ہی ان دونوں کی ڈیوٹی بھی تھی وہ دونوں اپنی اپنی ڈیوٹی میں مگن تھے اور گھر والے شادی میں سب لوگ تمام رسموں میں تمام شادی کی تیاریوں میں مسکان کو شامل کرنے چاہتی تھی لیکن جیسا کہ مسکان اپنے کسی کے کیس پہ کام کر رہی تھی تو وہ بالکل بھی شادی کی تیاریوں میں دلچسپی نہیں لے رہی تھی سہیل کی ڈیوٹی تھی وہ بھی کسی اپنے کسی اپریشن میں مگن تھا جس کا اس پر بہت زیادہ پریشر تھا سو وہ مصروف تھا باقی لڑکے اور لڑکیاں ان کی شادی کی تیاریوں میں من تھے ان میں زائشہ اور نشہ بھر چڑھ کر حصہ لے رہی تھی جو بھی تھا ان کی شادی میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور ویسے بھی

ابھی شادی کے بعد لیٹ سے شادی انی تھی بچے چھوٹے تھے سو وہ چاہتے تھے کہ شادی پہ تمام ارمان پورے کیے جائیں ہر دن کوئی نہ کوئی شاپنگ کے لیے گیا ہی ہوتا تھا کبھی کسی کا دوپٹہ رہ گیا کبھی کسی کے کچھ رہ گیا دلہن کی چیزیں ہی پوری ہونے پر نہیں ا رہی تھی دولہے کا روم ڈیکوریٹ کروانا کا تمام ذمہ داریاں علی نے لے رکھی تھی ان سے کلر اور تمام سیٹنگ پوچھ لی تھی باقی جناب پسند نا ائے وہ خود ہی سیٹ کر لیں گے اس بات پر عمل کرتے ہوئے وہ تیاریاں کروا رہے تھے وقت کتنی تیزی سے گزر رہا تھا کہ وقت کم تھا اور چیزیں زیادہ تھیں حتی کہ مسکان کا جہیز بنا ہوا تھا چیزیں ائی ہوئی تھی پھر بھی اتنی چیزیں رہ گئی تھی تمام ہال کی بکنگ وغیرہ اور اتنا تو پہلی شادی کے نہیں ہوا تھا جتنا اب ہو رہا تھا اور کوئی نئے نئے ڈریس نکال رہا تھا اور نئے نئے فنکشن سیلیبریٹ کرنا چاہتا تھا کوئی کہہ رہا تھا برائڈل شاور کرنا ہے کوئی کہہ رہا تھا کہ مایو ڈھولکی کی رسمیں الگ سے کرنی ہیں مایوں کے سارے کپڑے بنیں گے پہلی ڈھول کے ہوں گے، دوسری ہوں گی اور پتہ نہیں کیا کیا رسمیں نکالی جا کے جبکہ بڑے پریشان تھے کہ یہ رسم کہاں سے نکل کے ا رہی ہے انہوں نے یہی کہا کہ مہمانوں کو مہندی مائیوں والے دن بلایا جائے گا باقی جو رسمیں کرنی ہے وہ گھر میں کر لی جائیں، دوستوں کو بلا لیا جائے یہی ہو سکتا ہے اسی پر عمل کرتے ہوئے سب بچہ پارٹی تیاری میں مگن تھے لڑکیاں

مہندیوں کے ڈیزائن دیکھنے اور ان لائن کپڑے دیکھنے میں اج کل کیا ٹرینڈنگ ہے کون سی پارلر والی سب سے زیادہ اچھا میک اپ کر رہی ہے کس سے کروانا ہے کون سے ہوٹل سب سے بیسٹ ہیں کون کسے کیا گفٹ دے گا کتنے رقم لینی ہے یہ سب رسمی سوچی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اج میں یوں کا دن تھا دولہا اور دلہن دونوں غائب تھے جن کی مایو تھی حتاکہ انہوں نے کہا تھا کہ اج اج کے دن وہ پہنچ جائیں گے لیکن جیسا کہ وہ نہیں پہنچے تھے تو تمام گھر والے انتہائی پریشان تھے مہمان انا شروع ہو گئے تھے ڈھولکی تو ویسے بھی دو تین سے ہو رہی تھی جبکہ نور بیگم انتہائی پریشان تھی نہ کوئی دلہن کو ہلدی لگی تھی نہ کوئی فیشل نہ پالر اس کو کوئی فنکشن نہیں کیا گیا تھا تو اس لیے نہ دلہن پارلر گئی تھی تو رنگ روپ کیسے ائے گا اخر کی ماں تھی بیٹی کا خیال تھا تو ان سب کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر کوئی مختلف پریشانیوں میں مگن تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں تو کیا پتہ لگا" سہیل ایم ڈی سے بات کرتے ہوئے بولا :

"میرے بھائی چھوڑ دے کہ اس کی جان آج تیری مایوں ہے ہم گھر جا رہے ہیں اور تم ہو کہ یہاں پہ بھی اپنا کیس کو کھول کے بیٹھ گیا ہے میں ہوتا تو کب کا غائب ہو چکا ہوتا اتنے اچھے دن ہیں کہاں تو دلہن کو ملنے کی بجائے کہ اس میں پڑا ہے" ایم ڈی جھنجھلاتے ہوئے سہیل کی طرف دیکھ کر بولا جبکہ اس کے بات سن سہیل نےاس کی کمر میں تھپڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔

"دلہن تو خود گئی ہوئی ہے اپنی اپریشن پر میں نے وہاں مکھیاں مارنی تھی اور ویسے بھی مجھے تو خود اپنے اپریشن حل کرنے ہیں یہاں اتنے کام پڑے ہیں اور تجھے میری مایوں کی پڑی ہے" اس کی بات سن ایم بی نے گہرہ سانس لیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا:

"دیکھ لے میرے بھائی یہ میرے جڑے ہوئے ہاتھوں کو دیکھ لے چار دن اپنی شادی کو انجوائے کر لے میں نہیں چاہتا کہ تو اج کے دن اپنے ابا سے چھتر کھائے "اس کی بات سن سہیل نے قہقہ لگایا۔۔۔

"یہ تو تو نے ٹھیک کہا ہے لیکن کیا کیا جا سکتا ہے ہاں تو کچھ پتہ چلا وہ کون ہیں جو سمگلنگ میں اور لڑکیوں کے اور نشہ کے دندھے کر رہے ہیں"

"ابھی تو ایسا کچھ پتہ نہیں چلا ہاں یہ پتہ چلا ہے کہ وہ انسان بہت خطرناک ہے یہاں تک کہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ لڑکیوں کے دل اور گردے نکال کر بیچتا ہے" اس کے بعد سن سہیل نے فورا سے اس کی طرف دیکھا اور کانوں کو ہاتھ لگا کر بولا:

"استغفر اللہ کیسے لوگ ہیں کوئی خوف خدا ہی نہیں ہے نہ جانے کتنے معصوم ہو کے جان لے چکا ہو گا اب مجھے اپریشن پر سیریس ہو کر کام کرنا پڑے گا تاکہ جلد سے جلد ہم اس انسان کو پکڑ سکیں ہم بھی تو دیکھیں ایساکون سا انسان ہے جو اس قدر وحشت پر اتر ایا ہے" اس کے بات سن ایم ڈی نے اس بات میں سر ہلایا۔۔

"اس کا پتہ اتنا اسانی سے نہیں چلے گا مجھے لگتا ہے تالاب میں اگر گندی مچھلی کو پکڑنا ہو تو خود تالاب میں اترنا پڑتا ہے یہی حل ہمیں کرنا پڑے گا ہم میں سے کسی کو اس کی گینگ میں جانا پڑے گا مجھے نہیں لگتا اس کے علاوہ وہ کبھی ہمارے ہاتھ ائے گا"

"چلو وہ بھی اتر جائیں گے ہم ہم سینے میں گولیاں اتار دیتے ہیں تالاب میں اترنا تو کیا بات ہے" سہیل کی بات پر ایم ڈی نے اسبات میں سر ہلا کرڈرایئونگ میں فوکس کیا

جبکہ اس میں کسی گہری سوچ میں کھو

گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ اندر بڑے فورن سے زین صاحب اور باقی سب ان کی طرف بڑے۔۔

"شکر ہے تم لوگ اگئے پتہ ہے ہم کب سے انتظار کر رہے تھے مہمان کب سے تم لوگوں کو پوچھ رہیں ہیں یہ پکڑو کپڑے اور جلدی سے جا کر تیار ہو جاؤ "انہیں اس طرح سے اپنی طرف بڑھتے تھے وہ دونوں گڑبڑائے اور پھر سنبھل کر بولے:

"جی ٹھیک ہے" اور جلدی سے اندر کی طرف بڑھ گئے جیسے کہ باہر تمام فنکشن کی تیاری ہو رہی تھی سٹیج وغیرہ سجایا جا رہا تھا اور تمام بچہ پارٹی ان کاموں میں مصروف تھا زمائر ماشاءاللہ سے ڈیڑھ سال کا ہو چکا تھا ضمائر اور زائبہ اب ہر کسی کی ناک میں دم کیا رکھتے تھے ابھی ماں نے چھوڑا نہیں ہوتا تھا کہ بھاگ کر کبھی کہیں چلے جاتے تھے کبھی کہیں نائشہ اور زائشہ ان سے بہت زیادہ تنگ تھی اور ان کے باپوں سے بھی جو ان کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتے تھی اور کچھ تمام خاندان کی محبت جو انہیں کچھ کہنے نہیں دیتی تھی ذرا سا ڈانٹا نہیں کہ سب اگئے شہرین تو ذرا بھی نہیں کہنے دیتی تھی ذرا سا بچہ رویا

نہیں کہ اس کو فورا اٹھا کر کبھی کوئی چیز دے دی کہ وہ فورا ہی چپ ہو جائے نائشہ اور زائشہ کو یاد نہیں پڑتا تھا کہ کبھی انہوں نے اپنے بیٹے کی انکھوں میں بہت زیادہ انسو دیکھے ہوں روتے ہوئے دیکھا ہو وہ سب اس طرح خیال رکھتے تھے جیسے وہ ایک معصوم سے گڈے ہوں اور انہیں ذرا سی بھی لگی تو وہ ٹوٹ جائیں گے جب کہ وہ دونوں اتنا حیران ہوتی تھی کہ اخر یہ کیا چیز ہے--------------

----

لڑکیوں میں مایوں کی رسمیں جیسے کہ مسکان نے نہیں انا تھا دو دن بعد مہندی تھی لڑکے والوں کی طرف سے مایوں کی رسم تھی تو وہ سب اسی میں شامل ہونے جا رہے تھے پرانے رشتوں کی وجہ سے کچھ عجیب بھی نہیں لگا تھا ہر کوئی تیار ہو کر دلہے والوں کے گھر پہنچ چکا تھا لوگ تو باتیں کرتے ہی ہیں یہ بھی کرنی تھی کہ لڑکی والے لڑکے والوں گھر ہیں لیکن اب لڑکی والے کیا کرتے جن بیچاروں کی لڑکی ہی نہیں ائی تھی

تو سب سے پہلے بڑوں نے رسم کی جیسے ہی لڑکے کو ہلدی لگائی گئی ہلدی لگائی نہیں بلکہ ہلدی میں نہلایا تھا چونکے جیسے شاہ زیب اور علی کو نہلایا تھا وہ تو دو تھے سب نے کیا تھا

یہ تو ایک ہی تھا اور اس کو اس طرح نہلایا چنا کہ یہ موقع پھر نہیں انا تھا اور ان کا کہنا تھا کہ تم کو فیشل وغیرہ نہیں کروایا سیلون نہیں گئے کہ تم اب ہلدی سے نہاؤ تا کہ تم گورے اور پیارے ہو جاؤ ان کی بات سن سر جھٹکا انہوں نے کون سا سدھر جانا تھا حتی کہ وہ بار بار کہہ رہا تھا کہ ہلدی کا رنگ چڑھ جائے گا لیکن کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اور بڑے سب کھڑے مسکرا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے کہ مہندی دو دن بعد تھی وہ تمام لڑکے اگلے ہی دن اس کو سیلون پہنچ گئےوہ ان سب چیزوں سے دور رہا تھا کیونکہ وہ ارمی میں تھا وہاں تو ہر انسان کو پرفیکٹ دکھاتی ہیں ان چیزوں کی ضرورت ہی نہیں ہوتی لیکن انہوں نے نہ صرف بیچارے کا فشل کروایا اور تمام کپڑے اس کے خراب کروائے ہر کوئی اپنے اپنے ہر کوئی اپنی اپنی ٹرائی مار رہا تھا اس بیچارے کے چہرے پر جب کہ اس کو ایسا لگ رہا تھا اس کی چمڑی ادھڑ جائے گی چہرہ فل سرخ ہو چکا تھا ان سب کی حرکتیں دیکھ پھر اس نے ذین صاحب کو کال ملا دی جیسے ہی ذین صاحب کا کال ائی تو سب تمیز سے بیٹھ گئے۔۔

"بابا ان سب کو دیکھ رہی ہیں مجھے کب سے تنگ کر رہے ہیں یہ دیکھیں میرے چہرے کا کیا حال کر دیا ہے" سہیل روحانسہ ہو کر بولا اس کے لہجے میں تھکن پا کر زین صاحب مسکرائے اور پھر تینوں کو گھور کر دیکھا۔۔

"تم لوگوں کو نہیں لگتا کہ ابھی اس چہرے کو اور صفائی کی ضرورت ہے چلو شروع ہو جاؤ میرے بیٹے کا بھی چہرہ نہیں چمکا" اور کال کٹ کر دی جبکہ زین کی بات سن کر سہیل ساکت ہو گیا اور وہ تینوں پھر سے لگ گئے اب وہ انہیں منع کر رہا تھا اور وہ اور تیزی سے کر رہے تھے اسی طرح ہنسی خوشی کے دو دن گزر گئے۔-----------------

----

جیسا کہ آج مہندی تھی اور مسکان بھی اچکی تھی اس کو بہت تھوڑی چھٹیاں میں ملی تھی لیکن وہ وقت پر پہنچ گئی تھی جیسے ہی وہ پہنچی تمام لڑکیاں اسے کھینچتے ہوئے اندر کی طرف لے گئی اور نہ جانے کون کون سے ماسک اس کے چہرے پہ ٹرائی کیے اور وہ نہیں کہ "تمہارے چہرے پر تو بالکل ہی گلو نہیں ہے تمہاری شادی ہے اور تم کیا کر

رہی ہوں "اور اس کو ہلدی سے نہلا دیا اپنی حالت میں بے بسی سے اپنی ماؤں کو دیکھا جو صرف مسکرا رہی ہیں ان کو مسکراتے دیکھ ان سب کو گھورا اور پھر لڑکیوں کو۔۔۔

"یار چھوڑ دو میری جان دیکھو میں اگئی میں یہی کافی ہے "اور پھر مسکان کی بات سن تمام لڑکیاں جھگڑنے لگی اور پھر اس کے چہرے پر ٹیپ لگا دی۔۔

"اب اگر تم بولی تو ہم تمہیں پھر بتائیں گے" نائشہ اور زائیشہ مہندی کی وجہ سے ادھر ا گئی تھی مہندی اکٹھی تھی اس لیے جیسے کہ مہندی لگوانی تھی تو تمام لڑکیاں تیار ہونے کے لیے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان جو خود کو ہلدی میں نہایامحسوس کر رہی تھی اسے بار بار ہلدی کی خوشبو چل رہی تھی اس کو دور کرنے کے چکر میں واشروم کی طرف بڑی ہی تھی کہ اس کے چہرے پر کسی نے ہاتھ رکھا اور اس کو موڑا مساکن جس کی چیخ نکلتے نکلتے بچی پرفیوم کی مہک کو محسوس کر کر بالکل سیدھے کھڑی ہو گئی اس کو اسی طرح کھڑے دیکھ وہ مسکرا یا:

"تمہیں نہیں لگتا تمہیں ابھی نہیں جانا چاہیے" اس کے کان میں بولا اس کی بات سن مسکان پھڑپڑائی اسے اپنی طرف مڑتے دیکھ سہیل نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اسے

چہرے سے ہاتھ ہٹانے کا کہہ رہی تھی جیسے ہی اس نے ہاتھ اٹھایا اور فورا سے اس کی طرف مڑی اور اسے گھورا:

"یہ کیا طریقہ تھا اور اگر تمہیں کسی نے دیکھ لیا پھر "سہیل نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے انتہائی فکریہ انداز میں بولا:

"ارے تم فکر ہی مت کرو میں اپنے باہر بندے کھڑا کر کے ایا ہوں کسی کی اتنی جرات نہیں کہ ایسے اجائے" ابھی بول ہی رہا تھا کہ دروازہ بجا جیسے ہی دروازہ بجا مسکان نے پریشانی سے اسے دیکھا اور جلدی سے واش روم کی طرف کھینچتے ہوئے بڑھ گئی اور دروازہ بند کرتے ہوئے بولی:

"ا جاؤ "نور بیگم دروازہ کھول کر اندر ائی۔

"ارے تم ابھی تک تم نہائی نہیں مہندی والی لڑکیاں اچکی ہیں"

"ارے مما میں جا ہی رہی تھی بس ردا کی کال اگئی تھی اپ کو تو پتہ ہے نا وہ میری کتنی اچھی دوست ہے میں اسی سے کہہ رہی تھی کہ شادی پر اجائے لیکن وہ ہے کہ پھر وہی بات کہ وہ مصروف ہے اس کی امی کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی اپ کو پتہ تو ہے"

" ارے ہاں بیٹا اللہ زندگی صحت دے بہن کو تم پریشان نہ ہو وہ اجائے گی"

"چلو جا کر تیار ہو جاؤ لا میں واش روم میں تمہارے کپڑے رکھ لوں"

" ارے نہیں نہیں میں خود ہی رکھ لوں گی مما اپ جائیں اپ کو اتنے کام ہیں"

"ارے نہیں بیٹا میں رکھ لیتی ہوں "نور بیگم جلدی سے اگے بڑھتے ہوئے کپڑے اٹھاتے ہوئے بولی ان کی بات سن کر دل تیزی سے دھڑکا اور وہ فورا سے ان کے پیچھے بھاگ گئی۔۔

"ارے مما میں کہہ رہی ہوں نا میں رکھ دیتی ہوں اپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں میں بس جا ہی رہی تھی یہ دیکھیں میں جا رہی ہوں" اور فورا سے واش روم کی طرف بڑھی اور دروازہ کھول کر اندر چلی گئی جیسے ہی وہ دروازہ کھول کر اندر گئی تو سائیڈ پر اس کو کھڑے پا کر گھور کر دیکھا ابھی وہ بولتی کہ فورا سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا کچھ دیر گزر جانے کے بعد مسکان نے باہر سے نکال کر دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا اب وہ باہر جا ہی رہی تھی کہ اس کی کلائی تھام کر جلدی سے اسے اپنی طرف کھینچا کہ سب اتنا اچانک ہوا کہ مسکان کو پہلے تو سمجھ ہی نہیں آئی جیسے ہی سمجھ ائی تو اس کو اپنے ساتھ لگے پایا اور فورا سر اٹھا کر اسے گھورا:

"یہ کیا طریقہ ہے تم تو کہہ رہے تھے تم کھڑے کر کر ائے ہو مجھے تو لگتا ہے جنہیں تم کھڑے کر کر ائے ہو انہوں نے ہی بتایا ہے ورنہ مما کو کیا ضرورت تھی میرے پاس انے کی "اس کو انتہائی ناراض لہجے میں بولی:

"ارے ایسا نہیں ہو سکتا وہ کیسے بتا سکتے ہیں انہوں نے مجھ سے خود کہا تھا کہ وہ میرا خیال کر کے مجھے تم سے ملنے دے رہے ہیں اور وہ پوری کوشش کریں گے کوئی اندر نہ ائے"

"تم مجھ سے لکھوا لو میں کہہ رہی ہوں کہ انہوں نے ہی "ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ اچانک سے باہر کا دروازہ کھلا جیسے ہی باہر کا دروازہ کھلا شکر تھا واش روم کا دروازہ بند تھا "ارے مسکان تم اندر ہو" میرب بیگم دروازے کے پاس اکر بولی مسکان کھانسی کر کر انہیں اس بات کا یقین دلایا کہ وہ اندر ہی ہے۔۔

"ارے بیٹا تم ابھی تک نہائی نہیں مجھے کب سے نور بہن کہہ رہی ہیں چلیں اپ کو تیار کر کے نیچے لاؤں"

"بس بڑی مما دس منٹ میں ا رہی ہوں اب باہر جائیں "اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے لڑکھڑاتے ہوئے بولی:

"ارے بیٹا کوئی پریشانی کی بات ہے تو مجھے بتاؤ کچھ چاہیے" اس کی اواز میں لڑکھڑاہٹ محسوس کر کر میرب بیگم جلدی سے بولی ان کی بات سن اب صحیح سے مسکان کے پسینے چھوٹے۔

"ارے نہیں مما کوئی بات نہیں ہے یہ ویسے ہی مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے"

"ارے تو بیٹا تمہیں گرم پانی سے نہانا چاہیے گیزر ان کر لو تمہیں نہیں پتا "میرب بیگم اسے سمجھاتے ہوئے بولی:

"ماما ان کیا ہوا ہے اپ فکر نہ کریں"

"چلو ٹھیک ہے میں باہر جا رہی ہوں تم فکر نہ کرو"

"جی ماما ان کو باہر جاتے دیکھ اس نے پلٹ کر اسے گھورا۔۔

"اور تنگ کر لو تھوڑا چلو نکلو شرم تو ختم ہوئی ہے تم لوگوں میں "واشروم سے نکالتے ہوئے بولی ابھی اس نے واش روم سے باہر نہیں نکالا تھا کہ پھر سے دروازہ بجا مسکان سر پر ہاتھ مار کر چلائی۔۔

"اب کون ہے"

"ارے اپی میں ہوں کیا ہو گیا ہے میں یہ کہنے ایا ہوں کہ مما کہہ رہی ہیں اپ کے کپڑے الماری میں رکھی ہیں "میر جو ابھی بیچارہ دروازہ بجا ہی رہا تھا اس کو ان کی اواز سن کر گڑبڑ ایا اور جلدی سے بات کہہ کر نکل گیا۔۔

اس کے بعد مسکان شرمندہ ہوئی اور پھر گھور کر اسے دیکھا۔۔

"اب جاؤ گے یہ میں خود بھیجوں"

"دل تو نہیں کر رہا لیکن کیا کیا جا سکتا ہے کیا خیال ہے اج مہندی نہ ہی منائیں تو "اس کی بات سن مسکان کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوئی اور بولی:

"زیادہ فری مت ہو چلو نکلو یہاں سے "اور اسے ونڈو کی طرف دھکیل کر بولی:

"ارے میں ونڈو کی طرف سے کیسے جاؤں گا"

جیسے میں تمہیں جانتی ہی نہیں تم نے ٹریننگ ہی نہیں کی ویسے ہی جیسے منہ اٹھا کر تم کمرے میں ائے تھے"

"ارے لڑکیاں تو چاہتی ہیں انہیں رومینٹک ہسبینڈ ملے ایک میں ہوں جو تمہاری خاطر اتنی بڑی جنگ لڑ کر ایا ہوں اور تمہیں کوئی احساس ہی نہیں"

"وہ کوئی اور ہوتی ہوں گی انہیں چاہیے ہو گا تم پلیز ابھی چلے جاؤ" اور پھر ہاتھ جوڑ کر بول:ی اسے ٹینشن تھی کہ ابھی کوئی اور ہی نہ جائے ایک تو وہ نہائی بھی نہیں تھی اس کو ہاتھ چھوڑ کے دیکھ تڑپ کر اگے بڑھا اور فورا سے اس کو ماتھا چوما اور اس کی گال سے گال ایسے مس کہ ہلدی دونوں کی گالوں پہ لگ اوراس پل کی تصویر لیتے جلدی سے ونڈو کی طرف بڑھااور چھلانگ لگا دی اس کو اس طرح چھلانگ لگاتے دیکھ مسکان کی ہلکی سی چیخ بلند ہوئی اور فورا سے ونڈو کی طرف آئی لیکن یہ کیا جیسے ہی وہ ونڈو کی طرف ائی تو اس کو وہیں ونڈو پر لٹکتے ہوئے پایا اس کو لٹکتے پا کر مسکان خود کی سوچ پر لعنت بھیجی جلدی سے نہانے کے لیے بڑھ گئی۔-------------------

----

مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی لڑکے والے اچکے تھے جب کہ لڑکیاں مسکان کو لینے جا چکی تھی سبز شرارہ اوپر زرد شرٹ اور ساتھ گلابی دوپٹہ اڑ ہے وہ انتہائی پیاری لگ رہی تھی جیسا کہ بارات کا لہنگا تھا تو مہندی کے لیے شرارہ ڈیسائیڈ کیا گیا تھا کیوں نہ کہ ان کا کہنا تھا کہ دونوں فنکشن پہ لہنگا نہیں پہننا چاہیے اسی لیے سب کی ڈریسنگ ملتی جلتی ہی تھی تمام لڑکیاں شراروں میں تھی گولڈن شرارہ یہ گولڈن شرٹ اور مختلف شرارہ

اس طرح کی ٹمبینیشن کیا گیا تھا انم کا گولڈن شرارہ تھا انمول کا گولڈن شرٹ تھی اور شرار مختلف رنگ کے تھے زائشہ اور نائشہ سرخ اور مہرون میں تھی کیونکہ بڑوں کا کہنا تھا کہ وہ شادی شدہ ہیں اور بہوئیں ہیں تو ان کو بہوں والا پروٹوکول دیا جا رہا تھا جبکہ جو کنوارے تھے وہ اپنی موج مستی میں مگن تھے اسی طرح لڑکوں کی بھی ڈریسنگ تھی جن میں جو شادی شدہ تھے ان کی الگ تھی جیسے کہ شازیب اور علی کی انہوں نے سفید سوٹ اور اوپر واسکوٹ لڑکیوں کے ساتھ کی تھی جبکہ باقی سب کا بھی اسی طرح تھا تمام کے سوٹ سفید تھے ان پہ واسکوٹ الگ الگ تھی سہیل کی مسکان کے لہنگے کے ساتھ کہ زنک کلر کی تھی جبکہ میر عمر اور حسن نے ایک جیسی ڈریسنگ کی تھی اور تینوں لڑکیوں نے ایک جیسی کی تھی جیسے ہی مہندی لائی گئی سرخ دوپٹے میں اور جعلی دار گھونگھٹ اوڑے اہستہ قدموں سے چلتی دونوں ہاتھوں میں سفید اور پیلے گجرے پہنے دونوں کانوں میں پھولوں کے بنے جھمکے وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی باقی سب نے بھی گجرے پہنے تھے جبکہ لڑکوں کے گلوں میں پٹیاں تھی پیلے رنگ کی ان کا ارادہ برائڈل شاور کا بھی تھا لیکن جیسے کہ سردی تھی تو برائڈل شاور کو چھوڑ کر باقی رسمی ابنے گا کہہ دیا گیا تھا اور کچھ مسکان مہندی کے دن پہنچی تھی تو اس کی ارام کو دیکھتے ہوئے انہوں نے بہت سے فنکشن کینسل کر دیے تھے یہ کہا گیا تھا کہ ولیمے کے بعد

اگر وہ کچھ کرنا چاہیں تو کر لیں ابھی نہیں کیونکہ ابھی ٹائم کم تھا اور مہمان تمام اچکے تھے تو اس طرح کی حرکتیں سوٹ نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی مہندی لگانی شروع کی گئی تو سب سے پہلے بڑے آئے مہندی اور شادیوں میں گانے اور ڈانس ہی ہوتا ہے انجوائمنٹ کے لیے تو اسی کو دیکھتے ہوئے سب سے پہلے پیچھے گانے لگا دیے خوشیاں انسانوں کی زندگی میں بہت کم ہوا کرتی ہیں جب بات خوشیوں کی ہو تو یہ نہیں دیکھا کرتے کیا ضروری ہے اور کیا نہیں جیسے وہ غم میں نہیں دیکھتے کیونکہ غموں پہ انسان کا بس نہیں ہوتا ایسے خوشیوں پہ بھی نہیں ہوتا مجھے ایسے لگتا ہے انسان کو خوشیاں دل سے منانی چاہیے یہ جو رشتے ہوتے ہیں یہ ہمیں واپس نہیں ملتے ہر سال ہمارا کوئی اپنا چلا جاتا ہے اتنا عزیز کہ انسان کو پتہ ہی نہیں چلتا اور انسان پھر سے اپنی زندگی میں مگن ہو جاتا ہے پھر سے کوئی چلا جاتا ہے شادیاں تو سالوں میں آتی ہیں میں یہ نہیں کہتی کہ انسان بار بار مرتے ہیں ظاہر ہے انسان ایک بار گیا واپس نہیں آتا لیکن پھر بھی میں یہی کہوں گی کہ خوشی انسان کو سیلیبریٹ کرنی چاہیے"

یہ تمام بڑوں نے رسمیں کی تو جیسے ہی تمام بڑوں نے رسمی کی تو تمام بچا پارٹی دولہے اور دلہن کے سر ہو گئی مہندی کی رسم کرنے کے بعد تمام کی پارٹی اپنی ڈھولک لے کر وہیں بیٹھ گئی جبکہ دلہن مہندی لگوا رہی تھی کیونکہ سردی تھی جس کی وجہ سے وہ

رات کو نہیں لگوا سکتی تھی 11 تو بج ہی چکے تھے اور کتنی رات ہونی تھی سو اسی لیے ابھی مہندی لگانے کا کہہ دیا گیا تمام بڑے بچوں کو واپس جانے کے لیے کہہ رہے تھے جبکہ بچے اپنی جگہ سے ہلنے کے لیے تیار نہ تھے وہ کہتے تھے کہ انہیں اور انجوائمنٹ کرنی دی جائے ان سب کو دیکھتے ہوئے تمام بڑے شہرین زہین صاحب جا چکے تھے جبکہ زائشہ نائشہ ان سب نے انا تھا سہیل نے بہت کوشش کی کہ اسے وہاں رہنے دیا جائے لیکن زین صاحب نے اس کی ایک نہ چلنے دی یہ کہا گیا کہ دولہا اب یہاں رہتا اچھا لگے گا اور اس کو ساتھ لے گئے۔۔۔

وہ ٹھنڈی ہے اہیں بھرتے ہوئے گھر کی طرف بڑھ گیا بے شک اسے سب نے دھوکہ دیا تھا وہ خود وہاں رہ گئے تھے اور اس کو بھیج دیا گیا تھا لیکن وعدہ یہ بھی کیا تھا کہ وہ ویڈیو کال پہ دکھاتے رہے گا اسے اپنے کپڑے بدل کر بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹا اور فورا سے وائی فائی کنیکٹ کر کے ویڈیو کال ملائی بہت دیر تک ڈھولک بجتی رہی اور لڑکیوں نے ان دونوں کو ہی بہت تنگ کیا ہے ایسی ہنسی خوشی میں مہندی کا فنکشن گزر گی۔-------------------

----

آج برات کا فنکشن تھا جیسے کہ رات کو تمام ہی دو بجے کے بعد آئے تھے تو سب اپنے کم روم میں آرام کر رہے تھے نو بج چکے تھے شہرین بیگم سب کو اٹھا رہی تھی بچہ پارٹی انتہائی سستی سے اٹھتے ہوئے ناشتہ کر رہی تھی۔۔

"جلدی کر لو تم لوگ آج برات کا دن ہے ہم نے وہاں جا کر اور بھی بہت سے کام کرنے ہیں تم لوگ ہو گئے اپنی جگہ سے ہل ہی نہیں رہے "شہری انتہائی غصے سے انہیں ڈپٹ کر بولی:

شہرین کی بات سن سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے ناشتہ کرنے لگے۔۔

"ارے مما آپ کے فکر ہی کیوں کرتی ہیں ان تمام کر لیں گے"

"ہاں بس میں جانتی ہوں جو تم لوگ کام کر لو گے مجھے تو سمجھ نہیں اتی اور پھر تم لوگ چاہتے کیا ہو کوئی ٹائم ہے اٹھنے کا لوگ صبح پانچ بجے اٹھ کے کام شروع کر دیتے ہیں ایک تم لوگ ہو کے نو بجے بھی نیند نہیں ٹوٹ رہی سو کام ہوتے ہیں اور ایک دلہے کو دیکھو جو سو رہا ہے اس کو کون اٹھائے گا"

"جاؤ اس کو جا کر اٹھاؤ"شہرین بیگم اس کے کمرے کی طرف بڑھی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو کمرے اندھیرا تھا اور آگے بڑھتے ہوئے پردے سائیڈ پر کیے اور اس کو اٹھاتے ہوئے بولی:

"اٹھ جاؤ اور کتنی دیر لگائی ہے 10 بج رہے ہیں برات آج ہی لے کر جانی ہے ہم نے تم ہو کے تمہاری نیند ہی نہیں ٹوٹ رہی" اس کے چہرے سے لحاف ہٹاتے ہوئے بولی:

"ارے بس مما سونے دیں نا"

"ہاں تو تم سوتے رہو برات ہم جا کر لے آتے ہیں دلہن ہی لانی ہے بس" شہرین بیگم انتہائی لاپرواہی سے بولی ان کی بات جھٹکے سے کھڑے ہوا۔۔

"مما یہ اپ کی ایسی باتیں کر رہی ہیں دولہے کے بنا بارات کیسے آئے گی"

"بالکل ویسے ہی جیسے دولہے کو ذرا بھی احساس نہیں ہے کہ آج اس کے بارات ہے اور اس کو سونے سے فرصت نہیں "سہیل کوٹھیک ٹھاک شرمندہ کرتے ہوئے بولی ان کی بات سن کر سہیل جلدی واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔

"مما مزاق کر رہا ہوں اپ کو واقعی سیریس ہو جاتی ہیں"

" بیٹا اگر میں سیریس نہ ہوں نا تو اپ کبھی بھی میری بات کو سیریس نہ لیں "اور اگے بڑھتے ہوئے لحآف کو تہ لگانے لگی انہیں لحاف کو تہ لگاتے تھے جلدی سے آگے بڑھا ہاتھ تھام کر بولا:

"میں بڑا ہو گیا ہوں میں اپنے کام خود کر لوں گا گا نہ کیا کر مجھے اچھا نہیں لگتا "محبت سے ان کے گلے میں بازو ڈال کر بولا:

شہرین بیگم نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر کمرے کو۔۔

"ہاں بیٹا میں جانتی ہوں اتنی صفائی تم نے ہی رکھی ہوئی ہے دیکھو غور سے کوئی کہتا تم فوج میں ہو "سہیل نے کمرے کی طرف نظر دہرائی بیڈ سے ادھی بیٹ شیٹ نیچے تھی ادھا لحاف لٹک تھا تو موزے ایک طرف گرے پڑے تھے اورساتھ ایک طرف جوتے پڑے تھے صوفے پہ ٹاول پڑا تھا ان سب چیزوں کو دیکھ کر اس نے سر کھجاتے ہوئے شیرین بیگم کو دیکھا جو اسے گھور رہی تھی۔۔

"اب جاؤ گے یایہ ساری صفائی تم سے ہی کرواؤں" شہرین بیگم گھورتے ہوئے بولی ان کی بات سن وہ جلدی سے واش روم کی طرف بڑھ گیا وہ جانتا ہے کہ اگر صفائی کی بات

ہو گئی تو سارا کمرہ صاف کرتے اسے شام پڑ جائے گی اور اسے واش روم کی طرف بڑھتا دیکھ شہرین سر جھٹک کر بڑ بڑائی۔۔۔

"نالائک اولاد کہیں کی"

دلہن پارلر سے اور ہال میں پہنچ چکی تھی بارات بھی نکلنے کے لیے تیار تھی جیسے ہی دولہا تیار ہو کر آیا نائشہ فورا سے آگے بڑھی اور سرمہ لاتے ہوئے بولی:

"دیور جی آپ کی سرمے کی رسم میں نے کرنی ہے تو پیسے دینے کے لیے تیار ہو جائیے"

"ارے بھابھی اپ کیسی باتیں کر رہی ہیں اپ کے اور میرے پیسے الگ تھوڑی ہیں"
اس کی بات سن نائشہ اگے بڑھی اور اور اسے کندھے سے تھام کر صوفے پہ بٹھایا اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بولی:

"بالکل میرے شہزادہ میں تو اپنے شہزادی کی شادی پہ سب سے زیادہ خوش ہوں "نائشہ کی بات سن کر سہیل کے چہرے مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

"ارے زمائر کدھر ہے ہمارا شبالہ تو آیا ہی نہیں "سہیل ادھر ادھر دیکھ کر بولا:

"ا رہا ہے تمہارا شبالہ اپنے بابا کے ساتھ فکر نہ کرو" اس کے سر پر ہلکا سا تھپڑ لگاتے ہوئے نائشہ بولی:

تمام مہمان اکٹھے ہو چکے تھے محبت سے اس کی آنکھوں میں سرمہ ڈالا اور اس سے پیسے لیے جیسے ہی بارات رخصت ہونے لگی شہری زین سب تیار کھڑے تھے نائشہ آگے بڑھی اور ہزار ہزار کے کئ نوٹ ان تینوں سے وار کر ملازموں کو دیے نائشہ کی محبت دیکھ شہرین نے اسے گلے لگایا کیوں نہ کہ زمائرشبالا تھا تو اس کا ڈریس بھی سہیل کے ساتھ تھا اور گلے میں ہار بھی تھا جسے وہ ہر تھوڑی دیر بعد چھو کر خوش ہو رہا تھا برات چل چکی تھی ہال میں پہنچنے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان تیار ہو کر کب سے برائڈل روم میں بیٹھی تھی زائشہ اس کی طرف سے تھی جیسے ہی زائشہ برائڈل روم میں داخل ہوئی اس کا ان کو دیکھ کر گنگنائی۔۔

"دھڑکن پر وہ قریب آرہا ہے خوش نصیب بن کے تیرا وہ نصیب رہا ہے"

"ارے زائشہ تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے مجھے واقعی گھبراہٹ ہو رہی ہے میری دھڑکن اتنی تیز ہے میں تمہیں بتا نہیں سکتی مجھے سمجھ نہیں ارہا کہ مجھے کیا ہو رہا ہے"

"ارے پاگل پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہر لڑکی کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے یہ وقت ہی ایسا ہے پریشان نہ ہو ہم تمہارے ساتھ ہیں "مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ کر بولی:

"بارات آنے والی ہے پھر ہم اپنی دلہن کو لے جائیں گے "اتنی محبت سے بولی مسکان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

"اپ اپنی دلہن نہیں لے کے جائیں گے دولہا صاحب اپنی دلہن لے کے جائے گے جناب" مسکان اس کے بات کو درست کرتے ہوئے بولی:

"او ہو ہمیں پتہ ہے دلہا نے ہی اپنی دلہن لے کر جانی ہے یہ تو راز کی باتیں ہیں یہ میں تمہیں نہیں بتاؤں گی "زائشہ معنی خیزی سے بولی اس کی بات سن مسکان نے ناسمجھی سے اسے دیکھا پھر جیسے ہی اس کی بات سمجھ آئی تو اس کا چہرہ فورا سے سرخ ہوا اس نے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑا۔۔

"شرم کر لو تم کیسی باتیں کر رہے ہو"

"او ہو اپنی بار ہم شرم کر لیں اور ہماری بار بڑی اماں بنتی تھی تب تب تمہیں شرم نہیں اتی تھی "زائشہ اس کی ٹانگ کھینچتے ہوئے بولی:

"ارے میں "ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ باہر سے لڑکیوں کی چلانے کی آوازآئی۔۔۔۔

"بارات اگئی زائشہ فورا تیزی سے اٹھتے ہوئے باہر کی طرف بھاگی اور مسکان دھڑکتے دل کے ساتھ کھڑکی سے آلگی نیچے کا منظر انتہائی خوبصورت تھا۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی گھوڑا وہاں رکا تو ہر طرف شور ہی شور تھا انار ،پٹاخے گولیاں تمام لڑکے اپنی اپنی گاڑی سے گردن باہر نکالے پیسوں کی بارش کر رہے تھے آف ویٹ شیروانی پہنے سر پر کلہ جبکہ فرسٹ پوکٹ پر مہرون ہی رومال لگائے پیروں میں کھسے پہنے وہ گھوڑے پہ بیٹھا انتہائی خوبصورت لگ رہا ہے اوپر سے اس کی مسکراہٹ اس کو دیکھ مسکان نے جلدی سے دل پہ ہاتھ رکھا کتنی مدتوں کے بعد مل ہو رہے تھے انکھوں میں نے نمی دیکھ کر رہ گئی بی جان حد سے زیادہ یاد ائی تھی وہ کتنی خوش ہوتی پھر اس نے انکھیں اٹھا کر اسمان کی طرف دیکھا جانے والوں سے انسان کا کہاں بس چلا کرتا ہے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی بارات رکی اور گھوڑے سے نیچے اترا نائشہ نے پھر ہزار ہزار کی نکالے اور اس کے اوپر وار کے بولی:

"ڈی جے گانا چلا "جیسے کہ ابھی مہمان نہیں پہنچے تھے جو تھے وہ ہال پہنچ چکے تھے تو صرف ااور صرف اپنی ہی گاڑیاں تھیں اسی لیے نائشہ نے شادی مہنگا پہنا تھا جب کہ زائشہ کا بھی لہنگا تھا لڑکیوں نے میکسی پہنی تھی ان کا کہنا تھا کہ شادی شدہ لہنگا پہنے گی تو لڑکیاں میکسی پہنی تو اسی انداز کو فالو کرتے ہوئے وہ سب اپنا تیار ہوئی تھی دونوں ہاتھوں کو کندھوں پر اٹھاتے ہوئے ڈولی کے انداز میں گاتے ہوئے اس میں سٹیپ لیا اور فورا سے اس میں ان کو گھماتے ہوئے بولی:

Lo chali main

Lo chali main apne devar ki barat le ke

Lo chali main

Na band baja na hi barati

Khushiyon ki saugaat le ke

Lo chali main apne devar ki barat le ke

Lo chali main

نائشہ سہیل کو گھوتے ہوئے پیچھے ہوئی اور خود گھومی زمائر بھی اس کی طرف بڑھا۔۔

Devar dulha bana, sar pe sehra saja

Bhabhi badhkar aaj balaaiyan leti hai

نائشہ نے آگے بڑھ کر سہیل کی بلائیں لی اور کئی نوٹ اس پہ وارے اسے ایسے کرتے دیکھ زمائر نے بھی اپنی جیب سے پیسے نکالے اور اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے نائشہ کے انداز میں وارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Prem ki kaliyan khilein

Pal pal khushiyan milein

Sachche man se aaj duayein deti hai

Ghode pe chadh ke, chala hai baanka

Apni dulhan se milne, lo chali main

Lo chali main

اسی طرح خوشیوں کے ساتھ ماحول کے دروازے پر پہنچے جیسے ہی دروازے پہ پہنچے تو بہت زائشہ کو کھڑے پایا زائشہ کو دیکھ نائشہ چہرے پہ گہری مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

"چلو دلہے راجہ اپنے اندر انے کا نیک دو"

"ارے آپ تو بھابھی ہیں اپ کو کس بات کا نیگ دیا جائے"

"اب میں بھابھی نہیں تمہاری سالی ہوں جناب تمہیں پتہ ہے نا سالی کو نیگ دیا جاتا ہے"

"نہ کوئی نہ میں نہیں مانتا یہ کیا بات ہوئی پہلے اپ بھابھی بن کے نیک لیتی ہیں پھر آپ سالی بن کے بھی لیتی ہیں"

"اچھا اپنی بار تو تمہیں یاد نہیں ایا تمہاری بیگم نے تو دو دو رسمیں کی تھی سالی بن کر بھی نیگ لیا تھا اور بہن بن کر بھی تو تب تو تم نے اسے کچھ نہیں کہا تھا "زائشہ ہنستے ہوئے بولی جب کہ اس کی بات سن سہیل سر کھجاتے ہوئے بولا:

"ارے تب تم مجھے رسموں کو پتہ نہیں تھا نا اس لیے"

"ہاں تم اتنے بچے معصوم تمہیں پتہ ہی نہیں تھا"

"ارے بس بس میرے بھائی سے لڑائی نہ کرو "فورا سے انمول اگے آتے ہوئے بولی:

"ہاں بھائی آج کہاں یاد ہوں گے ہم آج تو بھائی ہی یاد ہوں گے کوئی نہ آنا تو ہمارے پاس ہی ہے "زائشہ ہنستے ہوئے بولی:

"زائشہ بھابھی عذابہ کہاں ہیں"

"شاہ زیب کے پاس تھی مجھے نہیں پتا میں تو مسکان پاس تھی "زائشہ انم کی طرف دیکھ کر بولی:

"ارے بھابھی بات تو سنیے "سہیل تھوڑا سا اگے ہوتے ہوئے راز کی بات کرنے کے انداز میں بولا:

تو اس کے راز کو راز رکھتے ہوئے اندازہ بھی تھوڑا سا اگے ہوئی۔۔

"جی دیور جی بولیں آج کیا چاہیے اپ کو"

"لو جی ابھی اپ سالی تھی اب بھابھی بن گئی ایک چیز بن کے پوچھیں"

"اپ سے ایک بات کہنی ہے"

"ارے اپ چاہے دیور بن جائیں یا جیجا کام ہم اپ کے کر ہی دیں گے "جیجا لفظ سن کر سہیل نے حیرانگی سے زائشہ کی طرف دیکھا تو زائشہ نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہلکا سا مارا اور بولی:

"اب سالی ہوں اب تو بتا دو"

"ارے بھابھی اپ سے ایک سفارش کروانی تھی"

اب میں سالی بن کے سن رہی ہوں اب تم بھابی پہ آ گئے ہو" زائشہ بھی اسی کے انداز میں بولی:

"چلیں بہن بن جائیں اب بہن بن کے بتا دیں"

"ہاں چلو یہ ٹھیک ہے اب بہن ہی بن جاتی ہوں چلو بتاؤ"

"ایک ملاقات ہی کروادے "اس کی بات سن زائشہ تیزی سے دور ہوئی اور اسے گھورتے ہوئے بولی:

"ایسے کیسے کروا دیں ابھی تو اپ نے بھاری بھاری رقم دینی ہے تبھی تو اپ کو دلہن دی جائے گی تب تو کہہ رہے تھے ہم ہی نہیں جانے دیتے اب ہم دے رہے ہیں اپ پیسے نہیں دینا چاہتے ہیں" سہیل نے ایک نظر سب کو دیکھا اور پھر زائشہ کو پھر اگے کو ہوتے بولا:

"ایسی باتیں نہ کریں ہم شاہ زیب تھوڑی ہیں جو کنجوس بن جائیں گے اس کے لیے تو جان بھی حاضر ہے اپ چند پیسوں کی بات کرتے ہیں"

"اللہ اللہ کیسے میرے میاں کو برا بناڈالا اپنی بات کرنے کے لیے کہاں سے وہ کنجوس ہے" زائشہ فورا سے اپنے میاں کی حامی بھرتے ہوئے بولی:

"بس بس بھابھی ہمیں سب پتہ ہے ہم بچپن سے اسی کے ساتھ رہے ہیں"

"ارے واقعی کنجوس نہیں ہے وہ"

"چلیں اچھا اب بتا دیں کتنی رقم اپ کو چاہیے"

"یہی کوئی 50 ہزار"

"لے 50 ہزار میں تو ہم سارے ہوٹل کا کھانا کھا لیں آپ ہم سے 50 ہزار مانگ رہی ہیں"

"ہاں تو تم کھانا کھانے تھوڑی آئے ہو تم دلہن لینے آئے ہو"

"یہ تو آپ نے ٹھیک کہا چلیں بھائی شاہزیب پیسے دے بھابھی کو"

"ارے شاہ زیب نے پیسے دینے ہیں مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا"

"ہاں تو بھائی ہے پیسے وہی دے گا"

"او بھائی میں کیوں پیسے دینے لگا میں تو کنجوس ہوں اور تم تمہاری تو جان بھی حاضر ہے اور چند پیسے تم خود ہی کیوں نہیں دے دیتے "اس کو گھورتے ہوئے بولا اس کی بات سہیل کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"لیں بھابھی ثابت ہو گیا کنجوس انسان کنجوس ہی رہتا ہے "اس کی بات سن زائشہ نے ان دونوں کو گھورا اور جلدی سے ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولی:

"ہماری دلہن انتظار کر رہی ہیں ہم نے وہاں بھی جانا ہے جلدی سے رقم دی جائے "ان کی بات سن نائشہ نے جلدی سے 50 ہزار ان کے ہاتھ میں رکھے اور بولی:

"ہم دلہن لے کر ہی جائیں گے "اور فورا سے بارات یہ اندر کی طرف بڑھ گئی نائشہ کا انداز دیکھ زائشہ کھکھلا کر مسکرا دی تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد دلہن کو لانے کا کہا گیا سہیل نے اپنی بھڑتی دھڑکنوں کو روکتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے شروع کر دیا

امان صاحب اور نور جب کے پیچھے لڑکیاں محروم کلر کی خوبصورت لہنگے میں جس پر گولڈن کام تھا فل گولڈن ہیوی کام شرٹ پر بھی ہیوی ہی کام تھا وہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی دونوں ہاتھوں میں گجرے پہنے محرون جالی دا ردوپٹہ اوڑ ہے وہ کہیں سے بھی وہ والی مسکان نہیں لگ رہی تھی جسے اس نے ایئرپورٹ پہ دیکھا تھا جیسا کہ بچا پارٹی اس بارے میں سوچا تھا کہ وہ ہر رسم کریں گی جیسے ہی دلہن آگے بڑھی سہیل کھڑا ہو گیا اور اور آگے بڑھتے ہوئے مسکان کا ہاتھ تھامااوراس کو سٹیج پر بیٹھنے کی مدد کی نہ صرف بیٹھنے میں کی بلکہ نیچے بیٹھ کر لہنگا سیٹ کیا اسے اس طرح سے بیٹھا تیز تمام بچہ پارٹی نے شرارت سے ہوٹنگ کی ان کے ہوٹنگ کرنے پر سہیل نے مسکرا کر ان سب کو دیکھا اور مسکان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

"بھائی مسکان کا گونگھٹ تو اٹھائیں "ان کی بات ہی بھول گئی ایسے سب کے سامنے اٹھانا ان سب کو گھورتے ہوئے نا کا اشارہ کیا اس کے اشاروں کو نظر انداز کرتے زائشہ اورنائشہ آگے بڑھی۔۔۔۔

" چلیں دیور جی اٹھائیں ہماری بھابی کا گونگٹ ہم بھی تو دیکھیں ہماری بھابی کیسی لگ رہی ہے"

"بھابھی "سہیل نے بیچارگی سے ان دونوں کی طرف دیکھا اس کے چہرے کو کسی بھی کھاتے میں نہ لاتے ہوئے اسے گھونگٹ اٹھانے کا کہا جیسے کہ ان کے بہت سے فنکشن ان دونوں کی وجہ سے مس ہوئے تھے جن میں ڈھول کی تھی ،برائڈل شاور تھا ،مایوں کی رسم تھی سو اب وہ پل بدلے میں لینے کے چکروں میں تھے ایک نظر سب کو دیکھا پھر آہستہ سے بڑھانے کے لیے ہاتھ بڑھائے جیسے جیسے اس کے ہاتھ بڑ رہے تھے مسکان کی دھڑکن تیزہو رہی تھی نہ صرف اس کی بلکہ سہیل کی خود کی۔۔۔۔

ابھی اس کے گھوگھنٹ کے لیے دوپٹے کو نرمی سے تھاما اور مڑ کر پھر ان سب کو دیکھا جو فل توجہ سے اسے ہی دیکھ رہے تھے ان کو دیکھنے کو انداز کو دیکھ کر یہ ایک دم گڑبڑایا اور پھر جلدی سے گھونٹ الٹ دیا مسکان جو نظریں جھکائے بیٹھے تھی ایک دم

سے نظریں اٹھائی اور وہیں ساکت رہ گئی نہ صرف وہ اٹھانے والا بھی ساکت ہی رہ گیا تھا کوئی اتنا پیارا کیسے لگ سکتا تھا جتنی پیاری وہ لگ رہی تھی دونوں کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی جبکہ کیمرا مین ان کے ہرپوز کی تصویر لے رہا تھا ان کو اسی طرح دیکھتے دیکھ نائشہ اور زائشہ نے ایک دوسرے کی دوسرے کو دیکھا اور پھر نرمی سے سہیل کے کندھے پہ ہاتھ رکھا کیونکہ تمام مہمان ان ہی کو دیکھ رہے تھے نائشہ کے ہاتھ رکھنے پر چونک کر سہیل نے مڑ کر دیکھا اور فورا سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اس کے اس طرح سے چونک کر سیدھا ہونے پر مسکان نے پلک جھپکی اور فورا سے نظریں جھکا لی

\-----------

بہت دیر تک رسمیں چلتی رہی اور آخر رخصتی کا وقت آپہنچا۔ رخصتی کے وقت مسکان سب کے گلے لگتی بہت روئی آخری نائشہ آگے بڑھی اور اس کو الگ کرتے ہوئے گاڑی میں بٹھایا اور دعائیں لیتے ہوئے رخصت ہو گئی۔۔۔۔۔۔

\-------------------------------------

جیسے ہی گاڑی گھر پہنچی تو تمام گھر پورا گھر لائٹوں سے جگمگا رہا تھا تمام رستے میں پھول ہی پھول تھے سہیل نے بہت نرمی سے ہاتھ تھامتے ہوئے مسکان کی گاڑی سے اترنے

مدد کی اتنی دیر میں شہرین اورانمول اتر چکے تھے اور تیزی سے آگے بڑھی ان کو لے کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوئے ہر طرف سے پھولوں کی برسات ہو گئی وہ لمحہ اتنا پیارا تھا کہ سہیل اور مسکان ایک دوسرے کو دیکھ دل سے مسکرائے۔۔۔

انمول آگے بڑھی اور سہیل اور مسکان کو لا ونج میں ڈبل سیٹر سوفے پہ بیٹھا یا اور سب پاس آئی جیسے کہ زائشہ ،شازیب سب برات کے ساتھ آئے تو سب ساتھ ہی تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے ہمارا فنکشن اب شروع ہوا ہے کیوں لڑکیوں "انمول آگے آتی ہوئی بولی ان کی بات سن سہیل اور مسکان نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر نا سمجھی سے اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ڈی جے "انم چلائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Mere Veer Ne Mere Veer Ne Viyahke Leyandi...

Ni Bhabhi Meri Hoor Wargi...

انم نے سہیل کو کھڑا کر کے مسکان کی بلائیں لیتی گائی:

Ohdi Chaal Na, Ohdi Chaal Na Kise Ton Jhalli Jandi…

Ni Bhabhi Meri Hoor Wargi

انمول نے تیزی سے مسکان کو کھڑا کرتے ہوئے گائی۔۔۔

Aayi hai shubh ghadi, aaj bani main badi

Kal tak ghar ki bahu thi, ab hoon jethaani

زائشہ تیزی سے آگے آتے مسکان کو گھوما کر اور فخر سے بالوں پہ ہاتھ مار کر بولی اور اس کا انداز دیکھ مسکان کی ہنسی چھوٹی۔۔۔۔۔۔۔۔

Hukum chalaaoongi main

Aankh dikhaaoongi main

Sehmi khadi rahegi meri devrani

نائشہ آگے آتی ہوئی اس کو آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی:

Hazaar sapne palkon mein apne

Deewani main saath le ke lo chali main

Lo chali main

زائشہ اورنائشہ مسکان کی دونوں گالوں پہ پیار کرتی ہوئی بولی:

کچھ دیر بعد ان کو اندر بٹھا دیا گیا۔۔۔۔۔

"مجھے واقعی بہت پریشانی ہو رہی ہے" مسکان نائشہ کو روک کر بولی:

"ارے پریشان نہ ہو کچھ نہیں ہوتا یہ وقت ایسا ہی ہوتا ہے کوئی جتنی مرضی سے تسلی دے دیں تسلی نہیں ہوتی کپڑے ہو اچھی امید رکھو"نائشہ اسے سمجھا کر کچھ دیر بیٹھ کر باہر چلی گئی مسکان نےبیڈ کے ساتھ ٹیک لگا لی ایک تو اتنا ہیوی لہنگا اوپر سے بھی زیور

اس کی کمر ٹوٹ رہی تھی کچھ وہ رات سو نہیں سکی تھی یہ سب کچھ سوچتے کب اس کی انکھ لگی اسے پتہ نہ چلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔

سہیل نے دوستوں سے بچ کر اور رسمیں نبھا کر جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا تو مسکان کو بیڈ کراؤ سے ٹیک لگا کے آنکھیں بند کیے پایا۔کہاں وہ گھونگٹ کو امیجن کیے ہوئے تھا مسکان کی تھکن کا خیال کرتے ہوئے وہ آہستہ سے آگے بڑھا اور اسے دیکھنے لگا کتنی عزیز تھی وہ اسے،وہ تو ویسے بھی اسے پیاری ہی لگتی تھی آج تو پھر وہ کہر ڈال رہی تھی۔

بیڈ کی ایک سائڈ پہ بیٹھتے ہوئے اسے دیکھنے لگا کتنا انتظار کیا تھا آجوہ اس کی دسترس میں تھی اس پہ اس کا پورا حق تھا تمام حقوق پاس تھے اس بات کو محسوس کرتے روح تک اطمینان ہوا۔کچھ دیر اسے ایسے دیکھنے کے بعد اس نے مسکان کو بے چین محسوس کیااس کی بے چینی محسوس آگے بڑھااور آہستہ سے آواز دی وہ ایسا کرنا نہیں چاہ رہا تھا کیونکہ وہ بے چین تھی اس لیے اس کو جگانا ضروری تھاویسے بھی وہ ان کپڑوں میں وہ سو بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان جو نیند میں تھی اس کو نیند میں ایسا لگا جیسے ہی دور سے آواز آرہی ہوں اس آواز کو محسوس کر کے اس نے کروٹ لینے کی کوشش کی لیکن کمر اور سر میں درد محسوس کرتے اس کی سسکی بلند ہوئی دوپہر دو بجے سے تیار اب رات کے 11 بج رہے تھے-----

سہیل جو اسے آواز دے کر اٹھا رہا تھا اس کے سسکنے پر چونکا اور فورا سے ہاتھ بڑھا کر اسے ہلایا جیسے ہی اس نے ہلا یا مسکان ہڑبڑا کر اٹھی اور نا سمجھی سے اسے دیکھا-------------

اس کے اس طرح دیکھنے سے سہیل محسوس کر چکا تھا کہ میڈم ابھی نیند میں ہے اور بولا:

"اٹھو کپڑے بدل لو"مسکان کو بازو سے اٹھاتے ہوئے ہوئے بولا:

"سوری " مسکان کے دماغ نے جیسے ہی کام کرنا شروع ہوا اپنی حالت دیکھ جی بھر کر شرمندہ ہوئی اور سر جھکا کر بیٹھ گئی--------------

"کس لیے "سہیل نے اس کے جھکے سر کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"وہ میں سو گئی دراصل کل بھی نہیں سوئی تھی صبح جلدی اٹھ گئی تھی اس لیے کب آنکھ لگی پتہ ہی نہیں چلا" مسکان اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو مڑوڑتے ہوئے بولی:

"کوئی بات نہیں کپڑے بدل لو اور ایسے مت کرو" اس کے ہاتھ کو نرمی سے تھامتے ہوئے بولا:

"میری تعریف ہی نہیں کی تم نے" مسکان اپنی ٹون میں واپس آئی۔۔۔۔۔۔

"لو جی خودی میڈم سو گئی اگر تھکی نہ ہوتی تو ضرور عملی بتا تا لیکن اب ایسے ہی بتا دیتا ہوں" سہیل اس طرف دیکھ کر معنی خیزی سے بولا:

تمہ"مسکان اس کی بات سن تیزی سے سرخ ہوئی اور سہیل کر گھور کر بولی:

"کیا یار خودی تو پوچھا ہے" سہیل معصوم بن کر بولا:

"نہ بتاؤ جا رہی ہوں میں" مسکان اٹھتے ہوئے بولی:

"ارے منہ دکھائی تو لے لو" سہیل اس کی بازو سے کھینچ کر بیٹھاتے ہوئے بولا:

"ارے ہاں،رکو" مسکان فوراسے اوپر بیٹھتے ہوئے بولی:

"کیا" سہیل نے اس کو اس طرح بیٹھتے دیکھ پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان نے جلدی سے لہنگے کو بیڈ پہ پھلا یا ہر چیز سیٹ کی اور سر پہ ڈوپٹہ سہی کیا سہیل اس کی تمام کاروائی کو نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"چلو اب کرو" مسکان گھونگھٹ نکال کر بیٹھتے ہوئے بولی:

سہیل نے ایک نظر اسے کے پھیلے لہنگے کو اور پھر اس کے گھونگھٹ کو دیکھا اور سر جھکا کر گہرہ مسکرایا"وہ کبھی سدھر سکتی تھی نہیں جی"اور سر جھٹک کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔۔۔

ابھی اس کا ہاتھ گھونگھٹ پہ تھا کہ مسکان چلائی اور اس کے چلانے پہ سہیل نے گڑبڑا کر دوپٹہ چھوڑا۔۔۔۔۔۔

"کیا ہوا" سہیل فکر مندی سے بولا:

"ارے دروازے سے آو ،سلام کرو ،تعریف کرو، ہاتھ پکڑو ،پھر گفٹ دو"مسکان انگلی پہ تمام چیزیں گناتے ہوئے بولی:

"نہ تمہارا کوئی ارادہ نہیں ہے گفٹ لینے کا میں جا رہا ہوں " سہیل اس کی بات پہ تپ اٹھا۔۔۔۔۔۔۔

"اچھا چلو بس تعریف کرو اور گفٹ دے دو کتنے ان رومینٹک ہوں یار ایسا کہاں ہوتا ہے" مسکان اس کے تپنے پہ بولی:

"اب میں نے کچھ بولا تو لڑائی ہو جائے گی سو میں گفٹ ہی دے دیتا ہو"سہیل نے تحمل سے اس کی بات کا جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے" دوبورہ سے گھونگھٹ سیٹ کرتے ہوئے بولی:

جیسے ہی سہیل نے اس کا گھونگھٹ اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا جیسے جیسے ہاتھ بڑھ رہا تھا دونوں کی دھڑکنیں بھی تیز ہو رہی تھی ماحول انتہائی رومانوی منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔۔

سہیل نے مسکان کا آہستہ سے گھونگھٹ اٹھایا تو اس کی بات سن ساکت رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار یہ سہیل کو دیکھ لو کتنا خوش قسمت ہے اگلا ایک ہم ہے سارا دن کام کرو رات کو جیسے ہی بیوی سے بات کرنے لگو ہمارے بچے جناب رونے بیٹھ جاتے ہیں اور مائیں ناراض ہو کر لیٹ جاتی ان کی ناراضگیوں کو دور کرنے کے لیے ہمیں بچوں کو چپ کرانا پڑھتا ہے یار یہ کوئی زندگی ہے"شاہزیب باہر لان میں عذابہ کو چپ کراتے ہوئے بولا:

"ہاں یار اب بندہ کیا کریں آخر" لی جو کچھ دیر پہلے ہی زمائر کو لیے باہر آیا تھا اس کی بات پہ اتفاق کرتے ہوئے بولا:

"یار اب ان کی ماوںکو بھی بندہ کیا کریں وہ بھی سارا دن کام کرتی ہے اور انہیں سنبھالتی ہے تھک جاتی ہے"شاہزیب زائشہ کا احساس کرتے ہوئے بولا:

"ہاں نہ نائشہ کا کیا بتاؤ یار زرا لیٹ ہو جاو میڈم سوئی ملتی ہے نہ بندہ پیار محبت کی ہی بات کر لیتا ہے"علی زمائر کو بازوں میں جھلاتے بولا:

"ہاں یار جب سے یہ ایٹم ائی ہے تب سے ہم نے باہر جانا اور ایسے بات کرنا ہی چھوڑ دیاہے"شاہزیب نے بھی اپنا رونا رویا۔۔۔۔۔

"ہاں نہ یار ہمارے اباوں کی ہمت ہے کیسے اتنے پال لیے ہمیں تو ایک نے پاگل کر دیا ہے" علی نے اس کی بات کا جواب دیا۔۔۔۔

"آہو یار ہم ان کے جیسے تھوڑی تھے ہم اچھے بچے تھے ہم سے سب پیار کرتے تھے اور نانو کے گھر بھی جاتے تھے ان بچوں کو تو کوئی ایک دن اپنے گھر نہ رکھے" شاہزیب چکرتے لگاتے ہوئے بولا:

"یار اب برائی بھی نہیں کر سکتے ہے تو ہماری اولا دہی نہ اب انہیں احساس بھی نہیں رات کے 12 بجے ان کے باپ ان کو لیے یہاں گھوم رہے ہیں کہاں ان کی مائیں ہیٹر میں بیٹھی ہو گئی" علی سردی کو محسوس کیے بولا:

"آہو یار" شاہزیب بھی اس کی بات پہ اسبات میں سر ہلا کر بولا:

"ہو گئی برائیاں یا ابھی باقی ہے" نائشہ کی آواز سن علی اور شاہزیب فورا سے پلٹے وہاں نائشہ اور زائشہ کو دیوار سے ٹیک لگائے پاکر ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر انہیں۔۔۔۔۔۔

"ہم تو کسی کی برائی نہیں کر رہے تھے" شاہزیب ان کی طرف آتے ہوئے بولا:

"نائشہ ابھی کوئی کہہ رہا تھا کہ ہمارے بچوں کو کوئی اپنے گھر نہ رکھے سنا تم نے" زائشہ نائشہ کی طرف دیکھ سوچنے کے انداز میں بولی:

"ہاں یار کوئی کہہ رہا تھا مائیں ہیٹر میں لیٹی ہے اور باپ سردی میں ٹھر رہے ہے"نائشہ ایک کہنی زائشہ کے کندھے پہ رکھ کر بولی:

"ارے ہاں کوئی کہہ رہا تھا ان کی بیویوں کے پاس ان کے لیے ٹائم نہیں ہوتا"

"اور بھی کچھ کہا تھا"اور سوچنے کے انداز میں گال پہ انگلی رکھی اور بولی:

"یاد آیا کہ اگر وہ زرا لیٹ ہو جائے تو ان کی بیوی سو جاتی نہ کوئی رومینٹک بات کرتی ہے" ان دونوں کو اچھا خاصا شرمندہ کرتے ہوئے بولی:

"ایسی بات نہیں ہم ایسے ہی پھر رہے تھے ہم نے سوچا بات کر لیں " علی اپنی صفائی میں بولا:

"پھر تمہیں بات کے لیے کچھ نہ ملا تو تم نے بچوں اور بیوی کی برائی شروع کر دی ہے نا"نائشہ اس کے گرد چکر لگاتے بولی:

""نہیں یار ایسی بات نہیں ہے " علی روحانہ ہو کر بولا:

"تمہیں پتہ ہے باہر کتنی سردی ہے پھر تم دونوں بچوں کو باہر لے آئے" زائشہ ان دونوں کو ڈپٹ کر بولی:

"یہ چپ ہی نہیں ہو رہے تھے"

"اب تو سو گے نہ اب چلے"نائشہ ماتھے پہ ہاتھ مار کر بولی:

"ہاں چلو"اس کی بات سن دونوں نے اطمینان کی سانس لی اور سب اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی سہیل نے مسکان کا گھونگھٹ اوپر کیا تو اس کی بات سن ساکت رہ گیا۔۔۔۔۔

"چاہ" سہیل کے گھونگھٹ اٹھاتے ہی مسکان دونوں ہاتھ گال پہ رکھے چلائی اسکی بات سن پہلے وہ ساکت ہو ااور پھر ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو گیا اسے اسطرح سے ہنستے دیکھ مسکان کی خود کی ہنسی نہیں رک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا چیز ہو یار تم"سہیل اپنی ہنسی پہ قابو پا کر بولا:

"میں چیز بڑی ہوں مست" اسکی بات سن سہیل کا قہقہ پھر سے بلند ہوا اور پھر آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پہ بوسا دیا اور سر اس کے سر سے ٹکایا اور بولا:

"تم میری زندگی کا نور ہو وہ نور انسان اپنی آنکھوں کے لیے ڈھونڈتا ہے تاکہ اسے نظر آئے وہ نور جو دل میں اتر جائے تو دل پاک ہو جاتا ہے وہ نور جو چہرہ پہ آجائے تو چہرہ کی رونق بن جاتا ہے" اپنی بات کہ کر سہیل دو منٹ رکا مسکان جو دم سادھے اس کی بات سن رہی تھی اس کے روکنے پہ پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

"تم میری انکھوں کی وہ چمک ہو جو کھو جائے تو نمی سے بھی نہیں آئے گی"اس کی آنکھوں پہ بوسا دیتے ہوئے بولا:

اس کی بات سن مسکان کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ چھا گئی اور مسکراتے ہوئے بولی:

"اور تم میرے چہرے کی وہ مسکراہٹ ہو جو چلی جائے تو مدتوں بعد بھی نہیں آتی تم میرئ آنکھوں کی وہ نمی ہو جو سدا انسان کی آنکھ میں رہتی ہے تم میرے دل کی دھڑکن ہو میری روح کی پاکیزگی ہو اور میرا لباس ہو" مسکان اس کے ماتھے پہ بوسا دے کر بولی اور آگے بڑھ کر اس کے سینے پہ سر رکھا۔۔۔۔۔

"تم تھک گئی ہو گی کپڑے بدل لو" سہیل اس کی تھکن کا احساس کرتے ہوئے بولا:

"ہاں نہ لیکن میرا بلکل دل نہیں ہے"مسکان اس کے اندر گھستے ہوئے بولی

"تو میرا بچہ اگر کپڑے نہیں بدلا گا تو سوئے گا کیسے" سہیل اس کے بالوں پہ بوسا دے کر بال سہلا تے ہوئے بولا:

"میرا دل نہیں ہے میری کمر اور سر میں درد ہے"مسکان لاڈ سے اس کی گالوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی:

"اومیرا بچہ کپڑے بدل لو پھر چائے پلاؤ گا"مسکان کی ناک پہ محبت سے بوسا دیتے ہوئے بولا:

"اوکے جناب" مسکان نے ماتھے تک ہاتھ لاتے سلیوٹ کے انداز میں اسے جواب دیا اس کا انداز دیکھ سہیل ہنس پڑا۔۔۔۔۔۔۔۔

"چلو جلدی سے فریش ہو لو پھر نماز پڑھنی ہے"سہیل اسے نماز کی تاکید کرتے ہوئے بولا:

"یا د ہے مجھے جناب میں جارہی ہو" مسکان جلدی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی جبکہ سہیل نے سٹڈی میں جا کے کپڑے چینج کر لیے۔۔۔۔۔۔

تقریبا آدھے گھنٹے بعد وہ باہر آئی تو سہیل بھی چائے کے دو کپ بنا لا لیا تھا سہیل کے ہاتھ میں چائے دیکھ وہ جلدی سے آگے بڑھی۔۔۔

"ارے صبر کرو گرم ہے ابھی "سہیل اسے سامنے سے پیچھے کرتے ہوئے بولا:

"خود تو تم چلہے سے ابھی اتری نہیں ہوتی اتنی گرم پیتے ہو"

"ہاں توتم تو نہیں پیتی نہ ایسا ہی منہ جلا لو گی " سہیل اس کا ہاتھ تھام کر ساتھ بیٹھاتے ہوئے بولا:

"جی بلکل لیکن اب ایسا نہیں ہو گا اب تو تم ہو میرے پاس"مسکان نے محبت سے اس کی طرف دیکھا اور بس پھر وہی کی رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔

سہیل نے مسکان کو پلک جھپکتے نہ پاکر جلدی سے اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا اس کے ہاتھ رکھنے پہ مسکان ہوش میں آئی تو سہیل بولا:

"یار کیوں نماز قضا کروانا چاہتی ہوں" اس کی بات سن مسکان نے نا سمجھی سے اسے دیکھااور پھر تیزی سے سرخ ہوئی۔۔۔

"م م میں کیوں ں ں چاہوں گی ہماری نماز قضا ہو جائے "مسکان اٹکتے ہوئے بولی :

"او میرا معصوم بچاچلو جلدی سے چائے ختم کرو" سہیل اس کی بات سن کر محبت سے اس کی گال پہ بوسے دیتے بولا:

"چائے ختم" اس کی بات سن مسکان نے ایک سانس میں چائے ختم اور اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"ہا ہا چلو اب" سہیل مسکان کا ہاتھ پکڑے باتھروم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

دونوں وضو کرنے کے بعد باہر آئے تو دونوں نے جائے نماز اٹھائی سہیل نے مسکان سے جائے نماز لے کر پہلی اس کی پھر آگے جا کر اپنی جائے نماز اٹھائی اور امامت کے لیے کھڑا ہو گیامسکان نے مسکرا کر اس کی پیٹھ کو دیکھا کوئی اس سے حسین مرد ہو سکتا تھا دنیا میں تو دل نے فورا سے نفی میں جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نماز ادا کرتے ہوئے مسکان نے غور سے سہیل کو دیکھا سہیل کا چہرہ بہت پر نور تھا جس سے واضح تھا کہ وہ نماز نہیں چھوڑتا۔مسکان نے کہی پڑھا تھا کہ اگر کوئی عورت مرد کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیں تو اس کے عشق میں گرفتار ہو سکتی آج اس بات پہ اس کا دل ایمان لے آیا تھاوہ واقع ہی اسے اس قابل لگا کہ اس سے محبت کی جائے۔۔۔۔۔۔۔۔

نماز ادا کر کے سہیل نے جیسے ہی جائے نماز رکھا تو فوراً سے مسکان کی طرف آیا اور اس کا چہرہ تھام کر بولا:

"اب درد کیسا ہے اب زیادہ تو نہیں ہے نہ" مسکان اسے اپنی فکر میں ہلکان ہوتا دیکھ مسکرائی۔۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں تم فکر نہ کرو تھوڑا سا ہے خودی ٹھیک ہو جائے گا"مسکان سہیل کو مطمین کرتے ہوئے بولی:

"ارے ایسے کیسے ہو گا تم لیٹو یہاں "سہیل اس کا ہاتھ تھام کر اسے بیڈ کی ایک طرف لاتے ہوئے بولا اور فوراً سے اس پہ لحاف دیا۔۔۔۔۔۔۔

لائٹ بند کیے ہلکی سی لیمپ کی روشنی کیے وہ بیڈ کی طرف بڑھا اور کروان سے ٹیک لگا کر مسکان کا سر اپنی گود میں رکھا۔۔۔۔

"ارے یہ کیا کر رہے ہو میں ٹھیک ہو"مسکان اس کی بے آرامی کو دیکھتے ہوئے بولی:

"چپ کر کے سوجاو اب آواز نہ آئے"سہیل اسے ڈپٹنے کے انداز میں بولا اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلانی شروع کر دی اور ساتھ ہی کوئی آیت بھی پڑھ کر پھونک رہا تھا

اس کا انداز دیکھ مسکان کا دل زور سے دھڑکا اس نے اپنے دل کی دھڑکن کو تیز پاتے سہیل کی کمر میں مضبوطی سے بازو حائل کیے اس کو اس طرح دیکھ سہیل نے مسکان کا سر اپنے سینے سے لگایا اور جھک کر اس کا ماتھا چوما۔۔۔۔۔۔

ابھی کچھ ہی دیر گزری کہ سہیل کو مسکان کی دھمی سانسوں کی آواز آنی شروع ہوگئ یعنی

وہ گہری نیند میں جاچکی تھی اس کو خود سے زرا سا الگ کیے سہیل نے اس کا ماتھا اور گال چومے اور پھر اسکو گلے لگا کر بڑبڑایا۔۔۔۔۔

"میرا معصوم بچا" اور آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"لو جی ہزار کام کروالے پڑے ہے اور یہ ایسے ہے جیسے پتہ ہی نہ ہو" نور بیگم کچن سے غصے میں باہر آئی۔۔۔

"ارے بیگم کیا ہوگیا بچے ہے" امان صاحب نور بیگم کو تحمل رکھنے کا کہتے ہوئے بولے:

"اب ان کی عمر رہ گئی ہے بڑے ہونے کی اور کتنا بڑا ہونا ہے مجال ہے جو زرا زمہداری کا احساس ہو"نور بیگم میر کو گھورتے ہوئے بولی:

"ارے بیگم ہو جائے گا احساس آپ کیوں فکر کرتی ہے"امان صاحب کرسی پہ بیٹھتے ہوئے بولے:

"بس میں ہی فکر کرتی ہوں اسے مت کچھ کہیے گا آج ولیمہ ہے جناب کپڑے نہیں لائے ابھی تک"نور بیگم میر کی شکایت لگاتے ہوئے بولی:

"ہاں بھی برخودار کیوں کپڑے نہیں لائے " امان صاحب میر کی طرف مڑے۔میر جو مزے سے ناشتہ کرنے میں مگن تھا امان صاحب کی بات پہ گڑبڑایا۔۔

"ابو مہندی کی رات تو دے کر آیا تھا ایک دن تو لگنا تھا نہ سلنے میں اب جاتا ہو لے آتا ہو"اپنی بات کہتے ہی تیزی سے ناشتہ کرنا شروع کر دیا۔۔۔۔

"ہمیں بھی آج ناشتہ ملے گا یا نہیں " امان صاحب نور بیگم کو دیکھ کر بولے:

"بن گیا ہے بس لا رہی ہوں" اور کچن کی طرف بڑھ گئی جبکہ امان صاحب سر جھٹک کر رہ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان کی آنکھ فجر کی نماز سے کچھ دیر پہلے کھلی پہلے تو وہ کچھ دیر اسی طرح سر رکھ کے لیٹی رہی کچھ لمحہ بعد جیسے ہی اس کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو اس نے فورا سے اٹھ کے سہیل کو دیکھا اسے یوں محسوس ہوا آج زندگی کی سب سے خوبصورت صبح ہو

اسے دیکھ کر مسکان کے چہرہ پہ مسکراہٹ آگئی کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد مسکان سہیل کو بے چین محسوس کرتے دیکھ نا فورا سے اٹھ بیٹھی آہستہ سے اس کو سر اٹھا کر بازو کو اس کے سر کے نیچا رکھا او ر اس کی طرف جھکی وہ یہ کام اتنے ارام سے کر رہی تھی کہ سہیل کی آنکھ نہ کھل جائے اسے ارام سے لٹا کر مسکرآئی اور آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا اور بولی:

"میں تمہیں ہر اس لمحے میں اپنے ساتھ پانا چاہوں گی جو تمہیں اور مجھے اللہ کے قریب کر دے" جیسے ہی اس نے ماتھے سے لب ہٹائے اس کی نظر اس کی آنکھوں پر پڑی اس کی آنکھوں کو کھلا دیکھ اس کا شرمندگی سے منہ کھلا اور ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی اسے اس طرح سے اٹھتے دیکھ وہ بھی اٹھ بیٹھا۔۔

"تم مجھے جگا کر سکتی تھی اتنی محنت کے لیے کیا ضرورت تھی" سہیل نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے مسکان سے کہا مسکان کا اس کی بات سن اب صحیح منہ کھلا کہاں وہ اس کا احساس کر رہی تھی اور کہاں جناب کو قدر ہی نہیں تھی۔۔

"میرا دماغ خراب تھا مجھے نہیں پتا تھا کہ کچھ لوگوں کو عزت راس نہیں آتی " اسی کے انداز میں بولی اس کی بات سن سہیل نے بہت مشکل سے قہقہ ضبط کیا اور اچانک سے اس کو اپنی طرف کھینچا اور کروٹ بدلی یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ پہلے تو مسکان کو سمجھ ہی نہیں ائی کہ ہوا کیا ہے لیکن پھر دماغ نے کام کیا کہ اب وہ نیچے ہے اور وہ اس کے اوپر اس کو سہیل نے اس کے دونوں بازوں پکڑےاور جھکتے ہوئے ماتھے پہ بوسا دے کر بولا:

"اور میں ہر اس لمحے میں رب کی عبادت کروں گا جس سے وہ تمہیں میرے قریب کردے"اس کے ماتھے پہ بوسا دیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا مسکان جو ساکت تھی ایک دم ہوش میں آئی اوراٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

"چلو وضو کریں "سہیل نے اپنا ہاتھ مسکان کی طرف بڑھایا مسکان نے ایک نظر اس کے بڑے ہوئے ہاتھ کو دیکھا اور پھر اسے پھر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔۔۔

دونوں نے تہجد کی نماز ادا کی اور پھر یہاں تلاوت نے سورت رحمن کی تلاوت کی اور اپنے رب کا شکر ادا کیا جب جب " فبائ آلا ء ربکما تکذبان" کی لائن آتی مسکان اس کی طرف دیکھتی وہ دونوں کو ہی نہیں بھلے تھے پر بے شک اللہ شکر ادا کرنے والوں کے ساتھ ہے اور انہیں اور نوازتا ہے ان کی تلاوت کر دی فجر کی نماز کے بعد سوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے کہ آج ولیمہ تھا ہر کوئی مصروف نظر آرہا تھا زائشہ ،نائشہ اورمسکان پالر جا چکی تھی جبکہ لڑکے ولیمہ کے ہال کے انتظامات دیکھ رہے تھے گھر کی عورتیں مہمانوں کو دیکھ رہی تھی دلہن کو لینے سہیل نے جانا تھا۔۔۔۔۔

سہیل پالر کے باہر آچکا تھا اسے کھڑے ہوئے 10 منٹ ہو چکے تھے لیکن لڑکیاں آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی ابھی وہ کال ملانے ہی لگا تھا اس کی نظر سامنے پڑی ساکت رہ گیا سہیل یونیفارم میں تھا اسی لیے سب کا ارادہ تھا مسکان بھی انفارم پہ پہنیں سفید ساڑی حجاب اور ٹوپی لیے چھوٹی سی ہیل پہنے،مہندی بھرے ہاتھ ایک میں نازک سا بریسلٹ دوسرے ہاتھ میں گھڑی پہنے آہستہ سے چلتی ہوئی اسی کی طرف ا رہی تھی

مسکان نائشہ اسے بات کرتے ہوئے آرہی تھی کہ اچانک سے سامنے دیکھا تو ساکت رہ گی اس کے قدموں نے چلنے سے کر انکار کر دیا۔۔

"کوئی اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا تھا جتنا وہ اسے لگتا تھا "زائشہ اور نائشہ نے ایک نظر ایک دوسرے کو دیکھ رہا ہے پھر اسے اور پھر کندھے سے پکڑ کر چلنے لگی ان کے اس طرح کرنے پہ مسکان ہوش میں آئی اور فورا چہرہ جھکا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ لوگ گاڑی کے پاس پہنچے سہیل کو ان کے پاس آنے کا پتہ نہیں چلا تھا نائشہ نے مسکراتے ہوئے زائشہ اور مسکان کو دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر اس کے سامنے ہاتھ ہلایا اس کے ہاتھ ہلانے پہ سہیل نے چونک کران کو دیکھا۔۔۔۔

"میرے بھائی گھر جاکر دیکھ لیجیے گا ابھی ہمارا جانا ضروری ہے" نائشہ ہنستے ہوئے بولی:

"ارے نہیں بھابھی آئے نہ آپ لوگ"سہیل نے شرمندگی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور پھر جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی سہیل نے گاڑی کا شیشہ سہی کیا اور ایسا کہ اس میں صرف مسکان نظر آرہی تھی شیشہ سہی کرتے ہی گاڑی سٹاٹ کی اور اپنی منزل کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی گاڑی ہال میں پہنچی تو سہیل فورا سے باہر نکلا تب تک نائشہ اور زائشہ مسکان کو نکال چکی تھی سہیل نے آگے بڑھتے ہوئے مسکان کے سامنے ہاتھ پھیلا یا اس کے اس طرح نائشہ اور زائشہ کے سامنے ہاتھ پھیلانے پہ مسکان نے ایک چور نظر ان دونوں کو دیکھا پھر سر جھکا کر اپنا کانپتا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھ دیا اسے ایسے دیکھ نائشہ اور زائشہ نے مسکراہٹ چھپائی اور اندر کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔۔۔۔

"چلے" سہیل مسکان کے ہاتھ پہ گرفت مضبوط کرتے ہوئے بولا:

"شرم تو نہیں آتی" مسکان نائشہ اور زائشہ کے جانے کے بعد سہیل کو گھور کر بولی:

"آتی ہے لیکن تمہیں دیکھتے ہی بھاگ جاتی ہیں "سہیل اپنی مسکراہٹ کو ضبط کرتے ہوئے دھیمی آواز میں بولا:

"تھوڑی لے لیا کروں"مسکان اس کو گھور کر بولی:

"لینی تو ہے بٹ تمہیں پتہ ہے نہ ہم پاکستان میں رہتے ہیں یہاں اچھا نہیں سمجھا جاتا" سہیل اپنی بات میں تجسس اور معنی خیزی لیے بولا:

"کیا مطلب " آہستہ سے چلتے وہ ہال میں داخل ہونے لگے تھے مسکان نے ناسمجھی سے اسے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اب میں کمرے میں ہی بتاؤ گا"اس کا بازو اپنی بازو میں ڈال کر ہال میں داخل ہوا:

مسکان جو اسے جواب دینے لگی تھی سپوٹ لائٹ کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ اپنے چہرے کے تاثرات جلدی سے سہی کیے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے تو سپورٹ لائٹ اور کیمرے جلد سے حرکت میں آئے

مسکان نے ان سب کی توجہ اپنے پہ پا کر چہرہ جھکایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ولیمے کے فنکشن میں شادی شدہ جوڑوں کی ڈریسنگ الگ تھی جبکہ کنواروں کی الگ

شادی

شدہ جوڑے تمام لڑکے تھری پیس میں تھے جبکہ لڑکیوں کی ساڑیاں پہنی تھی نائشہ نے

محرون تھی اس کی بازوں پہ گولڈن کام تھاجبکہ زائشہ کا نیوی بلو تھا اور مسکان کی وائٹ

اور

کنواروں کی ڈریسنگ لڑکیوں کے گاون تھے نیچے چھوٹی شرٹ اور کیپری اور اوپر لمبا

گاؤن تھا۔۔

ولیمہ کا فنکشن انتہائی خوبصورتی سے گزرا تھا ہر کسی نے خوب انجوائے کیا۔۔۔۔۔۔۔

"شکر ہے یار شادی کی رسمیں ختم ہوئی میں تو اب جی بھر کر سووں گی سکوں

سے"انمول و

لیمہ سے اتے ہی بولی:

"تمہیں ہی شوق تھا شادی کا اب تھک بھی گئی" نائشہ انمول کے بالوں کو نرمی سے

سہلاتے ہوئے بولی:

"ہاں تو انجوائے بھی تو بہت کیا ہے بہت اور ایک اور بھابھی اگئی" انمول لاڈ سے نائشہ کے گلے میں بازو ڈال کر بولی:

"پاگل وہ تو ویسے بھی ہماری ہی تھی ہاں بس تھک گئے ہے کافی زمائر تو آتے ہی سو گیا" نائشہ انمول کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی:

"ہاں ہم تھک گئے وہ تو پھر بچا ہے" انمول اس کی بات پہ اسبات پہ سر ہلاتے ہوئے بولی:

"چلو میں چائے بناتی ہوں تم کپڑے بدل لو" انمول کی گال کو پیار سے سہلاتے کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

"اوکے بھابھی" انمول نے محبت سے نائشہ کی کمر کو دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"لگتا ہے بہت تھک گئی ہو" سہیل نے گھڑی اتارتے ہوئے مسکان کو دیکھا جو صوفے

پہ

بیٹھی ہوئی تھی اور بار بار سر دبا رہی تھی۔۔۔

"ہاں یار بس کچھ فنکشنز اور کچھ نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے سر میں شدید درد ہو رہا ہے

"مسکان اس کی طرف دیکھ بچارگی سے بولی:

"چلو تم کپڑے تو چینج کرو میں کسی سے چائے کا کہتا ہوں" سہیل اس کی طرف بڑھتے ہو

ئے بولا:

"میرا زرا دل نہیں ہے سچی "سہیل مسکان کے ساتھ آکے صوفہ پہ بیٹھا تو مسکان اس کی

طرف دیکھ بیچارگی سے بولی:

"ایسا نہیں ہوتا نہ اگر کپڑے نہیں بدلو گی تو آرام کیسے کرو گی" سہیل اس کا سر سہلا کر بولا:

"میرا نہیں دل کر رہا نہ" مسکان ضد کر کے بولی:

"اچھامیں چائے کا تو بول دو" سہیل اٹھتے ہوئے بولا:

"نہیں رہنے دو ایسے ہی ٹھیک ہے" مسکان سہیل کو بازو سے کھینچ کر پھر سے بیٹھتے ہو ئے

بولا:

"یار ایسا نہ کرو دومنٹ لگے گے پھر تمہارا سر درد ٹھیک ہو جائے گا" سہیل اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا:

"ہممم جاؤ" مسکان اسے اجازت دے کر دور ہوئی ابھی وہ اٹھا ہی تھا کہ دروازہ بجا سہیل دروازے کی طرف بڑھا جیسے ہی دروازہ کھولا تو نائشہ کو چائے لیے پایا اس کو دیکھ سہیل

نے مڑ کر مسکان کو دیکھا اور دونوں مسکرائے۔۔۔

"اللہ تمہاری ہر جائز خواہش پوری کریں لڑکی سر میں شدید درد تھا اور تم چائے آگئی" مسکا

دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے بزرگوں کی طرح بولی اس کا انداز دیکھ نائشہ اور سہیل کھکھلا کر ہنس دیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آمین بزرگو اپنا خیال رکھو" نائشہ بھی اسی کے انداز میں بولی:

سہیل دروازہ بند کرتے ہوئے مسکان کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

"تم نے ہی دعا کی ہوگی کہ چائے بھی آجائے اور میں بھی نہ جاوہے نہ" سہیل اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے چائے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا:

"امم، تمہیں کیسے پتہ چلا"مسکان نے کچھ دیر سوچ کہ جواب دیا اس کا انداز دیکھ سہیل دل سے مسکرایا۔۔۔۔۔

"جلدی سے چائے ختم کرو اور کپڑے بدل کے نماز پڑھ کر سوجاؤ"سہیل اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا:

"اوکے جی"مسکان اپنی چائے پینے لگی۔۔۔۔۔۔

چائے پینے کے بعد دونوں نے اکھٹی نماز ادا کی اور لیٹنے کے لیے بڑھے۔۔۔۔۔۔

"صبح سب پیکنگ کرلینا ہم دوپہر کو نکل جائے گے" سہیل لیٹتے ہوئے اپنا تکیہ سہی کر کے بولا:

"ہم کہاں جا رہے ہیں " مسکان فورا سے اٹھ کے بیٹھتے ہوئے بولی:

"یہ ایک سر پرائز ہے"سہیل اپنی بات میں تجسس لیے بولا:

"یہ سہی نہیں ہے مجھے نیند ہی نہیں آئے گی"مسکان جھنجھلاتے ہوئے بولی:

"ارے ادھر میرے پاس میں دیکھتا ہوں کیسے نہیں آئے گی "۔۔۔۔

"اب آجائے گی"سہیل نے ایک بازو سر کے نیچے جبکہ دوسرا اس کے گرد ہائل کرتے پوچھ:

"بتاو دونا" مسکان نے سہیل کی طرف معصومیت سے پوچھا اس کا چہرہ دیکھ سہیل مسکرا کر بولا:

"بلکل نہیں"اس کی بات سن مسکان نے منہ بنایا اور بولی:

"بات نہ کرنا اب مجھ سے" مسکان اس کے اندر گھستے ہوئے اسے مضبوطی سے تھام کر بولی اس کی گرفت دیکھ سہیل نے اس پہ گرفت تیز کرتے اس کو ساتھ لگا کر آنکھیں بند کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح ناشتے کے بعد ہی مسکان پیکنگ شروع کر چکی تھی تمام پیکنگ کر کے فری ہی ہوئی تھی

کے سہیل کو اندر آتا دیکھ اس کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

"اب تو بتا دو"مسکان اس کے سامنے آتے ہوئے بولی:

"سب کو ساتھ ہی بتاوگا تھوڑا صبر کر لو"سہیل نے اطمینان سے اسے بتایا۔۔۔

"یہ چیٹنگ ہے پہلے مجھے تو بتا دو" مسکان دوبارہ سے اس کے سامنے آتے ہوئے بولی:

"اوو میرا بچہ کوئی چیٹنگ نہیں ہے میں فریش ہو لو تم تب تک چائے لے آو" سہیل محبت سے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا:

"پھر پکا بتاؤ گے نہ" مسکان انگلی اٹھائے اس کی طرف کر کے بولی:

"ہاں بلکل" کہتے ہی اس کی بڑھی ہوئی انگلی پکڑ کر چومی اس کی حرکت دیکھ مسکان نے

جلدی سے اپنا ہاتھ کھینچا اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

سہیل نے اس کی تیزی دیکھ قہقہ ضبط کیا اور منہ ہی منہ میں بڑبڑایا" پاگل لڑکی"

۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان جیسے ہی کچن میں آئی تو نائشہ فورا سے اس کی طرف بڑھی اور اس کا ہاتھ تھام کر بولی:

"تم کچن میں کیا کر رہی ہو لڑکی" نائشہ محبت سے اس کے بال سنوار کر بولی:

"میں چائے بنانے آئی ہوں سہیل کے لیے" مسکان چائے کے لیے برتن لیتے ہوئے بولی:

"یہ سہیل نے کہا ہے تم سے" نائشہ اس کے ہاتھ سے برتن لیتے ہوئے بولی:

"نہیں وہ باہر سے آیا ہے فریش ہونے گیا ہے تو میں نے سوچا اپنے اور اس کے

لیے چائے

بنا لو"مسکان شیلف کے ساتھ ٹیک لگاتے ہوئے بولی:

"ارے پاگل لڑکی ابھی آرام کرو تمہارے آرام کے دن ہے ہم ہے نہ کمرے میں پہنچا

دیں گے"نائشہ مسکان کے ہلکے سے تھپڑ لگاتے ہوئے بولی:

"لو یہ کیا بات ہوئی میں غیر تھوڑی ہوں اور چائے بنانے سے کون سا میرے ہاتھ گھس

جائے گے" مسکان اس کی بات سن ناراضگی سے بولی:

"""ارے پاگل یہ پروٹوکول ہر لڑکی کو ملتا ہے جب تک تم میٹھا نہیں بناو گی کچن میں

نہیں

آو گی سمجھی"نائشہ چائے رکھ کر اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"اچھا جی چلو پھر تو پرٹوکولینا بنتا ہے"مسکان مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی:

"چلو یہ پکڑو چائے بن گئی ہے "نائشہ چائے کے دو کپ اسے دیتے ہوئے بولی:

"اوکے جناب پھر ملتے ہیں" مسکان سلیوٹ کے انداز میں ہاتھ اٹھا کر بولی:

"اوکے جی" نائشہ بھی ہنستے ہوئے اس کے انداز میں بولی:

جیسے ہی مسکان چائے لے کر آئی تب تک سہیل تیار کھڑا تھا چائے لیتے ہی صوفے پہ بیٹھ

چائے پینے لگا مسکان نے کچھ لمحے اسے دیکھا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔

"کچھ چاہیے" اسے کب سے خود کو دیکھتا پا سہیل نے جھنجھلا کر پوچھا۔۔۔۔۔

"ہاں چھلی لینی ہے دے دو"اس کو انجان بنتا دیکھ مسکان تپ کر بولی:

"اب تو ختم ہو گئی کل آنا" سہیل قہقہہ لگاتے ہوئے بولا:

"تمم،سیدھے طریقے سے بتاؤ گے بھی کہ نہیں" مسکان نے آخر انگلی اٹھا کہ اس سے

پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اچھا چلو" سہیل نے چائے ختم کرہی کپ ٹیبل پہ رکھا اور مسکان کا ہاتھ تھام کر بولا:

"کہاں" مسکان نے سوالیاں نظروں سے پوچھا:

"بات جانی ہے نہ تو آجاؤ" سہیل اسے لیتے ہوئے نیچے کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔

"شکر ہے اللہ کا سارے کام خیر سے ہوگئے" رقیہ بیگم محبت سے شہرین کے ہاتھ پہ ہاتھ

ر

کھتے ہوئے بولی:

"جی اللہ کا شکر ہے ورنہ جتنا بچوں نے تنگ کیا ہے اور یہ دلہا دلہن بس کیا بتاو" شہرین
بیگم

ہنستے ہوئے بولی:

"کوئی نہ ابھی بچے ہے نہ اس لیے" رقیہ ان کی سائڈ لیتے ہوئے بولی:

"جی اماں " شہرین ان کی بات پہ اسبات میں سر ہلاتے ہوئے بولی:

"بس یہ بچے بھی نہ یہ کیا بات ہوئی دونوں فوج میں چلے گئے بندہ گھر رہتا ہے گھر والوں

کے ساتھ وقت گزارتا پر نہیں انہیں تو اب دیکھ لینا چار دن بعد اپنے اپنے کام پہ چلے جا

ئے گے اور ہمارا دل نہیں لگے گا"رقیہ بیگم ناراض لہجے میں بولی:

"بس اماں ان دونوں کو تو آپ جانتی ہے کتنا پیار اپنی جوب سے اب کیا کیا جا سکتا ہے"

شہرین ان کی بات کے جواب میں گہری سانس لیتے ہوئے بولی:

"ہاں بس ان کے شوق کو دیکھ کر جانے دیا ہے ورنہ ہم کبھی نہ بھیجتے انہیں" رقیہ بیگم

کے اشارہ ان کی جوب کے خطرے کی طرف تھا۔۔۔۔

"جی اماں جان کہہ تو آپ ٹھیک رہی " ابھی وہ بات کر رہے تھے کہ سہیل اور مسکان

کمرے میں آئے انہیں کھڑا دیکھ بی جان نے انہیں اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا اور

بولی:

"آو میرے بچوں وہاں کیوں کھڑے ہو" بی جان اپنی باہوں کو وا کرتی ہوئے بولی:

"جی بی جان" سہیل اور مسکان جلدی سے آگے بڑھ کر ان کی دونوں طرف آئے۔

"ماشاءاللہ میرے بچوں کو اللہ ہر بری نظر سے بچائے خوشیاں دے رنگ لگائیں "

بی جان

دونوں کا ماتھا چوم کر بولی:

"آمین" تینوں نے آمین بولا:

"بھائی میں سب کو بلا لائی ہو اب بات بتائیں"انمول سب کو لاتے ہوئے بولی :

"گڈ بیٹھو سب" سہیل نے سب کو بیٹھنے کا کہا جبکہ بی جان اور شہرین نے حیرت

سے سب کو دیکھا

"بیٹا خیر تو ہے نہ" بی جان پریشانی سے سہیل کیطرف دیکھ کر بولی:

"ارے بی جان کوئی فکر کی بات نہیں ہے بلکہ خوشی کی بات ہے"سہیل ان کی طرف د

یکھ کر بولا:

"خوشی کی بات وہ بھی تمہاری طرف سے" اس کی بات سن بی جان کی آنکھیں کھل گئ

ان کا انداز دیکھ مسکان سرخ پڑی جبکہ سہیل نے ناسمجھی سے دیکھا اور شہرین کا قہقہ لگا۔۔

"جی بی جان کیوں نہیں ہو سکتی" سہیل نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔۔

"ہو سکتی ہے پر اتنی جلدی"بی جان حیران پریشان اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"نہیں بی جان آپ غلط سوچ رہی ہے"مسکان نے سرخ چہرہ لیے بی جان سے بولی:

"شکر میں بھی کہو خیر تم بات بتاو" بی جان کے تاثرات لمحے میں بدلے:

"کیا مطلب" سہیل نے پہلے مسکان کو دیکھا پھر بی جان کو اس کے تاثرات دیکھ نائشہ ہنستے ہوئے آگے بڑھی اور بولی:

"تمہارے جاننے کی بات نہیں ہے یہ لڑکیوں کی بات ہے" سہیل نے ایک نظر اسے اور

پھر مسکان کے سرخ چہرے کو دیکھ اس کے دماغ میں یک دم ہی کچھ بلنک ہوا اور تیزے

سے چہرہ سرخ ہوا اور دانت پیس کر بولا:

"بی جاننن"سب کے سامنے بس یہی بول سکا اب کیا کہتا۔۔۔

"ہاں بتا بی دو کیا بات ہے" شہرین جھنجھلاتے ہوئے بولی:

ہم آج عمرے پہ جا رہے ہیں " سہیل نے آخر بات بتا دی اس کی بات سن سب ایسے

کھڑ

ے ہوئے جیسے کرنٹ لگ گیا ہو۔۔۔۔

"ماشاءاللہ ،ماشاءاللہ یہ توبہت خوشی کی بات ہے" رقیہ بیگم سہیل کا ماتھا چومتے ہوئے

بولی:

"ارے تم لوگ مجھے رات بتاتے آج خوشی کی بات ہم آج بڑی خیرات کرتے" شہرین

بیگم مسکان کو محبت سے بولی:

"پھپھو مجھے خود ابھی پتہ چلا ہے" مسکان نے سہیل کو گھور کر شہرین کو جواب دیا۔۔۔۔

"ماشاءاللہ کتنے بجے جانا ہے تم لوگوں نے " نائشہ نے آگے آتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"بھابی پانچ بجے کی فلائٹ ہے ہم دو بجے نکلے گے " سہیل نے نائشہ کو تفصیل سے بتایا۔۔

"چلو یہ ٹھیک ہے آج سب کو کھانے پہ بلا لیتے ہے وہ تم سے مل بھی لے گئے کیوں پھپھو"

اپنی بات مکمل کیے نائشہ نے شہرین کی طرف دیکھ کے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بلکل سب کو بتا دو اور کھانا بنانا شروع کرو وقت کم ہے" شہرین نے جلدی سے سب کو کام کرنے کا بولا:

"مسکان تم چاہو تو آرام کر لو نہیں تو نائشہ یا میرے ساتھ بیٹھنا ہے تو مرضی ہے" شہرین

مسکان سے کہا کیونکہ سہیل کو کوئی کال آئی تھی وہ باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

"میں نائشہ کی کام میں مدد کروں گی پھپھو"

"چلو جیسی تمہاری مرضی"محبت سے گال کو تھپتھپاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔

کھانے کا اہتمام بہت اچھا کیا گیا تھا سب نے بہت انجوائے کیا اور دعائیں لیتے وہ عمرے کے

لیے چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی انہوں نے خانہ کعبہ کو دیکھا آنکھوں میں نمی آنی شروع ہو گئ پھر ایک دوسرے کو دیکھیے بے شک اللہ ان سے راضی تھا جو وہ اتنی خوبصورت جگہ تھی اس سے زیادہ خوبصورت جگہ اور کیا ہو سکتی تھی اللہ نے انہیں اپنا گھر دکھایا تھا عمرے کے دن اتنے تیزی سے گزرے کہ انہیں پتہ ہی نہیں چلا اپنی اپنی عبادتوں میں مشغول اپنے رب سے باتوں میں مشغول وقت کا کہاں پتہ چلتا ہے کہتے ہیں وہاں جا کر واپس آنے کو دل نہیں کرتا ان کا بھی یہی حال تھا آج اخری رات تھی صبح ان کی فلائٹ تھی آج کی رات وہ جاگنا چاہتے تھے وہ دل بھر کر خانہ کبہ کو دیکھنا چاہتے تھے خانہ کعبہ کو دیکھنا عبادت ہیں اور انہیں یہ موقع دیا گیا تھا۔۔۔

چاندنی رات تاروں بھرا آسمان اور اس میں چمچماتا خانہ کعبہ ہائے وہ بہت خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا مسکان سہیل کے کندھے پر سر رکھیں خانہ کعبہ کو دیکھنے میں مگن تھی جبکہ اس طرح اسے دیکھتے دیکھ سہیل نے اس کی طرف دیکھا اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔۔۔۔

"کیا ہم پھر یہاں آئیں گے "اس کی نظروں کی تپش محسوس کر کے دیکھتے ہوئے بولی:

"ہاں کیوں نہیں انشاءاللہ "اس کے سر پر بوسہ دے کر اس کا جواب دیا۔۔

"انشاءاللہ میرا بالکل دل نہیں ہے یہاں سے جانے کا "مسکان اس کی طرف دیکھا کر بولی:

"میرا بھی نہیں ہے"

جانے مجھے ایسے لگتا ہے کہ ہم پھر کبھی لوٹ کر نہیں ملیں گے میرا دل کہہ رہا ہے کہ میں یہاں بیٹھ کر اس کو ساری رات بھی دیکھ لوں تو کم ہے جانے پھر موقع ملے نہ ملے" اس کے بات سن سہیل نے اس کی طرف پلٹ کر دیکھا۔۔

"ایسی باتیں کی بات نہ کروں تمہیں پتا ہے نہ یہاں جو مانگا جاتا ہے وہ قبول ہوتا ہے تہجد کے وقت تم نے کیسی باتیں کر رہی ہے مانگنا ہی ہے تو کچھ اچھا مانگو وہم نہ پالو "اسے سمجھاتے ہوئے بولا:

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو تم نے کیا مانگا"

"و ہی جو ہر فوجی چاہتا ہے تم نے کیا مانگا"

"وہی جو ہر فوجی کی بیوی چاہتی ہے"

"اور ہر فوجی کی بیوی کیا چاہتی ہے"

"اگر وہ فوج میں ہو تو وہ بھی اسے بھی اس کے ساتھ شہادت ہی چاہتی ہوگی " انکھوں میں نمی لیےاور اس کی طرف دیکھ کر بولی:

میں تہمارے بغیر کیا کروں گی جس دنیا میں تم نہ ہو میں نے اس دنیا کا کیا کرنا ہے" اس کی بات سہیل نے اسے گلے لگایا پھر ماتھے پہ بوسہ دیا۔۔۔۔

عمرے کا وقت بہت ہی خوبصورت گزرا تھا واپس اتے ہی انہوں نے اپنی ڈیوٹی جوائن کرنی تھی اسی لیے اگلے دنوں اپنے اپنے کام کے لیے بڑھ گئے جیسے کہ دونوں ہی اپنے کسی پروجیکٹ پر کام کر رہے تھے جو کہ بہت ضروری تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر پر ٹوپی لیے جلدی سے کرنل افس کی طرف بڑھ رہا تھا راستے میں وہ ایم ڈی سے مل کر ایا تھا

جس نے اسے بہت تنگ کیا تھا اسکے تمام شرارتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ جلدی سے پھر مل کے افس کی طرف قدم بڑھائے جیسے ہی وہ افس کے باہر پہنچا تو اس نے دروازے پر دستک دی اندر سے کم ان کی اواز سن کر کھول کر اندر بڑھا۔۔

"او نو جو ان آخر آپ کو خیال ا ہی گیا آنے کا"

"بس سر میں نے سوچا ہی آجاتا ہوں اور آخر کب تک آپ اکیلے کام کریں گے "سہیل شرارت سے بولا:

"جی آگے تو آپ ہی ہماری فوج کو سنبھال رہی ہے آپ کے بنا ہم کہاں پتہ بھی ہلا سکتے ہیں دھماکے کرنا تو بہت دور کی بات ہے " کرنل اسے دیکھتے ہوئے تنزیہ انداز میں بولے:

"ارے بس سر اتنی بھی تعریف نہ کیجیے معصوم سا بندہ ہوں سر بھی چڑھ سکتا ہوں" سہیل بالوں نے ہاتھ پھیر کر فخریہ انداز میں بولا:

اس کو انداز دیکھ کرنل کو تپ چڑگئی۔۔

"تمہیں پتا ہے ہم کتنی امپورٹنٹ پروجیکٹ کو کام کر رہیں ہیں یہ اپریشن کس قدر ضروری ہے اور تم ہو کے ابھی تک اس کی ان ویسٹیگیشن ہی نہیں کر سکے"

"نہیں سر کچھ ہو گئی ہے اور کچھ رہ گئی ہے وہی آپ سے ڈسکس کرنے آیا ہوں"

"شکر ہے اپ کو کام کا پتہ چل گیا چلیں اب کر لیں" کرنل صاحب اسے بیٹھنے کا کہتے ہوئے تنزیہ بولے ان کے تنز پر سہیل نیچے منہ کر کے مسکرایا اور جلدی سے پھر انہیں بتانے لگا۔

"سر ان کا نام تو نہیں پتا لیکن ان کا بہت زیادہ جو کام ہے وہ بحری رستوں سے ہوتا ہے سمگلنگ بحری راستوں سے کرتے ہیں اور سمندر کے درمیان انہوں نے ایک جگہ ہے جہاں سے دوسرے ملک جیسے ہی ان کے جہاز گزرتے ہیں تو وہاں سے مال لوڑ کیا جاتا ہے" تمام ڈسکس کرنے کے بعد وہ کرنا سہیل ان کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

"گڈ نوجوان تم نے بہت اچھا کام کیا ہے ہمارے پاس ایک بہت ہی اچھا افیسر ہے ہم ان سے بات کرتے ہیں پھر آپ سے بات کریں گے آپ کے پاس ایک مہینہ ہے جلد سے جلد انویسٹیگیشن کر کے اس بندے کا پتہ چاہیے"

"اوکے سر "سلوٹ کے انداز میں ہاتھ کو ماتھے تک لے جاتے واپسی کے لیے مڑ گیا۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مہینہ کس طرح سے گزرا کسی کو پتہ ہی نہیں چلا اور ہر کوئی اپنے کام میں مصروف تھا ایم ڈی اور سہیل اپنے اپریشن کی تیاری میں مگن تھے اس بندے کو ڈھوڈنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے کرنل کے ساتھ ایک بار انہوں نے ایک دوبار ڈسکس کیا تھا انہوں نے حل بھی بتایا تھا کچھ ان کے بارے میں معلومات مل گئی تھی ان کا ایک بندہ

ہاتھ اگیا تھا لیکن کچھ زیادہ پتہ نہیں چل سکا تھا ان کے بندے اتنے مضبوط تھے بالکل بھی اپنے مالک کا نام بالکل نہیں بتا رہے تھے انہیں ہر طرح کا ٹورچر دیا جا چکا تھا کبھی کبھی تو ایم ڈی کہتا تھا یہ لوگ پتھر کے ہیں انہیں اتنی مار کا بھی کوئی اثر نہیں ہوتا ان سارے معاملات کو دیکھ کے دیکھتے ہیں چھ مہینے گزر چکے تھے جس میں مسکان اور وہ تین چار بار ہی ملے تھے ویک اینڈ پہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان چھ مہینے میں کچھ بری اور کچھ اچھی چیزیں ہوئی تھیں جن میں خلیفہ خاندان پر ایک اور قیامت ٹوٹی تھی زینب بیگم کا انتقال جو کہ بہت ہی دکھ کی خبر تھی مسکان ٹائم پر پہنچ گئی تھی جبکہ علی اور سسہیل نہیں پہنچ سکے تھے جس کا غم ہمیشہ رہنے والا تھا ان دنوں میں سہیل مشن کے لیے افغانستان گیا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ ا نہیں سکا تھا جب کہ علی کو فلائٹ ہی نہیں ملی تھی وہ بہت مشکل کوششوں کے بعد بھی نہ سکا شاہ زیب اور ہارون اکیلے ہو چکے تھے شہرین،خنان اور امان صاحب ان کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے لیکن جو ماں اور باپ ہے وہ ماں باپ ہی ہوتے ہیں یہی بات تھی کہ ان کے ماں باپ کی کمی کو کوئی پوری نہیں کر سکتا تھا اور اچھی خبر دی تھی مسکان کی طرف سے اچھی خبر تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج پھر وہ کرنل کے ساتھ معاملہ ڈسکس کرنے آیا تھا بہت سے اپریشن تھے جس کی وجہ سے یہ معاملہ پیچھے رہ گیا تھا آئے دن کو نہ کوئی اپریشنز انہیں ہل کرنا ہوتا تھا تو اب بھی وہ کرنل کے سامنے بیٹھا معاملہ ڈسکس کر رہا تھا۔۔

"مجھے یہ لگتا ہے کہ وہ اتنی اسانی سے ہمارے ہاتھ نہیں آئے گے ہم میں سے کسی کو ان کے بیچ میں جانا ہوگا معاملے کو حل کرنے کے لیے "سہیل نے اپنی سمجھداری سے کرنل کو جواب دیا۔۔

"بالکل صحیح کہہ رہے ہوں مجھے بھی یہی لگتا ہے ہمیں کچھ نہ کچھ ایسا کرنا ہوگا کہ ہم جان سکیں کیونکہ اب تک جتنے بندے پکڑے ہیں ان میں کسی کچھ پتہ نہیں چل سکا یا تو ہمارے ہاتھ انے سے پہلے بھی مر جاتے ہیں یا پھر انہیں کوئی مار دیتا ہے سمجھ نہیں آتامعاملہ کیا ہے"

"جی سر ان کے رائٹ اور لیفٹ ہینڈ بھی ہیں جو مختلف جگہوں پہ لڑکیوں کو اس سمگل کرتے ہیں اور ان کے گردے دل اور پھیپھڑے بیچتے ہیں"

"مجھے سمجھ نہیں آتا کہ اج کل کی نسلوں کو کیا ہو گیا ہے اپنے ملک کو کس طرح تباہ کرنے لگے ہیں خیر اللہ خیر کرے گا ہم اس معاملے کو دیکھ لیں گے پانچ منٹ میں ایک

بہت ہی قابل افیسر سے ملوانا چاہوں گا جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ وہ تمہارے ساتھ کام کرے گی مجھے کہنا ہے تم اس کے ساتھ بہت اچھا کام کرو گے اور ہم اس معاملے کو حل کرنے کی کوشش کریں گے"

"جی سر بالکل ٹھیک ہے آپ نے کہا تھا افسر ہو گا اب آپ افیسر ہوں گی کہہ رہے ہیں لڑکی کا ایسی کسی ایسے کسی مشن میں ہونا خطرے سے خالی نہیں ہے"

"بیٹا تم فکر ہی مت کرو میرے جاننے والی ہے بہت کمال کی ہے تم نے ابھی ان کی سکلز چیک نہیں کیے جب تم دیکھو گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی وہ اتنا اچھا لڑتی ہیں اسے کسی کی ضرورت نہیں وہ بہت اچھے سے ہڈیاں توڑنا اور جوڑنا جانتی ہے" کرنل صاحب اسے مزید بتاتے ہوئے بولے:

"جی سر" سہیل جی بھر کر حیران ہوا اور امپریس بھی اخر ایسی بھی کون سی لڑکی تھی جس کی سکلز دیکھ کر اس کی انکھوں کھل جانی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آجاؤ بیٹا" اچانک سے پیچھے مڑتے ہوئے بولے۔۔

ان کے اواز دیتے ہی اچانک سے کل کی سٹڈی کا دروازہ کھلا اور اندر سے ایک لڑکی آئی جس کو دیکھ کر وہ ساکت رہ گیا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا دنیا کی ہر لڑکی امیجن کر سکتا تھا سوائے اس کے-----------------

----

جیسا کہ مسکان سیویل افیسر تھی وہ وہاں کے انتظامات دیکھتی تھی اور بہت سے لوگ اس کے اندر کام کرتے تھے وہ اپنے کسی اپریشن کی رپورٹ تیار کر رہی تھی کہ اچانک کو اس کا فون بلنک ہوا رپورٹس میں ذرا ہٹا کر اس نے موبائل کو دیکھا اور نمبر دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ اگی---------

"جی تو کرنل صاحب کیسے یاد کیا"

"افیسر ہم نے سوچا ہمارے اتنے اچھے افیسر فری بیٹھے ہیں ہم ان سے کوئی کام کیوں نہیں لیتے بس یہی سوچتے ہوئے میں اپ کو کال ملا دی کیا پھر اپ کب تک ویلی رہیں گی ہمارے بھی کبھی کام آئے "کرنل شرارت سے بولے:

"ارے یہ تو اپ نے بہت نیک کام کیا اچھا ہے ہم غریبوں کو کام دے دیا ورنہ ہمیں تو کام نہیں ملتا "وہ ان کی باتوں کو سن کر شرارت سے بولی:

"بس دیکھ لیں بیٹا ہمیں پتہ چل جاتا ہے کہ ہمارے قابل بچے کیا کر رہے ہیں"

"جی بالکل کیسی ہیں اپ انکل"

"الحمدللہ بیٹا بالکل ٹھیک تم سناؤ کام کیسے جا رہا ہے"

اج کل کی کچھ اپریشنز پہ کام ہو رہا ہے بس کچھ نہیں رپورٹ تیار کر رہی تھی میں اج کل پتہ چلا ہے کہ کچھ لوگ ہیں جو سمندر کے درمیان سمغلنگ کا کام کررہے ہمارے ملک کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں بس اسی کا رپورٹ تیار کرنے کو کرنل نے کہا تھا" "ارے اپ نے تو ہمارے دل کی بات کہہ دی ہمیں بھی یہی رپورٹ تیار کرنے کو کہا گیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے قابل افسر کے ساتھ مل کر اس پر کام کریں ہمیں آپ پہ پورا یقین ہے کہ اگر آپ وہ ہمارے قابل افیسر مل کر کام کریں گے تو ہم انشاءاللہ اس معاملے کو ضرور حل کریں گے"

"جی یہ تو اپ کی بہت بالکل ٹھیک ہیں لیکن یہ معاملہ اتنے آسانی سے حل نہیں ہونے والا مجھے لگتا ہے اس کی انویسٹیگیشن کرنے کے لیے ہمیں مہینے اور سال بھی لگ سکتے ہیں کیونکہ جتنا یہ معاملہ پھیلا ہوا ہے مجھے لگتا نہیں ہے کہ یہ اتنی اسانی سے حل ہوگا "

مسکان اپنی دور اندیشی سے بولی:

"بالکل ٹھیک کہا بیٹا اپ نے مجھے یہ معاملہ ایسا ہی لگتا ہے لیکن کسی نے تو حل کرنا ہی ہے نا تو ہم نے سوچا اب ہم اور آپ ہی کیوں نہ اس معاملے کو حل کر لیں اخر ہم کب تک اپنی نوجوان نسل کو تباہ ہوتے دیکھ سکتے ہیں"

"جی بالکل اپ نے سہی کہا"

"تو بیٹا آپ بتا دیں آپ کس دن فری پھر آپ اکر یہاں ملیں مجھ سے اور ہم اس معاملے کو آفیسر کے ساتھ ڈسکس کر لیں"

"ابھی تو نہیں انشاءاللہ شروع کرتے ہیں اگلے مہینہ میں آو گی آپ سے ملنے"

"چلیں اب تو ہمیں آپ سے ٹائم لینا پڑے گا"

"یہ اپ کیسی باتیں کر رہے ہیں سر ،بات یہ ہے کہ میں کچھ دن بہت بزی ہوں اپ کو پتہ ہے یہاں رپورٹس تیار کرنی ہوتی ہیں کام ہوتے ہیں اپریشنز دیکھنے ہوتے ہیں اپنے ٹریننگ کروانی ہوتی ہے اورکچھ اس ٹریننگز کے دن ہیں اس لیے نیکسٹ منتھ فری ہو جاؤ گی تو پھر ہم تسلی سے اس معاملے کو ڈسکس کریں گے"

" اوکے بیٹا میں اپ کا انتظار کروں گا اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ"

" اللہ حافظ" ان سے بات کرنے کے بعد وہ پھر سے اپنی رپورٹ تیار کر لیں مگن ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ باہر آئی سامنے انسان کو دیکھ کر ساکت رہ گئی سب سوچ سکتی تھی سوائے اس کے سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ کھڑی سوچ ہی رہی تھی کہ کرنل کی اواز نے اس کو سوچ سے نکالا:

"ارے بیٹا وہاں کیوں کھڑی ہو یہاں اؤ نا "مسکان چلتے ہو ٹیبل کے پاس آئی۔۔

"جی انکل آمین کرنل سر"

"ہاں تو جناب اس سے ملوں یہ ہماری بیٹی مسکان ہے آج یہ تمہارے ساتھ سپریشن میں کام کرے گی ماشاءاللہ سے بہت قابل اور بہت ہی سکل فل ہے تم دونوں مل کر کام کروگے اس سے ملو میرا بہت قابل افسر ہے ہم دونوں مل لو مجھے ذرا میٹنگ پہ جانا ہے میں وہاں سے ہو کر اتا ہوں" یہ بولتے ہی باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔

"السلام علیکم "آخر سہیل نے اگے بڑھتے ہوئے اسے سلام کیا۔۔

"وعلیکم السلام "مسکانمصوفے کی طرف بڑھتے ہوئے بولی:

" جی تو وہ آپ آفیسر ہیں جن کے ساتھ مجھے کام کرنا ہے سو آپ اور میں اکٹھے ہوں گے" اس کے چہرے سے لگے خوشی جھلک رہی تھی۔۔

"بالکل"

"تم کرنل کو کیسے جانتی ہوں اور تم انکل بھی کہہ رہی تھی"

"میں انہیں شروع سے جانتی ہیں میرے میری ٹریننگ دی تھی الموسٹ ٹرینگ ان کے انڈر ہوئی تھی"

"لیکن یہ تو ایئر فورس کے افیسر تمہاری ٹریننگ ان کے انڈر کیسے ہو ئی "سہیل اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"ہاں تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن جب ہم نے پیراشوٹ اور دوسری ٹریننگ لینی تھی تب یہی ہمارے افیسر تھے"

"اچھا کیسی ہو تم"

"میں ٹھیک ہوں تم سناؤ اب طبیعت کیسی ہے"

"میں بالکل ٹھیک ٹھاک تمیں نہیں لگتا تمہیں اس مشن کے لیے نہیں آنا چاہیے تھا"

"نہیں مجھے ایسا نہیں لگتا کیونکہ انکل نے بہت پیار سے مجھے بلایا تھا ورنہ تم جانتے ہو میں کتنی بزی ہوتی ہوں"

"یہ تو تم نے ٹھیک کہا چلو پھر سب کے ساتھ ہیں مل کر پلین کو ڈسکس کر لیتے ہیں

"دونوں ہی اٹھتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"السلام علیکم گائز ان سے ملیں یہ ہماری افیسر ہے جو اس مشن میں ہمارے ساتھ کام کریں گے کرنل نے انہیں مشن پہ ہمارے ساتھ کام کرنے کے لیے بلایا ہیں "سہیل سب مسکان کا تعارف کراتے ہوئے بولا:

"وعلیکم السلام لیکن اس مشن کے لیے سر لیڈی افسر کیسے رکھ سکتے ہیں "وہاج جو کہ جونیئر تھا حیرانی سے بولا:

"بچے آپ اس کی فکر نہ کریں اور ہم اپنے مشن پہ دھیان دیتے ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ اس مشن کو لے رہی فی میل یا میل کام کر رہا ہے مشن یہ ہے کہ ہم اس اپریشن کو کس طرح حل کرتے ہیں سو اسی کو لے کر ہم آگے بڑھتے ہیں اپ مجھے وہ ساری ڈیٹیل دیں جو اب تک اپ کا اکھٹی کر چکے ہیں" سہیل اس کے دو ٹوک

انداز پہ مسکرایا جب کہ تمام آفیسر نے حیرت سے اسے دیکھا جو خود بچی لگتی تھی اور انہیں بچہ کہہ رہی تھی ہائٹ کوئی اتنی خاص نہیں تھی ان میں کھڑی بچی ہی لگ رہی تھی۔۔

"مجھے لگتا ہے آپ کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے میں پورے 24 سال کا ہوں اور آپ بچہ کہہ رہی ہیں "وہاج کو اپنا بچہ کہہ جانا کچھ زیادہ ہی فیل ہو گیا تھا تو اس لیے مسکان کو ٹوک کر بولا:

"ریلی میں 26 کی ہوں سو تم بچے ہو" اس کی بات سن سب کی انکھیں کھل گئی۔۔

"اپ جھوٹ بول رہے ہیں نا آپ مذاق کر رہی ہیں نہ"

"میرا نہیں خیال اپ کا اور میرا مذاق بنتا ہے اپ میری پھوپھو کے بیٹے تو ہیں نہیں اور جو ہیں ان کے ساتھ مذاق کر لیتی ہوں "دونوں بازو سینے پر باندھتے ہوئے اس کی طرف مڑ کر بولی اس کی بات سن سہیل نے قہقہہ ضبط کیا۔۔

"میرا خیال ہے وقت بہت ہو چکا ہے ہمیں واقعی اپنے مشن کو ڈسکس کرنا چاہیے ہماری آفیسر کے پاس ٹائم نہیں ہے واپس بھی جانا ہے" معاملے کو سنبھالتے ہوئے بولا:

اور ایم ڈی ابھی تک نہیں آیا کہاں رہ گیا ہے وہ کال کروں اسے" سہیل ایم ڈی کو نا پا کر وہاج سے بولا:

"وہ بس آرہا ہے ابھی اس نے مجھے بتایا ہیں"

"چلو پھر کانفرنس روم میں چلتے ہیں وہیں جا کر تمام معاملہ ڈسکس ہوں گے" ایم ڈی جیسے ہی کانفرنس روم پہنچا تو ان کو دیکھ کے اس یہ آنکھیں کھل گئی۔۔

"ارے تم نے بتایا ہی نہیں بھابھی آئی ہیں "اس کی بات سن مسکان کا چہرا تیزی سے سرخ ہوا جبکہ سہیل نے غصے سے اسے دیکھا۔۔

"ارے یہ تم بھابھی کسے بول رہے ہو یہ ہماری نئ آفیسر ہے ساتھ مشن پہ کام کریں گی" سب نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغ ہل گیا ہو کہ

"بھابھی ہمارے ساتھ میشن میں کام کر رہی ہیں اور تو نے بتایا بھی نہیں "ایم ڈی کی بات سب نے اسے ایسے دیکھا کہ اب تو گیا۔۔۔۔

"اسلام ولیکم ائی تھنک اپ کو اتنا نہیں بتایا گیا کہ کسی بھی بڑے افسر سے بات کرنے سے پہلے اجازت لی جاتی ہے"و

ایک دم مسکان کا لہجہ سخت ہوا۔

"سوری وعلیکم السلام "ایم ڈی نے حیرانی سے سہیل کو دیکھا جو اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جی تو جیسے کہ ہم اس مشن پہ کچھ ریسرچ کر چکے ہیں اور کچھ ہماری باقی ہے جن میں ابھی تک کوئی بھی ایسی خاص بات ہمیں پتہ نہیں چل سکی جسے ہم ان کے بارے میں یا ان کی لوکیشن کو دیکھ سکیں اور جو بندے ملے ہیں وہ بھی ہماری کسی کام کے نہیں ائے جتنا مجھے کرنل نے بتایا ہے ان سب حالات کو دیکھتے ہوئے میں سب کو ان کے کام بتاؤں گی تاکہ ہم آسانی سے اس مشن کو سالو کر سکیں جیسے کہ مجھے دوبارہ کراچی جانا ہے سو میں چاہتی ہوں جو یہاں رہ رہے ہیں وہ بھی اس مشن پر پوری توجہ دیں میں سب کی دو دو کی ٹیم بناؤں گی وہ ہر ایک مسئلے کو حل کریں گے وہاج اور ذیشان ایک ٹیم ہوں گے یہ ان سب بندوں کے موبائل کی تمام ریکارڈنگز اور جتنا بھی ڈیٹا ہے وہ ہمیں نکال کے دیں گے ارسلان اور مرتسم یہ دونوں ان کی لوکیشن کا پتہ لگانے کی ہر کوشش کریں گے ارتضا اور حارث یہ دونوں ارسلان اور مرتسم کے ساتھ مل کر ہر اس جگہ کو دیکھیں گے جہاں لگتا ہے کوئی بھی ایسی ہو سکتی ہے ،پورے ایک مہینے کے بعد مجھے ڈیٹیل چاہیے اور رہ گیا آپ کے آفیسر یعنی کہ سہیل رضا وہ میرے ساتھ کراچی

چلیں گے تاکہ ہم وہاں کے تمام معاملات کو دیکھ سکیں جیسا کہ کہا گیا ہے اس سمندر کے درمیان میں ان کا اڈا ہے اس جگہ کو دیکھیں گے اور پھر پورے ایک مہینے کے بعد یہ اکر اپڈیٹ دیں گے کسی کو کوئی سوال یا کوئی بھی ایسی بات جو کسی کو سمجھ نہ ائی ہو یا کسی کو کسی سے مسئلہ ہو تو وہ مجھے بتا سکتا ہے "مسکان چیزوں کو سمیٹتے ہوئے اس کو ان سب کو دیکھ کر بولی:

"نہیں مسئلہ تو کوئی نہیں ہے لیکن کیا سہیل ہی صرف آپ کے ساتھ جا سکتا ہے "اس کے بات سن مسکان نے سہیل کو دیکھا اور پھر ایم ڈی کو اور پھر اس کی طرف چہرہ موڑتے ہوئے بولی:

"میرا نہیں خیال کیا آپ کو اس چیز سے مسئلہ ہونا چاہیے ہاں البتہ اگر آپ کو کام میں کوئی مسئلہ ہے تو اپ مجھے بتا سکتے ہیں باقی جو میرے معاملات ہیں وہ میں بہت اچھے سے جانتی ہوں اگر اپ کو پھر بھی کوئی مسئلہ ہے تو میں آپ کرنل کو بتانا چاہے تو میں کرنل کے سامنے یہ بات کرنے کا کہنا چاہوں گی اپ ان کے سامنے یہ بات کر سکتے ہیں"
مسکان کی بات سنیں وہاج گڑبڑایا اور فورا سے بولا:

"نہیں افسر ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم پورے ایک مہینے بعد اپ کو اپڈیٹ دے دیں گے" آہستہ آہستہ کر کے سب باہر کی طرف بڑھ گئے جیسے ہی ایم ڈی جانے لگا مسکان نے اس کو روکا۔۔

"السلام علیکم بھائی"

"وعلیکم السلام امین افیسر"

"نہیں ابھی بھابھی ہوں سوری میں نے آپ کے ساتھ اس طرح سے بات کی اپ کو بھی یہ دیکھنا چاہیے تھا کہ یہاں اتنے لوگ بیٹھے ہیں"

"جی بھابی غلطی آپ کی نہیں ہے اپ کیوں سوری کر رہی ہے"

"اوکے تو اب مجھے جانا ہو گا تم میرے ساتھ چلو مجھے کرنل سے کچھ بات کرنی ہے" اور اپنا سامان اٹھاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئی جبکہ ایم ڈی سہیل کے پاس پہنچا۔۔

"کمال ہو گیا اور تیرے تو دل کی بات سے سچی ہو گئی یہ ویسے بھی بڑی یاد آرہی تھی اب تو اسی کے پاس جا رہا ہے ہائے! کاش ہمارے بھی ایسے دن ہوتے ہیں تیری بھابھی

بھی ایسا کام کریں اور ہمارا بھی نام فخر سے اونچا ہوتا "ایم ڈی ٹھنڈیاں بھرتا ہوا بولا اس کی بات سن لیں اس کی کمر میں کھینچ کر تھپڑ دیا اور بولا:

"شرم تو نہیں آتی اتنے لوگوں کے سامنے تو نے مجھے شرمندہ کروایا اور ویسے بھی ہم وہاں کام کرنے جا رہے ہیں"

"ہاں جیسے میں تیرے کاموں کو نہیں جانتا "ایم ڈی میں نے معنی خیزی سے بولا اس کی بات سن سہیل نے اس کے سر پر دوبارہ میں تھپڑ مارا اور بولا:

بکو اس بند کر اور سیدھا چل لے اس سے پہلے وہ واپس ائے اور تجھے بتا دیں "ایم ڈی اس کی بات فورا سے باہر نکلا سہیل سر جھڑکتے ہوئے مسکان کی طرف بڑھ گیا--------

----

"السلام علیکم انکل کیسے ہیں اپ، اپ کی میٹنگ کیسی رہی"

"میں بالکل ٹھیک میرا بیٹا آپ سناؤ اپ کیسی ہو"

"الحمدللہ میں بالکل ٹھیک میں نے اس معاملے کو ہر نظریے سے دیکھا ہے اور اب میں جا رہی ہوں کہ ہم سب اپنے اس معاملے پر جلد سے جلد کام شروع کریں تو میری چاہتی ہوں کہ سہیل کو میرے ساتھ جانے کی اجازت دی جائے"

"بالکل بیٹا اپ نے جو فیصلہ کیا ہے سہی ہی کیا ہو گا مجھے آپ پر پورا یقین ہے اپ کی قابلیت پہ کوئی شک نہیں "کرنل کے لہجے میں اتنی مٹھاس دیکھ سہیل کی انکھیں کھل گئی کہاں وہ ان سے کبھی مسکرا کر بات نہیں کرتے تھے۔۔

کہاں بیٹا ہو رہا تھا اور فورا سے اجازت بھی دے دی تھی جبکہ انہیں تو ملتی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھے اپ کو ایک اور بات بھی بتانی ہے"

"جی بیٹا بتائیں آپ"

تو میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ یہ صرف آپ کے افسر نہیں ہیں" اور رکی کرنل نے سوالی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔

"بلکہ اپ کے داماد بھی ہیں ان سے شادی ہوئی ہے میری اور یہ میرے کزن بھی ہیں "اس کے بعد سن کرنل صاحب خوشی سے اگے بڑھے اور ان دونوں کو ماتھا چوما۔

"ارے واہ پھر تو اج تم بالکل نہیں جا سکتی آج تمہاری میری طرف دعوت ہے تمہاری انٹی اتنے دنوں سے تمہیں یاد کر رہی ہے ضرور چکر لگانا میں بتاؤں گا اسے جا کر اور تم نے بتایا بھی نہیں"

"مجھے تو خود اب پتہ چلا ہے سر جی اپ کو کہاں سے بتاتا "وہ پہلی بات اونچی اور دوسری بات اہستہ اواز میں بولا:

"چلیں انکل اب ہمیں اجازت دیں انشاءاللہ اگلی بات میں ضرور انٹی سے ملنے اؤں گی یہ شاید ہو سکتا ہے جاتے ہوئے ملوں پر دعوت اگلی بار ہی ہو گئ آپ کو پتہ ہے میرا ایں جنٹ آئی ہوں صرف اپ کے لیے"

"جی میرا بیٹا جیسے آپ کی مرضی "

"اور اس گدھے کو بھی کچھ سکھا دو "اپنی اتنی بےعزتی سن سہیل کی انکھیں کھل گئ "کرنل سر اپ کو نہیں لگتا اپ نے میری بہت زیادہ تعریف کر دی ہے اب اور تعریف کی ضرورت نہیں رہی" سہیل سر جھڑکتے ہوئے بولا:

"ارے تم فکر نہ کرو یہ تو میری بیٹی ہے تمہیں کچھ نہیں کہے گی میں جانتا ہوں یہ بہت اچھی ہیں "کرنل مسکان کے سر کو تھپتھپاتے ہوئے بولے:

"یہ تو مجھے بھی پتہ ہے کہ یہ بہت اچھی ہیں اور بہت پیاری بھی ہے اب اور بھی پیاری ہو گئی ہے" سہیل انتہائی اہستگی سے منہ میں بڑبڑایا اس کی اواز صرف مسکان تک ہی پہنچی تھی جبکہ کرنل صاحب سوالیاں نظروں سے دیکھ رہے تھے مسکان نے اس کو گھور کر دیکھا۔۔

"چلیں ہم چلتے ہیں اللہ حافظ"

"اللہ حافظ بیٹا "اور باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیس پہ کام کرتے کرتے انہیں چار مہینے گزر نے پتہ ہی نہیں چلا آخری مہینوں میں مسکان کو چھٹیاں دے دی گئی تھیں لیکن پھر بھی گھر رہ کر ان کے تمام انتظامات دیکھ

رہی تھی دشمنوں کی طرف سے دھمکیاں بھی پوری تھیں وہ ہر طرح سے معاملے کو سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پلان کے مطابق وہ سب کوئٹہ پہنچ چکے تھے جیسے کہ انہوں نے یہاں پر پہنچنا تھا یہاں پہ ایک بہت بڑا ہے جہاں واپس مقدار میں ڈرگ سیل ہوتے تھے تو ان کے ساری پلان کے مطابق وہاں پہنچ چکے تھے بس حملہ کرنا رہ گیا تھا۔۔

سہیل جانا نہیں چاہتا تھا لیکن جیسے کہ وہ کیپٹن تھا تو اسے جانا پڑا اہستہ سے اگے بڑھتے ہوئے وہ تمام معاملات دیکھ رہے تھے جس طرح اس طرح جیسے جیسے وہ بڑھ رہے تھے ویسے ویسے ان کی ہمت بڑھتی جا رہی تھی ابھی وہ بڑھ ہی رہے تھے کہ اچانک سہیل کا فون بجا اس نے فورا سے فون کو دیکھا مسکان کا نمبر آرہا تھا اس کا نمبر دیکھ اس کی چھٹی کی اس میں غلط ہونے کا بتایا کال سن کر وہ اس ساکت رہ گیا۔۔

کالا سوٹ پہنے چادر سے چہرہ چھپائے ایک شخص جس کے ہاتھ میں فون تھا اور اس نے فون کان سے لگاتے ہی کہا:

"وہ جا چکا ہے اب ہم اپنے پلان پہ کام کر سکتے ہیں" اس نے موچھو کو تاؤ دیتے ہوئے یہ بولا کہ سپیکر سے اواز ابھری۔۔

"گڈ اپنے ٹارگٹ پہ نظر رکھو ہمیں بہت جلد اس کا نتیجہ چاہیے یاد رکھنا اگر تم اسے نہیں مار سکے تو اپنی لاش کی گارنٹی مت مانگنا "یہ کہتے ہیں کٹ جانے کی اواز ائی اس کے بات سن چادر لیے وہ شخص کپکپا کر رہ گیا اور فورا سے اپنی جیب میں گن کو تلاشہ اس کو وہیں پا کر اطمینان کا سانس لیتے ہوئے ڈر کے پیچھے چھپ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان کب سے گھبراہٹ سے ادھر چکر لگا رہی تھی ابھی تک ان کو کچھ پتہ نہیں چل سکا تھا یہ کیس بہت مشکل تھا وہ کال ملا رہی تھی لیکن کال ہی نہیں لگ رہی تھی شاید وہ بھی راستے میں ہوں لیکن اس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا گھبراہٹ کو محسوس کرتے ہوئے وہ آہستہ سے بالکنی کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بالکنی میں کھڑی وہ اتاروں کو دیکھ رہی تھی اور اپنے ہر اس خوبصورت لمحے کو یاد کر رہی تھی جو اس کے ساتھ گزرا تھا کیا وہ کبھی اسے چھوڑ کر یا اس کے بنا رہ سکتی تھی تو دل نے فورا ہی نہ ہمیں جواب دیا ابھی وہ یہی باتیں سوچ ہی رہی تھی کہ کوئی چیز اس

میں اکر لگی اور اس کے جسم سے پھوٹ پھوٹ کر خون باہر آنے لگا اور وہیں گر گئی

"انمول کھانا وغیرہ کھلا دیا ہے نا تم نے "شہرین بیگم انمول سے پوچھتے ہوئے بولی:

"جی وہ میں نے بھابھی کھانا کھلا دیا ہے بھابی بھی انہیں دیکھ آئی ہیں وہ بالکل ٹھیک ہیں آپ کو پتہ ہے وہ اپنے ضروری مشن پہ ہیں اسی لیے تھوڑی پریشان تھی"

"چلو ٹھیک ہے اللہ انہیں کامیاب کرے تھوڑی دیر تک انہیں چائے یا دودھ دے دینا تمہیں پتہ ہے نا وہ اس معاملے میں کتنا آج کل چور ہو گئی ہیں کچھ اس کی طبیعت بھی نہیں تھی "شہرین بیگم محبت سے انمول کے گال کو تھپتھپاتے ہوئے بولی:

ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ اچانک گولی چلنے کی اواز ائی گولی کی اواز سن شہری بیگم نے فورا سے دل پہ ہاتھ رکھا اور وہ سب باہر بھاگے باہر کوئی بھی نہیں تھا باہر کسی کو نہ پا کر وہ اندر آئے اور انمول چائے لے کر سے مسکان کمرے کی طرف بڑھی اور اس نے

دروازہ کھولا ہی تھا اندر جھانکا تو کوئی بھی نہیں تھا اسے لگا واش روم میں میں ہو گی اسی لیے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی کچھ دیر گزرنے کے بعد اسے واش روم سے کوئی اواز نہ آئی تو اونچی اواز میں چلائی "بھابھی اپ واش روم میں ہے"

"بھابھی "کوئی اواز نہ آنے پر اس نے ادھر ادھر دیکھا کہ اچانک اس کی نظر بالکنی کے کھلے دروازے پر پڑی تو فورا سے اس کی طرف بڑھی بالکنی کے دروازے پہنچتے ہی اس کے قدم جامد ہوئے اور انکھوں سے پانی جمع ہو نے لگا ہوا مسکان نیچے پڑی تھی اور اس کے جسم سے فوارے کی طرح خون نکل رہا تھا اس کو ایسی حالت میں دیکھ اونچی اواز میں چلائی۔۔

"ماما بابا"

"بھابھی "اس کی چیخ سن سب نے شہرین نے دل پہ ہاتھ رکھا اور فورا سے اوپر کی طرف بھاگی جیسے ہی وہ سب اوپر ائے مسکان کو اس حالت میں دیکھ وہیں پر ساکت ہوئے۔۔

شرین بیگم نے جلدی سے شازیب اور علی کو اواز دی اور فورا سے اوپر آنے کا کہا اور فورا سے اگے بڑھ کر مسکان کا سر گود میں رکھا

"مسکان"اور اوازیں دینے لگی۔۔

"یہ کیسے ہو گیا ابھی تو بالکل ٹھیک تھی بھابھی میں ابھی دیکھ کر گئی تھی "انمول ہوتے ہوئے بولی:

"ارے یہ ان سب باتوں کا وقت نہیں ہے اسے جلدی سے اٹھاؤ ہاسپٹل لے کے جانا پڑے گا پہلے ہی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے سہیل بھی یہاں پر نہیں ہے ورنہ ایسا کبھی نہ ہوتا "اس کی حالت دیکھ سبھی کی انکھوں سے انسو آرہے تھے۔۔۔

علی نے جلدی جلدی اس کو ان کو اٹھایا اس کے لیے گاڑی کی طرف بڑھے گاڑی میں نائشہ شہرین ، شازیب ہاسپٹل کی طرف بڑھے جب کہ زین صاحب انمول اور زائشہ تینوں دوسری گاڑی میں نکلے انم رقیہ بیگم کے ساتھ گھر ہی تھی انہیں اپنے گھر میں ہی رہنے کا کہا تھا کیوں نہ کہ ابھی مسکان کا کچھ پتہ نہیں تھا اور وہ نہیں چاہتے تھے رقیہ بیگم کی طبیعت خراب ہو جائے اور وہ کسی بڑی مشکل میں پھنسے اس لیے انہوں نے پرہیز کرنا ہی بہتر سمجھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی جیسے ہی مسکان کو ہاسپٹل لایا گیاتو ڈاکٹر نے ہاتھ لگانے سے انکار کر کے پولیس کی کیس ہے ڈاکٹر کی بات سن شہرین فورا سے آگے بڑھی اور بولی:

"یہ ارمی میں کیپٹن ہے اب ایسا نہ کریں پلیز"ڈاکٹرنے ان کے بات کا یقین نہ کیا ابھی وہ یہ بات کر ہی رہے تھے کہ نل بھاگتے ہوئے وہاں۔۔

"کیا ہوا ہے میری بیٹی کو "کرنل کو دیکھ ڈاکٹر فورا سے ان کی طرف بڑھ گی۔۔

"کرنل کی بیٹی آپ نے بتایا کیوں نہیں" اور فورا سے مسکان کو لیے ائی سی یو کی طرف بڑھ گئے سب باہر بہت پریشان تھے کرنل پریشان تھا ہر کسی کی زبان پر دعا تھی ابھی انہیں بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ ڈاکٹر باہر آئی انہیں باہر آتا دیکھ جلدی سے سب ان کی طرف بڑھے۔۔

"کیا بات ہے ڈاکٹر "علی نے اگے بڑھتے ہوئے پوچھا ڈاکٹر کے ساتھ نرس بھی ائی تھی اور نرس فورن سے کچھ کاغذات ان کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی:

یہ لیں اپ ان پر سائن کر دیں ہم بچے اور ماں میں سے کسی ایک کو بچا سکتے ہیں کسی بھی نقصان کی صورت میں ہم سے ذمہ دار نہ ہوں گے ان کے ہسبینڈ کو کال کی جائے انہیں بتایا جائے تاکہ وہ سائن کریں ہمارے پاس ٹائم بہت کم ہے بہت خون ضائع ہو چکا ہے" ان کی بات سن سب ساکت رہ گئے وہ کبھی بھی ایسا نہیں چاہتے تھے لیکن حالات ایسے ہو چکے تھے--------

کرنل اپنے فون سے سہیل کو کال ملائی لیکن وہ اٹینڈ ہی نہیں کر رہا تھا کہ اچانک انہوں نے مسکان کو فون مانگا اور اس سے کال کی تین چار کال کے بعد آخر کال اٹھا لی گئی اور سہیل بولا اس کو تمام سچویشن بتانے کے بعد کرنل سر پکڑ کے بیٹھ گئے انہیں ہر وہ لمحہ یاد آیا تھا اور مسکان کی شرارتیں جب ان کی سٹوڈنٹ بن کر ائی تھی ان کی خود کی بھی دو بیٹیاں تھیں وہ انہیں اپنی بیٹیوں کی طرح ہی عزیز تھی----------

----

اچانک اس کے ساتھیوں نے اس کا کندھا ہلایا اور پوچھا:

"کیا ہوا ہے سب خیر ہے "ایم ڈی کندے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا:

"کچھ ٹھیک نہیں ہے مسکان کو ہم گولی لگی ہے ڈاکٹر نے جواب دے دیا ہے "سہیل نے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا اس کی انکھوں میں نمی دیکھتے ہوئے ایم ڈی نے جلدی سے گلے لگا یا۔۔

"فکر نہ کرو بھابھی بالکل ٹھیک ہو جائیں گی مجھے اللہ کا پورا یقین ہے مجھے پورا شک ہے یہ ان کا ہی کام ہے انہیں ہم پر شک ہو چکا ہو گا بری طرح ان کی پلان پھنس چکے ہیں لیکن اب ہم نے بھابھی کے پلان پر عمل کرتے ہوئے ان کو تباہ کرنا ہے "سہیل کی ہمت بڑھاتے ہوئے بولا اس کے بات سن سہیل نے نفرت بھری نظروں سے اس مقام کو دیکھا پھر وہاں حملہ کر دیا جس ہم نے اس کے ساتھ زخمی ہوئے تھے لیکن شکر کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا تھا اج کی رات انہوں نے یہیں رہنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ لوگ اپنے کامیابی پانے کے بعد سہیل نے فورا ہی وضو کیا اور جائے نماز بیچھا کر بیٹھ گیا اس کے پیچھے ایم ڈی بھی تھا اور سر جھکا کر اپنی ہتھیلی پہ گرتے ہوئے انسوؤں کو دیکھنے لگا۔۔

"بے شک وہی تو وہ ہے جو آپ کی دعائیں سن لیتا ہے اسے الفاظوں کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی وہ تو بن کہے بھی سن لیتا ہے یہ سر جھکایا آنکھوں میں نمی لے آئے اس کا بندہ بیٹھا ہو تو وہ کہاں الفاظوں کو دیکھتا ہے وہ تو مانگنے والے کی شدت کو دیکھتا ہے کہ مانگنے والا کس شدت سے مانگ رہا ہے" آخر اس کا ضبط ٹوٹا اور پھوٹ کر رو دیا

--

"اے اللہ تو بڑا رحیم ہے تو بڑا کریم ہے بے شک تو ہر شے پہ قادر ہے ہم گنہگار ہیں سیاہ کار ہیں اگر تو معاف نہیں کرے گا تو کون کرے گا میں نے زندگی میں نیکیاں اگر کی ہیں تو اسی کے صدقے مجھے وہ عورت عطا کر دے مجھے میرا بچہ دے دیں میرے بچے اور میری بیوی کی زندگی لکھ دیں تو رحیم ہے تو کریم ہے تو جانتا ہے میں اس کے پاس نہیں جا سکتا لیکن تو تو ہر جگہ موجود ہے تو ہر شے پہ قادر ہے تجھے تیرے محبوب کا واسطہ "یہ کہتے ہی سہیل التجا کرنے لگا اور سجدے میں گر گیا۔۔۔۔۔

سہیل کی ڈاکٹر سے بات ہو چکی تھی اس نے ان کو اپریشن کرنے کے لیے کہہ دیا تھا

ہر کوئی آنکھوں میں نمی لیے سجدوں میں تھا مسکان سب کو ہی عزیز تھی رقیہ بیگم گھر میں انتہائی پریشان تھی وہ روتے ہوئے مسکان کی زندگی کے لیے دعائیں کر رہی تھی نہ صرف مسکان ان کو اپنا پوتا بھی عزیز تھا مسکان کے ساتھ ایک نازک سی جان جڑی ہوئی تھی سبھی ان دونوں کی زندگی چاہتے تھے لیکن اللہ کو جو منظور کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آئی:

"ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ابھی اپ دعا کریں "اور تیزی سے اپنے کیبن ان کی طرف بڑھ گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد واپس ائی اور ان سے بولی:

"ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کرنل صاحب ہم نے بڑے ڈاکٹرز کو بلایا ہے وہ کچھ سیکنڈ میں یہاں ہوں گے آپ فکر نہ کریں ہم اپنی پوری کوشش کریں گے انہیں بچانے کی اور بچے کو بھی گولی سینے سے کچھ دور لگی ہے وہ نکال دی گئی ہے خون بہت بہ چکا ہے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ زندگی بچا لی جائے" اور تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گئی کرنل نے اپنی آنکھوں کی نمی کو چھپایا اور مسجد کی طرف بڑھ گئے۔جہاں علی اور شاہزیب پہلے سے مجھے موجود تھے۔۔

"اے اللہ تو بڑا رحیم ہے تو کریم اس بچے کو زندگی بخش دے تو بڑا رحم ہے مجھے میری بیٹیوں کی طرح عزیز ہے تو ہی جو ہر شے کے قادر ہے تو وہی ہے جس نے یعقوب کو یوسف سے ملایا تو ہی ہے جس نے یونس کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا تو ہی ہے جو ہر کسی کو زندگی بخش سکتا ہے پھر اس کو زندگی بخش دے ان کی انکھوں سے نمی ٹپکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی ہاسپٹل بھی آئے ہی تھے کہ اچانک ڈاکٹر باہر آئی اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا کمبل میں لپٹا لپٹا ہوا اور ڈاکٹر نے ان لوگوں کی طرف بڑھایا:

"یہ لے ہم نے بچے کو بچا لیا ہے" ڈاکٹر کی بات سن ان سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ڈاکٹر کو شہرین نے ڈاکٹر سے پوچھا:

"مسکان کیسی ہے"

"ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں اسے بالکل بھی ہوش نہیں آیا اب دعا کریں اگلے 24 گھنٹے بہت مشکل ہے اگر اسے ہوش اگیا تو ٹھیک ورنہ ہم کچھ نہیں کر سکے گے، مجھے لگتا ہے وہ بہت پریشانی لیتی رہی ہیں ان کا دماغ ابھی ان حالات کو ایکسیپٹ نہیں کر رہا مجھے

لگتا ہے وہ بہت کچھ دماغ میں سوچ رہی ہوں یا شاید کسی کے لیے پریشان ہیں آپ دعا کریں" ڈاکٹر شہرین کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اپنے کیبن کی طرف بڑھ گئی جبکہ وہ سب وہ سب بچے کو دیکھنے لگے اتنی تکلیف سہی تھی اس کے لیے مسکان نے ،سب اس کے لیے کتنا ہوش تھے لیکن یہ وقت بہت تکلیف داہ تھا کاش وقت ایسا نہ ہوتا کاش حالات ایسے نہ ہوتے لیکن قسمت پہ کس کو زور چلتا ہے سب ہی بہت پریشان تھے رات گزر چکی تھی نائشہ بچے کو لیے گھر جا چکی تھی ہلکی ہلکی سردی کا موسم تھا اور ویسے بھی اسے گرمائش کی ضرورت تھی۔۔۔۔

شہرین صاحب علی شاہ زیب تھے رات گزر چکی تھی سہیل آچکا تھا وہ اپنے مشین میں کامیاب رہا تھا جلدی سے ہاسپٹل کی طرف بڑھے سہیل نے شیشے سے مسکان کو دیکھا اس کو اس طرح سے پٹیوں میں جکڑا دیکھ اس کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی اس نے کب ایسا سوچا تھا یہ وقت اس کی سوچ سے بھی زیادہ تکلیف دہ تھا۔۔۔۔۔

کچھ دیر ہی گزری تھی ڈاکٹر روم میں چیکپ کے لیے اندر گئی مسکان کو ہوش میں آتا دیکھ فورا سے باہر آئیں اور خوش ہوتے ہوئے بولی:

"الحمدللہ اپ کے پیشنٹ بالکل ٹھیک ہیں اللہ نے انہیں زندگی سے نواز دیا ہے مجھے امید نہیں تھی لیکن جیسے اللہ زندگی عطا کرے وہ واقعی بہت خوش قسمت ہیں ورنہ ایسے معاملات میں بچنا بہت مشکل ہوتا ہے"اور مسکراتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی ان کی بات سن سہیل کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے اور فورا سے مسجد کی طرف بڑھا

مسکان کے ہوش میں آنے کے بعد اس سے سبھی مل چکے تھے جبکہ نائشہ بھی گھر سے بچا لے آئی تھی نائشہ اس کے سامنے اتے پھوٹ پھوٹ کر رودی اور بولی:

"شرم تو نہیں آتی تمہیں تم نے ہمیں بہت رلایا ہے کل کی رات قیامت کی رات سے کم نہیں تھی تم سوچ بھی نہیں سکتی ہم پر کیا گزری ہے" مسکان انہیں اس طرح سے اپنے لیے پریشان ہوتے دیکھ مسکرائی اور اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس کو یقین دلایا کہ وہ ٹھیک ہے مسکان نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس سے اٹھا ہی نہیں جا رہا تھا پھر نائشہ اگے بڑھیں اور اس کی بیٹھنے میں مدد کی اور اس کے ہاتھ میں اس طرح سے بچے کو دیا:

"یہ دیکھو کتنا پیارا ہے اس کو چھوڑ کر جانے والی تھی تمہیں شرم نہیں آئی "نائشہ پھر سے روتے ہوئے بولی:

مسکان نے غور سے بچے کو دیکھا اور پھر اگے بڑھ کر اس کے ماتھے کا بوسہ لیا اور وہ ہو بہو سہیل جیسا تھا وہیں انکھیں وہیں ناک ،مسکان پہ سیاہ سلکی بال تھے اس کی انکھیں دیکھ مسکان کے شہروں پر مسکراہٹ آگئی اس کو ویسے بھی سہیل کی آنکھیں بہت پسند تھی بیٹے کی آنکھیں دیکھ چھوٹی سی شہد رنگ چمکتی آنکھیں اس کی، یوں تھی جیسے کانچ ہوں فورا سے اس کی انکھوں پہ بوسہ دیا۔۔۔۔

کچھ دیر بیٹھ کر سب جا چکے تھے شہرین اور نائشہ تھے کیوں نہ کہ مسکان کو بہت مشکل ہونی تھی ظاہر ہے اس کا اپریشن ہوا تھا اسی لیے وہ دونوں یہیں تھی تا کہ وہ اسے سنبھال سکے سہیل کو کمرے کی طرف جاتا دیکھ وہ دونوں کنٹین کی طرف بڑھ گئی جانتی تھی یہ وقت جتنا ان کے لیے مشکل رہا تھا اس سے کہیں زیادہ اس کے لیے رہا ہو گا اس کی تو کل کائنات تھے وہ ،اس کی آنکھوں سے یہ پتہ چل رہا تھا وہ کس قدر تکلیف میں ہے آہستہ سے قدم بڑھاتے اس نے کمرے کا دروازہ کھولا۔۔۔۔۔۔

توانتہائی خوبصورت منظر اس کے سامنے تھا مسکان بچے کو اٹھائے گہری مسکراہٹ کے ساتھ مسکرا رہی تھی اسے مسکراتا دیکھ اسے اپنی روح تک سکون ہوتا محسوس ہوا آہستہ سے بڑھتے ساتھ رکھی چیئر پر آکر سر جھکا کر بیٹھ گیا۔۔

مسکان کا دھیان اس کی طرف گیا تو سہیل کو سر جھکائے پایا۔۔

"تم نے اسے دیکھا "آخر اس سے بات کرنے کے لیے اس نے بچے کو اس کے سامنے کیا پھر وہ جو سوچوں میں گم تھا اس نے اچانک سے چونک کر اوپر دیکھا اور اس کی انکھوں میں نمی اور سرخی دیکھ کر مسکان چونکی اور پھر اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا اس کا اشارہ دیکھ سہیل کی آنکھوں میں ٹھہری نمی گال پہ بہ گئ اس کی آنکھوں کو دیکھ مسکان نے اس کی طرف کی کوشش کی تو اس کے کندھے میں درد اٹھا اور فورا سے اس کی سسکی بلند ہوئی۔۔۔

تھوڑی سی جگہ بنا کر سہیل اس کے پاس بیٹھ گیا۔مسکان نے فورا سے اس کو گلے لگایا اس کے گلے لگتے ہی سہیل نے اس کے کندھے میں چہرہ چھپایا اور نمی کو بہنے دیا۔۔

"بہت ہی برا وقت تھا تم سوچ بھی نہیں سکتی"بھیگی آواز سے بولا:

"قیامت کی رات تھی ایسی قیامت جس کے بعد مجھے لگا کہ میرے لیے آخرت بھی نہیں ہو گی میں نے اسے نہیں دیکھا مجھے اسے دیکھنا اچھا نہیں لگا میں کیسے دیکھ لیتا جس نے مجھے تمہیں مجھ سے چھین لیا "اس کے بات سن مسکان نے تڑپ کر اسے دیکھا۔۔

"ایسے نہ کہو میں نہ آتی تو تم کبھی نہ دیکھتے "اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"میں زندہ نہ رہتا مجھے یقین تھا کہ اگر میری سانسیں چل رہی ہے تو تمہاری بھی چلتی رہیں گی ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ تمہاری کیں اور میری نہ رکیں"

"تمہیں اتنا یقین کیوں ہے"

"کیوں نہ کہ میں نے اسے وہاں مانگا ہے جہاں لوگ بڑی بڑی دعائیں مانگیں میں نے تمہارے ساتھ موت مانگی ہے۔میں یہ سوچنا بھی نہیں چاہتا کہ میں تمہارے بغیر رہوں گا "اس کی بات سن مسکان کی آنکھوں میں نمی چمکی۔

"تمہیں ایسا نہیں مانگنا چاہیے تھا تم سوچ بھی نہیں سکتے تماری اس بات نے مجھے کتنی تکلیف دی ہے"

"تمہیں کیا لگتا ہے میں نہیں جانتا تم نے کیا مانگ تم نے بھی تو یہی مانگا ہے میں بہت پہلے سے جانتا تھا "اس کی بات میں مسکان نے اس کو جھٹ سے گلے لگایا۔۔

"تو ، تمہیں کیسے پتہ"

"یہ جو دل ہے نا یہ ہر بات جانتا ہے تم نہ بھی کہو تو اس کو پتہ چل جاتا ہے "اور محبت سے اس کے دونوں ہاتھوں پہ بوسا دیا۔۔۔

"چلو اس طرح سے اب تم میرے پاس رہو گے،میری خدمت کرو گے میں نے تمہیں اپنی خدمت کا موقع دیا ہے "مسکان شرارت سے بولی:

"میں بندہ بشر نہ کر سکتا ہوں ضرور کیوں نہیں "اس کی شرارت پہ مسکان مسکراتے ہوئے بولا:

"ابھی اس کو تو دیکھ لو مجھے ہی دیکھتے رہنا ہے" سہیل نے اس کے بات سن بچے کو نرمی سے اپنے ہاتھ میں لیا بچاِاتنا چھوٹا تھا کہ اسے اٹھاتے ہوئے بھی ڈر لگ رہا تھا اس کو یقین ہی نہیں آتی اس کا بیٹا ہے۔۔

"میں رحمت چاہتا تھا"

"اور میں نعمت "مسکان مسکراتے ہوئے بولی:

"اگر تم نے سوچا ہے تو یقینا نام بھی سوچ لیا ہو گا"

"بالکل سوچا ہے لیکن میں چاہتی ہوں کہ نام تم رکھو"

"میں چاہتا ہوں کہ نام تم رکھو مجھے یقین ہے تم مجھ سے کہیں زیادہ خوبصورت نام رکھوں گی بالکل اس بچے کی طرح کا" اس کی بات سن کر مسکان دل سے مسکرائی۔۔

"میں نے تمہارے نام سے نام رکھا ہے آہل رضا"

"آہل یہ سب الفاظ میرے نام کے ہیں اور ایک الفاظ تمہارے نام کا ہے بہت خوبصورت نام ہے"

اسی وقت نائشہ شہرین بیگم آئی۔۔

"لو جی ہم نے ابھی بچہ نہیں دیکھا تھا یہاں نام بھی ڈیسائیڈ ہو گیا لگتا ہے ہم کچھ زیادہ دیر لگا کر آ گئے "اس کے بات سن اس کا دونوں ہی کھکھلا کر ہنسے۔۔

"ارے بھابھی آپ نے واقع ہی دیر کر دی"

"بالکل دیور صاحب اپ کے کپڑے واش روم میں رکھ دی گئےہیں جلدی سے بدل لیں، منہ دھو لیں یہ نہ ہو مسکان آپ کی پٹائی شروع کر دیں "سہیل نے اپنی حالت کو دیکھ کہ اس کی بات پر عمل کرتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

ہاسپٹل میں تقریبا سارے ہی چکر لگا چکے تھے جبکہ کرنل بھی چکر لگا چکے تھے اور انہوں نے معافی بھی مانگی حتٰہکہ ان کی کوئی غلطی نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ شرمندہ تھے مسکان نے ان کی ہر طرح سے شرمندگی دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان کو ایک مہینہ گزر چکا تھا وہ کافی حد تک بہتر ہو چکی تھی لیکن ڈاکٹر نے اسے چار مہینے کا رسٹ بتایا تھا جب کہ ضمائر ہر وقت اس کے کمرے میں ہی پائے جاتا تھا اس کو کھیلنے کے لیے پیارا سا بچا مل گیا تھا اہل کو سبھی بہت پیار کرتی تھی زمائر بہت صحیح بولنے لگ گیا تھا اس کا ہر لفظ صحیح ہوتا تھا اہل جیسے ہی روتا تو وہ بھی رونا شروع کر دیتا تھا جبکہ زائبہ بھی زیادہ تر یہی پائی جانے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زمائر اور زائبہ دونوں ہی ان کا بہت خیال رکھتے تھے گھر کا ہر بندہ ہی ان تینوں سے بہت پیار کرتا تھا مسکان کا ہر طرحسے خیال رکھا جا رہا تھا سہیل کو سخت وارننگ تھی کرنل کی طرف سے مسکان کے ساتھ رہے ہر ویکینڈ اس کو ہفتے اور اتوار کی چھٹی ہوتی تھی جبکہ ایم ڈی اس کی چھٹیاں دیکھ بہت جلتا تھا۔۔۔۔۔

پورا مہینہ سہیل نے مسکان کا خیال رکھا تھا انمول کا میڈیکل میں آڈمیشن ہو گیا تھا اس کی پڑھائی شروع ہوچکی تھی اس لیے اس میں بزی ہو گئی تھی اب تو گھر والوں اسے ڈاکٹر ہی بلانے لگ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم جیسے کہ اپنے کام میں ناکام رہے ہو اب اپنی سزا کا انتخاب کرو" کرسی پہ بیٹھا شخص سامنے قدموں میں بیٹھے شخص کے چہرے پہ چاقو چلاتے ہوئے بولا:

ص،ص،صاحب م،م مجھے مع،معاف کردیں "قدموں میں گرا شخص گڑگڑاتے ہوئے بولا:

"دیکھو اب تم کچھ زیادہ مانگ رہے ہو جیسے کہ ہم نے کہا تھا"وہ شخص اس کے چہرے پہ اپنے پاوں کو مارتے ہوئے بولا اس کی اس حرکت سے قدموں میں بیٹھا شخص اچھل کر گرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ص،ص،صاح،حب مجھے آخری بار م،م،معاف کر دیں"وہ شخص چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے بولا:

"معافی لفظ ہماری ہسٹری میں نہیں ہے تم جانتے ہو"کرسی پہ بیٹھا شخص اس کو بالوں سے پکڑ کر بولا:

"آخرییی ب"ابھی وہ شخص بول ہی رہا تھا کہ یک دم اس کے ماتھے کے درمیان سے گولی گزری اور وہی ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مصطفی اس کی چیزیں نکال لو یہ ہمارے کسی کام تو آئے اور اس کا دل ہمارے کینگ کو ڈال دینا"کرسی پہ بیٹھا شخص اس انسان کو ٹانگ سے نیچے گراتے ہوئے اپنے رائٹ ہینڈ سے بولا:

"اوکے بوس "مصطفی اپنے بندوں کو لیے تیزی سے اس شخص کی طرف بڑھا۔۔۔

جبکہ مارنے ولے شخص نے اپنی چادر کو جھاڑا اور ایک نفرت بھری نظر مڑ کر مرے ہو ئے انسان پہ ڈالی۔۔۔۔

\-------------------------------

"ہمیں جلد سے جلد اصل بندے تک پہچنا ہےاس کے لیے اب ہمیں اپنے پلین میں کچھ تبدیلیاں کر نی پڑے گی"مسکان کنفرنس کال پہ سب سے بات کر تے ہو ئے بولی:

"مجھے بھی یہی لگتا ہے اب ہمیں جلد کچھ نہ کچھ کر نا پڑے گے کیو نکہ جیسے حالات سامنے آرہے وہ بہت خطر ناک ہے"سہیل اس کی بات پہ اسبات میں سر ہلا کر بولا:

"مجھے لگتا ہے ہم سے کسی کو ان میں جا نا پڑے گا جب تک ہم سمندر میں نہیں اترے گئے تب تک پتہ کیسے چلے گا کون سی مچھلی گندی ہے"ایم ڈی اپنی بات رکھتے ہو ئے بولا:

"بلکل ہمیں بھی یہی لگتا ہے لیکن اس کے لیے ہمیں کوئی ایسا بندہ چاہیے جس کو ہم پہ شک بھی نہ ہو اور ہمارا کام بھی ہو جائے جیسا کہ ہمارے پہلے پلین کا انہیں پتہ تھا سو مجھے لگتا ہے ہمیں ایسا فیصلہ لینا ہو گا جو ان کے خواب و خیال میں بھی نہ ہو" مسکان ان سب کی طرف دیکھ کر بولی:

"ایسا ہم کیا فیصلہ لے گے"وہاج مسکان کی طرف دیکھ کر بولا:

"ابھی مجھے کرنل سے ڈسکس کر نا ہے پھر میں آپ سب سے کروں گی اللہ حافظ کل ملتے ہیں " یہ کہتے ہی مسکان باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

"یار عجیب انسان ہے یہ ہمیں بتا دیتی ہم کام شروع کر دیتے" وہاج ان سب کی طرف دیکھ کر بولااس کی بات سن ایم ڈی نے سہیل کی طرف دیکھا جس کا چہرہ نارمل تھا۔۔۔۔

"میرے خیال سے تم ہمارے سینیر ہو "سہیل ایک ائی برو اوپر کر کے بولا:

"نہ ،نہیں " وہاج گڑبڑاتے ہوئے بولا:

"تو بننے کی کوشش نہ کرو سینیر بہتر جانتے کب کیا فیصلہ کر نا ہے"سہیل اسے گھور کر بولا:

"جی سر" وہاج کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوا سب اسے دیکھتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھے ہر حال میں ان کے اگلے قدم کی خبر چاہیے ورنہ آپنا انجام جانتے ہو گے تم"فون کے سپیکر سے شخص غصے سے بولا:

"سر آپ فکر ہی نہ کریں میری پوری نظر ہے ان پہ" فون کے اس طرف والا بندہ کپکپا کر بولا:

"تم بہتر جانتے ہو مجھے"فون کے پار بندہ غرور سے بولا:

"ج،جی سر"فون والے بندے نے فورا سے جواب دیا۔۔۔۔۔۔

"اگر کوئی مسلہ ہوا تو اپنا حال سوچ لینا اور اپنی سزا بھی سوچ کر آنامیں موقع دیتا ہو "فون کے اس پار شخص اس کو ڈراتے ہوئے بولا جبکہ فون والا شخص جانتا تھا یہ ڈرانا نہیں وہ ڈراتا نہیں تھا بلکہ یہ اس نے کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ج،جی آپ فکر ہی نہ کریں" فون والا بندے نے لڑکھڑاتے ہوئے بولااور فورا سے فون کٹ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اسلام وعلیکم کرنل سر" مسکان نے کرنل صاحب کے آفس میں آتے ہوئے بولی:

"ولیکم اسلام آو بیٹا کیسی ہو آپ" کرنل صاحب کھڑے ہو تے ہو ئے بولا:

"میں بلکل ٹھیک آپ سنائے کیسے ہیں"مسکان ان کے سامنے بیٹھتے ہو ئے بولی:

"ہم بلکل ٹھیک ہے آپ بتائیں آپ نے کیا بات کر نی تھی"کرنل صا حب اس سے بات پوچھتے ہو ئے بولے:

"جی سر مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہم میں سے کو ئی اس کا بندہ ہے کیونکہ ایسے ہی تو ہمارے پلین انہیں پتہ نہیں چل رہے نہ اس کے پیچھے یقینا کو ئی بڑی چال ہے ہمیں اس شخص کو ڈھونڈنا ہو گا"مسکان ان کی جانب جھکتے ہو ئے راز داری سے بولی:

"بیٹا یہ آپ کیا کہ رہی ہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے مجھے لگتا ہے آپ کو کو ئی غلط فہمی ہوئی ہے"کرنل صاحب حیرانی سے اس کی طرف دیکھ کر بولے:

"آپ مجھے کچھ وقت دے میرے پاس ایک پلین ہے میں بہت جلد اسے بے نقاب کروں گی" مسکان انہیں یقین دلا تے ہو ئے بولی:

"بیٹا میں آپ کا یقین کر رہا ہو لیکن آپ یاد رکھیے گا کسی کے ساتھ نا انصافی نہ ہو"ان کی بات سن مسکان نے اسبات میں سر ہلا یا اور ان کی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولی:

"تھینک یو سر مجھے پورا یقین تھا کہ آپ مجھے اجازت ضرور دیں گے"

""بیٹا میں نے آپ کو ایسے ہی یہ آپریشن نہیں دیا مجھے آپ کی قابلیت پہ پورا یقین ہے"کرنل صاحب اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولے:

"آنٹی کیسی ہے"مسکان کرنل کی وائف کا پوچھنے لگی۔۔

"بلکل ٹھیک ہے آپ کو یاد کر رہی تھی اور اپنے نواسے کو بھی ماشاءاللہ سے 6 ماہ کا ہو گیا ہے"کرنل صاحب محبت سے بولے:

"جی سر اب شرارتی ہو رہا ہے"مسکان گہری مسکراہٹ سے بولی:

"بڑا ہو رہا ہے نہ ماشاءاللہ سے لگاؤ چکر ہم بھی اپنے نواسے سے مل لے گئے" کرنل صاحب اسے گھر آنے کا کہتے ہوئے بولے:

"ضرور سر انشاءاللہ جلد چکر لگائے گے" مسکان کرنل کو یقین دلاتے ہوئے بولی:

"چلے ٹھیک ہے اللہ حافظ"مسکان اٹھتے ہوئے بولی:

"اوکے بیٹا اللہ حافظ" کرنل صاحب اٹھتے ہوئے بولے:

اور مسکان باہر کی طرف بڑھ گئی جہاں سہیل اس کا انتظار کررہا تھا کیونکہ کل ہفتہ تھا اور انہیں ویکنڈ کی چھٹی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے میرا بیٹا کیسا ہے"مسکان آہل کو اٹھاتے ہوئے چٹا چٹ پیار کر کے بولی:

"ای اں" آہل آپنی نا سمجھ آنے والی زبان میں بولا:

"ارے سمجھ گئی ماما میرا بیٹا بلکل ٹھیک ہے ماما بھی ٹھیک ہے "مسکان دوبارہ سے اس کے ماتھے کا بوسا لیتے ہوئے بولی:

"ماما کی جان کو ماما نے بہت مش کیا"مسکان پیار سے اس کی ناک پہ بوسا لیتے ہوئے بولی:

"آپ نے ماما کو مش کیا" مسکان اب اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"آوآں"آہل دوبارہ سے کھکھلا کر آوازے نکالنے لگا۔۔۔۔۔

"ارے بش بش اتنا مش کیا میرے بیٹے نےماں صدقے "مسکان لاڈ سے اسے پیار کرتے ہوئے بولی:

"سارا پیار جان کے لیے ہمارے لیے کچھ ہم سے بھی اس طرح پوچھ ہم نے بھی یاد کیا ہے"سہیل جو کب سے دروازے سے ٹیک لگائے مسکان کے محبت کے نظارے دیکھ رہا تھا آخر میں بولا اس کی بات سن مسکان اس کی طرف مڑی اور مسکرا کر بولی:

"نہ بلکل نہیں یہ پیار صرف میرے آہل کا ہے اور اس کی پیاری آنکھوں کا ہے"مسکان شرارت اور محبت سے آہل کی طرف دیکھ کر بولی:

"تمہیں نہیں لگتا تم نا انصافی کر رہی ہو میرے ساتھ"سہیل نے ایک آئی برو اٹھا کر اس سے پوچھا:

"نا انصافی وہ بھی میں وہ کیسے"مسکان نے پہلی بات پہ انگلی اپنی طرف کی جبکہ اینڈ پہ سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں تو اور کیا اس کی آنکھیں مجھ سے پیاری تھوڑی ہے اور ویسے بھی یہ آنکھیں مجھ پہ ہے اور تم صرف اسے پیار کرتی ہو"سہیل ناراض لہجے میں بولا:

"اب میں یہ کہتی اچھی لگو گئی کہ سہیل رضا اپنے بیٹے اہل رضا سے جل رہا ہے"مسکان اپنی مسکراہٹ چھپا کر بولی:

"اور میں یہ کہتا اچھا لگتا ہوں تم سہیل رضا کا سارا وقت اور پیار اسے دیتی ہو" سہیل ناراض ہوتے ہوئے اسی کے انداز میں بولا:

"اب ایسی بھی بات نہیں ہے میں تو اس کا حق اسے دیتی ہوں "مسکان معصومیت سے آنکھیں ٹم ٹماتے اسے دیکھ کر بولی:

"میرا حق اس سے زیادہ ہے لیکن تم نہیں مانو گی" سہیل تپ کر باتھروم کی طرف بڑھ گیا اس کا انداز دیکھ مسکان نے قہقہ ضبط کیا۔۔۔۔

"دیکھا بابا میرے منے سے جل رہے ہیں اور ہم انہیں جلا رہے ہیں سمجھ رہے ہو نہ میری بات "مسکان آہل سے لاڈ کرتے ہوئے بولی:

"آں ں" آہل منہ سے آوازے نکالتے ہوئے مسکان کو مسکراتے دیکھ کھکھلایا جبکہ باتھ روم ان ماں بیٹے کی بات سے سہیل گہری مسکراہٹ سے مسکرایا یہی تو اس کی کل کائنات تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج اتوار سب ہی ساتھ ناشتہ کررہے تھے کہ آچانک مسکان نے نائشہ کو دیکھا اور پھر زائشہ اور سادائیں سائڈ پہ جھک کر نائشہ سے بولی:

"نائشہ میں ایک بات سوچ رہی تھی" مسکان نے رازداری سے ادھر ادھر دیکھ کر بولا:

"کیا" نائشہ کھانا کھاتے ہوئے اس کی طرف سوالیاں نظروں سے دیکھ کر بولی:

"اب یہاں پہ کیسے بتاو" مسکان نے زرا سا شرما کر پوچھا:

"مسکان ایسی کیا بات ہےجو تمہیں اتنی آہستہ کرتے بھی شرم آرہی ہے"نائشہ حیرانی سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"کہ دوں" مسکان نے ادھر ادھر دیکھ کر آہستہ سے نائشہ سے پوچھا:

"ہاں کہ دو" نائشہ لا پرواہی سے بولی:

"اب تم اتنا کہ رہی ہو تو پوچھ لیتی ہو ،کہ تم زمائر کا بھائی بہن کب لاؤ گی آخر میں نے اپنے بیٹا کا تم سے رشتہ بھی مانگنا ہے"مسکان سر ہلاتے ہوئے اس سے بولی جبکہ اس کی بات سن نائشہ کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوا اور چور نظروں سے علی کو دیکھ کر پھر مسکان کو گھور کربولی:

"تمہیں یہی وقت ملا ہے بات کرنے کا شرم کروں "نائشہ اسے ڈاپٹتے ہوئے بولی:

"لو جی میں نے کہا تو تھا مجھے کہتے ہوئے شرم آتی ہے لیکن تم نے کہا پوچھ لو"مسکان کندھے اچکا کر بولی جبکہ اس کا انداز دیکھ نائشہ کا دل چاہا اپنا سر دیوار میں مار لے وہ یہ بات سوچ بھی نہیں سکتی تھی جو مسکان نے پوچھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے تم دونوں کیا کھس پھس کر رہی ہو"رقیہ بیگم جو کب سے انہیں باتیں کر تا دیکھ رہی تھی آخر بول ہی پڑی۔۔

"ارے کچھ نہیں دادی میں بس کہ رہی تھی کہ میرا بیٹا آہل صرف نائشہ کا داماد بنے گا"مسکان جو اسی بات کو کب سے سوچ رہی تھی کب اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے اسے پتہ ہی نہ چلا اس کی بات سن نائشہ نے سر پکڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا" وہ سب جو دادی کے پوچھنے پہ ان دونوں کی طرف ہی متوجہ تھےمسکان کی بات سن کر حیران رہ گئےاور پلٹ کر دادی کی طرف دیکھ جو خود شوک میں تھی۔۔۔

"کیا دادی "مسکان دادی کے "کیا "کرنے پہ ہوش میں آئی اور دادی سے پوچھااس کے پوچھنے پہ سب کا قہقہ بلند ہوا۔۔

"بیٹا تم فکر نہ کرو ہم آہل کو علی کا داماد بنا دیں گے ابھی تم کھانا کھاو"ان کی بات سن مسکان نے حیرانگی سے نائشہ کو دیکھا جو اسے گھور رہی تھی اور آہستہ سے منہ میں بڑبڑائی۔۔۔۔

"اللہ دادی کو کیسے پتہ چل گیا کہی میرے منہ سے پتہ تو نہیں چلا میں کیا سوچ رہی ہو"سہیل نے اس کی بڑبڑاہٹ سن قہقہ ضبط کیااور سر جھٹک کر کھانے کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جیسے کہ ہم سب جانتے ہیں یہ کیس تب تک سو لو نہیں ہو سکتا جب تک ہم یہ نا جان لے کہ اس جگہ پہ کون ایسا ہے جو ہمارے تمام معملات کی خبر باہر دیتا ہے "مسکان نے سب کی طرف دیکھا جبکہ اس کی بات سن سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر مسکان کو۔۔۔

"یہ تم،آمین آپ کیسی باتیں کر رہی ہے آفیسر "سہیل نے حیرانی سے مسکان کو دیکھا۔۔

"بلکل آپ لوگوں کو کیا لگتا ہے میں پاگل ہو ں جو پلین بناؤ اور ہمارے دشمنوں کو پہلے سے پتہ چل جاتا ہے"مسکان ن آئی برو اٹھا کر سب کو دیکھا اور پھر سر جھٹکا۔۔

"اا، ایسا کیسے ہو سکتا ہے" وہاج نے حیرانی لڑکھڑاتے سے پو چھا۔۔۔

"بلکل یہی بات ہے سو میری آپ سب پہ نظر ہے یاد رکھیے گا آپ کی ہر حرکت مجھے آپ کے بارے میں باخبر کریں گئ"مسکان سب کو وارن کرتے ہوئے بولی:

"اب آپ سب باہر جائے مجھے سب سے ایک ایک کر کے بات کرنی ہے"مسکان ان سب کو باہر جانے کا کہتے ہوئے آرام سے کرسی پہ بیٹھ گئ۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارتضا پہلے آپ آئے" مسکان ارتضا کو بلاتے ہوئے بولی:

"یس آفیسر"ارتضا اندر آتے ہوئے بولا:

"میں جانتی ہوں آپ ہمارے بہت قابل آفیسر ہے آپ پہ شک نہیں کیا جا سکتا لیکن آپ کے زمے ایک کام ہے آپ نے باقیوں پہ نظر رکھنی ہے جہاں آپ کو کوئی کام غلط ہوتے دیکھ کر آپ مجھے ریپوٹ کریں " مسکان ارتضا کو باہر جانے کا بولتے ہو بولی:

ایسے ہی سب آتے گئے اور سب کو مسکان نے ایک ہی بات کہی تھی اینڈ پہ سہیل آیا اور اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔۔۔

"بتانا پسند کرو گی یہ کیا چل رہا ہے" سہیل اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا:

"بلکل کیوں نہیں "مسکان اسبات میں سر ہلا کر بولی:

"بتاؤ" سہیل نے اطمینان سے مسکان سے پوچھا۔۔۔۔۔

"بات یہ ہے کہ مجھے تمارے گروپ پہ شک ہے ان میں سے کوئی بندہ مجرم ہے جو دشمنوں کے ساتھ مل کے ہمارے ملک کو تباہ کر رہے ہیں" مسکان سہیل کو دیکھ کر بتاتے ہوئے بولی:

"تم یہ اتنے یقین سے کیسے کہ سکتی ہو" سہیل نے مسکان کا بار بار ایک ہی بات کہنے پہ پوچھا۔۔

"بہت جلد تم خود دیکھو گے ابھی مجھے کام ہے میں جا رہی ہو" مسکان سہیل سے کہتے اٹھتے ہوئے بولی:

"اوکے "سہیل نے اوکے کہتے ہی مڑ کر اسے دیکھا جو دروازے تک پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے ان کو ہم پہ شک ہو گیا ہے بوس"کالی چادر اوڑھے ایک شخص فون پہ بولا:

"ایسے کیسے شک ہو سکتا ہے انہیں یقین تم سے کوئی غلطی ہوئی ہے میں تمہیں بتا ہو رہا ہو اگر کوئی بھی گڑبڑ ہوئی تو یاد رکھنا تمہاری خیر نہیں"فون کے پار بیٹھا شخص غصے سے بولا:

"سر انہیں مجھ پہ نہیں انہیں صرف یہ پتہ چلا ہے کہ آرمی میں ہی کوئی ہے جو آپ کے ساتھ ملا ہوا ہے" کپکپاتی آواز میں بولا:

"اگر یہ پتہ چل سکتا ہے تو اور بھی بہت کچھ پتہ چل سکتا ہے اور اگر وہ پتہ چل گیا تو تم خود کو جہنم کے لیے تیار سمجھو"فون کے پار بیٹھا شخص غصے سے بولا:

"سرررر پلیز ایسا نہ کہیں"وہ گڑگڑاتے ہوئے بولا:

"اپنی لاش کا سارا سامان تیار کر کے آنا" فون کے پار شخص نے یہ لائنیں بولی اور فون کٹ کر دیا۔۔۔۔۔۔

"عجیب پاگل انسان ہے حرکتیں اپنی نہیں ٹھیک الزام ہم پہ" یہ کہ کر سر جھٹکتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اچھا ہوا تم لوگ یہاں ہو ورنہ میں کب سے ڈھونڈ رہی تھی" انمول سیڑیاں چڑھ کر اوپر آتے ہوئے بولی:

"پاگل لڑکی کال کر لیتی اتنا تھکنے کی کیا ضرورت تھی" سہیل آہل کو گود میں لیے انمول سے بولا:

"ارے ادھر آو بیٹھو تھک گئی ہو گئ تم " مسکان مسکراتے ہوئے بولی:

"آئی بھابھی" انمول ان کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

"آج کتنا اچھا موسم ہے نہ یہاں کا" مسکان بارش کا موسم دیکھ مسکرا کر بولی:

"بلکل آج واقع ہی بہت اچھا موسم ہے اسی لیے ہم آئس کریم کھانے جائے گئے"

انمول جلدی سے پلین بناتے ہوئے بولی:

"اچھا پلین ہے چلو سب کو بلا لو مل کے چلتے ہیں"مسکان انمول کے بالوں کو نرمی سے سہیلاتے ہوئے بولی:

"اوکے"انمول کہتے ہی خوشی سے نیچے بڑھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"چلے جی اب آپ بھی تیار ہو کیونکہ آپ ہی لے کے جائے گئے ہمیں"مسکان مسکراتے ہوئے سہیل سے بولی:

"کہ تو ایسے رہی ہو جیسے ہم دونوں جا رہے ہو"سہیل اس گھورتے ہوئے بولا:

"آج رات کو آپ کے ساتھ چلے جائے گئے فکر کیوں کرتے ہیں"مسکان مسکراتے ہوئے بولی:

اس کی بات سن سہیل کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی اور فورا کھڑا ہوتے ہوئے بولا:

"اوکے جناب ہم تو چلے تیار ہونے"اور نیچے کی طرف بڑھ گیا مسکان گہری مسکراہٹ سے مسکرا دی۔۔

وہ بہت سی جگہ گھومنے گئے تھے نہ صرف آئس کریم ، گول گپے،چاکلیٹس کچھ بھی نہ چھوڑا تھا سب نہ بہت مزے کیے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہمارے پلین کے مطابق ہمیں کچھ بندوں کا پتہ چلا ہے" سہیل نے سب کی طرف دیکھ کر بولا:

"اسے دیکھو یہ ہے مصطفی یہ ہے اس کا رائٹ ہینڈ "سہیل ریموٹ سے پر جیکٹر پہ تصویر دیکھا کر بولا:

"اس سے ہمیں بہت کچھ پتہ چل سکتا ہے اگر یہ ہمارے ہاتھ آجائے" مسکان سہیل کی طرف دیکھ کر بولی:

" بلکل اور اس کا جو دوسرا نام ہے وہ ہے "نکا" اس کی ہائٹ کی وجہ سے یہ نام رکھا ہو گا" سہیل سب کو سمجھاتے ہوئے بولا:

"اور یہ ہے لیفٹ ہینڈ اس کا نام مرتضی ہے اس کا دوسرا نام "پپو"یہی ہے جو اس کے سارے کام سنبھالتے ہیں " سہیل دوبارہ سے پروجیکٹر پہ نشان لگاتے ہوئے بولا:

"اور جو اصل بندہ ہے وہ گم نام ہے اس کو زیادہ لوگوں نے نہیں دیکھا سننے میں آیا ہے کہ اس کا ایک شیر بھی ہے اور اس کے علاوہ وہ سزا کے طور پہ انسانوں کو اس کے اگے ڈالتے ہیں جب آنکھیں ،دل ،گردے ، پھیپھڑے نکال لیتا ہے" سہیل ان سب کی طرف دیکھ کر بولا:

"اگر تمہیں اتنا سب پتا چل چکا ہے تو یقینا یہ بھی پتہ چل چکا ہو گا کہ اس کا نام کیا ہے" مسکان سہیل کی طرف سوالیاں نظروں سے دیکھ کر بولی:

"بلکل سہی تو اس کا "حازق ٹھاکر"ہے"سہیل نام بتاتے ہوئے اس نام پہ دائرہ لگا کر بولا:

"یہ کوئی اتنا عمر میں بڑا نہیں ہے سننے میں آیا ہے کہ 30 سے 32 کے درمیان ہے لیکن اس کی سکلز دیکھوں پورے ملک کو تباہ کرنے کے پیچھے اس کا ہاتھ ہے"سہیل ماکر کا ڈھکن لگاتے ہوئے بولا:

"اب ہمارے لیے اسے پکڑنا اسان ہو گا"وہاج ان کی بات سمجھتے ہوئے بولا:

"بلکل اب وہ ہماری پہنچ سے دور نہیں ہے" سہیل اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"انشاءاللہ" مسکان نے اس کی بات پہ کہا اور آہستہ آہستہ سب باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس ساری تلاش میں انہیں ایک سال گزر چکا تھا جن میں وہ کئی بار ان کے اڈے پہ رئیٹ مار چکے تھے اور ناکامی کا سامنا کیا تھا جبکہ آہل دوسال کا ہونے ولا تھا اب وہ اور بھی شیطان ہو چکا ہر وقت ماں باپ کی ناک میں دم کیے رکھتا تھا مسکان اور سہیل زیادہ تر ڈیوٹی پہ ہوتے تھے جبکہ آہل نائشہ انمول اور انم کے پاس ہوتا تھا لیکن پیچھلے ایک مہینے سے علی اور نائشہ کراچی شیفٹ ہو گئے تھے علی کا اپنے بزنس کی برانچ کھولنے کا ارادہ تھا اسی لیے اب مسکان بھی ہر تیسرے دن ان کے پاس ہوتی تھی۔۔۔۔

آج انہوں نے ریٹ مارنے جانا تھا جیسا کہ سب تیار تھے گوادر کے نزدیک ان کا اڈا تھا اسی لیے مسکان کو تو نزیک ہی تھا کیونکہ وہ سمندر کے پاس ہے اسی لیے مسکان کی نیوی کی ٹیم تیار تھی جبکہ سہیل کی بھی ان سب نے پاس ہی کہی رہنے کا پلین بنایا تھا پہلےمسکان نے انہیں وہی سے ڈیل کرنا تھا جبکہ سہیل کی ساری ٹیم نے اندر جانا تھا اگر وہاں پہ لڑکیاں ہوئی اس لیے مسکان بھی ساتھ ہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

\-------------------------

"سر وہ ریٹ کے لیے تیار ہے آپ تیار ہے اپنے پلین کے لیے" آرمی کی یونیورم میں تیار وہ شخص فون پہ کسی کو بتا رہا تھا۔۔۔

"تم فکر مت کرؤ آنے دیں انہیں آج سب کی لاشیں پیچھے گئ" حازق ٹھاہر کے غصے سے چلانے کی آواز آئی۔۔۔۔

"جی سر"

"دیکھ لینا ہمیں خبر کبھی غلط مت دینا ورنہ تمارے اتنے ٹکڑے کریں کہ یہ آرمی والے پہچان بھی نہیں سکے گئے" حازق ٹھاکر دھاڑ کر بولا:

"ج، جیس، سرررر" فون والا شخص کپکپا کر بولا:

"یہ چیز ہمیں مزا دیتی ہے خوف لوگوں کی آنکھوں میں اپنا ہاہاہ ہاہ ہاہاہا" حازق ٹھاکر کا بات کرتے ہی قہقہ بلند ہوا اور اس کے قہقہے سے فون والا شخص کپکپا کر رہ گیا۔۔۔

ابھی اس نے فون رکھا ہی تھا کہ پیچھے سے مسکان کی آواز آئی۔۔۔

"سنو !تم" اور وہ وہی ساکت رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سب گوادر پہنچ چکے تھے ہر چیز پلین کے مطابق تھی اب وہ آہستہ آہستہ آڈے کی طرف بڑھ رہے تھے جہاں آج ان کی بہت بڑی ڈیل ہونی تھی جس میں کئی بڑی مچھلیاں پکڑی جانی تھی۔---------

وہاج ،ارسلان،حارث اپنی ٹیم کو لے کے بیک کی طرف بڑھے جبکہ سامنے سے ارتضا ،مرتسم،سہیل اور مسکان اور ٹیم تھی دونوں کی کچھ بندے نے سائڈ کی کھڑکیوں سے جانا تھا سب پلین کے مطابق اندر کی طرف بڑھ گئے۔-----

یہ بلڈنگ باہر سے بہت پرانی یوں معلوم ہوتی تھی جیسے انگریزوں کے زمانے کی ہو اس بلڈنگ ہو دیکھ سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور آگے بڑھ دیے۔--------

ارسلان اور وہاج،حارث جیسے ہی بیک پہ پہنچے تو وہاں کسی کو نہ پاکر بہت حیران ہوئے اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ دروازہ بھی لوکڈ نہ تھا یہ دیکھ ان کی چھٹی حس نے کچھ غلط ہونے کا سگنل دیا لیکن اب وہ آچکے تھے وہ آہستہ سے اندر بڑھے جیسے ہی اندر بڑھے ان کی آنکھیں کھل گئی وہ کوئی محل تھا جو بے انتہا خوبصورت تھااس قدر

کے بادشاہوں کے محل ہوتے ہوگے ہر چیز شیشے کی اوپر پڑھے پڑھے فانوس اپنی شان وشوقت سے جگمگا رہے تھے یوں جیسے ہر چیز شیشوں سے ڈھکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اندر آنے کے بعد بھی جب کوئی انسان دکھائی نہ دیا تو انہوں نے حیرانی اور پریشانی سے دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور باہر کی طرف جہاں سے کوئی نہیں آیا تھا ابھی وہ لاونج کے درمیان میں ہی پہنچے ہوگے کہ ہر طرف سے گھیرے گئے۔۔

"تمہیں کیا لگا تم ایسے آو گئے اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلے گا حیرت کی بات ہے تم لوگ اتنے بے وقوف بھی ہو سکتے ہو" اچانک پیچھے سے آواز آئی۔۔

"ہاہاہا" تمہیں واقع ہی لگتا ہے ہم نے ایسے ہی ملک تباہ کرنے کا ٹھیکا نہیں اٹھا یا ہمارے علاقے میں کوئی پیر رکھے اور ہمیں پتہ نہ چلے یہ کیسے ہو سکتا ہے" حازق ٹھاکر اونچی آواز میں قہقے لگاتے ہوئے ان کے سامنے آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گندمی رنگت کالی اور سفید ہڈی پہنے اور کالی ہی جینز پہنے وہ کہی سے بھی گنڈہ معلوم نہیں ہوتا کالی سیاہ آنکھیں لمبی پلکیں کھڑا ناک 5،6 انچ قد ماتھے پہ کٹ کا نشان جو ماتھے کو کراس کرتا ہوا آنکھ کے نیچے تک تھے جبکہ اس کی سیاہ آنکھیں یوں سرد تھی

جیسے برف ہو۔۔۔

"یہ تم لوگ اچھا نہیں کر رہے " وہاج آگے آتا ہوا بولا ایک تو وہ پہلے ہی پریشان تھے اوراوپر سے ان کی ٹیم کے بندے کم تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہمارے ہی علاقے میں آکر تم ہمیں ہی کہ رہے ہو حیرت ہے تمہیں زرا بھی ڈر نہیں لگ رہا" حازق ٹھاکر وہاج کے چہرے پہ تھپڑمارتے ہوئے بولا:

"ڈر صرف اللہ کی زات کا ہوتا ہے اور ویسے بھی تم جیسوں سے ہم نہیں ڈرتے" وہاج سینا ٹھوک کر بولا:

"پکڑلو ان سب کو ان میں سے کوئی بھی ایک بچنا چاہیے "اس کے آڈر دیتے ہی ان کی ٹیم کے بندے انہیں پکڑ چکے تھے وہ ٹوٹل 12 بندے تھے تین ارسلان،وہاج،حارث تھے جبکہ باقی ٹیم تھی حازق کے بندوں کی تعداد تقریبا 40 تھے جو ہٹے کٹے اور بوڈی بلڈر معلوم ہوتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ظاہر ہے کوئی بھی انسان بندوں کی تعداداور کچھ ان کے پاس ہتھیار دیکھ وہ ٹھنڈے پڑے۔۔۔

"تم سب کو ہم تب تک تڑپائے گئے جب تک تمہارے ساتھی نہیں آئے گے حیرت ہے وہ ابھی تک پہنچے نہیں حتا کہ ان کا پلین کافی سولیڈ تھا" حازق ٹھاکر سوچنے کے انداز میں ان کی طرف دیکھ کر بولا:

"تمہیں کیا لگتا ہے ہم نے اتنی کچی گولیاں کھلی ہے ریلی"حارث ان کی طرف دیکھ کر بولا:

"کیا مطلب ہے تمہارا"حازق ٹھاکر چونک کے بولا:

"پیچھے دیکھو"وہاج مسکراتے ہوئے بولا:

جیسے ہی حازق ٹھاکر چونک پیچھے مڑا تو وہاں آرمی کو اسلحہ لیے کھڑے پایا انہیں کھڑا پاکر حیران ہو اور پھر مسکراتے ہوئے بولا:

"تمہیں واقع لگتا ہے ہم ان ہتھیاروں سے ڈرتے ہیں ہاہاہاہا"یہ کہتے ہی قہقہ لگایا اور قہقہے کی بلڈنگ میں چار سو گونجی۔۔

"یہ میرا محل ہے تمہیں کیا لگا ہم اتنے پاگل ہے تم آؤ گے اور ہمیں پتہ نہیں چل سکا ہاہاہہا"اور پھر قہقہ لگایا۔۔۔

"معصوم بہت دیکھے تم لوگوں سے کم ہی دیکھے کیوں راجو" اور ساتھ میں راجو کو بھی بلایا اس کی بات پہ اس کے تمام بندے ہنسے۔۔۔

"بلکل بہت معصوم دیکھے پر تم سے کم نہیں " سہیل آگے بڑھتے ہوئے بولا:

"کیا کہنا چاہتے ہو"حاذق نے حیرانی سے انہیں دیکھا۔۔۔۔۔۔

"اتنی جلدی بھی کیا ہے ہم ہے نہ تمہیں بتانے کے لیے"مسکان آگے بڑھتے ہوئے بولی:

"ارے واہ تم آرمی والے کمال چھوری بھی لے کے گھومتے بھئی مزے ہیں تم لوگوں ہمیں اتنی پیاری معصوم چھوریاں نہیں ملتی"حازق ٹھاکر مسکان کی طرف بڑھتے ہوئے بولا:

"بکواس بند کر اپنی اب بولا نہ تو منہ توڑ دوگا" سہیل سرخ چہرہ لیے بولا:

"ارے یہ تیرا عاشق لگتا ہے بھئی کمال تڑپ ہے عاشق میں ہائے ہم بھی اس چھوری کے ایسے ہی تڑپ جاتے "حازق ٹھاکر اپنے ٹھرک پن سے مسکان کو اوپر سے نیچے تک دیکھ کر بولا:

"زبان کو لگام دیں نہیں تو میں بھولنے ایک منٹ نہیں لگاؤ گا کہ تو اور میں کون ہے" سہیل کی سرخ چہرے کے ساتھ گردن اور ہاتھ کی رگیں ابھری۔۔۔۔۔۔۔

"تو بھول ہی جا لیکن شرط یہ ہے اگر میں جیتا یہ چھوری میری کیا خیال ہے" حازق ٹھاکر مسکان کو دیکھتے ہوئے موچھوں کو بل دیتے ہوئے بولا

"بکوا"ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ مسکان نے اس کی بازو پہ ہاتھ رکھا اور اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

"ارے واہ بلبل بھی اپنے عاشق کو چپ کرا رہی ہے ارے نازک چڑیا تجھے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا لیکن کوئی نہ تو ہماری مہمان ہے اور اپنے مہمانوں کا خاص خیال رکھتے ہے" حازق ٹھاکر آخری بات پہ آنکھ مار کر گھٹیا مسکراہٹ سے بولا:

"واقع پھر میں دیکھنا چاہو گی تمہا ری مہمان نوازی " مسکان مسکراتے ہوئے بولی:

"آفففف تمہاری یہ مسکراہٹ نے دل لوٹ لیا قسم سے" حازق ٹھاکر ٹھرک کی آخری حدیں پار کرتے ہوئے بولا:

"بلکل ہم جانتے ہیں ہماری مسکراہٹ ہے ہی اتنی پیاری تبھی تو یہ آفیسر فدا ہے" مسکان مسکراتے ہوئے سہیل کے بازو پہ ہاتھ رکھ کر بولی اس کا انداز دیکھ سب نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہمارے بھی موقع دو ہم بھی تو دیکھے قریب سے" اس کی بات سن مسکان اور سہیل نے غصے سے مٹھی بند کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آو دیکھ لو"مسکان نے اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

"ریلی میں آو"اب کہ حازق ٹھاکر جی بھر کر حیران ہوا۔۔۔

"بلکل " مسکان قدم بڑھاتے ہوئے مسکرا کر بولی:

جیسے ہی وہ سامنے انہیں سامنے دیکھ سہیل جو روکنے کے لیے آگے بڑھ رہا تھا کہ اچانک زور دار آوازآئی اور وہ وہی رک گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے نائشہ دیکھو نہ آہل کدھر ہے مل ہی نہیں رہا"شہرین بیگم پریشانی سے بولی:

"یہی ہونگے پھوپھو انہوں نے کہا جانا ہے اور ویسے بھی زمائر اس کے ساتھ ہی تھا" نائشہ شہرین بیگم کو تسلی دیتے ہوئے بولی:

"ارے نہیں میں سارے کمرے دیکھ آئی ہوں تم زرا چھت پہ دیکھ آؤ میرے تو گٹنے ہی کام نہیں کرتے "شہرین بیگم نائشہ سے بولی:

"جی پھوپھو میں دیکھتی ہوں "نائشہ کہتے جلدی سے اوپر بڑھی۔۔۔

"آہل ،زمائر کہاں ہو بچوں " نائشہ آوازے دیتے ہوئے بولی:

"ما،م،ماما" نائشہ بڑھ ہی رہی تھی کہ اچانک آہل کی آواز آئی جیسے ہی وہ آواز کا پیچھا کرتے ہوئے بڑھی تو سامنے کا منظر دیکھ تڑپ کر آگے بڑھی۔۔۔

آہل مسکان اور سہیل کی فریم والی تصویر لیے آوازے دے رہا تھااس کو ایسے دیکھ نائشہ آنکھوں میں آنسو لیے آگے بڑھی اور جلدی سے آہل کو گود میں اٹھایا اور اس کا چہرہ چوما۔۔

"میرا بچا ،ماما کی جان یہاں کیا کر رہا ہے"نائشہ اس کے سامنے مسکراتے ہوئے بولی:

"م،ماما" آہل نائشہ کو دیکھتے ہی خوش ہوتے بولا:

"او میرا بچا ماما نے کیک بنا یا اپنے آہل کو وہ کھیلائے گئ"

"تیت "آہل اپنی بچوں والی آواز میں بول کر خوشی سے تالیاں بجانے لگ گیا۔۔۔

اسے لیتے نائشہ نیچے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان نے ایک زور دار کک حازق کر چہرے پہ ماری وہ کک اس بری طرح سے لگی تھی کہ حازق جیسا حٹا کٹا انسان پیچھے کو گرا اور اس کے منہ سے خون کا فورا پھوٹ پڑا۔۔۔۔۔

اس کی کک دیکھ سب کی آنکھیں کھل گئی کک اسے اس کا درد وہ محسوس کر سکتے کس قدر زور سے اسے چوٹ آئی ہو گی حازق ٹھاکر غصے سے اٹھا اور فورا سے مسکان کی طرف بڑھااس سے پہلے کہ وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے نوچتا مسکان اس کا وہ بازو پکڑ کر توڑا اس کے کڑک کے ٹوٹنے کی آواز سب کو سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی حازق ٹھاکر کے منہ سے چیخ کی آواز بلند ہوئی درد سے بلبلاتے جیسے ہی اس نے ٹانگ اٹھا کر مارنی چاہی اس سے پہلے ہی مسکان نے اس پیٹ میں ایک زوردار ٹانگ ماری اور وہ اس قدر زیادہ تھی کہ حازق ٹھاکر کی آنکھوں سے پانی ٹپکا اور پھر اس کی ٹانگ پہ

پاؤں رکھ کر اس کو مسلہ جیسے ہی اس کی پاؤں پہ پاؤں مارا حازق کی سرخ آنکھوں سے پانی ٹپکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اور ڈوز چاہیے یہ کافی ہے"مسکان حازق ٹھاکر کی طرف جھک کر بولی:

"اور نزدیکیاں چاہیے اب تمہارا کھیل ختم ہوااور اب تمہاری اصلیت سے پردہ اٹھا جینا چاہیے "مسکان تنزیہ مسکراتے ہوئے بولی:

"کیا خیال ہے گائز"مسکان سب کو دیکھتے ہوئے بولی جو آنکھیں پھاڑ کر انہیں دیکھ رہے تھے ایسے ہی آنکھیں پھاڑے سب نے اسبات میں سر ہلایا۔۔۔

"حازق ٹھاکر سچائی یہ ہے کہ تم پھنس چکے ہو اپنے ہی کھیل میں اور دوسرا تم اپنی جلد بازی میں غلطیاں کر چکے ہو جیسے کہا جاتا ہے ہر مجرم کوئی نہ کوئی نشان چھوڑتا ہے ایسے ہی حازق ٹھاکر بھی چھوڑ چکاہے" اس کی بات سن حازق ٹھاکر نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ویلکم ارتضا "تمہیں کیا لگا ہم بے وقوف ہے جو تمہیں پہچان نہیں سکے گے "مسکان نے نہ میں سر ہلایا جبکہ پیچھے کھڑے سب نے ہاں میں کیونکہ وہ واقع ہی نہیں جانتے تھے۔۔۔۔

"سو اب تم سچائی جاننا چاہتے ہو گے تو میں تمہیں بتا ہی دیتی ہو"

"ان سے ملو یہ ہے ہمارے جاباز سپاہی"مسکان رکی سب نے سوالیاں اور تجسس بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔۔

"آفیسر مرتضی کے جڑواں بھائی ارتضا جو ہماری زیادہ تر ٹیم میں پائے جاتے تھے"مسکان کی بات سن سب نہ نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ماضی:

"کرنل سر مجھے لگتا ہے ہمیں ان سب کو بتا دینا چاہیے کہ ہمیں شک ہے"مسکان کرنل کی طرف دیکھ کر بولی:

"میرا نہیں خیال کہ یہ سب اچھا رہے گا اگر تمہیں لگ رہا ہے تو یقینا اس کے پیچھے کو ئی بڑی وجہ ہے "کرنل مسکان کی طرف دیکھ کر بولے ان کی بات سن مسکان مسکرائی اور بولی:

"میں چاہتی ہوں کہ ان کے نام پہ یا ان کے یوز میں جیتنے بھی سم اور موبائل ان کا شروع سے اینڈ تک تمام ریکوڈ چاہیے اور یہ مجھے اسی مہینے چاہیے جس پہ مجھے شک ہے میں چاہتی ہوں میں کنفرم کروں" مسکان کرنل سے اپنا پلین ڈسکس کرتے ہوئے بولی:

"اوکے جب تم اگلی بار آوگی یہ تمام کام ہو چکے ہو نگے" کرنل تمام بات سمجھتے ہوئے بولے:

"جیسا کہ تمام ر یکوڈنگز آچکی تھی نہ صرف ریکوڑنگز بلکہ سب کا بایو ڈیٹا بھی ان سب چیزوں کو دیکھتے ہوئے روز ہر انسان کی کال ریکوڈ کی جارہی نہ صرف ان سب کے گھروں کے پاس آرمی مختلف کام کرتے پائی جاتی تھی جس سے بہت سی باتیں چلی اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ یہ دونوں جوڑوا ں ان کی جسامت ضرور ان سی ہے لیکن بال اور آنکھیں مختلف تھی ارتضا کی براون جبکہ مرتضا کی کالی اسی لیے وہ حازق ٹھاکر کا اکثر روپ لیتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ایٹ دی اینڈ جو اصل بات ہے وہ یہ ہے کہ حازق ٹھاکر کا صرف نام استعمال ہو رہا ہے اصل میں وہ ایک گم نام انسان جو ان کے گھر کے پاس رہتا تھا۔۔۔۔۔

یہی اصل حقیقت ہے " مسکان کہتے ہی چپ ہوئی اور پیچھے سے آواز آئی اور سب نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔۔۔

"اور ہاں یہ دونوں ملے ہوئے تھے صرف آرمی میں پہچان بنانے کے لیے تاکہ کسی کہ دیہان ان پہ نہ جائے اور نہ یہ پکڑے جاسکے"کرنل کہتے ہی مرتضا کے سامنے آئے اور ارتضا کو مرتضا کی طرف پھینکااور اگے بولے:

واز دی تھی "تمہیں کیا لگتا جس دن تم اپنے بھائی کو باتیں بتا رہے مسکان نے تمہیں آ

غلط وہ کسی کو دی تھی جب میں نے تمہیں فون اٹھائے گھبرائے ماتھے سے پسینا صاف کرتے دیکھا تب مجھے محسوس ہوا کہ تم ایسے گھبرا رہے ہو جیسے کوئی چور چوری کر کے گھبراتاتب مجھے لگا کہ مسکان کا شک سہی ہے"کرنل صاحب بولتے ہوئے رکے۔۔۔

"اور اس سے پہلے جب مسکان کو گولی لگی مرتضا آرمی والا بن کر گیا پیچھے سے مسکان کی خبر ارتضا نے دی اور پھر ان سب کا دیھان مسکان کی طرف گیا اور اس نے سب

بندوں کو اور خود غائب ہو کر آرمی والا بن کر حملہ کیا" گولی ارتضا نے ماری تھے کیونکہ ارتضا کا دور کا نشانہ اچھا ہے جبکہ مرتضی کا نزدیک کا" کرنل صاحب اپنی بات کہ کر خاموش ہوئے تو پیچھے سے پھر آواز آئی اب کی آواز سہیل جھٹکے سے مڑی۔۔۔۔

"اور ان سب کی خبر میں نے دی کیونکہ میں ہی وہ انسان تھا جس نے ان کو گول گپے کھلائے یاد کریں وہ دن جس دن آپ سب آئس کریم کھانے گئے تھے میں ہر جگہ موجود تھا میں ہی گول گپے والا تھا اور ارتضا اور مرتضا کا کنفوین میں نے اور بھابھی نے سولو کیوں کرنل انکل" ایم ڈی مسکراتے ہوئے آگے آتا ہوا بولا:

"تم، تمہاری تو امی بیمار تھی تم نے خود بتایا تھا تم چھٹیاں لے کر جا رہے ہو" سہیل ایم ڈی کی طرف دیکھ کر بولا اور اس کی بات پہ پوری ٹیم کا سر اسبات میں ہلا۔۔۔

"ہاں چھٹیاں لے کر گیا تھا لیکن کام پہ وہ بھی بھابھی اور کرنل انکل کے پلین کے مطابق" ایم ڈی ہنستے ہوئے بولا:

"ایم یور سر نوٹ انکل " کرنل صاحب گھورتے ہوئے بولے:

"ہاہاہا جی سر" ایم ڈی کرنل کی بات سے لطف اٹھاتے ہوئے بولا:

"ایم جوکنگ" کرنل صاحب زرا غصے سے بولے:

"ن،نو سر" ایم ڈی گڑبڑاتے ہوئے بولا:

"اب جاو اور ان سب کو جہازوں پہ سوار کروں" کرنل صاحب ایم ڈی کو گھورتے ہوئے بولے:

"س،سرررر میں" ایم ڈی اپنی طرف اشارہ کر کے بولا:

یسسس" کرنل صاحب تپ کر بولے ان کی آواز سنتے ہی ایم ڈی جلدی سے مجرموں کی طرف بھاگا اور کرنل مسکان کی طرف۔

"بہت شکریا بیٹا تم نے ہمارا بہت ساتھ دیاہے آنا اپنی آنٹی سے ملنے ہم انتظار کریں گے اور اس گدھے کو بھی لانا" کرنل صاحب محبت سے مسکان کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولے:

"سررررر ناانصافی ہے یہ" سہیل روحانسہ سا بولا:

"اس سے پہلے کہ میں اپنی بیٹی کا احساس کرتے ہوئے آپ کی جگہ ایم ڈی کو بھیجو آپ شرافت سے چلے جائے" کرنل سہیل کو گھورتے ہوئے بولے:

"یس سر"سہیل خوشی سے مسکان کو لیے باہر کی طرف بڑھ گیا جبکہ کرنل سر جھٹک کر بڑبڑائے "گدھا"اور باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آہل میرا بچا کیسا ہے ماما کا پاراسا بیٹا"سہیل اور مسکان کے آتے ہی آہل مسکانسے چپک چکا تھا وہ شائد ماں کی لاڈیاں چاہتا تھا۔

"میں تھیک"آہل اپنی زبان میں بولا:

"اوماما کا پیارا سا بیٹا تھیک ہے ماما کو یاد کیا میرے شہزادے نے"مسکان آہل کے چہرے کو چٹا چٹ چومتے ہوئے بولی:

"مشی یو اتاشارا"آہل مسکان کی گال پہ لب رکھتے ہوئے بولا:

"او ماما صدقے ماما کا بچا"مسکان محبت سے آہل کے گال چوم کر بولی یہ محبت کا منظر سب ہی مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ماما کے بیٹھے نے کھانا کھایا" مسکان آہل کے پیٹ پہ ہاتھ لگاتے ہوئے بولی:

"یش"آہل شرارت سے کھکھلاتے ہوئے بولا:

"ارے میرا بچا بڑا ہو کہ ماما کی طرح کیپٹن بنے گا"مسکان آہل کو پیار کرتے ہوئے بولی:

"نہ بھائی کو نہ میرا داماد کوئی کیپٹن نہیں ہو گا پہلے تمہاری شکل دیکھنے کے لیے ترس جاؤ اور پھر بیٹی اور بیٹے کی "نائشہ مسکان کو ٹوکتے ہوئے تپ کر بولی:

"اللہ اللہ تم کیا چاہتی ہو میرا بیٹا تیری بیٹی اور ہر وقت تیرے پاس رہے"مسکان حیرانی اور شرارت سے بولی:

"ہاں تو اور کیا"نائشہ بھی بالوں کو جھٹکتے ہوئے بولی ان دونوں کا انداز دیکھ سب کھکھلا کر ہنس دیے۔۔۔

"میں بہت سخت ساس ہو گی اپنی بیٹی کو ہر کام سکھا کر بھیجی"مسکان نائشہ کو ڈراتے ہوئے بولی:

"ہاہاہا میری بیٹی ہو گئ ہی اتنی پیاری کہ آہل خود ہی پیچھے آجائے گا جیسے سہیل آتا ہے"نائشہ شرارت سہیل کو آتا دیکھ کر بولی:

"ہاہاہا،یہ تو بیویوں کا حق میں کیسے تمہاری بیٹی سے چھین سکتی ہوں "مسکان نائشہ کو سمجھتے ہوئے بولی:

"ہاں یار اتنا تو مجھے یقین ہے"نائشہ بھی اسبات میں سر ہلا کر بولی:

"یار کیا کیا خواب تھے اپنے سب مٹی میں مل گئے"مسکان ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولی:

"اور کیا یار زائشہ کو ہی دیکھ لی اب "نائشہ بھی اسبات میں سر ہلاتے ہوئے بولی:

"کون سے خواب ادھورے رہ گئے ہمیں بتاو ہم پورے کر دیں گے"علی سہیل کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی:

"تم نہیں سمجھ سکتے یہ دکھ"مسکان اداسی سے بولی شہرین جو انہی کی طرف آرہی تھی مسکان کی بات سن رکی اور سہیل نے فورا سے اس کی طرف دیکھا۔۔

"بلکل یہ میرے ،زائشہ اور مسکان کے نکے نکے خواب تھے"نائشہ بھی نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی:

"ارے مجھے بھی بتاو کون سا زائشہ کا خواب ادھورا رہ گیا"شاہزیب جو ابھی آیا تھا زائشہ کو لیے ان کی طرف بڑھا۔۔۔

"بس بھائی کیا بتاو آپ کے جاننے کا نہیں ہے" نائشہ شاہزیب کی طرف دیکھ کر بولی:

"اب بتا بھی چکو کب سے لگی ہوئی ہو" سہیل جھنجھلاتے ہوئے بولا:

"ارے یہی کہ ہماری ساس سخت ہوتی ہماری لڑائیاں ہوتی تو ہم تینوں میں سے کوئی دو ایک گھر میں ہوتی جب ہم دونوں لڑائی کرتے ساس کو بیچ میں کھڑا کر دیتا اور پھر ایک دوسرے پہ چیزوں کی برسات کرتے" مسکان سانس لینے کو رکی جبکہ سب انہیں آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"اور کیا یہ اڑتا ہوا چمچ لگا ساس کے، یہ اڑتی ہوئی پلیٹ لگی اور یہ باول لگا ساس بے ہوش کام ختم "نائشہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے تصور ہی تصور میں اس نے ساس کو گھورا۔۔۔

"اور کیا یار کیا لائف ہوتی اگر وہ کہتی صبح جلدی اٹھ کے کام کیا کروں تو میں ان کے بیٹے کو تہجد کے وقت اٹھاتی نماز پڑھا کر برتن دھلواتی سارے گھر کی صفائی اور پوچھا لگا کر فجر کی نماز کے بعد سلاتی" زائشہ نمکو کھاتے ہوئے لاپرواہی سے بولی اور وہی نمکو مسکان کو دی۔۔۔

"اور نہیں تو کیا یار پھر ساس بھی تعریف کرتی لڑکی سات ٹائم نماز پڑھتی ہے اور میرے بیٹے کو بھی پڑھا رہی ہے ہائے کتنا مزا آتا" مسکان نمکو مزے لیتے ہوئے بولی :

"ہاں یار اور پھر وہ امپریس ہو کہ اپنی جائیداد ہمیں دیں دیتی کتنا کچھ سوچا زندگی کے لیے" نائشہ آہ بھرتے ہوئے بولی جبکہ باقی سب کبھی ایک دوسرے کو دیکھتے تو کبھی ان تینوں کو جبکہ انمول اور انم ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

"ارے تم لوگوں کو کیا ہوا" نائشہ ان سب کی طرف دیکھ کر بولی:

"تمہارا یہ خواب تھا" علی نے حیرانی اور پریشانی سے پوچھا۔۔

"ہاں تو اور کیا" نائشہ اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"تم سب ہم سے کام کروانا چاہتی تھی "شاہزیب زائشہ کی طرف دیکھ حیرانی سے بولا:

"ہاں "زائشہ اسبات میں سر ہلاتے ہوئے بولی:

"تم چاہتی تھی کہ روز لڑائی ہو اور تم تینوں کا ساتھ دیں "سہیل مسکان کی طرف دیکھ کر بولا:

"اور کیا، پر پورے نہیں ہو سکا ہائے"مسکان نے کہتے ہی ٹھنڈی آہ بھری اور فورا سے سر نیچے کیا جیسے ہی جھکی جو تا اس کے سر سے گزرتے ہوئے نائشہ کے سر پہ لگا اور اس نے وہی سر پکڑا۔۔

"ہائےے پھوپھو کسی نے مار دیا"نائشہ درد سے چیخی۔۔

"ارے یہ بول پھپھو نے مار دیا"مسکان ہنستے ہوئے بولی:

"کیا"نائشہ جھٹکے سے سر اٹھا کر بولی اور سامنے شہرین کو دیکھ اس کا سر دوبارہ جھک گیا۔۔۔۔۔۔۔

"شرم تو نہیں آتی ایسی باتیں کرتے ہوئے "شہرین بیگم ہنستے ہوئے بولی:

"ارے پھپھو شرم کی کیا بات ہر انسان کی خواہشات ہوتی ہے" مسکان انہیں ساتھ بیٹھاتے ہوئے بولی:

"ایسی خواہشات سے تو خواہشات نہ ہی تو اچھا ہے "شہرین بیگم سر جھٹکتے ہوئے بولی:

"ہاہاہاہا، ارے پھپھو یہ تو شادی سے پہلے کے خواب تھے "زائشہ انہیں ایک طرف سے محبت سے گلے لگاتے ہوئے بولی:

"اور ہمیں تھوڑی پتہ رہے کہ ہماری اتنی اچھی ساس ہو گی "نائشہ پیچھے سے ان کے گلے میں بازو ڈال کر بولی:

"بلکل پھپھو" مسکان بھی ان تینوں کے گلے لگتے ہوئے بولی:

"بس بات ختم میرا بیٹا نیوی میں جائے گا اور نائشہ کا داماد بنے گا " مسکان بات ختم کرتے ہوئے بولی:

"اور میں کہا گئی "زائشہ انہیں گھورتے ہوئے بولی

"ارے تمہیں تو ہم پوتی دیں گے پوتی کا رشتہ کریں گے ہم اپنی کا" مسکان بادشاہوں کے انداز میں بولی:

"نہیں کیوں پتہ نہیں میں زندہ ہو گی یا نہیں "زائشہ اداس ہوتی بولی:

"ارے تم فکر نہ کروں ہمارا زمائر ہے نہ ہم اس کا کریں گے تمہاری بیٹی ساتھ "علی زائشہ سے ہنستے ہوئے بولا:

"واہ یہاں بچوں کے رشتے ہو رہے ایک ہم ہے جنہیں کوئی لڑکی نہیں دیتا ہم سے اچھے تو یہی ہے " میر زمائر کو گھورتے ہوئے بولا:

"اور نہیں تو کیا یار بھلائی کا زمانہ ہی نہیں ہے ہم تایا پڑے ہے اور جناب بھتیجوں کا رشتہ ہو رہا ہے"ہارون تپ کر بولا:

"میرے بیٹے کے لیے چاند سی دلہن لاو گی دیکھنا تم"شہرین ہارون کا ماتھا چوم کر بولی:

"پھر ہم میر اور ہارون بھائی کے بچوں کے رشتے کریں گے"مسکان کھکھلا کر شرارت سے بولی:

"کیوں بھائی شاہزیب کے گھر کریں گے ہم رشتہ"نائشہ ہنستے ہوئے بولی:

اسی طرح ہنسی خوشی میں سارا وقت گزر گیا۔۔۔۔۔۔۔

دن ہفتوں میں ہفتے مہینوں میں اور مہینے سال میں بدلتے گئے وقت اس تیزی سے گزر رہا تھا جس میں زین صاحب کے خاندان سے رقیہ بیگم دنیا سے جاچکی تھی جبکہ علی رضا کے گھر ایک انتہائی پیاری سی ڈول آچکی تھی جو کہ آہل کی جان تھی اس بچی کی آنکھیں سیاہ تھی لمبی علی رضا جیسی پلکیں گھوری رنگت وہ دیکھنے میں ہی ڈول لگتی تھی جبکہ مسکان اور سہیل اپنی اپنی ڈیوٹیز پہ تھے جیسے پہلے ہوا کرتے تھے جبکہ شاہزیب اور ہارون باہر

شفٹ ہو چکے تھے اپنی اپنی فیملیز کے ساتھ ہارون کی شادی ہو گئی تھی اور ان کے گھر نعمت آنے والی تھی اور جبکہ شاہزیب کے گھر نعمت اور رحمت دونوں تھی اس کے بیٹے کا نام عزین شاہزیب تھا گزرتے وقت نے ان میں دوریاں پیدا کر دی تھی وقت پہلے سے نہ رہا تھا آہل چار سال کا ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آہل یہ کیپ نہیں لو یہ میری ہے آپ یہ وائٹ لے لو"مسکان آہل کے ہاتھ سے کب سے سہیل کی کیپ پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ دے ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

"نہیں ماما"آہل نہ میں سر ہلاتے ہوئے بولا:

"یہ کیا بات ہے وہ میں نے لینی ہے تم یہ لے لو نہ" مسکان جھنجھلاتے ہوئے بولی:

"ارے تم دونوں کیوں لڑ رہے ہو" سہیل ان دونوں کو دیکھ کر بولا:

"دیکھو سہیل یہ تمہاری ٹوپی مجھے نہیں دے رہا میں اسے کب سے کہہ رہی ہوں میری لے لیں"مسکان نے بے چارگی سے سہیل کو دیکھا۔۔۔

"تو تمہیں کیوں چاہیے یہ بچا ہے اسے لے لینے دو"سہیل مسکان کو سمجھاتے ہوئے بولا:

"نہیں میں یہ لو گی تم مجھے ڈانٹ رہے ہو"مسکان ناراض لہجے میں بولی:

"نہیں یار آہل ادھر دو ماما کو کیپ ماما کی ہے"سہیل آہل سے کیپ لیتا ہوا بولا:

"ارے یار یہ کیا طریقہ ہے بچے سے بات کرنے کا"مسکان نے گھور کر سہیل کو دیکھا کیونکہ آہل ناراض ہو کر جا چکا تھا۔۔

"ہاں تو اور کیا کروں دے دی کیپ یار" سہیل نے بے چارگی سے اسے دیکھا۔۔

"کیپ میرے پاس ہی ہے جب تک اسے نہیں مناو گے بات نہ کرنا مجھ سے"مسکان سہیل کو گھورتے ہوئے آہل کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

"لو جی میری تو قسمت ہی خراب ہے میں ہی پاگل تھا جو ان چکروں میں پڑا اچھی خاصی زندگی تھی پر نہیں مجھے اس کو اور خوبصورت بنانا تھا "سہیل منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے بولا اور باہر کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کی بیوی اور بیٹا منہ پھلائے بیٹھے تھے۔۔۔

"بس نائشہ بات ختم یا تو اس گھر میں رہو گی یا یہ چوزہ" مسکان باہر آتے ہوئے بولی:

"ارے کیا کر دیا میرے بیٹے نے "نائشہ مسکان کی طرف آتی بولی:

"لو دیکھ لو یہ مجھ میں اور میرے میاں میں دراڑڈلوارہے ہیں میں بتا رہی ہو"مسکان آہل کو گھورتے ہوئے بولی:

"کیا کیا ہے اس نے اور اب تمہارے میاں نے کیا کیا ہے"نائشہ بات کو سمجھتے ہوئے بولی:

"اس نے پہلے مجھے ڈانٹا اور پھر میرے بیٹے کو" مسکان اداسی سے بولی:

"اس کی اتنی جرت میری بہن کو ڈانٹے کہاں ہے وہ"علی رضا مصنوعی غصے سے بولا:

"بس بھائی مرد ہوتے ہی ایک جیسے ہیں اولاد دیکھی نہیں بیوی کو ڈانٹ دیا"مسکان جھوٹے آنسو پونچ کر بولی:

"بہن یاد ہو تو میں بھی مرد ہوں"علی کی بات سن نائشہ کا قہقہ بلند ہوا۔

"ہاں تو آپ بھی تو ایسے ہی ہے"مسکان علی کو گھورتے ہوئے بولی:

"اب میں نے کیا کیا ہے میں تو کبھی نائشہ کو نہیں ڈانٹا پوچھ لو"علی نائشہ کو دیکھ مسکان سے بولا:

"سچی نائشہ ،یاد کروں اس دن بنا بات جب ڈانٹا تھا اور سوری بھی نہیں بولا تھا"مسکان نائشہ کو گھورتے ہوئے بولی:

"اور تمہیں پتہ آگے سے یہ بولے کہ غلطی تمہاری تھی بس یار ہم لڑکیاں بھی کتنی بے بس ہوتی ہے"نائشہ فورا سے ایموشنل ہوئی اس کی بات سن مسکان نے علی کو جتاتی نظروں سے دیکھا۔۔

"ارے میں نے سوری کیا تھا"علی معملا خود پہ آتا دیکھ گڑبڑایا۔۔۔

"کب بلکے اس سے پیچھلی بار بھی ایسا ہی ہو تھا"نائشہ اس کو گھور کر بولی:

"ایک تو یہ عورتیں کبھی خوش نہیں ہو سکتی "علی سر جھٹکتے ہوئے سہیل کی طرف دیکھ کر بولا جو نہ نا کر سکتا تھا ناہاں اگر نہ کرنا تو عورتیں کبھی نہیں ہوتی یہ بات ثابت ہوتی اگر ہاں بولتاتو بات سہی ہوتی ،مسکان اور نائشہ کی نظریں اس پہ ہی تھی آخراس نے بات علی کی طرف اچھالی۔۔۔۔

"بھائی مجھے نہیں پتہ آپ کو ہی پتہ ہو گا" سہیل کی بات سن علی نے اس کو گھورا۔۔۔۔

"اب نہ مجھ سے بات نہ کرنا آپ جارہی ہوں میں اپنے مائکے" نائشہ اٹھتے ہوئے غصے سے بولی:

"یار بات کیا ہوئی ہے ایسے کیوں کر رہی ہو" علی پریشانی سے کھڑا ہوتے ہوئے بولا:

"ہاں تو آپ کا عورتوں سے کیا مطلب تھا آپ عورت بھی تو کہ سکتے تھے لیکن نہیں آپ مردو کو تو ایک سے زیادہ ہی چاہیئے ہوتی ہے"نائشہ یہ کہتے ہی عفہ کو اٹھائے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تمم،دونوں ہر ہفتے ہم میں لڑائی کراتے ہو زرا شرم نہیں ہے تم لوگوں میں "علی تپ کر ان دونوں سے بولا:

"ہاہاہا بلکل بھی نہیں"مسکان اور سہیل کھکھلاتے ہوئے بولے:

"چپ رہو"علی غصے سے نائشہ کی طرف بڑھا پیچھے سہیل اور مسکان ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر کھکھلائے جبکہ آہل اور زمائر باہر جاچکے تھے۔۔۔۔

مسکان اور سہیل اپنی اپنی ڈیوٹی پہ تھے آج کل مسکان ایک اپریشن پہ کام کر رہی تھی جس میں وہ بہت ہی مصروف تھی اتنی کہ اس کے پاس گھر آنے تک کا بھی ٹائم کم ہی ملتا تھا سہیل بھی اپنے کسی اپریشن پہ تھا جبکہ باقی سب روٹین کے مطابق چل رہا تھا۔۔۔

آج بھی روٹین کا دن تھا آج رات انہوں نے ریٹ مارنے جانی تھی اسی لیے وہ اکھٹے تھے اور کل ان کی اینورسری بھی تھی کل ان کی شادی کو پورے پانچ سال ہو جانے تھے۔۔۔۔۔۔

شہرین ،مسکان اور نائشہ سب کھانا بنا رہی تھی آج انہوں نے سب کے کھانے کا انتظام کیا تھا کل زائشہ ،شاہزیب اور ہارون اور اس کی فیملی نے بھی آجانا تھا سب بہت خوش تھے آہل عفہ ساتھ کھیل رہا تھا زمائر بھی ان کے ساتھ جبکہ مرد حضرات اپنی محفل جمائے بیٹھے تھے۔۔۔

کھانا بہت اچھے ماحول میں کھایا گیا اور خوب رات دیر تک ان کی محفل سجی رہی۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو" سہیل مسکان کو سوچ میں گم پاکر بولا:

"ارے کچھ نہیں بس زندگی کا سوچ رہی ہوں وقت کا پتہ ہی نہیں چلا کل پانچ سال ہو جائے گے"مسکان سہیل کی طرف دیکھ کر بولی:

"ارے میرا بچا تو اس میں اتنا اداس ہونے کی کیا بات ہے" سہیل اسے خود سے لگاتے ہوئے بولا:

"پتہ نہیں کیوں دل اداس ہے میں خود نہیں جانتی"مسکان سر اٹھاتے ہوئے سہیل کو دیکھ کر بولی:

"او میرا شونا نماز پڑھے نماز نہیں پڑھی نہ اس لیے اداس ہے" سہیل مسکان کی آنکھوں پہ بوسہ دیتے ہوئے بولا:

"ہاں شائد اور ویسے بھی کل رئٹ کرنے جانا ہے" مسکان سہیل کی بات پہ سر اسبات میں ہلا کر بولی:

"بلکل میرا بہادر بچا چلو اٹھو"سہیل اسے اٹھاتے ہوئے باتھروم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

دونوں نے وضو کیا اور پھر نماز ادا کرنے لگے مسکان نے جسے ہی نماز مکمل کی تو سہیل کی طرف دیکھا تو اس کو دیکھ ساکت رہ گئی۔۔

ہلکی سی روشنی میں اس کا پر نور چہرہ چمک رہا تھا وہ اتنا حسین منظر تھا کہ مسکان ایسے سا ری زندگی دیکھ سکتی تھی خود پہ نظروں کی تپش پا سہیل نے مسکان کی طرف دیکھا اور اس کو پلک جھپکتے نہ پاکر چہرہ جھکا کر مسکرایا اور پھر آگے بڑھ کر اس کی آنکھوں پہ بوسا دیا اور اس کا سر اپنے سینے سے لگایا اور بولا:

"میرا معصوم بچا"اس کی بات سن مسکان گہری مسکراہٹ سے مسکرائی۔۔۔۔

آج ہر کام جلدی میں ہو رہا تھا کیونکہ مسکان اور سہیل نے جلدی نکلنا تھا آج ان دونوں کا ضروری مشن تھا جس پہ کامیاب ہونا ضروری تھا۔

"مسکان سہیل آجاؤ ناشتہ تیار ہے" نائشہ مسکان اور سہیل کو آواز دیتے ہوئے بولی:

"ماما بابا آرہے ہیں بڑی ماما"آہل جلدی سے آتے ہوئے بولا:

"او ماما کا شہزادہ آو میں ناشتہ کرواوں اپنے بچوں کو"نائشہ آہل اور زمائر کو لیے کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ان ددونوں کا مشن تھا اسی لیے انہوں نے ساتھ ہی فجر کی نماز ادا کی پھر ہمشہ کی طرح مسکان اور سہیل نے سورت رحمن کی تلاوت کی اور پھر تیار ہونے کے لیے بڑھ گئے۔۔۔

"سہیل اس مشن کے بعد ہم گھومنے جائے گے کہی دور" مسکان سہیل کو دیکھ کر بولی:

"بلکل آہل تم میں ہم تینوں تمہاری پسندیدہ جگہ جائے گے" سہیل مسکان کی طرف دیکھ کر بولا:

"یار یہ مشن ضروری ہے" مسکان نے بے چارگی سے سہیل کو دیکھا۔

"ہاں میرا بچہ یہی تو ضروری ہے سب سے" سہیل اس کے سر پہ بوسا دیتے ہوئے بولا:

“Inta omri"

)تم میرا دل ہو) مسکان مسکراتے ہوئے بولی:

)مجھے تم سے محبت ہے)"" أنا أحبک

سہیل مسکان کو گلے لگاتے ہوئے بولا:

"آ بھی جاؤ"نائشہ کی آواز پہ وہ جلدی سے نیچے کی طرف بڑھے۔۔۔

ناشتہ بہت اچھے ماحول میں کیا گیااور پھر ہمیشہ کی طرح شہرین بیگم نے ان کا ماتھا چوما اور مسکان نے آہل کو اٹھا کر گلے لگایا اور اس کو خوب چوما اور نائشہ سے بولی:

"نائشہ اس کا خیال رکھنا"بس یہ بات کہتے ہی باہر کی طرف بڑھ گئی نائشہ اور باقی سب نے حیرانی سے مسکان کو دیکھا لیکن وہ جاچکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان اور اس کی ٹیم سمندر کے رستے سے 11 باجے کے قریب پہنچ چکے تھے انہیں

مگلنگ کی خبر ملی تھی وہ سب جیسے ہی وہاں پہنچے تو سامان لوڈ کیا جارہا تھا آرمی کی نفری زیادہ تعداد میں بڑھتے ہوئےان کو گھیر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسکان اور کچھ بندے جن میں دوتین عورتیں تھی کیونکہ وہ عورتوں کی بڑی تعداد آج سمگل کرنے والے تھے جیسے ہی وہ بیک سائڈ سے بڑھے وہاں چار سے پانچ بندے تاش

کھیل رہے تھے مسکان آہستہ سے آگے بڑھی لیکن ان کی نظر پڑھ چکی تھی وہ فورا سے کھڑے ہوتے ان کی طرف بڑھے ان کو بڑھتے دیکھ مسکان کے ٹیم کے بندے جلدی سے آگے بڑھے اور اس اپنی گن سے ان پہ اٹیک کیا گن سائلنٹ تھی زیادہ شور نہیں ہوا تھا اور ویسے بھی وہاں اتنا شور اتنے سے شور کا پتہ نہیں چلنا تھا ان سب کو ختم کرتے ہوئے آگے بڑھ کر کمروں میں دیکھنا شروع کر دیا وہاں پہ بھی دس سے بارہ لوگوں کو ختم کرتے وہ آگے بڑھے سب کمرے دیکھ چکے جن میں اسلحے کے سوا کچھ نہیں ملا تھا اور اس اسلحے کو وہ ضبط کر چکے تھے بس اوپر کا کمرہ رہ گیا تھا جن کے باہر کافی تعداد میں لوگ تھے اور اس کے علاوہ وہ اوپر ہر کسی کی نظر اس پہ تھا۔-----

اب یہ ان پہ تھا کہ کیسے جاتے کچھ آگے سے معملات دیکھ رہے تھے وہ اوپر بڑھے

ابھی مسکان آخری سی سیڑھی پہ تھی کہ پیچھے سے آواز آئی اور مسکان ساکت رہ گئی۔-----------------------

----

"سہیل مجھے نہیں لگتا کہ تجھے اکیلے جانا چاہیے یار" ایم ڈی سہیل سے بولا:

"بلکل میں ٹیم کے ساتھ جارہا ہو" سہیل اطمینان سے بولا:

"یار مجھے بھی جانا ہے نہ" ایم ڈی اس کی منت کرتے ہوئے بولا:

"کرنل سے خود بات کر لیں آجا" سہیل لا پرواہی سے کندھے اچھالتے ہوئے بولا:

"ارے یار میں کیسے بات کرو وہ بات ہی نہیں سن رہے" ایم ڈی بے چارگی سے بولا:

"تو تجھے لگتا میں تیری سنو گا" سہیل اسے تجزیہ دیکھ کر بولا:

"نہیں مجھے پکا پتہ ہے تو کمینا ہے پورا" ایم ڈی تپ کر بولا:

"جب پتہ ہے پھر بات کا فائدہ" سہیل مڑتے ہوئے بولا اور اپنے جہاز کی طرف بڑھا۔۔۔

"شائد تو مان جائے" ایم ڈی چہرہ جھکاتے ہوئے بولا :

سہیل جاتے ہوئے مڑا اور پھر ایم ڈی کو کس کے گلے لگایا اور بولا:

"تم ایک بہت اچھے دوست ہو میری زندگی کہ" یہ کہتے ہی مڑ کر جہاز کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کی ٹیم اس کا انتظار کر رہی تھی اس کی بات سن ناجانے کیوں ایم ڈی کی

آنکھیں بھر آئی اور اس وقت تک دیکھا جب تک وہ ہوا میں نہیں پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"رکو" کی آواز پہ مسکان ساکت ہوئی۔۔۔

"کون ہے تو" پیچھے سے مرد اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا:

"پلٹ سنائی نہیں دیتا کیا" وہ مرد غصے سے بولا:

"جیسے جیسے وہ پاس آرہا تھا مسکان کی دھڑکن تیزاور اپنی گن پہ گرفت مضبوط ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ایک سیڑھی نیچے کھڑے ہو کے اس مرد نے ابھی مسکان کو مڑنا چاہا کہ اچانک اس کی سسکی بلند ہوئی اور اس سسکی کے پہ مسکان پلٹی تو پیچھے حزیفہ اورزیان کو دیکھ کر مسکرائی اور بولی:

"گڈ جوب" اور مڑتے ہوئے تیزے سے آگے بڑھی زیان اور حزیفہ بھی اس کے پیچھے بڑھے۔۔۔

مسکان اور وہ دونوں آہستہ آہستہ آگے بڑھتے ہوئے راستے میں آنے والے بندوں کو ختم کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے وہ کمرے سے تمام لڑکیاں نکال چکے تھے اب صرف شیپ میں لڑکیاں تھی اور وہی پہ بندے تھے اس جگہ کے تمام بندوں کو وہ تقریبا ختم کر چکے تھے ان کے دو ساتھیوں کو گولیاں لگی تھی زیادہ نقصان نہیں ہو اتھا اب وہ سب شیپ کو گھیر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

شیپ کو چاروں طرف سے گھیر کر وہ گولیاں چلانا شروع کر چکے تھے کیونکہ شیپ میں جو لڑکیاں تھی وہ یقینا بیسمنٹ میں تھی اسی لیے وہ سب گولیوں کی برسات کر سکے تھے کچھ ہی دیر زیادہ تر بندے مر چکے تھے وہ آہستہ سے بڑھتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئے تمام لڑکیوں کو نکالنے کے بعد اب وہ تمام آدمیوں کو پکڑ چکے تھے۔۔۔۔۔۔

اب سب خوش تھے کہ وہ اپنے اپریشن میں کامیاب ہو چکے تھے اسلحہ اور لڑکیاں دونوں ہی وہ بازیاب کر چکے تھے اور مجرموں کو پکڑ چکے تھے۔۔۔۔

مسکان زیان اور حزیفہ کی بڑھ رہی تھی کہ اچانک رکی وقت دو بجے کا تھا اور فورا سے پلٹ کر آسمان کی طرف دیکھا ابھی وہ پلٹی ہی تھی کہ اچانک ایک زور دار آواز گونجی اور مسکان آسمان اور دیکھ کر مسکرائی اور وہی ساکت ہوئی۔۔۔۔۔۔

سہیل جس کا پورا کنٹرول اپنے جہاز پہ جہاز کو آوٹ آف کنٹرول جاتے دیکھ اس نے بہت کوشش کی وہ ٹیم کے ساتھ وہ حملہ کرنے نکل چکے تھے سہیل نے فورا سے رابطہ کرنے کی کوشش کی جو کہ نہیں ہو رہا تھا اب وہ حقیقت پریشان ہوا اور انتہائی احتیاط سے چلا رہا تھا آس پاس اس کی ٹیم کے جہاز وہ سب اب لینڈگ کر رہے تھے جبکہ سہیل ایسا نہیں کر سکتا ایکم دم جہاز نے رخ بدلہ اور سامنے دیکھتے ہی اس کا چہرہ زرد ہوااور اس کی آنکھوں کے سامنے ہر وہ لمحہ آیا جو انہوں نے ساتھ گزارا تھا کہ اچانک جہاز پہاڑ سے ٹکرایا آخری جو چیز سہیل نے دیکھی تھی وہ سمندر تھا سمندر کو دیکھا سہیل مسکرایا اور ساکت ہو گیا----------------------------

----

شاہزیب ،زائشہ اور ہارون کی فیملی آچکی تھی ہر طرف تیاریاں ہو رہی تھی آج ہر سال کی طرح گرینڈ پارٹی گھر دلہن کی سجا تھا ہر کوئی افراتفری میں تھے ساتھ ہی امان کی فیملی ،خنان کی فیملی اور سب آچکے تھے شہرین وقت کو دیکھتے ہوئے نائشہ اور علی کی طرف اور پریشانی سے بولی:

"ارے اتنا وقت ہو گیا بچے کہ رہے تھے ہم آجائے گے انہیں کال تو کرو" شہرین پریشانی سے بولی:

"جی ماما کل کی تھی ایم ڈی کو اس نے کال پک ہی نہیں کی آپ پریشان نہ ہو سب ٹھیک ہو گا" علی شہرین کے گلے میں بازو ڈال کر بولا:

"ارے بیگم آج تو آپ بہوں کو بھی پیچھے چھوڑ چکی ہے اتنی خوبصورت لگ رہی ہے "زین صاحب شرارت سے بولے:

"شرم کر لیں آپ پوتوں کے سامنے کھڑے ہیں "شہرین بیگم سرخ چہرہ لیے انہیں گھور کر بولی:

"ارے ماما ہم چلے جاتے ہیں نہ "علی شرارت سے بولا:

"چل ہٹ پاگل "شہرین بیگم ہنستے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ سب مزاق کر ہی رہے تھے کہ دروازہ بجا اور بینڈ بجے کی آواز سب خوشی سے دروازے کی طرف دروازہ کھولتے ہی سب کو گلاب کی پلیٹیں لیے کھڑے ان کے چہروں کی مسکراہٹیں دھیمی پڑی اور ساکت رہ گئے۔۔۔

مسکان پیچھے پلٹی ہی تھی کہ اس کے کانوں سہیل کے صبح کے الفاظ گونجے اور ہر وہ لمحہ جب وہ آہل ، سہیل، بی جان، شہرین ،نائشہ ،زائشہ،شاہزیب،نوراور امان آج تک کی ساری زندگی گزری تھی آنکھیں بند ہو نے سے پہلے جو لمحہ اسے یاد وہ خانہ کعبہ کے سامنے وہ بیٹھے تھے اوراسے دیکھ وہ مسکرائی اور کلمہ پڑھتے ہی ساکت ہوئی۔۔۔۔

سامنے آرمی کی ایک بڑی نفری تھی اور پیچھے فوجی کندھوں پہ دو تابوت اٹھائے ہوئے تھے ان کو دیکھتے ہی شہرین گرنے ہی لگی کہ نائشہ نے آگے بڑھتے ہوئے ان کو سنبھالا یہ ایسا جھٹکا تھا کہ وہ ساکت ہوئے یہ ایک ایسی قیامت تھی جو ان پہ گزر چکی تھی دونوں کے کرنل آگے بڑھے اور مسکان اور سہیل کی یونیورم ،ٹوپی اور باقی چیزیں ان کے سامنے رکھی ان کی چیزوں کو دیکھ شہرین نے جھپٹ انہیں پکڑا اور چومتے ہوئے بولی:

"ت،تم جھوٹ بول رہے ہو نہ "شہرین کی آواز میں کپکپاہٹ محسوس کیے کرنل کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے ان کے لیے یہ دونوں ہی بیٹا بیٹی تھے۔۔۔

"آپ سمبھالے خود کو ان کی شہادت ہو چکی ہے" آرمی نیوی کے کیپٹن بولے:

اس کے بعد اس دلہن بنے گھر میں قیامت واقع ہو چکی تھی ہر طرف رونے کی آوازیں گونج رہی تھی آہل آج یتیم ہو چکا تھا نائشہ آہل کو پکڑے پھوٹ پھوٹ کر رودی جو مسکان کو بار بار ماما کی آوازیں لگا رہا تھا اور اس بچے کی آوازیں ان سب کا دل چیر رہی تھی مسکان کے نہ بولنے پہ وہ رونے لگا اسے اس طرح روتے دیکھ انمول روتے ہوئے آگے بڑھی اور اس کو گلے لگا کر رو دی۔۔۔۔۔۔۔

کافی دیر گزر چکی تھی کرنل صاحب اندر آئےاور علی کو کندھے سے پکڑ کر گلے لگایاوہ جو ساکت تھا ان کے گلے لگاتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ رودیا اس کے اس طرح سے رونے پہ لاونج میں پھر سے رونا کا شور ابھرا 28سال کے مرد کو روتے دیکھ ہر کسی کا دل پھٹا کرنل صاحب نے آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے دیکھااوربولے:

"جنازے کا وقت ہو چکا ہے مغرب ہو رہی ہے" کرنل کی بات سن علی نے نم آنکھوں سے انہیں دیکھا اور لڑکھڑاتے قدموں سے اندر کی طرف بڑھا کیا کچھ نہ یاد آیا تھا اپنی شادی ،زمائر کی پیدائش کی خوشی ،آج ہی کہ دن اس ٹائم وہ بارات لے آئے تھے اور آج بھی ویسا ہی گھر سجا تھا ان سب کو دیکھ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپکےاور اسے فورا

سے آہل یاد آیا اس کو یاد کرتے ہی اس کی آنکھیں تیزی سے سرخ ہوئی اور جلدی سے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔۔

شہرین بیگم نے مسکان کا چہرہ دیکھا اور پھر جیسے ہی بوسے دینے لگے تو مسکان کی کل کی حرکت یاد آئی۔۔

ماضی:

"ارے پھپھو آپ سہیل کے ماتھے پہ بوسہ نہیں دیا کریں میرے دے دیا کریں" مسکان کھکھلاتے ہوئے شرارت سے شہرین بیگم کو سہیل کے ماتھے پہ بوسا دیتے ہوئے دیکھتے ہوئے بولی:

"کیوں"شہرین بیگم گھورتے ہوئے بولی:

"پھپھو یار میں نے دینا ہوتا ہے"مسکان اٹھتے شرارت سے دور جاکے بولی اس کی بات سن شہرین کا چہرہ سرخ ہوا اور جوتا اتار کر ماراجبکہ سہیل ہنستے ہوئے چہرہ جھکا دیا۔۔۔

مسکان بھاگتے ہوئے اندر آتے ہوئے علی کے پیچھے چپھی جوتا سیدھا علی کی بازو پہ لگااور وہ چلایا۔۔۔

"ماما آپ کیا کرتی ہے"علی بے چارگی سے بولا اس کی بات سن مسکان کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

حال:

یہ سب سوچتے ہی شہرین پھوٹ پھوٹ کر رودی ابھی رو ہی رہی تھے کہ مرد حضرات اندر آئے اور اس کے ساتھ ہی اشہادالله کی آواز گونجی خوشیاں وہی رہ گئی تھی جانے والے چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

ان کو قبر میں اتارتے زین صاحب پھوٹ پھوٹ رودیے انہیں ہر وہ لمحہ یاد آیا جب جب وہ ان کے ساتھ تھے علی نے آگے بڑھتے ہوئے انہیں گلے لگایا جبکہ ایم ڈی اپنی جگہ کچھ دور کھڑا صرف ان قبروں کو گھور رہا تھا اپنی سرخ آنکھیں لیے اس کے کانوں میں آخری الفاظ گونج رہے تھے کاش وہ چلا جاتا اسے جانے نہ دیتا لیکن اب وہ کیا کر سکتے تھے۔۔۔

ایم ڈی علی کی طرف بڑھا اور اسے گلے لگایا اس کے گلے لگتے ہی دونوں رو پڑے دونوں کا غم ایک سا تھا ایک نے بھائی کھویا تھااور ایک نے دوست۔۔

"اپنے عزیزوں کو قبروں میں اتارنا بہت تکلیف دہ ہو تاہے "علی اس کے گلے بولا:

وقت کے ساتھ ساتھ یہ غم کبھی نہ بھر سکا انمول ڈاکٹر بن گئی تھی زین صاحب اور شہرین بڑھےئ دیکھنے لگے تھے وقت کا غموں نے انہیں بڑھا کر دیا تھا علی اور نائشہ نے بہت کوشش کی کہ زین صاحب اور شہرین اس گھر سے کہی اور چلے جائے لیکن ایسا نہ ہو سکا ان کا کہنا تھا کہ انہیں یہ گھر بہت عزیز ہے جہاں قہقہ گونجا کرتے اب ویرانیاں رہ گئی تھی آہل کو علی رضا نے بیٹا بنا لیا تھا ہارون اور شاہزیب باہر چلے گئے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ رابطے کم ہو تے گئے اور اب یہ وقت تھا کہ ان کا کسی کو نہیں پتہ تھا ایم ڈی اس دن کے بعد کسی کو نظر نہ آیا نہ آرمی کو زین کی فیملی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حال:

"اب کے حالات تم لوگ جانتے ہو" علی ان کی طرف دیکھ کر بولا:

"جی بابا"عفہ سرخ آنکھیں لیے بولی:

"بابا ہم انہیں کبھی نہیں بھول سکتے "عفہ آنکھوں میں نمی لیے مسکراتی ہوئی بولی:

"انہیں کوئی بھی نہیں بھول سکتا بیٹا"علی رضا اپنے آنکھوں کی نمی کو صاف کر کے بولے:

"بیٹا میں کبھی نہیں چاہتا تھا تم آرمی میں جاؤ لیکن میں مجبور تھااور کچھ تمہارا عشق آرمی سےاور سمندر سے مجھے خوفزدہ کرتا تھا"علی آہل کو دیکھ کر بولا:

"بابا"آہل نے ان کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے علی کی گود میں سر رکھااور پھوٹ پھوٹ رودیا کبھی کبھی زندگی واقعی ہی عجیب ہو جاتی ہے حقیقت سے تصور اور تصور سے حقیقت کب ہوتی ہے پتہ ہی نہیں چلتا۔۔

"باباایم ڈی کا اصل نام کیا تھا" زمائر علی سے بولا:

"مدثر نام تھا تمہارے بابا کا دوست"

"میں ڈھونڈوں گا سب کو، میں جاؤں گا آرمی "وہ آنکھوں میں عزم لیے اٹھ کھڑا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا-------------

علی نے اداسی سے ان تصویروں کو دیکھا ان کو جیسے آج ہی میں ساری زندگی جی آئے ہو-----------------

----

پانچ سال بعد:

آج ان کا نکاح تھا اور وہ سب قبرستان میں دعا کے لیے کھڑے تھے عفہ آئر فورس کی یونیورم پہنے جبکہ آہل اور زمائر کی وائٹ تھی شاہزیب، ہارون ،علی اور نائشہ ان کا نکاح بادشاہی مسجد میں تھا جن میں سب ہی شامل تھے خوشیاں ان کے آنگن میں دوبارہ اتری تھی بس وہ نہ تھے جو جاچکے تھے اور ان کی کمی کوئی بھی پوری نہیں کرسکتا تھا

آپ کے پیارے پیارے کومنٹس کا انتظار رہے گا انشاء اللہ پھر ملاقات ہو گئی نئے کرداروں کے ساتھ۔۔۔

Ap ki pyari writer "Rashk e Falak"(Muskan Rajput)

❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊

ختم شد